

تَسْهِلَات

اُردو شرح

سَبْعَ الْمُعَلِّقَاتِ

شایع: مولانا محمد ناصر صاحب دہلوی



مکتبہ رحمانیہ

اِقْرَأْ سَنَسْتَرِ عَرَفَى سَمِثْرِيْ اُرْدُو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7221395

تَسْهِلَات

اُردو شرح

سَبْعَ الْمُحَلَّات

شاح: مولانا محمد ناصر صاحب دہلوی

مکتب رحمانیہ

اقرا ستر عری ستریک اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7221395



MAKTABA-E-RAHMANIA



مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: تہذیبِ اسلامیات اور سببِ المعلقات

شایع: مولانا محمد ناصر صاحب مدظلہ العالی

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لعل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فهرست

- مقدمه ----- ۵
- امرو القیس بن حجر بن عمرو الکندی ----- ۷
- لطفه بن العبد البکری ----- ۴۱
- زهیر بن ابی سلمی ----- ۷۸
- حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ----- ۱۰۰
- عمرو بن کلثوم التغلبی ----- ۱۳۲
- عنتره بن شداد العبسی ----- ۱۶۵
- حارث بن حلزہ الیشکری ----- ۱۹۰

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

مقدمہ

ادب اور اس کی مختلف تعریفیں

”ادب“ کیا ہے اس کا جواب مختلف علماء مختلف پہلوؤں سے دیتے چلے آئے ہیں، پہلے سمجھا جاتا تھا کہ ادب نام ہے ایک امیزہ کا جس میں زبان سے متعلق جملہ علوم ہو مثلاً صرف و نحو، معانی و بیان و بدیع و لغت و اہتمام، خط و تحریر، عروض و قافیہ، شعر و نثر وغیرہ۔

لیکن علماء عرب کا ایک گروہ ادب کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ ان تمام علوم و معارف اور جملہ معلومات پر حاوی ہے جو انسان تعلیم و تدریس کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور اس میں صرف و نحو، علوم و بلاغت، شعر و نثر، امثال و حکم، تاریخ و فلسفہ، سیاسیات و اجتماعیات سب ہی کو شامل کیا ہے۔

ابن قتیہ نے ”ادب الکاتب“ میں ادیب کے لئے ریاضیات اور دیگر صنعتیں جاننے کی بھی شرط لگائی ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسا لفظ نہیں جس کے معنی معین و محدود ہو، بلکہ اس کا اطلاق ہر اس لفظ پر ہو جاتا ہے جس کے ذریعے انسان اخلاق و آداب سیکھے، تعلیم و تربیت حاصل کر کے اپنے نفس کو شائستہ بنا کر کردار کی بلندی پیدا کرے۔ صاحب تاج العروس ادب کی بحث میں رقمطراز ہے کہ یہ لفظ علوم عربیہ کے معنوں میں بعد کی پیداوار ہے یعنی عہد اسلام میں یہ لفظ اس معنی میں استعمال کیا جانے لگا آگے لکھتا ہے کہ عجمیوں سے اختلاط کے باعث اس لفظ کو مسلم قوم نے وسیع مفہوم میں استعمال کرنا شروع کر دیا کہ ”ادب“ کا اطلاق جہاں علوم و اخلاق، فنون و صنعت پر ہوتا ہے وہاں اس لفظ کا اطلاق موسیقی، شطرنج، طب، انجینئری، فوجی علوم نیز دیگر علوم و ادب کے سوا گفتگو کے اقتباسات، کہانیوں اور مجلسی باتوں پر بھی ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن خلدون اپنے مقدمہ میں ادب پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ادب سے مراد ہے زبان کا خلاصہ اور اس کا نچوڑ۔ نیز اسالیب عرب کے مطابق نظم و نثر میں عمدگی پیدا کرنا، آگے چل کر وہ لکھتا ہے کہ جب عرب اس فن کی معین تعریف کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ادب ”عربوں کی شاعری اور ان کی تاریخ و اخبار کو حفظ کرنے نیز ہر علم میں سے کچھ حصہ اخذ کر نیکانام ہے۔“ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ دراصل اس علم سے عرض یہ ہے کہ عربی عبارت اور اس کے اسالیب سمجھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے تاکہ جب کلام عرب سامنے آئے تو اس کا کوئی پہلو نہ ہوں سے اوچھل نہ رہ سکے۔ ایک جگہ وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے اثنائے درس میں اپنے

اساتذہ کی زبانی سنا ہے کہ اس فن کے اصول و ارکان چار کتابوں میں جمع ہیں اور وہ ابن القتیبیہ کی ”ادب الکاتب“، مبرد کی ”الکامل“، جاحظ کی ”البیان والتبیین“ اور ابو علی قالی کی ”کتاب النوادر“ ہیں۔

کشف الظنون میں ادب کی تعریف کے تحت لکھا ہے ”ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے عربی زبان بولنے اور لکھنے میں غلطیوں سے محفوظ رہ جائے۔“

علامہ جرجانی نے اپنی تعریفات میں لکھا ہے: ”یہ لفظ ان تمام معلومات پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعے ہر قسم کی خطا سے محفوظ رہا جاسکے۔ (ماخوذ از تاریخ الادب الاعربی)

ان تمام تعریفات کو مد نظر رکھتے ہوئے آدمی اس حقیقت کو پہنچ جاتا ہے کہ ادب علوم و فنون کی روح، ہماری زندگیوں کا ماحصل، ہمارے افکار و جذبات و احساسات کا خلاصہ اور انسانی عقول و نفوس اور قلوب و اجسام پر حکمرانی کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

امرو القیس کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

امرو القیس کا شمار زمانہ جاہلیت کے نامور شعراء میں ہوتا ہے جب بھی اس زمانہ کے مشہور و معروف اور قادر الکلام شعرا کا ذکر ہوتا ہے تو امرؤ القیس کا نام سرفہرست ہوتا ہے ان تمام باتوں کے باوجود اس شخص کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ”اشعر الشعراء وقائدہم الی النادر“ (او کمال قال) یعنی تمام شاعروں سے اچھا شاعر ہے اور ان سب کو آگ کی طرف لے جانے والا ہے۔

پیدائش اور زندگی کے حالات

اصل نام ذو القروح حدج بن حجر کندی ہے کنیت ابو الحریث اور لقب ملک الصلیل ہے ملک الصلیل لقب رکھنے کی دو وجوہات منقول ہیں۔

- (۱) چونکہ یہ بادشاہ کا بیٹا تھا اور اپنے باپ کی شہنشاہی کو اپنے شراب و شباب میں غرق رہنے کی وجہ سے برباد کر دیا تھا۔
- (۲) یا تو اس لئے کہ اس کے اندر حسن پرستی بہت زیادہ تھی اور حسین و جمیل عورتوں کی عشق کی گمراہی ہر وقت اس کے دل و دماغ میں چھائی رہتی تھی۔

ان دو وجوہات کی بنا پر اس کو اس لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ بہر حال یہ معزز خاندان کا نجیب الطرفین بچہ تھا اس کا باپ قبیلہ بنو اسد کا بادشاہ اور شاہان کندہ کی نسل سے تھا، ماں کلیب و مہملہ کی بہن تھی، بچپن نہایت ناز و نعمت میں گزرا۔ سرداری کے ماحول میں بڑھا۔ لیکن جیسے ہی جوانی میں قدم رکھا اس کی عادتیں بگڑ گئیں اور شراب نوشی، عشق بازی، کھیل کود اور شعر و شاعری میں لگ گیا۔ آوارگی و دل لگی بازی اپنا شیوہ بنالیا اور مجد و سروری کے بلند کاموں میں حصہ لینے سے گریز کرنے لگا۔ باپ کے سمجھانے اور ہزار نصیحتوں کے باوجود یہ اپنے غلط کاریوں سے باز نہیں آیا۔ تو باپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔ وہ اپنے باپ کا سب سے چھوٹا لڑکا تھا۔ گھر سے نکلنے کے چند ہی دنوں بعد ناز و نعمت سے پلا ہوا یہ شہزادہ در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو گیا اور یوں اس نے آوارہ گردوں اور اوباشوں کے گروہ میں شرکت کر لی۔ جو چوری، ڈکیتی اور لوٹ مار کے ساتھ ساتھ باغوں اور تالابوں کی تلاش میں پھرتے تھے، جہاں تالاب ملتا وہاں خیمہ ڈال دیتے کھیلنے کودتے، شراب کا دور چلاتے، شکار کرتے اور جب پانی خشک ہو جاتا، گھاس ختم ہو جاتی تو وہ بھی دوسرے علاقہ کا رخ کر لیتے۔ اپنے انہیں ڈھنگوں میں وہ یمن کے ایک علاقہ ”دمون“ میں پہنچا، یہاں ایک دن اپنے خلقہ احباب میں بیٹھا حوادث زمانہ سے مطمئن مے نوشی میں مصروف تھا کہ اپنے باپ کے قتل ہونے کی اندوہناک خبر اس کو ملی، جس کو بنو اسد نے اس کے ظالمانہ رویے کی بناء پر قتل کر ڈالا تھا۔ اپنے باپ کی موت کی خبر سن کر امرؤ القیس نے کہا

”میرے باپ نے کم سنی میں تو مجھے گھر سے نکال دیا اور بڑا ہونے پر اپنا خون مجھ سے اٹھوایا۔ آج ہوش نہیں اور کل کا نشہ نہیں۔ آج شراب اور کل معالے کی بات۔“ پھر قسم کھائی کہ جب تک اپنے باپ کے عوض بنو اسد کے سوا آدمیوں کو قتل نہ کر لوں اور سو کے سر موٹ کر ان کو ذلیل نہ کر لوں اس وقت تک نہ گوشت کھاؤں گا، نہ شراب پیوں گا، نہ سر میں تیل ڈالوں گا۔

اگلے روز اس نے اپنے منصوبے کی تکمیل کیلئے اپنے ننھیالی خاندان بنو بکرو بنی تغلب سے مدد مانگی اور اسد کی طرف کوچ کیا اور ان پر ہلہ بول دیا اس پر بنو اسد نے اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے باپ کے عوض ان میں سے سو معزز آدمی بطور فدیہ قبول کر لے۔ لیکن وہ نہ مانا اور جنگ پر مصر رہا۔ تب بنو تغلب اور بنو بکر نے بھی اس کی مدد چھوڑ دی۔ ادھر منذر بن ماء السماء نے اپنی دیرینہ عداوت کی وجہ سے ایک بھاری لشکر کے ساتھ امرؤ القیس پر حملہ کر دیا۔ جس پر اس کی حامی جماعتیں جو اس کے ساتھ دیتے چلے آ رہے تھے وہ منذر کے ڈر سے منتشر ہو گئیں اور امرؤ القیس بے یار و مددگار عرب کے مختلف قبائل میں مدد مانگنے کیلئے پھرنے لگا۔ لیکن اسے کہیں بھی پناہ نہ مل سکی، بالآخر اس نے سؤل بن عادیاہ کی پناہ لی۔ اس کے پاس اپنی جنگی ساز و سامان امانت رکھوائیں اور اس سے شمر غسانی کے نام سفارشی خط لکھوایا تاکہ وہ اسے قیصر تک پہنچا دے۔ اس زمانے میں قیصر روم مقام ہستیاں میں تھا۔ جب امرؤ القیس اس کے پاس پہنچا۔ تو اس نے نہایت گرم جوشی اور احترام سے اس کو خوش آمدید کہا۔ قیصر کا خیال تھا کہ اس کو اپنا بنالے۔ اس کے بعد عربوں میں وہ اپنی قوت بڑھا کر ایرانی حکومت کا زور توڑ سکے گا۔ چنانچہ اس نے ایک بڑا لشکر امرؤ القیس کے ساتھ روانہ کر دیا لیکن بعد میں خیال بدل جانے کی وجہ سے قیصر نے اس لشکر کو واپس بلا لیا۔ اس اثناء میں امرؤ القیس کسی جلدی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے اس کے بدن پر زخم پڑ گئے اور گوشت گل گیا۔ مورخوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جب امرؤ القیس لشکر لیکر چلا گیا تو طماح اسدی نے قیصر سے اس کے خلاف شکایتیں کی اور قیصر کو اس کے خلاف ورغلا یا، تاکہ اس طرح طماح اسدی امرؤ القیس سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے سکے، چنانچہ قیصر نے امرؤ القیس کو ایک زہر آلود پوشاک بھیجا امرؤ القیس اس وقت انقرہ پہنچ چکا تھا اور اس جوڑے کے پہننے کے بعد اس کی وہ حالت ہوئی جو اوپر بیان کی گئی۔

موت کی مدہوشی میں اس کی زبان پر یہ کلمات رواں تھے، کتنے لبریز پیالے، نیزوں کے تیز طعنے اور فصیح و بلیغ خطبے کل انقرہ میں رہ جائیں گے۔“ پھر اس نے جان دیدی اور جبل عسیب میں دفن ہوا۔

امرو القیس کی شاعری

امرو القیس گویمینی تھا، لیکن اس کی تربیت و پرورش نجد میں ہوئی تھی۔ وہ خاندان بنو اسد کے خالص عربی ماحول میں پروان چڑھا اور جوان ہوا۔ اس نے شعر سننے اور ان کی روایت کی۔ اسے شعر و شاعری سے بڑا شغف اور شاعروں سے مقابلہ کرنے کا بھی شوق تھا۔ بچپن ہی سے شعر کہنے لگا تھا۔ طبیعت کا تیز اور ذہین تھا، اس کی شاعری میں الفاظ کی شوکت، مشکل الفاظ کی کثرت، شعروں کی عمدہ بندش، اور حسن تشبیہ پائی جاتی ہے۔ مسلسل سفروں، خطرات کے مقابلوں اور مختلف معاشروں میں اختلاط نے اس

کے دماغ کو کھول کر تیز کر دیا تھا چنانچہ وہ نئے نئے معانی و مضامین پیدا کرنا۔ انوکھے اور جدید اسالیب اختیار کرتا۔ اس کی شہرت و برتری، غیر معمولی ذہانت اور بلند مرتبہ کی وجہ سے اس کے زمانہ کے بہت سے دوسرے لوگوں کے اشعار بھی اس کی شاعری میں جگہ پا گئے ہیں کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلا شاعر ہے جس نے لبوب کے کھنڈروں پر کھڑے ہونے اور رونے کی رسم ایجاد کی، شاعری میں عورتوں سے عشق کیا، انہیں نیل گایوں اور ہر نیوں سے تشبیہ دی۔ پیہم سفروں اور گھوڑے کی سواری کرتے رہنے کی وجہ سے اس نے رات اور گھوڑے کا وصف نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ آپ کو اس کی شاعری میں اس کی پوری زندگی اور اس کے اخلاق عادات کی زندہ تصویر نظر آئے گی۔ اس میں شاہی شوکت و عظمت، فقیرانہ تواضع و مسکنت، قلندرانہ مستی، پھرتے شیر کی حمیت، آوارگی کی ذلت و بے حیاتی زخم خوردہ کے شکوے اور نالے سب ہی یک جا ملیں گے۔ امرؤ القیس کے متعلق تمام راویوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ مذکورہ وجوہ کی بنا پر تمام جاہلی دور کے شاعروں کا امام و قائد تھا۔



<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>



قال امرؤ القیس بن حجر بن عمرو الکندی:

(۱) قِفَانَبْکَ مِنْ ذِکْرَی حَبِیبٍ وَمَنْزِلِ بِسْقَطِ اللَّوْی بَيْنَ الدُّخُولِ فَحَوْلِ
ترجمہ: (اے دونوں دوستو!) ٹھہرو تا کہ ہم محبوبہ اور (اس کے اس) گھر کو یاد کر کے رو لیں جو ریت کے ٹیلے کے آخر پر (مقام) دخول اور حول کے درمیان واقع ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قفأ) امر حاضر صیغہ تشبیہ مصدر وُقُوفًا سے بمعنی ٹھہرنا۔ (نَبْکَ) صیغہ متکلم از بکی، بیکی، بُکاء، بمعنی رونا (سَقَطٌ) قاف کے سکون اور سین حرکات ثلاثہ کے ساتھ، السَّقَطُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ بمعنی ہر چیز کا کنارہ جمع، اسْقَاطٌ، ریت کا پتلا سرا یا کنارہ (لوئی) مڑا ہوا یا بل کھاتا ہوا ریت یا ریت کا کنارہ، جمع الْوَاءُ (دخول اور حول) جگہوں کے نام ہیں۔
تَشْرِیح: امرؤ القیس کو جب وہ کھنڈرات نظر آئے جہاں اس کی محبوبہ رہا کرتی تھی، تو اسے محبوبہ یاد آگئی اور اس نے خود بھی رونا شروع کر دیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اپنے ساتھ اس غم میں شریک ہونے کو کہا۔

(۲) فَتَوَضَّحْ فَأَلْمَقَرَاةَ، لَمْ يَعْفُ رَسْمُهَا لِمَانَسَجَتْهَا مِنْ جُنُوبٍ وَشَمَالِ
ترجمہ: اور توضیح اور مقراۃ کے درمیان واقع ہے جس کے نشانات اس وجہ سے نہیں ملے کہ اس پر جنوبی اور شمالی ہوائیں (برابر) چلتی رہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (توضیح اور مقراۃ) جگہوں کے نام ہیں (يَعْفُ) عَفُوٌّ وَغُفُوٌّ وَغَفَاءٌ سے بمعنی مٹنے کے۔ (رَسْمٌ) بمعنی نشان جمع: رُسُومَاتٌ وَرُؤَاسِمٌ (نَسَجَتْ) واحد مؤنث غائب از نَسَجَ، يَنْسُجُ، نَسَجًا بمعنی بُننا یہاں مراد ہواؤں کا چلنا ہے۔

تَشْرِیح: اگر باد جنوبی کچھ مٹی اڑا کر لے جاتی تھی تو باد شمالی پھر اس مٹی کو وہاں لاکر ڈال دیتی تھی۔ اس وجہ سے وہ آثار قائم رہے۔

(۳) تَرَى بَعْرَ الْأَرَامِ فِي عَرَصَاتِهَا وَقِيْعَانِهَا كَأَنَّهَا حَبٌّ فَلِفَلٍ
ترجمہ: سفید ہزنوں کی میٹنیاں اس (مکان) کے میدانوں اور ہموار زمینوں میں تو ایسی (پڑی) دیکھے گا جیسے سیاہ مریچ کے دانے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَرَامٌ) رِيْمٌ کی جمع: خالص سفید رنگ کا ہرن (البَعْرُ) البَعْرَةُ ایک میٹنی، جمع: بَعْرَاتٌ اتنی ہے

(عَوَصَات) یا عَوَاصُ، عَوْصَةٌ کی جمع: (۱) گھر کا صحن (۲) گھروں کے درمیان کشادہ کھلی جگہ جس میں عمارت نہ ہو۔ (قِيعَانُ) قَاع کی جمع ہے بمعنی ہموار زمین (فُلْفُلُ) فُلْفُلُ، جمع: فُلْفُلَةٌ کی بمعنی مَرَج (حَبُّ) حَبَّة کی جمع: بمعنی ایک دانہ، ایک عدد (حَبُّ فُلْفُلُ) سیاہ مَرَج کے دانے۔

تَنْهِيَج: شاعر دیا ر محبوبہ کے اجاڑ ہو جانے کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ معشوقہ کے کوچ کر جانے کی وجہ سے وہ مکانات وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے ہیں چنانچہ کسی جگہ وحشی جانوروں کی میٹنیوں کا پایا جانا اس کے ویران ہو جانے کی ظاہر دلیل ہے اور ارام تخصیص اس لئے کہ سفید ہرن بہ نسبت دوسرے جانوروں کے زیادہ ویرانہ میں رہتا ہے۔

(۴) كَانِي غَدَاةَ الْبَيْنِ يَوْمَ تَحْمَلُوا لَدَى سَمُرَاتِ الْحَيِّ نَاقِفُ حَنْظَلُ تَرْجَمَ: یوم فراق کی صبح کو جب کہ وہ (معشوقہ کے ہمراہی) روانہ ہوئے تو گویا میں قبیلہ کے بول کے درختوں کے نزدیک اندرائن توڑنے والا تھا۔

حَالِ عِبَارَت: (غَدَاة) صبح، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت، جمع: غَدَوَاتُ ہے (الْبَيْنُ) جدائی، فاصلہ (تَحْمَلُوا) جمع مذکر غائب باب تَفَعَّل سے تَحْمَلُ بمعنی لا دنا، کوچ کرنا (لَدَى) بمعنی عند، لَدَى کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب چیز پاس موجود ہو اور یہ اسم جامد ہے (سَمُرَات) واحد سَمُرَةٌ بمعنی بول کا درخت، جمع: سَمُرٌ وَّ اَسْمُرٌ (حَيٌّ) بمعنی قبیلہ، محلہ جمع: اَحْيَاءُ (نَاقِفُ) تَقَفَّ مصدر سے اسم فاعل، توڑنے والا۔ (حَنْظَلُ) اندرائن، اندرائین کا درخت جس کا پھل نارنگی جیسا مگر اندر سے انتہائی تلخ ہوتا ہے۔

تَنْهِيَج: اس تشبیہ سے یہ تزلانا مقصود ہے کہ فراق محبوبہ میں بے اختیار آنسو جاری تھے جیسا کہ حَنْظَل توڑنے والے کی آنکھ سے بے اختیار پانی جاری ہوتا ہے۔

(۵) وَقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلَى مَطِيئِهِمْ يَقُولُونَ لَا تَهْلِكُ اَسَى وَتَجْمَلُ تَرْجَمَ: (میں رو رہا تھا) اور احباب میرے پاس ان میدانوں میں اپنے سوار یوں کو روکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ (غم فراق سے) ہلاک نہ ہو اور صبر جمیل اختیار کر۔

حَالِ عِبَارَت: (وَقُوفًا) وَقَفَّ، يَقُوفُ، وَقُوفًا سے بیٹھے ہوئے کا کھڑا ہونا، چلنے کے بعد کھڑا ہونا، بٹھرنا (صَحْبُ) ہم نشین ساتھی، جمع: صَاحِبٌ (مَطِيئٌ) وَمَطَايَا جمع مَطِيَّة کی بمعنی سواری یا سواری کا جانور (لَا تَهْلِكُ) نہی حاضر، هَلَاكَ اَوْ هُلُوْكَ اَوْ مَهْلِكًا سے، مرجانا، فنا ہونا، ہلاک ہونا۔ (اَسَى) بمعنی غم کرنا، رنجیدہ ہونا۔ (تَجْمَلُ) از باب تَفَعَّلُ مصدر تَجَمَّلُ سے مصائب پر صبر کرنا، صبر و جمیل سے مزین ہونا۔

تَنْهِيَج: شاعر فراق محبوب کی وجہ سے آنسو بہا رہا تھا اور شاعر کے ہمراہی بھی اپنی اپنی سوار یوں کو وہاں روکے ان کو صبر و جمیل کی تلقین کر رہے تھے۔

(۶) وَإِنَّ شَفَائِي عَبْرَةً مُهْرَاقَةً فَهَلْ عُنْدَ سَمِ دَارِسٍ مِنْ مُعَوَّلٍ
 تَرْجَمَةً: (جواباً کہتا ہے کہ میں رونے سے کیسے باز آ سکتا ہوں جبکہ) میری شفا یہی ہے ہوئے آنسو ہیں۔ (پھر ذرا ہوش میں آ کر کہتا ہے کہ) کیا ان مٹے ہوئے نشانوں کے پاس کوئی قابل اعتماد (فریادرس) ہے؟ (نہیں ہے تو رونا بھی بے سود ہے۔)
 حَلَّ عِبَارَتٍ: (عَبْرَةً) عَبْرٌ، يَعْبُرُ، عَبْرًا سے کسی کی آنکھ میں آنسو آنا، اسی سے عَبْرَةٌ بمعنی ایک آنسو، جمع عَبْرٌ (مُهْرَاقَةٌ) اصل میں ”مُراقَظَةٌ“ ہے کیونکہ اس کی مصدر ’إِرَاقَةٌ‘ آتی ہے۔ بمعنی بہانا (دَارِسٍ) دَرَسَ، يَدْرُسُ، دَرَسًا وَ دُرُوسًا سے، معنی نشانوں کا مٹنا، نام و نشان مٹ جانا، کپڑے وغیرہ بوسیدہ اور پرانا ہونا، اسی سے دَارِسٌ مٹا ہوا (مُعَوَّلٌ) بھروسہ، قابل اعتماد ”مُعَوَّلٌ علیہ“ جس پر دار و مدار ہو۔

تَشْبِيحٌ: یہ کہ فراق محبوبہ کی وجہ سے میری جو حالت ہوئی ہے۔ میری اس حالت پر میرے دوست رحم کھائے اور مجھے سہارا دے۔
 (۷) كَذَابِكَ مِنْ أُمِّ الْخَوَيْرِثِ قَبْلَهَا وَجَارِكُهَا أُمُّ الرَّبَابِ بِمَا سَلَ
 تَرْجَمَةً: (تیری عادت عنیزہ کے عشق میں ٹھیک) اس عادت کے مانند ہے جو اس سے پہلے ام الحویرث اور اس کی پڑوسن ام رباب کے ساتھ (کوہ) ماسل میں تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (دَابُّ) دَابُّ، يَذَابُّ، دَابًّا سے بمعنی جانفشانی سے کام کرنا، ”ذَابَ الشَّيْءُ دَابًّا“ عادت بنا لینا (أُمُّ الْخَوَيْرِثِ) حارث بن حصین کلبی کی بیٹی کی کنیت ہے۔ (جَارِكَةُ) همسانی (أُمُّ الرَّبَابِ) قبیلہ بنی طے کی ایک خاتون (مَا سَلَ) جگہ کا نام ہے۔

تَشْبِيحٌ: عشق کی ان پہلی داستانوں کو ذکر کرنے سے شاعر کا مقصد اپنے رنج کو ہلکا کرنا ہے۔

(۸) إِذَا قَامَتَا تَضَوُّعَ الْمِسْكِ مِنْهُمَا نَسِيمَ الصَّبَا جَاءَتْ بِرِيَا الْقَرْنَفِلِ
 تَرْجَمَةً: جب وہ دونوں (ام حویرث اور ام رباب) متانہ انداز سے (کھڑی ہوتی تھیں تو ان دونوں سے مشک) (کی خوشبو) ایسی بہکتی تھی گویا باد صبا لوگ کی خوشبو لئے آتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (قَامَتَا) صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، بمعنی کھڑی ہوتی تھیں (تَضَوُّعٌ) مصدر (تَضَوُّعٌ سے بمعنی خوشبو کا مہکنا، پھیلنا۔ (الْمِسْكُ) (مذکر) ہرن کے ناف سے نکلنے والا خوشبودار مادہ، جمع: مِسْكٌ اسے مؤنث بھی کہا گیا ہے کہ یہ مِسْكَةٌ کی جمع ہے۔ نَسِيمٌ) دھیمی ہوا جس سے نہ نشان مٹے اور پتہ ہلے، لطیف و خوشگوار ہوا۔ (صَبَا) وہ ہوا جو مشرق سے مغرب کی طرف چلے (رِيَا) بمعنی خوشبو (قَرْنَفِلٌ) قَرْنَفُلُہ کی جمع بمعنی لونگ۔

تَشْبِيحٌ: یعنی وہ دونوں خواتین اتنی نفاست پسند تھیں کہ ہر وقت خوشبو میں ہی رہتی تھیں۔

(۹) فَفَاصَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ مِنِّي صَابَةً عَلَى النَّحْرِ حَتَّى بَلَ دُمُعِي مَحْمَلِي
ترجمہ: پس عشق کی وجہ سے میری آنکھ کے آنسو یہاں تک سینہ پر بہے کہ میرے آنسوؤں نے میری (تلوار کے) پرتلہ کو تر کر

دیا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (فَاصَتْ) فَاصٌ، فَيْضًا وَفَيْضًا سے بمعنی کثرت سے بہنا، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ (دُمُوعُ) دُمُعٌ کی جمع بمعنی آنسو (صَبَابَةٌ) سوزش، عشق، شوق، گرویدگی، عشق و محبت (النَّحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ، سینہ (مَحْمَلُ) تلوار کا پرتلہ، تلوار لٹکانے کا پٹایا پٹی، جمع: حَمَائِلُ۔

تَشْرِیح: یہ ہے کہ شدت عشق میں اس قدر رویا کہ پیل اشک نے میرے سینہ اور میرے تلوار کے پرتلہ کو بھی تر کر دیا۔

(۱۰) الْأَرْبُ يَوْمٍ كَانَ مِنْهُمْ صَالِحٌ وَلَا سِيَمًا يَوْمَ بَدَارِ قِ جُلْجُلٍ
ترجمہ: سنو! بہت سے دن ان (حسین عورتوں) کی جانب سے بہت اچھے تھے، خصوصاً وہ دن جو دارِ قِ جُلْجُل میں گزرا۔
حَلَّ عِبَارَتُ: (رُبُّ) حرف جر جو صرف نکرہ کو مجرور کرتا ہے زائد حرف کے حکم میں ہوتا ہے۔ کسی لفظ سے متعلق نہیں ہوتا کبھی اسے مخفف بھی کر دیا جاتا ہے۔ شاید ممکن ہے، بعض اوقات، جیسے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (لَا سِيَمًا) برائے استثناء خصوصی طور پر۔ سی کے بعد مازائدہ ہے اس لئے یہ مضاف ہو گیا موصولہ اور سی مبتدا اور ما کا مابعد خبر ہے۔ اس پر اعراب اس صورت میں ضمہ ہوگا۔ (دَارَةُ جُلْجُل) حوض کا نام ہے۔

تَشْرِیح: شاعر چونکہ پہلے درد عشق کی داستان بیان کر چکا ہے۔ اس لئے بمقتضائے ”حکایت درد تابی“ اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کچھ ایام گزشتہ کے عیش کا ذکر کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ امر و القیس! اگر تجھے ان دوستوں سے رنج و غم پہنچا تو کیا مضائقہ انہی سے بہت سی مرتبہ تو مسرت وصال بھی حاصل کر چکا ہے۔ خاص کر دارۃ جُلْجُل میں وہ دن بہت کیف افزا گزرا۔ دارۃ جُلْجُل میں یوں واقعہ پیش آیا تھا کہ امر و القیس کی چچا کی ایک بیٹی عزیزہ نامی تھی جس پر فریفتہ تھا اور ہر وقت اس کو شش میں رہتا کہ اس سے کچھ لمحے ملاقات کے میسر آجائیں۔ وہاں کے لوگ ہر سال یوم غدیر کے نام سے جشن منانے کے لئے آبادی سے دور چلے جاتے اور صرف چھوٹے بچے اور خواتین باقی رہ جاتیں اور اس دن خواتین ”دارۃ جُلْجُل“ نامی حوض جو آبادی سے کچھ فاصلہ پر تھی جا کر نہاتیں۔ چونکہ وہاں مردوں کے آنے کا تو خطرہ نہیں ہوتا تھا اس لئے وہ خواتین سارے کپڑے اتار کر پوری آزادی کے ساتھ گھٹنوں پانی میں نہاتیں۔ تو اس دن امر و القیس کہیں چھپ گیا اور خواتین کے حوض پر جانے کا انتظار کرنے لگا۔ جب سب مرد جا چکے تو خواتین اطمینان کے ساتھ اس حوض کی طرف روانہ ہو گئیں جن میں عزیزہ بھی شامل تھی۔ ادھر امر و القیس بھی اپنی اڈنی پر ان کے پیچھے جا پہنچا اور چھپ کر بیٹھ گیا۔ ان عورتوں نے جیسے ہی کپڑے اتار کر کنارے پر رکھے تو یہ آگے بڑھ کر سب کے کپڑے سمیٹ کر اپنے قبضے میں لے لئے اور ان عورتوں سے کہا کہ تم سب تنگی باہر آؤ اور اپنے اپنے کپڑے لیتی جاؤ اور کسی صورت کپڑے دینے کے لئے تیار نہ تھا تو مجبوراً ایک ایک نے ٹکنا شروع کر دیا اور یہ ان کے کپڑے ان کو دیتا رہا۔ سب کے آخر میں عزیزہ نکلی جس کا اسے انتظار تھا۔

جب وہ آئی تو امرء القیس نے اسے پوری طرح بے لباس دیکھ کر اپنی بھوکی آنکھوں کی پیاس بجھائی۔ اس لئے ”دارۃ جلیجل“ میں گزرنے والا یہ دن اس کے لئے تاریخی بن گیا۔ اس کے بعد ان عورتوں نے اس سے کہا کہ تو نے آج بہت بری حرکت کی ہے۔ تیری وجہ سے آج ہمیں دیر ہوگئی ہے اور بھوک نے ہمیں نڈھال کر دیا ہے۔ یہ سن کر امرء القیس نے کہا کہ میں تمہارے لئے اپنی اونٹنی ذبح کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اگلے اشعار میں اپنے اس ایثار کا ذکر کرتا ہے۔

(۱۱) وَيَوْمَ عَقَرْتُ لِلْعَذَارَى مَطِيئِي فَيَا عَجَبًا مِنْ كُورِهَا الْمُتَحَمِّلِ
ترجمہ: اور (یہ وہ) دن تھا کہ جب میں نے دو شیرہ لڑکیوں کے لئے اپنی ناقہ ذبح کر دی تھی تو اے لوگو! میری حیرت کو دیکھو جو اس (ناقہ) کے (اس) بجاوے سے (پیدا ہوئی) جو دوسری ناقہ پر لدا ہوا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَقَرْتُ) عَقَرٌ، يَعْقُرُ، عَقْرًا سے بمعنی اونٹ کو بوقت ذبح قابو میں کرنے کیلئے ایک ٹانگ کاٹ دینا تا کہ وہ گر جائے۔ (عَذَارَى) عَذْرَاءُ کی جمع ہے بمعنی باکرہ عورت (مَطِيئَةٍ) سواری (مذکورہ مونث) جمع: مَطَايَا و مَطِيٌّ (كُورٌ) كاف کے ضمہ کے ساتھ بمعنی پالان، کجاوہ، جمع: اَكْوَادٌ (مُتَحَمِّلٌ) از باب تَفَعَّلُ سے اسم مفعول مصدر تَحَمَّلُ بمعنی لادنا یعنی لدا ہوا۔

تَفْہِیْلٌ: دارۃ جلیجل میں امرء القیس نے جب اپنی ناقہ دو شیرہ لڑکیوں کے لئے ذبح کر دی تو اس کا کجاوہ لڑکیوں کے ایک اونٹ پر لدا دیا گیا اور اس کی محبوبہ عنیزہ نے بحجوری امرء القیس کو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا۔ آگے اسی کا ذکر ہے۔

(۱۲) فَظَلَّ الْعَذَارَى يَرْتَمِينَ بِلَحْمِهَا وَشَحْمِ كَهْدَابِ الدِّمْقُسِ الْمُفْتَلِ
ترجمہ: یعنی وہ دو شیرہ عورتیں اس کے گوشت اور اسی چربی کو جو بٹے ہوئے ریشم کی جھار کی طرح تھی، آپس میں ایک دوسرے پر پھینکتے گئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ظَلَّ)، يَظُلُّ، ظِلًّا سے کرتے رہنا جیسے کہا جاتا ہے ”ظَلَّ عَلَى مَوْقِفِهِ“ وہ اپنے موقف پر جما رہا۔ (يَرْتَمِينَ) باب افتعال مصدر اِرْتَمَاءً سے ایک دوسرے پر، پھینکنا (شَحْمٌ) بمعنی چربی (كَهْدَابٌ) هُدْبَةٌ کی جمع بمعنی، بھندنا یعنی کپڑے کا جھار (دِمْقُسٌ) سفید ریشم (مُفْتَلٌ) فَتَّلَ، يَفْتُلُ، فَتْلًا سے اسم مفعول، بمعنی رسی، کوڑا وغیرہ کو بٹنا، بل دے کر مضبوط کرنا۔

تَفْہِیْلٌ: یعنی وہ لڑکیاں بغایت سرور اونٹ کے گوشت کو ایک دوسرے کے اوپر اس طرح پھینک رہی تھیں جیسے بٹے ہوئے ریشم کے جھار۔

(۱۳) وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْخُدْرَ خُدْرَ عُنَيْزَةَ فَقَالَ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجِلِي
ترجمہ: اور جس دن کہ میں ہودج میں یعنی عنیزہ کے ہودج میں داخل ہوا، تو اس نے مجھ سے کہا تیرا براہو تو مجھے پیادہ پا کرنے

والا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَلَّ) بمعنی کجاہ، پاکی، جمع: حُلُوْر (عُنِیْرہ) اس لڑکی کا نام ہے جس پر یہ فریفتہ تھا۔ (وَيْلٌ) اہل عرب بدعا کیلئے استعمال کرتے ہیں اور کبھی اس کے آخر میں تائے تانیث بھی داخل کر دیا جاتا ہے۔ تب اس کی جمع ”وَيْلَاتٌ“ آتی ہے (مَوْجَلٌ) رَجُلٌ، یَوْجَلٌ، رَجُلًا سے پیادہ کرنے والا۔

تَنْبِيْجٌ: یعنی میری ناقہ دو سوار یوں کا بوجھ نہ برداشت کر سکے گی اور اس کی کمر زخمی ہو جائیگی تو مجبوراً پیدل چلنا پڑے گا۔

(۱۴) تَقُولُ وَقَدْ مَالَ الْغَبِيْطُ بِنَامِعًا عَقَرْتُ بَعْرِيْ يَا امْرَأَ الْقَيْسِ فَاَنْزِلِ تَرْجَمٌ: در انحالیکہ، ہودج ہم دونوں کو جھکائے دے رہا تھا۔ وہ کہنے لگی اے امر و القیس! تو نے میرے اونٹنی کی کمر لگادی، پس تو اتر پڑ۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَالَ) مَالٌ، يَوْمِلٌ، مَيْلًا و مَيْلَانًا سے ایک طرف مائل ہونا، جھکنا، مِیڑا ہونا، سیدھا نہ ہونا۔ (غَبِيْطٌ) بمعنی کجاہ، جمع: غُبَطٌ (عَقَرْتُ) عَقَرٌ، يَعْقُرُ، عَقْرًا و عَقْرًا عَقَرْتُ تو نے میرے اونٹ کی کمر زخمی کر دی۔ (بَعْرٌ) بمعنی اونٹ یا اونٹنی جو سواری اور بار برداری کے قابل ہو۔ جمع: بُعْرَانٌ و ابْكَعُرُوْا ابْكَعِيْرُوْ۔

تَنْبِيْجٌ: یعنی جب وہ کجاہ ہم دونوں سمیت جھکتا تھا تو وہ کہتی کہ اے امر و القیس! تیری وجہ سے میری اونٹنی زخمی ہو رہی ہے لہذا تو اتر جا ورنہ مجھے بھی پیدل چلنا پڑے گا۔

(۱۵) فَقُلْتُ لَهَا: سِيْرِيْ وَاَرْحِيْ زِمَامَهُ وَلَا تُبْعِدِيْنِيْ مِنْ جَنَّاكِ الْمُعَلَّلِ تَرْجَمٌ: میں نے اس سے کہا کہ چل اور اونٹ کی مہار کو ڈھیلی چھوڑ اور مجھ کو اپنے مکرر چنے ہوئے میوہ سے دور نہ کر۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (سِيْرِيْ) سَارٌ، يَسِيْرٌ، سَيْرًا و سَيْرَةً سے چلنا، چالو ہونا، جانا، حرکت کرنا وغیرہ (اَرْحِيْ) مصدر اَرْحَاءٌ سے بمعنی ڈھیلا چھوڑنا (زِمَامَةُ) مہار، لگام (جَنَّا) پھل، میوہ (الْمُعَلَّلِ) جسے دوبارہ پانی پلایا گیا ہو۔ عَلَّلَ النَّفْسُ بَكْدًا۔ دل بہلانا۔

تَنْبِيْجٌ: یعنی جب عنیزہ نے مجھ کو اتر جانے کیلئے کہا تو میں نے التجا کی کہ ایسا نہ کر اور مجھ کو بہلانے والے میوے یعنی بوس و کنار سے لطف اندوز ہونے دے۔

(۱۶) فَمَثَلِكِ حُبْلِيْ قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعِ فَالْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَلِّمٍ مُحَوَّلِ تَرْجَمٌ: تجھ جیسی بہت سی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں ہیں۔ جن کے پاس میں رات کے وقت گیا اور ان کو تعویذ والے ایک سالہ بچہ سے عامل بنا دیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَمَثَلِكِ) یہاں فا کے بعد رُبَّ مَقْدَرٍ ہے۔ اس لئے معنی ہوگا بہت سی، تجھ جیسی وغیرہ (حُبْلِيْ) بمعنی حاملہ

جَع: حَبَالِي (طَرَقْتُ) طَرَقٌ، يَطْرُقُ، طُرُوقًا سے بمعنی رات کو نمودار ہونا۔ واحد متکلم، رات کو ایامیں (الْهَيْتُهَا) مصدر الهَاء سے واحد متکلم، اعراض کرنا۔ لَهِي فَلَانًا عَنِ الشَّيْءِ لَهِيًّا وَلِهَيْكًا، غافل کرنا، ذکر چھوڑنا، کسی چیز سے توجہ ہٹانا (تَمَائِمٌ) تَمِيمَةٌ کی جمع بمعنی تعویذ (مُحَوَّل) ایک سالہ بچہ۔

تَشْرِیْح: یہ ہے کہ عنیزہ کے کنارہ کش ہونے پر اپنی بڑائی جتلاتے ہوئے اور معشوقہ کو غرور حسن سے باز رکھنے کیلئے کہتا ہے کہ میں نے حاملہ اور مرضعہ تک کو جو جماع سے متنفر ہوتی ہیں۔ اپنی طرف مائل کر لیا۔ عنیزہ کی حاملہ اور مرضعہ سے مشابہت حاملہ اور مرضعہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بہت سی عورتیں جو خوبصورتی اور حسن و جمال میں عنیزہ کے مثل ہونے کے ساتھ ساتھ حاملہ اور مرضعہ بھی تھیں۔

(۱۷) إِذَا مَا بَكَى مِنْ خَلْفِهَا انْصَرَفَتْ لَهُ بِشِقِّ وَ تَحْتَى شِقُّهَا لَمْ يُحَوَّلْ تَرْجَمَةً: جب وہ اس کے پیچھے رونے لگتا تھا تو وہ اپنے ایک حصہ کو اس کی طرف پھیر دیتی تھی اور ایک حصہ میرے نیچے رہتا تھا جو نہیں پھیرا جاتا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (إِذَا مَا) میں مازاندہ ہے (انْصَرَفَتْ) باب افعال سے انْصَرَفَ مصدر، صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی، پھیرنا (شِقُّ) بمعنی آدھا حصہ، جمع: شُقُوقٌ (يُحَوَّلُ) حَوَّلًا سے بمعنی بدل جانا ایک حال سے دوسرے حال میں، پھیرنا یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔

تَشْرِیْح: یعنی جب اس کا بچہ رونے لگتا تھا تو بدن کا بالائی حصہ دودھ پلانے کیلئے بچہ کی جانب پھیر لیتی تھی اور زیرین حصہ مجھ سے غایت الفت کی بنا پر نہیں ہٹاتی تھی۔

(۱۸) وَيَوْمًا عَلَى ظَهْرِ الْكُثْبِ تَعَدَّرْتُ عَلَى وَالتُّ خَلْفَةً لَمْ تَحْلَلْ تَرْجَمَةً: اور ایک روز اس نے ایک ریت کے ٹیلے پر مجھ سے سختی کی اور ایسی قسم کھائی جس میں کوئی استثناء نہ تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ظَهْرٌ) بمعنی پیٹھ، زمین کا ابھرا ہوا حصہ، بالائی حصہ (كُثْبٌ) فَعِيلٌ کے وزن پر بمعنی ریت کا ٹیلہ، ریت کا لمبا ڈھیر، جمع: اَكْثَبَةٌ وَكُثْبٌ وَكُثْبَانٌ (تَعَدَّرْتُ) باب تفاعل سے معذرت کرنا، لیکن جب اس کا صلہ علی آجائے تو سختی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (التُّ) مصدر اِتْلَاءٌ سے جھوٹی قسم کھانا۔ (خَلْفَةً) یہ، التُّ، کا مفعول مطلق مِنْ غَيْرِ لَفْظِہ ہے بمعنی قسم کھانا (تَحْلَلٌ) مصدر تَحَلَّلٌ سے قسم کو حرف استثناء کے ذریعے کفارے سے بچنے کیلئے استعمال کرنا۔ یعنی مشروط قسم کھانا، جس کے خلاف سے کفارہ واجب نہ ہو۔

تَشْرِیْح: یہ ہے کہ عنیزہ کے اس وقت سختی کرنے پر شاعر کو اس کی وہ پرانی سختی بھی یاد آگئی جو کسی ٹیلے پر اس کے ساتھ کی تھی۔ قسم غیر محلل کا معنی یہ ہیں کہ وہ قطعی قسم تھی جس میں انشاء اللہ وغیرہ نہیں کہا گیا تھا اور جس سے گریز کی کوئی شکل نہ تھی۔

(۱۹) اَفَاطِمُ مَهْلًا بَعْضَ هَذَا التَّدْلِيلِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ اَزْمَعْتَ صَرْمِي فَاجْمَلِي

ترجمہ: اے فاطمہ! اس ناز و انداز کو ذرا چھوڑ اور اگر تو نے مجھ سے قطع تعلق کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو بھل ہنسی کے ساتھ کہ۔
حَلَقَ عِبَارَتِ: (فَاطِمُ) فاطمہ کا مرخم ہے (مَهْلًا) مصدر امْهَلْ سے بمعنی چھوڑنا (تَدْلِيلُ) بمعنی ناز و انداز تَدَلَّلَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا "عورت کا اپنے خاوند کو خیرے دکھانا، ناز کرنا۔ (اَزْمَعْتَ) باب افعال مصدر اِزْمَاعٌ سے کسی چیز کا پختہ ارادہ کرنا (صَرْمُ) صَرَمٌ، يَصْرِمُ، صَرْمًا سے صَرَمٌ وَصْلَةٌ بمعنی قطع تعلق کرنا۔ صَرْمٌ، کا ثنا صَرَمَ فُلَانًا، چھوڑ دینا۔ (اَجْمَلِي) اَجْمَلْ مصدر سے بمعنی اچھی طرح عمدگی کے ساتھ کام کرنا۔

تشریح: یہ ہے کہ شاعر اپنی محبوبہ سے کہتا ہے کہ اے محبوبہ! اگر مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو اپنے بے جا ناز و انداز میں کمی کر کیونکہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اس حد تک اس کو برداشت کیا جاسکتا ہے اور اگر اس سے تیرا مقصود قطع تعلق کرنا ہے تو وہ بھی بھلائی کے ساتھ اچھی طرح ہونا چاہئے۔

(۲۰) اَغْرَكَ مِزِّي اَنْ حُبَّكَ قَاتِلِي وَأَنْتَ مَهْمَا تَأْمُرِي الْقَلْبَ يَفْعَلِ

ترجمہ: یقیناً میری جانب سے تجھ کو یہ گھنڈ ہو گیا ہے کہ تیری محبت مجھے قتل کئے دیتی ہے اور یہ کہ جو کچھ تو میرے دل کو حکم دے گی وہ کریگا۔

حَلَقَ عِبَارَتِ: (اَغْرَكَ) میں ہمزہ استفہام انکاری ہے۔ غَرَّ، يَغُرُّ غُرًّا وَ غُرُورًا سے بمعنی دھوکہ دینا، بہکانا۔ (مَهْمَا) جو بھی جو کچھ بھی، جب بھی۔ یہ اسم شرط ہے و فاعل کو جزم دیتا ہے اور اس ما کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔ (تَأْمُرِي) تو حکم دیگی (قَلْبُ) بمعنی دل، جمع: قُلُوبٌ

تشریح: چونکہ تجھ کو میری مجبوری عشق کا پوری طرح احساس ہو گیا ہے اس لئے تو نے اور زیادہ ستانا شروع کر دیا ہے۔

(۲۱) وَإِنْ تَكُ قَدْ سَاءَ تِلْكَ مِزِّي خَلِيقَةً فَسَلِّيْ ثِيَابِي مِنْ ثِيَابِكَ تَنْسَلِ

ترجمہ: اور اگر میری کوئی عادت تجھ کو بری معلوم ہوتی ہے تو اپنے کپڑوں (یا اپنے دل) کو میرے کپڑوں یا میرے دل سے کھینچ لے تاکہ جدا ہو جائے۔

حَلَقَ عِبَارَتِ: (تَكُ) اصل میں تَكُنْ تھا لفظ اِنْ داخل ہونے کی وجہ سے نون گر گیا۔ تَوَكُّتُكَ ہو گیا۔ (سَاءَتْ) سُوءٌ مصدر سے بمعنی برا لگنا۔ (خَلِيقَةً) طبعی عادت، فطرت، جمع: خَلِيقٌ (سَلَّى) سَلًّا سے کھینچ کر نکالنا، امر حاضر معروف واحد مؤنث کا صیغہ، کھینچ لے۔ (تَنْسَلِ) مصدر نَسَلٌ سے جدا ہونا۔

تشریح: ثياب سے جامہ اور دل دونوں مراد ہو سکتے ہیں جیسا کہ عمرہ نے اس میں ثياب سے دل مراد لیا ہے۔ فَشَكَكَتِ بِالرَّمَحِ الْأَصَمِّ ثِيَابَهُ۔ لَيْسَ الْكَرِيمُ عَلَى الْقِتَالِ مُحَرَّمٌ۔ خلاصہ یہ کہ میں ہر حال میں تیرا مطیع ہوں اگر تو جدائی پسند کرتی

ہے تو میں بھی راضی ہوں اگرچہ وہ میرے لئے ہلاکت کا سبب ہے۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

(۲۲) وَمَا ذَرَفْتُ عَيْنَاكَ إِلَّا لِتَضْرِبَنِي بِسَهْمَيْكَ فِي أَغْشَارِ قَلْبٍ مُّقْتَلٍ
ترجمہ: تیری دونوں آنکھیں اشکبار نہیں ہوئیں مگر صرف اس لئے کہ تو اپنی دونوں (نگاہوں کے) تیروں کو میرے شکستہ دل کے ٹکڑوں میں مارے۔ (یا)

تیری دونوں آنکھوں نے صرف اس لئے آنسو بہائے تاکہ تو اپنے دونوں تیروں یعنی معلیٰ اور رقیب کو میرے ٹکڑا دل کے دسوں حصوں پر مار کر پورے دل کی مالک بن جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (ذَرَفْتُ) ذَرَفْتُ، يَذْرِفُ، ذَرْفًا وَ ذُرُوفًا سے بمعنی آنسو بہانا (سَهْمٌ) بمعنی تیر یا تیر کا نشان جو کسی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ جَمْعُ اسْهُمٍ وَ سَهْمٍ (أَغْشَارُ) عَشْرٌ کی جمع ہے بمعنی ٹکڑے، کہا جاتا ہے۔ قَلْبٌ أَغْشَارٌ ٹوٹ کر دس ٹکڑے ہو جانے والی ہانڈی وغیرہ۔ دسواں حصہ (مُقْتَلٌ) اسم مفعول مصدر تَقْتِيلٌ سے بمعنی ٹکڑے۔ ”قَلْبٌ مُّقْتَلٌ“ یعنی عشق سے پارہ پارہ ہو جانے والا دل۔

تَشْبِیْحٌ: مردوں کو قابو میں کرنے کیلئے عورتوں کے پاس ایک حربہ ہوتا ہے جب اور حربے ناکام ہوتے ہیں تو عورت یہ حربہ استعمال کرتی ہے اور وہ حربہ ہے رونا اور یہ عموماً کامیاب رہتا ہے شاعر اپنی محبوبہ کے اس حربے کا ذکر کر کے یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ آنسو بہا کر میرے دل پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کا دستور تھا کہ قمار بازی یا جوابازی کے وقت وہ لوگ اونٹ ذبح کر کے اس کے گوشت کے دس حصے کر لیتے اور جوئے کے تیر بھی دس ہوتے ہیں جن کے الگ الگ نام ہیں ان ناموں میں غالباً تیسرے کا نام رقیب اور ساتواں حصہ کا نام معلیٰ ہے تو جس خوش قسمت کے تیر معلیٰ اور رقیب نکل آئے تو وہ گوشت کے دسوں حصوں کا مالک بن جاتا اور پورا اونٹ اس کے قبضہ میں چلا جاتا۔ اسی سے استعارہ کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ تو بھی اپنی آنکھوں کے دو تیر معلیٰ اور رقیب کے ذریعے میرے پورے دل پر قبضہ کرنا چاہتی ہے اور شاعر کے خیال میں یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کا محبوب اس کے قریب ہوتا ہے۔

(۲۳) وَبَيْضَةُ خَيْدٍ لَا يُرَامُ خِبَاءُهَا تَمَتَّعْتُ مِنْ لَهْوٍ بِهَا غَيْرَ مُعْجَلٍ

ترجمہ: اور بہت سی پردہ نشین عورتیں ہیں جن کے خیمہ کا (بھی) قصد نہیں کیا جاسکتا۔ میں نے بہت دیر ان کی دل لگی سے فائدہ اٹھایا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (وَأَدَّ) رُبُّ کے معنی میں ہے (بَيْضَةُ) خود، باعصمت گوری یعنی سفید عورت، ائد، ائدے جیسی سو جن (الْخَيْدُ) ہر وہ چیز جو چھپا لے جیسے گھر، پردہ، خاتون کی خلوت گاہ، یہاں ”بَيْضَةُ خَيْدٍ“ کا معنی کرینگے۔ خوبصورت پردہ نشین عورتیں۔ (لَا يُرَامُ) قصد نہیں کیا جاتا (خِبَاءُ) پشیم یا اون یا بالوں کا خیمہ جو دو یا تین ستونوں پر لگایا جاتا ہے۔ جَمْعُ: أَخِيَّةٌ۔ یہ اصل

میں اُحْبَبْتُ تھا۔ تخفیف کے لئے ہمزہ کی تسہیل کر دی گئی۔ (تَمَتَّعْتُ) میں نے فائدہ اٹھایا۔ (لَهُوَ) لہو اے بمعنی کسی چیز سے کھیلنا، دل بہلانا، تفریح کرنا، مانوس اور فریفتہ ہونا۔

تَشْبِیْحٌ: یہ ہے کہ بہت سی حسین و جمیل اور پردہ نشین عورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کے خیموں کے پاس سے گزر جانے کی کسی کو ہمت نہیں ہوتی تو میں ایسی عورتوں سے بھی دل لگی کی ہے اور ان سے اپنے دل کو بہلایا ہے۔

(۲۳) تَجَاوَزْتُ أَحْرَاسًا إِلَيْهَا وَمَعَشَرًا عَلَى حِرَاصًا لَوْ يُسْرُونَ مَقْتَلِي تَجَمُّعًا: ایسے نگہبانوں اور قبیلہ سے بچ کر اس تک جا پہنچا جو میرے متعلق اس کے خواہشمند تھے کہ کاش وہ پوشیدہ طور سے مجھ کو قتل کر ڈالیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَجَاوَزْتُ) تَجَاوَزُ مصدر سے واحد متکلم کا صیغہ ہے بمعنی گزر جانا (أَحْرَاسًا) نگہبان، محافظ۔ حَرَسَ، يَحْرُسُ حَرَسًا سے حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، اسی سے اسم فاعل۔ حَارِسٌ حفاظت کرنے والا، نگہبانی کرنے والا۔ (مَعَشَرًا) گروہ، جماعت، ایک طرز کے لوگ جن کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہو، جمع: مَعَاشِرُ (حِرَاصًا) حَرِیصٌ کی جمع بمعنی حرص کرنا۔ لَاحِ، بَدِیْقِ (يُسْرُونَ) باب افعال مصدر اسرار سے پوشیدہ رکھنا، خفیہ رکھنا۔ (مَقْتَلِي) مصدر میمی معنی قتل کرنا۔

تَشْبِیْحٌ: شاعر اپنی بہادری کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان پردہ نشین عورتوں کی حفاظت ایسے بہادر محافظ اور نگہبان کرتے ہیں جو مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن میں پھر بھی ایسے محافظوں سے نکل کر ان تک جا پہنچتا ہوں اور پوشیدہ طور پر قتل کی تمنا اس لئے کرتے ہیں کہ یہ شہزادہ تھا جس کو علی الاعلان نہیں قتل کیا جاسکتا تھا۔

(۲۵) إِذَا مَا الثَّرِيَّا فِي السَّمَاءِ تَعَرَّضْتُ تَعَرُّضَ اثْنَاءِ الْوِشَاحِ الْمُفَصَّلِ تَجَمُّعًا: (میں ان کے پاس ایسے وقت پہنچا) جب کہ ثریا کے کنارے آسمان پر اس طرح ظاہر ہو گئے تھے جیسے کہ (تھوڑے تھوڑے) فصل سے ہروے ہوئے موتیوں کے ہار کے کنارے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (إِذَا مَا) میں اِذَا حرف شرط اور مَازَ اندہ ہے (ثَرِيَّا) چند ستاروں کے مجموعہ کو عربی زبان میں ثَرِيَّا اور اردو میں ہرنیاں کہتے ہیں۔ (۲) جھاڑ فانوس جوزینت کے لئے اویزاں کیا جاتا ہے۔ (تَعَرَّضْتُ) باب تفعّل مصدر تَعَرَّضُ سے بمعنی ظاہر ہونا (إِثْنَاءِ) یعنی لڑی (وِشَاحِ) بمعنی دوڑ کیوں کا جو ہری ہار، جواہرات سے آراستہ وہ پٹی جسے عورت کو کھ سے گزار کر کندھے پر ڈالتی ہے۔ جمع: وَشَعٌ وَوَشَائِعُ (الْمُفَصَّلِ) وہ ہار جس کے ہر دو مہروں کے درمیان الگ قسم کا مہرہ ہو۔

تَشْبِیْحٌ: وِشَاحِ مفصل سے وہ ہار مراد ہے جس میں آبدار موتیوں کے درمیان سیاہ پوتھ کے دانے پروئے گئے ہوں۔ ثریا کی تشبیہ ایسے ہار سے نہایت لطیف ہے کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے ستاروں کے درمیان تاریکی حائل ہوتی ہے۔

(۲۶) فَجِئْتُ وَقَدْ نَضْتُ لِنَوْمٍ ثِيَابَهَا لَدَ السُّرِّ الْأَلْبَسَةِ الْمُتَفَصِّلِ
ترجمہ: میں اس کے پاس ایسے وقت میں پہنچا جب کہ وہ چلن کے پاس جامہ خواب کے علاوہ سونے کیلئے اپنے سب کپڑے نکال چکی تھی۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (جِئْتُ) جَاءَ، یَجِئُ سے واحد متکلم، انا (نَضْتُ) نَضَوُا سے صیغہ واحد مونث غائب بمعنی کپڑے اتار کر ڈال دینا۔ (لَبَسَةُ) با کے کسرہ کے ساتھ بمعنی لباس، پہننے کا انداز و طریقہ، (مُتَفَصِّلُ) اسم فاعل باب تفعیل سے مصدر تَفَصَّلُ بمعنی زائد بِسْكَ المتفضل کا مرادی معنی ہوگا۔ شب خوابی کا لباس۔

تَشْرِیح: یعنی جب میں رات ڈھلے چھپتے چھپاتے اپنی محبوبہ کے پاس پہنچا تو وہ چلن کے پاس میرے انتظار میں تھی اور کپڑے محض اہل قبیلہ کو یہ بتانے کے واسطے اتار دیئے تھے کہ سونے کا ارادہ کر رہی ہے۔

(۲۷) فَقَالَتْ: يَمِينُ اللَّهِ مَالِكُ حِيلَةٍ وَمَا اِنْ اَرَكِي عَنْكَ الْغَوَايَةَ تَنْجَلِي
ترجمہ: تو وہ بولی خدا کی قسم تیرے لئے اب کوئی عذر نہیں ہے اور میں نہیں خیال کرتی کہ تجھ سے یہ (عشق کی) گمراہی زائل ہو جائیگی۔
حَلَّ عِبَارَتِ: (حِيلَةٍ) اپنے کاموں میں حیلہ اور تدبیر سے کام لینا (غَوَايَةَ) از باب صرَب بمعنی گمراہ ہونا، گمراہی میں آگے بڑھنا۔ اس سے مراد عشق کی گمراہی ہے۔ جمع: غَوَاةٌ (تَنْجَلِي) مصدر اِنْجَلَاءُ سے دور ہونا۔

تَشْرِیح: مَالِكُ حِيلَةٍ کا ایک یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اب میرے پاس تجھے ملانے کا کوئی حیلہ اور بہانہ نہیں ہے۔ کیونکہ تو اتنے خطرے مول لیکر یہاں پہنچ گیا اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر تو اس وقت یہاں گرفتار ہو گیا اور اہل قبیلہ جاگ اٹھے تو اپنے یہاں آنے کا یا بچنے کا حیلہ و تدبیر نہیں کر سکے گا۔ یہ شعر شاعر کے بہترین اشعار میں سے سمجھا گیا ہے۔ اس قصیدہ میں بھی اس کی نظیر نہیں۔

(۲۸) خَرَجْتُ بِهَا أَمْشِي تَجُرُّ وَرَاءَ نَا عَلَى آثَرَيْنَا ذَيْلُ مِرْطٍ مُرَحَّلٍ
ترجمہ: میں اس کو ایسے حال میں لے کر نکلا کہ وہ چل رہی تھی اور ہم دونوں کے نشانات (قدم) پر ہمارے پیچھے منقش چادر کے دامن کو کھینچ رہی تھی۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (أَمْشِي) مَشَى، يَمْشِي، مَشِيًّا سے واحد متکلم بمعنی چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ (تَجُرُّ) جَرَّ، يَجُرُّ، جَرًّا سے جَرَّ الشی بمعنی کھینچنا، گھسیٹنا (آثَرُ) بمعنی قدم کے نشانات، جمع: آثَارُ (ذَيْلُ) ذُم، ہر چیز کا آخری حصہ، کنارہ، کپڑے کا دامن اور یہی مراد ہے، جمع: اَذْيَالٌ و ذُيُولٌ (مِرْطٌ) اون یا ریشم کی چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے۔ خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ جمع: مِرْطُوطٌ (مُرَحَّلٌ) منقش: یعنی وہ کپڑا جس پر کجاووں کی تصویریں ہو۔

تَشْرِیح: یعنی وہ محبوبہ اپنی چادر کے پلوں کو زمین پر گھسیٹتی ہوئی چل رہی تھی تاکہ کوئی ہمارے پیروں کے نشانات سے پتہ نہ لگا لے۔ اس لئے کہ عرب علم قافیہ میں کمال رکھتے تھے۔

(۲۹) فَلَمَّا اجْزَنَّا سَاحَةَ الْحَيِّ وَانْتَحَىٰ بِنَابِطُنْ خَبْتِ ذِي حَقَافٍ عَقَقْلُ

ترجمہ: پس جب ہم قوم کی آبادی سے نکل گئے اور ایک وسیع ریگستان کے درمیان میں جو ٹیلوں والا تھا پہنچے۔
حَلَّ عِبَارَت: (اجزنا) مصدر اجازة سے بمعنی بڑھ جانا (ساحة) محن، آبادی، جمع: ساحات (الحي) بمعنی قبیلہ، محلہ، جمع: احياء (انتحى) باب افعال سے مصدر افتتاح بمعنی قرار پکڑنا ٹھہرنا۔ (بطن) پیٹ، ہر چیز کا اندرونی حصہ، مراد اس سے زمین کا وہ پست حصہ جس کے چاروں طرف اونچائی ہو۔ جمع ابطن و بطنون و بطنان (الخبث) من الارض بمعنی پست و کشادہ زمین، نشیبی زمین جس میں ریت ہو، جمع: خبوث و اخبات (حقاف) مفرد حقف بمعنی خم دار اور لمبا ریت کا سلسلہ جمع: اخفاف و حقوف "ذی حَقَافٍ" کا معنی ہوگا ٹیلوں والا (عَقَقْلُ) (۱) وسیع و عریض وادی (۲) تہ بہ تہ ریت کا ٹیلہ۔

تشریح: یہ ہے کہ میں رات کو اپنی محبوبہ کے پاس پہنچا اور محافظوں یعنی پہریداروں اور قبیلہ کے لوگوں کی آنکھوں سے بچ کر ہم قوم کی آبادی سے دور ایسی جگہ آ گئے۔ جو ہموار اور نشیبی زمین تھی جس کے چاروں طرف ریت کے اونچے اونچے ٹیلے تھے۔ یعنی وہاں ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

(۳۰) هَصْرْتُ بِفُودَيَّ رَأْسَهَا فَتَمَّا يَكْتُ عَلَى هَضِيمُ الْكُشْحِ رِيًّا الْمُخْلَخِلِ

ترجمہ: تو میں نے اس کی دو زلفوں کے ذریعہ (اس کو اپنی طرف) جھکایا۔ چنانچہ وہ باریک کر، گداز پنڈلی والی (معتوقہ) میری طرف جھک آئی۔

حَلَّ عِبَارَت: (هَصْرْتُ) هَصْرٌ، يَهْصِرُ، هَصْرًا و هَصُورًا سے واحد متکلم بمعنی نرم شاخ کا موڑنا، جھکانا۔ (فودئ) تنسیہ مفرد فود بمعنی کپٹی کے بال یہ دونوں کانوں کے پاس ہوتے ہیں، گندھی ہوئی زلفیں، جمع: افواد (هَضِيمُ) پتلی، باریک۔ هَضِمٌ، يَهْضُمُ، هَضْمًا سے پتلی کر اور نازک کوکھ والا ہونا۔ (الکشح) بمعنی کر، پہلو، کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، جمع: کشوح (ریا) موٹی، تازہ، خوشگوار (مُخْلَخِلِ) پنڈلی، پنڈلی کا وہ حصہ جس پر پازیب پہنتے ہیں۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میں نے اس کی دونوں زلفوں کے ذریعہ اس محبوبہ کو اپنی طرف جھکایا تو وہ بلا عذر میری طرف کھج آئی۔ باریک کر اور گداز پنڈلی ہونا عورت کی بہترین خوبیوں میں ہے۔

(۳۱) مُهْفَهْفَةٌ بِضَاءٍ غَيْرِ مُفَاضِيَةٍ تَرَائِبُهَا مَصْقُولَةٌ كَالسَّجْنَجِلِ

ترجمہ: وہ معتوقہ نازک کر، خوب رو، سستے ہوئے بدن کی ہے اس کا سینہ آئینہ کی طرح درخشان ہے۔
حَلَّ عِبَارَت: (مُهْفَهْفَةٌ) پتلی کروالی، پتلا دہلا، چھریے بدن کا (بِضَاءٌ) سفید رنگ والی (مُضَاضِيَةٌ) ڈھیلے گوشت والی (تَرَائِبُ) تریبہ کی جمع ہے بمعنی سینہ کا بالائی حصہ، سینہ کی ہڈی، (مَصْقُولَةٌ) اسم مفعول بمعنی چکایا ہوا، چکنا (سَجْنَجِلِ) آئینہ، سونا، چاندی کے ڈھلے ہوئے ٹکڑے (رومی لفظ ہے اور مغرب ہے)

تَشْبِيْهِ: یہ ہے کہ عاشق اپنی معشوقہ کے بدن میں پائے جانے والے حسن کی خوبیوں اور لوازمِ حسن کو ثابت کرتا ہے اور تَرَائِب کو بلفظ جمع لانے سے مقصود سینہ کے وسعت کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

(۳۲) كِبْكُرِ الْمُقَانَاةِ الْبَيَاضِ بِصُفْرَةٍ غَذَاهَا نَوِيْرُ الْمَاءِ غَيْرُ الْمُحَلَّلِ
ترجمہ: وہ اس موتی کی طرح ہے۔ جس میں زردی اور سفیدی ملی ہوئی ہو جس کو (ایسے) صاف پانی سے سیراب کیا ہو جس پر لوگ نہ اترے ہوں۔

حَلّ عبارت: (بکرم) اچھوتا کام جس کی نظیر نہ گزری ہو۔ نایاب چیز، اس سے مراد وہ موتی ہے جس میں سوراخ نہ کیا ہو (المُقَانَاةُ) بمعنی مخلوط کہتے ہیں ”قَالِي الشَّيْءُ الشَّيْءُ“ ایک چیز کا دوسرے میں ملنا (صُفْرَةٌ) زردی (غَذَا) مصدر غَذُو سے پرورش کرنا، مرادی معنی سیراب کرنا (نَوِيْرُ) صاف و شفاف پانی جو آبِ پاشی کیلئے مفید ہو (مُحَلَّلُ) وہ جگہ جہاں لوگ بکثرت قیام کرتے ہو۔

تَشْبِيْهِ: چونکہ عورتوں میں سفید رنگ جو زردی کی طرف مائل ہو زیادہ پسند ہے۔ اس وجہ سے محبوبہ کو ایسے موتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ”نمیر الماء غیر محلّ“ کی تخصیص اس بنا پر ہے کہ رنگ کی خوبی میں صاف پانی کو بہت زیادہ دخل ہے اگر گدلا پانی لیا جائے تو رنگ نہیں نکھرتا۔

(۳۳) تَصُدُّوْا عَنْ اُسَيْلٍ وَتَتَّقِيْ بِنَاطِرٍ مِّنْ وَحْشٍ وَجُرَّةَ مَطْفِلٍ
ترجمہ: وہ اغراض کرتی ہے اور ایک دراز رخسار ظاہر کرتی ہے اور مقامِ وجہ کے بچہ والے وحشی (ہرن) کی آنکھ کے ذریعے جیتی ہے۔

حَلّ عبارت: (تَصُدُّوْا) صَدَّ وَا وَا صُدُّوْا سے واحد مؤنث غائب بمعنی اغراض کرنا۔ (تُبْدِي) باب افعال مصدر اَبْدَاء سے بمعنی ظاہر کرنا (اُسَيْلُ) نرم، چمکنا، ہموار مراد دراز رخسار (تَتَّقِي) باب افعال مصدر اتَّقَاء سے بچنا۔ (بِنَاطِرٍ) بمعنی دیکھنے والی۔ مراد آنکھ۔ جمع: نَظَارٌ وَا وَجُرَّةُ) ایک وادی کا نام ہے۔ (مَطْفِلُ) بچہ والی عورت یا جانور مادہ جمع مَطَافِلُ۔

تَشْبِيْهِ: جب وہ ہم سے روگردانی کرتی ہے تو اس کا ایک حسین و جمیل نرم اور ہموار رخسار ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنی مست نگاہوں کے ذریعے ہمیں محو حیرت بنا کر اپنے دیدار سے محروم کر دیتی ہے۔ معشوقہ کی مست نگاہوں کو مقامِ وجہ کے وحشی ہرن کی آنکھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وجہ کے ہرن عموماً حسین ہوتے ہیں اور بڑی آنکھوں والی ہوتی ہیں اور پھر جب کہ ہرن بچہ والی ہو اور اپنے بچہ کو دیکھے تو اس کی آنکھ میں ایک خاص کیفیت محسوس ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شاعر نے ان قیودات کا اضافہ کیا ہے۔ اسی مضمون کو ایک اردو کے شاعر نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اونٹیلی آنکھ والے تیری آنکھیں دیکھ کر
خود بتا دے اس بھری محفل میں کس کو ہوش ہے

(۳۴) وَجَیْدٌ كَجَیْدِ الرَّئْمِ لَیْسَ بِفَاحِشٍ إِذْهَى نَصَّتُهُ وَلَا بِمُعْطَلٍ تَرْجَمَ: اور ایک گردن (کو ظاہر کرتی ہے) جو گردن آہو کی مثل ہے جب کہ وہ اس کو بلند کرے تو لمبی (بے ڈول) اور بے زیور نہیں ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جید) گردن، گردن کا اگلا حصہ جہاں ہار پہنا جاتا ہے۔ جمع: أَجْيَادُ وَ جُيُودٌ (الرئم) سفید ہرن، ہرن کا بچہ، جمع: أَرَامٌ وَ آرَامٌ (مؤنث) (الرئمة) بمعنی ہرنی، حسین و جمیل عورت کو حسن و نزاکت میں اس سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ (فاحش) مذموم، بد صورت، بد برا، وغیرہ معنوں میں مستعمل ہے۔ (نصت) از باب نصر سے نَصَامُ صَدْرُ بمعنی اوپر اٹھانا، ظاہر کرنا، نمایاں کرنا۔ نَصَبَ الطَّبِیْعَةُ جِدَّهَا“ ہرنی نے اپنی گردن اوپر اٹھائی۔ (مُعْطَلٌ) مُعْطَلٌ بمعنی عَادَةً بے زیور ہونے والی عورت۔

تَشْرِیح: ہرن کی گردن کے ساتھ محبوبہ کی گردن کو تشبیہ دینے سے جوشہ پیدا ہوتا تھا۔ اس کو ”لیس بفاحش“ اور ”لا بمعطل“ کے ذریعہ سے دور کر دیا۔ یعنی میری محبوبہ کی گردن مناسب درازی اور زیور سے مزین ہے۔

(۳۵) وَفَرْعٌ یَزِیْنُ الْمُتَنُّ أَسْوَدَ فَاحِمٍ أَيْبُ كَقِنُو النَّحْلَةِ الْمُتَعَشِّكِلِ تَرْجَمَ: اور ایسے بال جو کمزورینت دیتے ہیں۔ سخت سیاہ ہیں۔ اتنے گھنے ہیں جیسے پھلدار کھجور کا خوشہ۔ حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَرْعٌ) بمعنی پورے بال، بال، جمع فُرُوعٌ، فَرْعٌ، یَفْرَعُ فَرْعًا، بہت بالوں والا ہونا۔ (یَزِیْنُ) زَانَ، یَزِیْنُ، زینا سے سجانا، آراستہ کرنا، حسین و خوبصورت بنانا۔ (مُتَنُّ) بمعنی کمزور، پیٹھ (مذکر و مؤنث دونوں کیلئے) جمع: مُتَنٌّ وَ مُتَنُونَ (فَاحِمٌ) شدید سیاہ، سیاہ فام (أَيْبُ) (أَيْبُ) اِیْ اَنْتَ الشَّعْرُ، گھنا اور لمبا ہونا، جمع اِیْبَاتٌ (قِنُو) قاف کے کسرہ کے ساتھ بمعنی پختہ کھجور سے بھرا ہوا گچھا، جمع اَقْنَاءُ وَ قِنَوَانٌ، قرآن پاک میں ہے۔ ”وَمِنَ النَّحْلِ مَنْ طَلَعَهَا قِنَوَانٌ دَانِیَّةٌ“ خوشہ (مُتَعَشِّكِلٌ) گتھا ہوا، کھجوروں یا انگوروں کا گچھا۔

تَشْرِیح: شاعر ان اشعار میں اپنی محبوبہ کے بالوں کی تین صفتیں بیان کی ہے اور بالوں میں یہ تین صفتیں نہایت حسن افزا ہوتی ہیں اور وہ تین صفتیں یہ ہیں بالوں کا دراز ہونا، سیاہ ہونا اور گھنے ہونا۔

(۳۶) غَدَائِرُهُ مُسْتَشْزِرَاتٌ إِلَى الْعُلَا تَضِلُّ الْعُقَاصُ فِي مِثْنَى وَ مُرْسَلٍ تَرْجَمَ: اس کی مینڈھیاں اوپر کو چڑھی ہوئی ہیں۔ جوڑا گندے ہوئے اور چھوٹے ہوئے بالوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ حَلَّ عِبَارَتٌ: (غَدَائِرُهُ) غَدَائِرُ کی جمع بمعنی بالوں کا جوڑا، گندھے ہوئے بال یا چٹیا (مُسْتَشْزِرَاتٌ) باب استعفال سے مصدر اِسْتَشْزَرَ۔ اسم فاعل، لازم او متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے بمعنی اٹھنا (تَضِلُّ) ضَلَّ، یَضِلُّ، ضَلَّ وَ ضَلَالًا وَ ضَلَالَةً سے پوشیدہ ہونا، غائب ہو جانا (عُقَاصُ) عَقَصَ، یَقْصُ، عَقَصًا سے بالوں کی چوٹی بنانا، بالوں کو گوندھنا،

بالوں کو سر کے اوپر اکٹھا کر کے باندھنا۔ (مُؤَسِّل) اگلے حصے کے لمبے اور گھنے بال۔

تَشْبِيْهِاتُ: عورتیں عموماً بالوں کو تین حصوں میں منقسم کرتی ہیں۔ سر کے اگلے چھوٹے چھوٹے بالوں کو بٹ لیتی ہیں جن کو ”غدائر“ کہا جاتا ہے اور سر کے اگلے لمبے بال مرسل کہلاتے ہیں۔ پچھلے بڑے بڑے بالوں کا جوڑا باندھا جاتا ہے۔ جس کو عقیصہ کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سر کے اگلے بال گندھے اور بلا گندھے۔ اس قدر کثرت سے ہیں کہ جب محبوبہ ان کو سر کے پچھلے حصہ پر ڈالتی ہے تو جوڑا غائب ہو جاتا ہے۔

(۳۷) وَكُشْحٍ لَطِيفٍ كَالْجَدِيلِ مُخَصَّرٍ وَسَاقٍ كَانْتَبُوبِ السَّقْيِ الْمُدْلَلِ
تَرْجَمَةٌ: اور ایسی نازک کرجو (شتر) کی مہار کی طرح ہے اور پنڈلی جو نرم اور تر بانسی کی پوری کی طرح ہے (دکھاتی ہے)۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (کُشْحٍ) پہلو، کدھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، کرجع: كُشْحُوحٌ (لَطِيفٌ) نازک اور پیاری (جَدِيلٌ) چمڑے کی بٹی ہوئی لگام، اون کی بٹی ہوئی لگام، جمع: جُدُلٌ (مُخَصَّرٌ) باریک کروالا (سَاقٍ) پنڈلی (اَنْتَبُوبٌ) پوری، بٹکی، پائپ، نے جمع: اَنْتَابِيْبٌ۔ (السَّقْيِ) فَعِلٌ کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ سیراب کیا ہوا۔ (مُدْلَلٌ) ہموار۔
تَشْبِيْهِاتُ: محبوبہ کی کمر کو مہار شتر اور پنڈلی کو سبز و شاداب نے یا گنے سے تشبیہ دی ہے جو عرب کے ذوق کے موافق نہایت خوب ہے۔

(۳۸) وَتُضْجِي فَيَتُّ الْمِسْكُ فَوْقَ فِرَاشِهَا نَوْمُ الضَّحْلِ لَمْ تَنْتَطِقْ عَنْ تَفَضُّلِ
تَرْجَمَةٌ: وہ (سوتے سوتے) دن پڑھاتی ہے۔ در آنحالیکہ مشک کے ٹکڑے اس کے بستر پر پڑے ہوتے ہیں۔ چاشت کے وقت تک خوب سونے والی ہے اور اس نے (کام دھندے کیلئے) معمولی کپڑے پہننے کے بعد پٹکا نہیں باندھا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (تُضْجِي) باب افعال سے مصدر اِضْحَاءٌ بمعنی نصف النہار کا قریبی وقت ہونا۔ یہاں چاشت کے وقت تک سونے کا بیان ہے۔ (فَيَتُّ) الْفَتْوُثُ بمعنی گر کر ریزہ ریزہ ہو جانے والی چیز۔ (نَوْمُ الضَّحْلِ) بمعنی خوب سونے والی چاشت کے وقت تک۔ جب فاعل کا صیغہ فاعل کے معنی میں ہو تو پھر یہ مؤنث مذکر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ یہاں نَوْمٌ میں ہے تائید کی ضرورت نہیں رہی۔ (تَنْتَطِقُ) باب افعال سے مصدر اِنْتِطَاقٌ بمعنی تھلک پہننا اور نطّاق کہتے ہیں۔ کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا کو۔ پٹکا یا پٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کیلئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔ (تَفَضُّلٌ) کام کاج کا معمولی کپڑا پہننا۔

تَشْبِيْهِاتُ: یہ ہے کہ زیادہ دیر تک سوتے رہنا یہ بھی ایک ریاست کی شان ہے۔ مشک کے ریزوں کا بستر پر ہونا ناز و نعمت میں زندگی گزارنے کی علامت ہے اور آخری مصرعے میں بھی اسی کا اثبات مقصود ہے کیونکہ میلے لباس پر پٹکا خدام باندھتے ہیں نہ کہ مخدوم۔

(۳۹) وَتَعْطُو بِرُحْصٍ غَيْرِ شَنْ كَانَهُ اسَارِيعُ ظَبْيٍ اَوْ مَسَاوِيكُ اسْحَلِ
ترجمہ: وہ ایسی نرم و نازک (انگیوں) سے (چیزیں) پکڑتی ہے گویا کہ وہ (انگلیاں) مقامِ ظبی کے کپڑوں یا اسحل (درخت) کی مسواکیں ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تَعْطُو) پکڑتی ہے (رُحْص) نرم و نازک، بنائے رُحْص، نازک انگلیاں۔ غُصْنُ رُحْص۔ تروتازہ شاخ (شَنْ) موٹا، کھردرا۔ ”رُحْلُ شَنْ الْأَصَابِعِ“ موٹی اور کھردری انگلیوں والا۔ (اسَارِيعُ) اُسْرُوْع کی جمع ہے بمعنی سرخ سر کے سفید کیڑے جن سے عورتوں کی انگلیوں کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ (مَسَاوِيكُ) مسواک کی جمع ہے۔ (اسْحَلُ) وہ درخت جس کی مسواک بنائی جاتی ہے۔

تَشْرِیح: اس شعر میں امرؤ القیس اپنی محبوبہ کی انگلیوں کو مقامِ ظبی کے کیڑوں سے تشبیہ دی۔ جن کے سر سرخ اور بقیہ جسم سفید ہوتا ہے اور اسحل کی مسواکوں کو بھی نعمت و نرمی میں ان کا شبہ بہ قرار دیا۔ گویا کہ اپنی معشوقہ کی انگلیوں کی مختلف انداز میں تعریف کی ہے۔

(۴۰) تُضِيءُ الظَّلَامُ بِالْعِشِيِّ كَانَهَا مَنَارَةٌ مُمَسِّي رَاهِبٍ مُتَبَلِّ
ترجمہ: (حسین چہرے کے ذریعے) شام کے وقت تاریکی کو روشن کر دیتی ہے گویا کہ وہ تارک الدنیا راہب کا شام کا چراغ ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تُضِيءُ) اَضَاء سے روشن کرنا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔ ”يَكَاذِبُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ“ قریب ہے اس کا تیل کہ روشن ہو جائے اگر چہ نہ لگی ہو اس میں آگ، (ظَلَامٌ) ظَلَمَةٌ کی جمع بمعنی تاریکی (عِشَاءُ) عِشِي سے رات (مَنَارَةٌ) مَنَارُو و مَنَارُو کی جمع ہیں۔ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر چراغ جلایا جاتا ہے لیکن یہاں مرادی معنی چراغ ہے۔ (راہب) اسم فاعل بمعنی خدا سے ڈرنے والا۔ مراد عیسائی عابد، جمع: رُهَبَانٌ (مُتَبَلِّ) تَبَلُّ مصدر باب تَفَعَّل سے تارک دنیا۔

تَشْرِیح: اس زمانے میں راہب لوگ رات کے وقت کسی بلند جگہ پر آگ روشن کر دیتے تھے تاکہ گم گشتہ راہ مسافروں کی رہنمائی ہو۔ شاعر اپنی محبوبہ کے چہرے کی خوبصورتی کو اس چراغ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴۱) اِلَى مِثْلِهَا يَرْتَوِ الْحَلِيمُ صَبَابَةً اِذَا مَا اسْبَكَرَتْ بَيْنَ دُرْعٍ وَمَجْوَلِ
ترجمہ: اس جیسی محبوبہ کی طرف بردبار (انسان) بھی عشق کی وجہ سے نظر جما کر دیکھتا ہے جبکہ وہ قمیص پہننے والی (عورتوں) اور کرتی پہننے والی (بچیوں) کے درمیان کھڑی ہو۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (يَرْتَوِ) رَتَوَا و رَتَوَا سے ہمکنی باندھنا، لگا تار دیکھنا (حَلِيمٌ) بردبار شخص دانش مند جمع: حُلَمَاءُ

(حَبَابَةُ) شوزش عشق (اِسْبَکَرَتْ) باب استعمال سے مصدر اِسْبَکَرَارُ بمعنی سیدھا کھڑا ہونا۔ (دِرْع) بمعنی، ذرہ (مونث اور مذکر دونوں کیلئے) عورت کی قیص جمع: اَکْوَاعُ (مَجْجُولُ) گھریلو گرتا۔ جیسا کہ حدیث عائشہ رضی ہے۔ ”کَانَ النَّبِیُّ اِذَا دَخَلَ عَلَیْنَا لَیْسَ یَجْوَلُ، جَمْعُ مَجْجُولٍ۔ بریزر، سینہ بند، بلاغت کے قریب لڑکیاں استعمال کرتی ہیں۔ ان تمام معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

تَشْبِیْہَاتُ: محبوبہ کا حسن و جمال اتنا تقویٰ شکن ہے کہ عقلمند سے عقلمند انسان بھی اس کو دیکھ کر محو تماشا ہو جاتا ہے۔ ثانی مصرعہ کی غرض یہ ہے کہ محبوبہ کا سن موزوں و متوسط ہے۔ نہ کامل ارسن عورتوں کی صف میں داخل ہے اور نہ بالغ بچیوں کی، بلکہ اس کی ابھرتی جوانی ہے۔ اسی مضمون کو ایک ہندی شاعر بیان کرتا ہے۔

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھیں تو
یار ہو سامنے دیکھے نہ ادھر دیکھیں تو

(۲۲) تَسَلَّتْ عَمَایَاتُ الرِّجَالِ عَنِ الصَّبَا وَلَکِیْسَ فَوَآدِی عَنْ هَوَاکِ بِمُنْسَلٍ
تَرْجَمَةٌ: لوگوں کی نوخیز عمری (عاشقانہ) گمراہیاں زائل ہو گئیں (مگر اے محبوبہ!) میرا دل تیری محبت سے جدا ہونے والا نہیں ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تَسَلَّتْ) بمعنی دور ہونا، زائل ہونا (عَمَایَات) عَمَایَا کی جمع ہے، بمعنی گمراہی (عَنْ) بعد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (هَوَا) محبت عشق (مُنْسَلٌ) جدا ہونے والا۔

تَشْبِیْہَاتُ: اس شعر میں شاعر محبت عشق میں اپنی مستقل مزاجی کو بیان کر رہا ہے۔ اس کو ایک ہندی شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

مرکز بھی ہمارا دل بے تاب نہ ٹھہرا
کشتہ بھی ہوا تپہ یہ سیما نہ ٹھہرا

(۲۳) الْأَرَبُّ خَصْمٌ فِیْکَ الْوِی رَدَدْتُہُ نَصِیْحٌ عَلٰی تَعْدَالِہِ غَیْرُ مُؤْتَلٍ
تَرْجَمَةٌ: سن! تیرے (عشق کے) معاملے میں بہت سے مخالف سخت جھگڑا اپنی ملامت گری میں خیر خواہ (بننے والے) اور کوتاہی نہ کرنے والے (ایسے ہیں کہ) میں نے ان کو (نا کام) واپس لوٹا دیا (اور ان کی ایک نہ سنی)

حَلَّ عِبَارَتِ: (خَصْمٌ) بمعنی مقابل، مخالف، جھگڑالو (ثنیہ، جمع اور مؤنث کیلئے بھی مستعمل ہے، قرآن پاک میں ہے ”وَهَلْ اَتَاکَ نَبَاُ الْخَصْمِ اِذْ تَسُوْرُوْهُمُ الْخُحْرَابُ“ کبھی ثنیہ اور جمع بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں جیسے کہ قرآن پاک میں ہے۔ ”هٰذَا نَ خَصْمَانِ اِخْتَصِمَا فِی رَبِّہُمْ“ جمع: خَصُومٌ (الْوِی) ناقابل شکست، بہت جھگڑالو (رَدَدْتُہُ) واحد متکلم کا صیغہ رَدَّ، یُرَدُّ، رَدًّا سے لوٹا دینا۔ (نَصِیْحٌ) النصیحة، بمعنی خیر خواہ، جمع: نَصَائِحُ (تَعْدَالٌ) بمعنی ملامت گری، عَدَلٌ، یَعْدُلُ، عَدْلًا و عَدْلًا، و تَعْدَالًا سے ملامت کرنا۔ هُوَ عَادِلٌ جمع: عَدْلٌ (مُؤْتَلٍ) از باب افتعال مصدر اِئْتِلَاءُ سے اسم فاعل

بمعنی کوتاہی کرنے والا۔

تَشْرِیْح: اے محبوبہ! بہت سے جھگڑاوار اور پر خلوص نصیحت کے ذریعے مجھے تیری محبت سے باز آجانے کی تلقین کرنے والوں کو میں نے ناکام لوٹا دیا اور ان کی بات کو نہیں مانا۔ گویا کہ اپنے عشق کا استحکام جتا کر محبوبہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔

(۴۴) وَلَیْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ مُرَخِّ سُدُولُهُ عَلٰی اَنْوَاعِ الْهُمُومِ لَیْسَتِلٰی
تَرْجُمہ: اور بہت سی موج دریا کی طرح (خونفاک) راتیں ہیں جنہوں نے اپنے پردے طرح طرح کے غموں سمیت میرے اوپر چھوڑ دیئے تاکہ وہ مجھے آزمائیں۔

حَلّٰی عِبَارَات: (واو) بمعنی رُبّ یعنی بہت سی (المَوْج) پانی لہر، جمع اَمْوَاج (ارْخٰی) باب افعال سے مصدر اِرْخَاءٌ صیغہ واحد نہ کر بمعنی لٹکانا، نیچے چھوڑ دینا۔ (سُدُولٌ) وَاسْدَالٌ جمع سُدُل کی بمعنی پردہ کہتے ہیں۔ "اَرْخٰی الْلَیْلُ سُدُولَهُ" تاریکی نے شدت اختیار کر لی یعنی پوری طرح پھیل گئی۔ (اَنْوَاعٌ) نَوْع کی جمع بمعنی مختلف، طرح طرح۔ (الْهُمُومُ) هَمٌّ کی جمع بمعنی غم (لَیْسَتِلٰی) تاکہ مجھے آزمائیں۔

تَشْرِیْح: یعنی اپنی محبوبہ سے کہ تمہاری محبت میں مجھے کئی مرتبہ مختلف مصائب و آلام کے لئے آزمایا گیا، لیکن میں ہر آزمائش اور ہر امتحان میں کامیاب اور ثابت قدم رہا اور ان آزمائشوں سے کبھی دل برداشتہ نہیں ہوا۔

(۴۵) فَقُلْتُ لَهُ لَمَّا تَمَطَّیْ بِصُلْبِهِ وَاَرْدَفَ اَعْجَازًا وَّنَاءً بِكُلِّکَلٍ
تَرْجُمہ: تو میں نے اس (رات) سے اس وقت کہا جب کہ اس نے اپنی کمر دراز کی اور سرین پیچھے کو نکالے اور سینہ کو ابھارا۔ (قُلْتُ کا مقولہ اگلے شعر میں ہے)

حَلّٰی عِبَارَات: (تَمَطَّیْ) ای تَمَطَّی رات کا لمبا ہونا، دراز کی (صُلْبٌ) کمر کی ریڑھ کی ہڈی، جمع: اَصْلُبٌ وَاَصْلَابٌ (اَرْدَفَ) باب افعال مصدر اِرْدَاف سے بمعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے پیچھے لانا۔ اس لئے پچھلی سواری کو ردیف کہتے ہیں۔ (اَعْجَازٌ) پچھلا حصہ، سرین (مذکر و مؤنث دونوں کیلئے) مفرد عَجَزٌ، (نَاءً) ابھارنا (كُلِّکَلٍ) بمعنی سینہ جمع کَلَاکِلٌ۔

تَشْرِیْح: شب بھر ان کی درازی کو بیان کرتا ہے۔ رات کو حیوان قرار دے کر جو حیوان کی جسم کی کیفیت انگڑائی لیتے وقت ہوتی ہے۔ رات کے لئے ثابت کی۔ کیونکہ انگڑائی لیتے وقت حیوان کے جسم میں کھچاؤ اور لمبائی بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

(۴۶) اَلَا اَيُّهَا الْلَّیْلُ الطَّوِیْلُ اَلَا اَنْجَلِیْ بِصُحٍّ وَمَا الْاَصْبَاحُ مِنْكَ بِاَمْثَلٍ
تَرْجُمہ: (میں نے اس شب سے کہا) اے شب دراز صبح بن کر روشن ہو جا (پھر ہوش میں آ کر کہتا ہے) اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں ہے۔

حَلّٰی عِبَارَات: (اَنْجَلِیْ) اَنْجَلَاءُ سے ظاہر ہونا، درشن ہونا۔ (اَصْبَاحُ) صبح کا اول وقت، صبح کی روشنی، صبح صادق

(آمِلُ) افضل، بہتر جمع: امائلُ

تَشْرِیح: غیر ذوی العقول سے خطاب کرنا عاشق کی انتہائی مدہوشی پر دال ہے۔ پھر ابتدائے رات سے صبح بن جانے کی فرمائش کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میرے صبح بھی شب بھراں کی طرح ہے۔ جو مصائب اور تکالیف رات کی تنہائی میں میرے اوپر طاری ہیں۔ وہی مصائب شبینہ دن کو بھی موجود ہیں۔ لہذا اے محبوب میرے لئے تیرے بغیر دن اور رات برابر ہیں۔

جسے نصیب ہو روز سیاہ میرا سا

وہ شخص دن نہ کہ رات کو تو کیونکر ہو

(۴۷) فَاِلَکَ مِنْ لَیْلِ کَانَ نُجُومُهُ بِأَمْرَاسٍ کَثَانٍ اِلَیَّ صُمِّ جُنْدِلٍ
ترجمہ: اے رات تجھے پر تعجب ہے گویا کہ اس کے ستارے ٹسر (یعنی پٹ سن) کے رسوں کے ذریعے ٹھوس پتھروں سے باندھ دیے گئے ہیں۔

حَلّ عبارت: (نُجُوم) نجمہ کی جمع بمعنی ستارے (أَمْرَاسٍ) و مَوَسَّجِ مَوَسَّسَةٍ کی بمعنی رسی (الکَثَانُ) بمعنی سن، سن کا ریشہ جس کا کپڑا بنایا جاتا ہے۔ (صُمِّ) بمعنی ٹھوس اور سخت ہونا۔ (الجُنْدِلُ) بمعنی چٹان۔ نہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔ جمع: جُنْدِلُ۔

تَشْرِیح: یعنی رات کی درازی کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ رات اتنی لمبی ہوگئی کہ ستارے اپنی جگہ سے نہیں ملتے، معلوم ہوتا ہے کہ رسی سے بندھے کھڑے ہیں، اسی وجہ سے رات لمبی ہوگئی ہے کہ صبح ہونے میں نہیں آتی۔

(۴۸) وَقَرْبَةُ اقْوَامٍ جَعَلْتُ عَصَامَهَا عَلَى کَاهِلٍ مِّنْیَ ذُلُولٍ مُّرَحَلٍ
ترجمہ: قوموں کے بہت سے ایسے مشکیزے ہیں جن کی جوتی کو میں نے اپنے مطیع اور بارکش کا ندھے پر اٹھایا ہے۔

حَلّ عبارت: (قَرْبَةُ) چیز کا مشکیزہ، مٹی کی صراحی، جمع: قُرُبٌ (عَصَامُ) وہ رسی جس سے مشک کو باندھ کر اٹھایا جاتا ہے۔ جمع: عَصَمٌ (کَاهِلُ) کندھا، موٹہ، کندھے اور گردن کی جڑ تک کے درمیان کا حصہ، جمع: کَوَاهِلُ (ذُلُولٌ) فرمانبردار، مطیع۔ (مُرَحَلٌ) باب تفعیل مصدر التَّرحُّلُ سے اسم فاعل بمعنی بوجھ اٹھانے والا اور اسم مفعول ہو تو معنی بوجھ اٹھایا ہوا۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی قومی خدمات کا ذکر کر رہا ہے اور قوم کے خادم ہونے پر فخر کر رہا ہے کیونکہ قوم کا خادم ہی قوم کا سردار ہوتا ہے۔ (سید القوم خاد مهم)

(۴۹) وَوَادٍ کَجَوْفِ الْعِیْرِ قَفَرٍ قَطَعْتُهُ بِالدِّثْبِ یَعُوْی کَالْخَلِیْعِ الْمُعِیْلِ
ترجمہ: میں نے بہت سے ایسے جنگلوں کو (سفر میں) قطع کیا جو گدھے کے پیٹ کی طرح یا حمار بن مویع کے جنگل کی طرح خالی تھے۔ ان میں بھیڑیا ہارے ہوئے کثیر العیال جوادی کی طرح دور ہاتھا۔ (اپنی جفاکشی کی تعریف کرتا ہے)۔

حَلَّ عِبَارَت: (واو) بمعنی وادی، ٹیلوں اور پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ جہاں بارش یا سیلاب کا پانی بہتا ہے، جمع: اَوْدَاءٌ وَاوَادِيَةٌ (جَوَفُ الْعَيْرِ) غالباً یہ یمن کی ایک وادی کا نام ہے جو حمار بن مویع کی ملکیت تھی۔ اس کا لقب عیر تھا اس لئے وہ وادی جوف العیر کہلاتی تھی۔ (جَوَفُ) پیٹ، ہر چیز کا اندرونی کھوکھلا حصہ، جمع: اَجْوَافٌ (الْعَيْرُ) گدھا (قَفْرُ) بمعنی بے آب و گیاہ زمین، ویران میدان، جمع: قَفَارٌ (ذُنْبُ) بھیڑیا (يَعْوِي) عَوَى، يَعْوَى، عَوَاءٌ سے بمعنی بھیڑیا یا کتے کا تھو تھنی اٹھا کر مسلسل چیخا (خَلِيعٌ) جواری، آوارہ، بے حیا، بد چلن، جوئے میں ہار جانے والا۔ ان تمام معنوں میں مستعمل ہے۔ جمع: خُلَعَاءُ (مُعِيل) عیالدار، کثیر العیال۔

تَشْبِیْح: اس شعر میں شاعر اپنی جفاکشی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں بہت جفاکش اور بہادر ہوں۔ میں سفر کے دوران ایسے ایسے خطرناک اور خوفناک مقامات سے گزرا ہوں جو انتہائی ویران ہونے کی وجہ سے خوفناک بھیڑیوں اور دوسرے درندوں کے مسکن تھے جو ہر طرف چیختے چلاتے نظر آتے تھے۔

(۵۰) فَقُلْتُ لَهُ لَمَّا عَوَى إِنَّ شَانَنَا قَلِيلُ الْهِنَى إِنْ كُنْتَ لَمَّا تَمَوَّلَ تَجَمَّرَ: جب وہ بھیڑیا چلایا تو میں نے اس سے کہا ہم دونوں کی شان بے مائیگی ہے بشرطیکہ تو (اب تک کبھی) تو انگر نہ ہوا ہو۔ **حَلَّ عِبَارَت:** (عَوَى) واحد مذکر غائب بمعنی وہ چلایا، چیخا۔ (شَانٌ) بمعنی حالت، کیفیت، قرآن پاک میں ہے۔ "وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ" جمع شُؤْنٌ (تَمَوَّلَ) مالدار ہو جانا۔ تو انگر ہونا۔

تَشْبِیْح: یعنی جب بھیڑیا نے چیخا تو اس سے کہتا ہے کہ چیخا کیوں ہے ہم دونوں کی حالت مفلسی میں ایک جیسی ہے۔ اگر تو بھوکا ہے تو میرا بھی یہی حال ہے یعنی میں بھی بھوکا ہوں۔ گویا بھیڑیے کے چلانے کو کم مائیگی پر محمول کر کے اپنی بے مائیگی دکھلا کر اس کو دلاسا دیتا ہے۔

(۵۱) كَلَانَا إِذَا مَالَ شَيْئًا أَفَاتَهُ وَمَنْ يَحْتَرِثُ حَرِثِي وَحَرِثَكَ يَهْزِلُ تَجَمَّرَ: ہم دونوں میں سے جب کسی کو کوئی چیز ہاتھ لگتی ہے تو وہ کھو بیٹھتا ہے جو شخص میری سی اور تیری سی کمائی کریگا (ضرور) ضلوع ہو جائیگا۔

حَلَّ عِبَارَت: (نَالَ) نِيْلًا سے بمعنی پانا، حاصل کرنا۔ (أَفَاتَهُ) وہ کھو بیٹھتا ہے (يَحْتَرِثُ) باب انفعال مصدرِ اِحْتَرَاثٌ سے بمعنی ہل چلانا، مال جمع کرنا، کمائی کے معنی میں ہے۔ (يَهْزِلُ) هَزَلَ، يَهْزِلُ سے لاغر و کمزور ہونا۔ هُوَ هَزَلَ مَجْعَ هَزَلًا۔ **تَشْبِیْح:** شاعر بھیڑیے سے کہتا ہے کہ میں اور تو یکساں آزاد منش ہیں۔ جہاں کچھ حاصل ہوا خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اس لئے ایسے آزاد کو بھوک و افلاس سے دوچار ہونا ہی پڑے گا۔

قرارِ رد کفِ آزادگاں نہ گیرد مال
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

بنی ہوئی اون یا بال (نمدہ وہ کپڑا کہلاتا ہے جو اون یا بالوں کو جما کر بنایا جاتا ہے) اور گھوڑے کی پشت اور زین کے نیچے رکھا جاتا ہے۔ (حَالُ) گھوڑے کی پشت کا بیچ (مَتْنٌ) بمعنی کمر، پیٹھ جمع: مُتْنٌ و مِثَالٌ (مذکر مؤنث دونوں کے واسطے) (الصَّفْوَاءُ) چکنا پتھر۔ (المُتَنَزِّلُ) نزول کی جگہ اس سے مراد بارش ہے۔

تَشْنِیْعٌ: چونکہ اس کی پشت نہایت پر گوشت اور چکنی ہے۔ اس لئے نمدہ اس پر نہیں جتا۔ گھوڑے کی کمر کا ان صفات سے متصف ہونا اس کی انتہائی خوبصورتی اور قوت پر دل ہے۔

(۵۵) عَلَى الذَّبْلِ حِيَّاشٍ كَانَ إِهْتِزَامُهُ إِذَا جَاشَ فِيهِ حَمِيُّهُ غَلِيٌّ مِرْجَلِ تَرْجَمَةٍ: باوجود چھریرے پن کے نہایت گرم رو ہے۔ جب اس میں اس کی گرمی (رفقار) جوش مارتی ہے تو اس کی آواز ہانڈی کے ابال کی طرح (سنائی دیتی) ہے۔

حَالُ عِبَارَتٍ: (علی) مع کے معنی میں ہے۔ (الذَّبْلُ) کا لغوی معنی تری یا بحری کچھوے کی کھال لیکن یہاں اس سے مراد چھریر ابدن گھوڑا ہے۔ (حِيَّاشٌ) بہت جوشیلا، نہایت گرم رو۔ (إِهْتِزَامٌ) از باب افعال مصدر إِهْتِزَامٌ بمعنی تیز چلنے کی وجہ سے گھوڑے کی سینہ سے جو آواز نکلتی ہے اس کو اهترام کہتے ہیں (حَمِيٌّ) مصدر حَمَى سے گھوڑے کا گرم ہونا اور پسینہ آجانا (مِرْجَلِ) بمعنی مٹی کی پختہ ہانڈی (۲) پیتل وغیرہ کی دیگچی، جمع: مِرْجَلٌ۔

تَشْنِیْعٌ: اس شعر میں شاعر گھوڑے کے گرم رفقار ہو جانے پر جو کیفیت آواز پیدا ہوتی ہے اس کو ہانڈی کے جوش سے تشبیہ دی ہے جو نہایت مناسب ہے۔

(۵۶) مَسَحَ إِذَا مَا السَّابِحَاتُ عَلَى الْوُكِيِّ أَثَرُنَ الْغُبَارِ بِالْكَدِيدِ الْمُرْكَلِ تَرْجَمَةٍ: جب تیز رو گھوڑیاں تھکن کی وجہ سے سخت روندی ہوئی زمین میں غبار اڑانے لگیں (تب بھی وہ) بار بار رفقار ہے (یعنی پے در پے مختلف چالیں دکھاتا ہے)۔

حَالُ عِبَارَتٍ: (مَسَحَ) تیز رفقار (السَّابِحَاتُ) تیرنے والیاں جمع سَابِحَةٌ کی مراد تیز رفقار گھوڑیاں (وُكِيٌّ) وُكِيٌّ وُكِيٌّ وُكِيٌّ سے ست ہونا، تھک کر کمزور پڑ جانا، تھکاوٹ۔ (أَثَرُنَ) مصدر إِثَارَةٌ سے بمعنی اڑانا، اٹھانا، قرآن پاک میں ہے۔ "فَأَثَرُنَ بِهِ نَقْعًا" (پھر اٹھانے والے اس میں گرد)۔ (كَدِيدٌ) بمعنی موٹی تہہ کی زمین، سخت زمین (مُرْكَلٌ) باب تفعیل تَرْكِيْلٌ مصدر سے اسم مفعول بمعنی وہ زمین جو روندی گئی ہو۔

تَشْنِیْعٌ: یعنی جب تیز رفقار گھوڑیاں سخت زمین اور روندے ہوئے راستوں پر پاؤں رگڑ کر چلیں جس سے غبار اڑے۔ میرا گھوڑا اس وقت بھی اس تیز رفتاری سے چلتا ہے کہ راستے کو معلوم نہیں ہوتا۔ گویا کہ اس شعر میں بھی اپنے گھوڑے کی انتہائی تیز رفتاری کو بیان کیا ہے۔

(۵۷) يُزِلُّ الْغُلَامُ الْخَفُّ عَنْ صَهَوَاتِهِ وَيُلْوِي بِأَثْوَابِ الْعَنِيْفِ الْمُثْقَلِ

ترجمہ: بلکہ پھلکے نو جوان کو اپنی کمر سے پھسلادیتا ہے اور بھاری کڑیل سوار کے کپڑے پھینک دیتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (يُزِلُّ) مصدر زَلَّ و زَلَّاهُ سے بمعنی پھسلادینا (غُلَامٌ) نو جوان لڑکا۔ یہاں غلام سے مراد سواری میں

نا تجربہ کاری ہے۔ (صَهَوَاتٌ) گھوڑے کی پیٹھ کا وہ حصہ جہاں زین رکھی جاتی ہے۔ (يُلْوِي) از باب افعال مصدر اِلْوَاء بمعنی

پھینک دینا (عَنِيْفٌ) لغوی معنی۔ کسی کے ساتھ سختی کرنا، سرزنش کرنا۔ (مُثْقَلٌ) بھاری، زیر بار، بوجھل مراد تجربہ کار۔

تَشْرِیح: یہ ہے کہ گھوڑا اس قدر تیز رو ہے کہ نا تجربہ کار تو اس کی پشت پر جم ہی نہیں سکتا اور اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے جمنے کا موقع

ہی نہیں دیتا بلکہ تجربہ کار سوار کو بھی کپڑے سنبھالنے اور سیٹھنے کی مہلت نہیں دیتا۔

(۵۸) دَرِبُرٍ كَخُذْرُوْفٍ الْوَلِيدِ اَمْرَةٍ تَتَابِعُ كَفَيْهِ بِخَيْطٍ مُبَوَّصَلٍ

ترجمہ: اس قدر تیز رفتار ہے جیسے بچے کی پھری۔ جس کو اس بچہ کی پے درپے ہاتھوں کی حرکت نے نہنودھا گئے کے ذریعہ گھمایا

ہو۔

حَلَّ عِبَارَت: (دَرِبُرٌ)، تیز رفتار، کامل الخلق (خُذْرُوْفٌ) پھری، جمع: خُذْرُوفٌ: چکری، لٹو، ہر تیز رفتار چیز۔

(الْوَلِيدُ) لڑکا، بچہ جمع وَلَدَانٌ و لَدَانٌ نو مولود (مذکر مونث دونوں کے واسطے) (اَمْرٌ) باب افعال سے مصدر اِمْرًا بمعنی گھمانا (تَتَابِعُ)

مسل پے درپے (خَيْطٌ) بمعنی سلائی کا دھاگہ، بنائی کا سوت، پیک کرنے کی پتل ڈوری، پروانے کی لڑی، جمع: خُيُوطٌ و

أَخْيَاطٌ (مُبَوَّصَلٌ) مضبوط بنا ہوا۔ خوب جڑا ہوا۔

تَشْرِیح: اس شعر میں گھوڑے کو سرعت رفتار میں پھری سے تشبیہ دی ہے۔

(۵۹) لَهُ اَيْطَلَا ظَبْيٍ وَسَاقَا نَعَامَةٍ وَاِرْخَاءُ سِرْحَانٍ وَتَقْرِيبُ تَفْلٍ

ترجمہ: اس کی کوئیں ہرن کی سی ہیں اور پنڈلیاں شتر مرغ کی سی بھیڑیے کا سادوڑنا ہے اور لومڑی کے بچہ کا سا پویا۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَيْطَلَا) تشبیہ مفرد اَيْطَلُ بمعنی کوئیں (ظَبْيٌ) ہرن، جمع: اَظْبٌ و ظَبْيٌ و ظَبَاءٌ (سَاقَا) تشبیہ

مفرد (سَاقٌ) پنڈلی (نَعَامَةٌ) شتر مرغ (مذکر مونث) جمع: نَعَامٌ و نَعَائِمٌ (اِرْخَاءُ) خصوصی دوڑ (سِرْحَانٌ) بھیڑیا (تَقْرِيبُ)

معنی گھوڑے کی ڈلکی چال۔ گھوڑا جب دوڑتا ہے تو اس کے پچھلے قدم اگلے قدم کی جگہ کو چھوتا ہے ایسی چال کو تَقْرِيبُ کہتے ہیں

(تَفْلٌ) لومڑی یا لومڑی کا بچہ۔

تَشْرِیح: یہ ہے کہ گھوڑے کی کوئیں کو ہرن کی کوئیں سے اور پنڈلیوں کو شتر مرغ کی پنڈلیوں سے اور بھاگنے کو بھیڑیے کی دوڑ

سے اور پویا چلنے کو لومڑی یا لومڑی کے بچہ کے پویا سے تشبیہ دی ہے۔ غرض ایک شعر میں چار تشبیہات جمع کر دی ہیں۔

(۶۰) ضَلِيعٌ اِذَا اسْتَدْبَرْتَهُ سَدَّ فَرْجَهُ بِضَافٍ فَوْقِ الْاَرْضِ لَيْسَ بِاعْزَلٍ تَرْجَمَ: وہ (گھوڑا) چوڑے سینہ والا ہے۔ جب تم اسے پیچھے سے دیکھو تو وہ اپنی ٹانگوں کی درمیان کی کشادگی کو ایسی دُم سے پُر کر دیتا ہے۔ جو گھنی اور زمین سے تھوڑی اونچی ہے اور (وہ) کج دُم نہیں ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (ضَلِيعٌ) چوڑا اور بھاری سینہ اور بڑے پہلوؤں والا جمع: ضَلْعٌ (اسْتَدْبَرَ) باب استفعال مصدر اسْتَدْبَرُ سے کسی چیز کو پیچھے سے دیکھنا (فَرْجٌ) دو چیزوں کے درمیان کشادگی، فاصلہ، شکاف، جمع فُرُوجٌ۔ قرآن پاک میں ”وَمَا لَهُمْ مِنْ فُرُوجٍ“ (سَدَّ، سَدَّ، يَسُدُّ، سَدًّا سے سوراخ یا شکاف کو بند کرنا (صَافٌ) گھنے بال، یہاں اس سے مراد گھنی دم ہے (فَوْقُ) فَوْقُ کی تصغیر ہے (اعْزَلٌ) ٹیڑھی۔ کجی۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر گھوڑے کے سینہ کی کشادگی اور دم کے گھنے اور طویل ہونے کو بیان کرتا ہے۔ یہ دونوں باتیں گھوڑے میں بہت زیادہ پسند کی گئی ہے۔

(۶۱) كَانَ سَرَائِهِ لَدَى الْبَيْتِ قَائِمًا مَدَاكَ عُرُوسٍ اَوْ صَلَايَةً حَنْظَلٍ تَرْجَمَ: جب وہ گھر کے پاس کھڑا ہوا ہوتا ہے۔ تو اس کی کمر دہن کی خوشبو پسینے کے پتھر یا حنظل توڑنے کی سل کی (طرح معلوم ہوتی) ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (سَرَائِهِ) کالغوی معنی ہے ہر چیز کا بالائی حصہ، لیکن سَرَاءِ کی اضافت جس چیز کی طرف ہوگی اس کے مطابق اس کا ترجمہ ہوگا۔ مثلاً ”سَرَاءُ النَّهَارِ“ بمعنی دن چڑھنے کا وقت ”سَرَاءُ الطَّرِيقِ“ راستہ کا بچ۔ سَرَاءُ الْقَوْمِ قوم کے سردار اس طرح سَرَاءُ الْفَرَسِ، گھوڑے کی پیٹھ کا بالائی حصہ اور یہاں یہی معنی مراد ہے یعنی گھوڑے کی کمر یا پیٹھ (لَدَى) بمعنی عِنْدَ پاس، سامنے اور یہ ظرف مکان ہے۔ کبھی زمانہ کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (مَدَاكَ) کوڑنے کا آلہ یعنی وہ پتھر جس پر دہن کے واسطے خوشبو پیستے ہیں۔ (عُرُوسٌ) دہن، جمع: عُرَائِسُ، دلہا، جمع عُرُوسٌ: مفرد دونوں کے لئے ایک ہی لفظ ہے۔ (صَلَايَةً) دوائیں وغیرہ کوڑنے کی کھل یا سیل جمع: صُلَى (حَنْظَلٌ) اندرائیں یا اندرائیں کا درخت، جس کا پھل نارنگی، جیسا مگر اندر سے انتہائی تلخ ہوتا ہے۔

تَشْرِیح: گھوڑے کی پشت کو مضبوطی، چوڑائی اور چکناہٹ میں اس سل سے جس پر دہن کے لئے خوشبوئیں پیسی جاتی ہیں یا اس چوڑی سیل سے جس پر اندرائیں توڑا جائے تشبیہ دی ہے۔

(۶۲) كَانَ دِمَاءُ الْهَادِيَاتِ بِنَحْرِهِ غُصَارَةً حِنَاءٍ بِشَيْبٍ مُرَجَّلٍ تَرْجَمَ: (گلے کے) اگلے وحشی جانوروں کا خون جو اس کے سینہ پر لگ گیا ہے کنگھی کئے ہوئے سفید بالوں میں مہندی کے عرق کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (دَّمَاءٌ) دَم کی جمع بمعنی خون (الْهَادِيَاثُ) جمع هَادِيَةٌ کی معنی وہ وحشی گائیں جو سب سے آگے چل رہی ہوں۔ (نَحْمُ) سینہ کا بالائی حصہ (عُصَارَةٌ) بمعنی عرق، نچوڑ، جوس، رس (شَيْب) بڑھاپا، بالوں کی سفیدی (مُوجَلُّ) باب تفعیل مصدر توجیل سے اسم مفعول بمعنی سنوارے ہوئے، کنگھی کئے ہوئے۔

تَشْبِيحٌ: یعنی گھوڑا اتنا تیز رو ہے کہ جب گاوان وحشی کے ریوڑ پر اس کو چھوڑا جاتا ہے تو ریوڑ کے سب سے اگلے جانوروں سے جا ملتا ہے اور شکار کرتے وقت ان جانوروں کے خون کی چھینٹیں اس کی چھاتی پر پڑتی ہیں۔

(۶۳) **فَعَنَّا لَنَا سِرْبٌ كَانَ نِعَاجَهُ عَذَارَى دَوَارٍ فِي مَلَأٍ مُذَيَّلٍ**
ترجمہ: ہمارے سامنے ایک ایسا ریوڑ آیا جس کی گاوان وحشی گویا دراز دامن چادروں میں (ملبوس) دوار (بت) کی دو شیرہ عورتیں ہیں۔ (جو اس کے گرد گھومتی ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَنَّا، يَعْنُ، عَنَّا وَ عُنُونًا سے کوئی چیز کسی کے سامنے آنا، کہا جاتا ہے۔ "لَا أَفْعَلُ ذَلِكَ مَاعَنًّ نَحْمُ فِي السَّمَاءِ" جب تک آسمان میں کوئی ستارہ نظر نہ آئیگا میں وہ کام نہ کروں گا۔ سامنے آنا۔ (سِرْبٌ) جانوں کا یا پرندوں کا گروہ، ریوڑ، غول جمع: اَسْرَابٌ (نِعَاجٌ) بمعنی دبی، نیل گائے (عَذَارَى) عَذْرَاءُ کی جمع بمعنی باکرہ لڑکیاں، کنواری (دَوَارٌ) بت کا نام ہے (مَلَأٌ) عورتوں کے اوڑھنے کی چادر جو دوہری ہوتی ہے۔ (مُذَيَّلٌ) الذَّيْلُ سے کپڑے کا دامن، طول و عرض۔

تَشْبِيحٌ: بقرات وحشی کو دوار بت کی گرد گھومنے والی باکرہ حسین لڑکیوں سے تشبیہ دی ہے اور ان کی دم و گردن کے کثیر بالوں کو دراز چادروں سے۔

(۶۴) **فَأَذْبَرْنَ كَالْجَزَعِ الْمُفْصَلِ بَيْنَهُ بَحِيدٌ مُعَمٌّ فِي الْعَشِيرَةِ مُحْوَلٍ**
ترجمہ: سو وہ (گاوان وحشی) ایسے حال میں پلٹ کر بھاگیں گویا کہ وہ حرمہروں کا ایسا ہار ہے جس کے درمیان اور موتیوں سے فصل کیا گیا ہے اور جو کنبدہ میں سے ایسے بچے کے گلے میں پڑا ہے جو ناںہال اور دادھیال کے اعتبار سے شریف ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَذْبَرْنَ) باب افعال مصدر اَذْبَارٌ سے واپس پلٹنا (جَزَعُ الْمُفْصَلِ) فاصلہ کیا ہوا ہار۔ جَزَعٌ بمعنی ایسی یعنی ہار جو مختلف جواہرات سے پرویا گیا ہو یا عقیق، ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں جمع أَجْزَاعٌ (بَحِيدٌ) بمعنی گردن جمع اَلْبَحِيَّةُ (مُعَمٌّ) شریف و کثیر چھاؤں والا ہونا۔ (الْعَشِيرَةُ) آل اولاد، باب کی طرف کے قریبی رشتہ دار، جمع: عَشَائِرُ (مُحْوَلٌ) بہت سے ماموں والا ہونا۔ یعنی وہ بچہ جس کے بہت سے ماموں ہو۔

تَشْبِيحٌ: مہرہ میانی کے دونوں کنارے سیاہ ہوتے ہیں اور باقی حصہ سفید۔ اسی طرح گاوان وحشی کے پاؤں اور گردن سیاہ اور باقی بدن سفید ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تشبیہ بہت ہی لطیف ہے بچہ کے نجیب الطرفین ہونے سے اس کے ناز پروردہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے اس کی گردن میں جو ہار ہوگی اس کے موتی بہت خوبصورت و بیش قیمت ہوں گے۔

(۶۵) فَالْحَقْنَا بِالْهَادِيَاتِ وَدُونَهُ جَوَاحِرُهَا فِي صَرَّةٍ لَمْ تَزَلِ
تَرْجُمُ: تو اس (گھوڑے) نے ہمیں ریوڑ کے گاؤں پیش رو سے اتنی جلد ملا دیا کہ پچھلی گائیں ایسی جماعت میں تھیں جو
متفرق نہ ہونے پالی تھی۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (الْحَقْنَا) باب افعال مصدر الْحَقَّ سے بمعنی ملا دینا۔ (الْهَادِيَاتِ) آگے چلنے والے جانور (دُونَهُ) طرف
مکان، مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں (جَوَاحِرُ) جَاحِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی پیچھے رہ جانے والا ریوڑ (صَرَّةٌ)
گروہ، جماعت (تَزَلِ) باب تَفَعَّلُ مصدر تَذَيَّلُ سے متفرق ہونا، منتشر ہونا۔
تَشْتَرِجُ: اسی گھوڑے نے ایسی برق رفتاری کے ساتھ ریوڑ کے آگے چلنے والے گاؤں وحشی کو جاد بایا کہ پچھلوں کو متفرق ہونے
اور بھاگنے کا ہوش بھی نہ آیا تھا۔

(۶۶) فَعَادَى عِدَاءَ بَيْنِ ثَوْرٍ وَنَعْبَجَةٍ دِرَاكًا وَلَمْ يَنْضَحْ بِمَاءٍ فَيُغْسَلِ
تَرْجُمُ: اس نے پے در پے ایک ہی جھپٹ میں ایک نرگاؤ اور ایک مادہ گاؤ کو دبا لیا اور اتنا پسینہ نہ لایا کہ نہا جاتا۔
حَلَّ عِبَارَتِ: (عَادَى) ای عَادَى بَيْنَ الصَّدَائِنِ یعنی بیک وقت دو شکار مارنا (ثَوْرٌ) نیل (دِرَاكًا) لاحق ہونا، ایک کو
دوسرے کے پیچھے پالینا۔ مُدَارِکَةٌ یعنی پے در پے پالینا۔ (يَنْضَحُ) نَضَحَ سے مشتق ہے پسینہ بہانا۔
تَشْتَرِجُ: یعنی وہ گھوڑا اتنا قوی تھا کہ باوجود پے در پے حملہ کر کے دو جانوروں کو شکار کرنے کے بعد بھی وہ نہ گرا یا۔ یعنی اس کو
پسینہ نہیں آیا۔

(۶۷) فَظَلَّ طُهَاءُ اللَّحْمِ مِنْ بَيْنِ مُنْضَجٍ صَفِيفٍ شَوَاءٍ أَوْ قَدِيرٍ مُعَجَّلِ
تَرْجُمُ: قوم کے گوشت پکانے والے یا گرم پتھروں پر پھیلائے گوشت کو کباب کرنے والوں یا ہانڈی کے جلد پکائے ہوئے
گوشت کے پکانے والوں میں منقسم ہو گئے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (طُهَاءُ) وَطُهْيٌ وَهُنَّ طَوَاوِ بمعنی باورچی، کھانا پکانے والا یا اس کا ماہر۔ مفرد الطَّاهِي (مُنْضَجٌ) گوشت
وغیرہ پکانے کے مواد، جمع مَنَاضِجُ (صَفِيفٌ) بمعنی گوشت کا پارچہ، گوشت کے لمبے ٹکڑے جو دھوپ میں سکھانے کے لئے رکھے
گئے ہوں یا آگ یا پتھر پر بھوننے کے لئے رکھے گئے ہوں۔ (شَوَاءٌ) بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا یا روٹ (قَدِيرٌ)
دبگی میں پکایا ہوا کھانا یا گوشت (مُعَجَّلٌ) جلدی سے پکایا ہوا۔ جمع مُعَجَّلٌ فوراً پیش کیا ہوا، ہاتھ کے ہاتھ، ہنگامی، ارجنٹ، پیشگی،
ان تمام معنی میں مستعمل ہے۔

تَشْتَرِجُ: یہ ہے کہ شاعر اس شعر میں یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ شکار کے گوشت کی اس قدر کثرت تھی کہ ہر شخص اپنے مزاج کے
موافق اس کو پکانا شروع کر دیا۔ بعض نے انگاروں یا پتھروں پر کباب بنانے شروع کر دیا تو بعض نے جو زیادہ بھوکے تھے بہت سا

گوشت جلد اور بیک وقت پکانے کے لئے ہانڈیاں چڑھا دیں۔

(۶۸) وَرُحْنًا يَكَاذُ الطَّرْفُ يَقْصُرُ دُونَهُ مَتَى مَا تَرَقَّ الْعَيْنُ فِيهِ تَسْفُلُ
تَرْجَمَةٌ: اور (کھاپی کر) ہم شام کو لوٹے۔ درانحالیکہ ہماری نگاہ اس پر نہیں جمتی تھی۔ جب نظر اوپر کو جاتی تھی تو فوراً نیچے اتر آتی تھی۔

حَالِ عِبَارَات: (رُحْنًا) بروزن قُلْنَا رَوْحًا وَرَوَّاحًا سے شام کے وقت آنا، لوٹنا (طَرَف) نگاہ، آنکھ (واحد وغیرہ پر بولا جاتا ہے تثنیہ اور جمع بھی لایا جاتا ہے، جمع: اطْرَافُ) (يَقْصُرُ) مصدر قُصُرًا سے بمعنی عجز، بے بسی (تَرَقَّى) نیچے سے اوپر کی طرف جانا (تَسْفُلُ) پست ہونا، نیچا ہونا، پہاڑ سے زمین کی طرف آنا، بلندی سے نیچے آنا وغیرہ باب تَفَعَّلُ مصدر تَسْفُلُ ہے۔ تَشْرِیح: باوجود تمام دن کی دھوڑ دھوپ کے پھر بھی گھوڑے کے حسن و جمال کی یہ کیفیت تھی کہ اس پر نظر نہیں جمتی تھی۔ جب ہم اس کا بالائی حصہ دیکھتے تھے تو فوراً اس کے زیرین حصہ کے دیکھنے کے مشتاق ہو جاتے تھے گویا ہماری نظر اوپر سے پھسلتی تھی۔

(۶۹) فَاتَّ عَلَيْهِ سَرْجُهُ وَلَجَامُهُ وَبَاتَ بِعَيْنِي قَائِمًا غَيْرَ مُرْسَلٍ
تَرْجَمَةٌ: سو وہ گھوڑا رات بھر اس حالت میں رہا کہ اس کا لگام اور زین اس پر (کسا ہوا) تھا اور وہ تمام شب میرے سامنے ایسے حال میں کھڑا رہا کہ اس کو (چراگاہ میں) نہیں چھوڑا گیا تھا۔

حَالِ عِبَارَات: (بَاتَ) يَبِيتُ، يَبِيتًا وَبُيُوتًا سے بمعنی رات گزارنا (سَرْجُ) بمعنی زین، جمع: سُرُوجٌ (لَجَامُ) لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعے پر بولا جانے لگا جو تسوں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے) جمع: الجَمَّةُ وَلُجْمٌ۔

تَشْرِیح: اس شعر میں گھوڑے کی انتہائی مضبوطی اور جفاکشی کے ساتھ اس کے ہمہ وقت آمادہ سفر رہنے کو بیان کیا ہے۔

(۷۰) أَصَاحُ تَرَى بُرْقًا أَرِيكَ وَمِیْضَهُ كَلَمْعِ الْيَدَيْنِ فِي حَبِيٍّ مُكَلَّلٍ
تَرْجَمَةٌ: اے یار (کیا) تو بجلی کو دیکھ رہا ہے (آ) تجھے میں اس بجلی کی تہ بہ ابر میں دونوں ہاتھوں کی حرکت کی طرح چمک دکھاؤں۔

حَالِ عِبَارَات: (أَصَاحُ) ہمزہ حرف ندا ہے۔ صَاح مُنادی۔ یہاں أَصَاحُ یا صَاحِبِی کا مخفف ہے۔ (بُرْقًا) بجلی، بجلی کی چمک۔ (مِیْضُ) بجلی، چمک (حَبِیٍّ) گہرا بادل "صَبَا السَّحَابُ" بادل کا گہرا اور زمین کے قریب ہونا۔ (كَلَمْعُ) لَمْعٌ مصدر سے چمکنا (مُكَلَّلٌ) وہ تہ بہ ابر جس میں بجلی کی چمک ہو۔

تَشْرِیح: بجلی کے چمکنے اور کوندنے کو ہاتھوں کی حرکت سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷۱) يُضِيءُ سَنَاهُ أَوْ مَصَابِيحُ رَاهِبٍ أَمَالِ السَّلِيْطُ بِالذُّبَالِ الْمُفْتَلِ

ترجمہ: (کیا یہ) بجلی کی روشنی چمک رہی ہے یا اس راہب کا چراغ جس نے نئی ہوئی تیلوں پر تیل جھکا دیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (يُضِيءُ) باب افعال مصدر اِضَاءَةٌ سے روشن ہونا، چمکنا (سَنَاهُ) بجلی کی روشنی، تیز روشنی، چاند کی روشنی

چمک، قرآن پاک میں ہے۔ ”يَكَاذُ سَنَاهُ بَرَقَهُ يَذْهَبُ بِالْبَصَارِ“ (مَصَابِيحُ) مَصَابِيحُ کی جمع بمعنی چراغ (أَمَالُ) باب

افعال مصدر اِمَالَةٌ سے بمعنی جھکانا (سَلِيْطُ) تیل، کسی بھی غلہ سے نکالا ہوا تیل، جمع: مُسْلُطَانُ (الذُّبَالُ) ذُبَالَةٌ کی جمع ہے بمعنی

فتیلہ، بتی (چراغ وغیرہ کی) (الْمُفْتَلُ) خوب بٹا ہوا دھاگیا رسی۔

تَشْرِيحُ: بجلی کے کوندنے کی تشبیہ سابق شعر میں گزری۔ اب اس شعر میں شاعر اس کی روشنی کو راہب کے چراغوں کی روشنی سے تشبیہ

دیتا ہے۔

(۷۲) قَعَدْتُ لَهُ وَصُحْبَتِي بَيْنَ ضَارِحٍ وَبَيْنَ الْعُذِيْبِ بَعْدَ مَا مُتَمَلِّئِي

ترجمہ: میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ضارح اور عذیب کے درمیان غور کرنے کے بعد (بجلی کا نظارہ کرنے کے لئے) بیٹھ

گیا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (صُحْبَتِي) میں یا متکلم کا ہے میرے دوست۔ (ضَارِحُ اور عذیب) جگہوں کے نام ہیں۔ (تَمَلَّلُ)

بمعنی توقف کرنا، غور و فکر کرنا، بار بار سوچنا۔

تَشْرِيحُ: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں اور میرے دوست سوچ و بچار کے بعد مقام ضارح اور عذیب کے

درمیان بیٹھ گئے تاکہ بجلی کا بخوبی نظارہ کر سکیں۔

(۷۳) عَلَى قَطْنٍ بِالشَّيْمِ اَيْمَنْ صَوْبِهِ وَاَيْسَرُهُ عَلَى السَّتَارِ فَيَذْبُلُ

ترجمہ: دیکھنے سے اس ابر کی بارش کی دائیں جانب کو قطن اور بائیں جانب کو ستار اور یذیل پر معلوم ہوتی تھی۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (قَطْنُ) پہاڑ کا نام (شَيْمُ) شَيْمًا سے، شَامُ السَّحَابِ وَالْبَرَقُ، بمعنی بادل اور بجلی کو یہ جاننے کے

لئے دیکھنا کہ بارش کہاں ہوگی۔ (صَوْبُ) جہت، جانب، طرف (سِتَارُ اور يَذْبُلُ) دونوں پہاڑوں کے نام ہیں۔

تَشْرِيحُ: اس شعر میں بادل کے برسنے کی حالت کو بیان کیا ہے کہ دائیں جانب کو قطن اور بائیں جانب کو ستار اور یذیل پر

بارش ہوگی۔

(۷۴) فَاضْطَحَى يَسُحُّ الْمَاءُ حَوْلَ كُنْهَفَةٍ يَكْبُ عَلَى الْأَذْقَانِ دَوَّاحُ الْكَنْهَبِلِ

ترجمہ: تو وہ ابر پانی کو مقام کتیفہ پر اس زور شور سے برسانے لگا کہ کنبھیل کے درختوں کو اوندھا گرا دیا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (اضْطَحَى) بمعنی صَارَ اس میں ضمیر بادل کی طرف راجع ہے۔ معنی ہوگا۔ ہو گیا بادل (يَسُحُّ) سَحَّ،

یَسْعُ، سَعًا سے لگا تا خوب پانی برسنا (حَوْلُ) زور شور، حرکت، طاقت، جمع: اَحْوَالُ (کُتِيفَةُ) جگہ کا نام ہے (یَكُثُّ) اذباب نصر مصدر کُثِبَ بمعنی اوندھا کرنا، منہ کے بل گرانا۔ (اَذْقَانُ) و ذُقُوْهُ ذُقْنِ کی جمع بمعنی ٹھوڑی (دَوْحٌ) دَوْحَةُ کی جمع بمعنی بڑا اور پھیلا ہوا درخت، جمع الجمع: اَذْوَا ح (۲) بڑا سا بنان (کَنْهَبُلُ) یہ بھی درخت کا نام ہے۔

تَنْبِيْهٌ: یہ ہے کہ مقام کتیفہ پر اس قدر زور دار اور طوفانی بارش ہوئی کہ کنھبل جیسے قد آور اور مضبوط ترین درخت بھی اس طوفانی بارش کے تاب نہ لا سکے اور زمین بوس ہو گئے۔ کثرت بارش کو بیان کرنا مقصود ہے۔

(۷۵) وَمَرَّ عَلَى الْقَنَانِ مِنْ نَفْيَانِهِ فَأَنْزَلَ مِنْهُ الْعَصْمَ مِنْ كُلِّ مَنْزِلٍ

تَرْجَمَةٌ: اس ابر کے کچھ چھینے کوہ قنن پر پڑے تو اس نے کوہ قنن کی ہر جگہ سے بکروں کو نیچے اتار دیا۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (مَرَّ، مَرَّ، يَمُرُّ، مَرَّوْ مُرُوْرًا سے بمعنی گزرنا (قَنَان) ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (نَفْيَانُ) چھینے۔ بادل کا برسایا ہوا پانی، یا سیلاب کا پھیلا ہوا پانی (الْعَصْمُ) اَعْصَمُ کی جمع بمعنی پہاڑی بکرا۔ کوئی بھی ایسا جانور جس کے ایک ہاتھ میں سفیدی اور باقی حصہ سرخ یا سیاہ ہو۔ (مَوْنَتُ) عَصْمَاءُ۔ یہاں مرادی معنی لیا گیا ہے۔

تَنْبِيْهٌ: یعنی بارش اس انداز سے شروع ہو گئی کہ جس کی وجہ سے قنن پہاڑ پر چرنے والے بکرے جلدی جلدی پہاڑ سے نیچے اترے اور پناہ گاہوں میں چھپ گئے۔ اس خوف سے کہ مینہ زور کا نہ برسنے لگے۔

(۷۶) وَكَيْمَاءٌ لَمْ يَتْرُكْ بِهَا جِزْعَ نَخْلَةٍ وَلَا أَطْمًا إِلَّا مَشِيدًا بِجَنْدَلٍ

تَرْجَمَةٌ: قریہ تیماء میں اس ابر نے کسی کھجور کے تنہ اور عمارت کو (سالم) نہ چھوڑا مگر (صرف وہ عمارت) جس کو پتھر اور چوٹے سے مضبوط چنا گیا ہو۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (كَيْمَاءٌ) بلاد عرب کی ایک بستی کا نام ہے (جِذْعُ) کھجور کے درخت کا تنہ، درخت کا تنہ، جمع: جُذُوْعٌ (أُطْمٌ) وَالْأُطْمُ قلعہ، بلند مکان، جمع: أَطَامٌ و أُطُوْمٌ (مَشِيدٌ) پختہ پلستر کیا ہوا، بلند و بالا عالیشان (جَنْدَلُ) بڑی چٹان، جمع: جَنَادِلُ۔

تَنْبِيْهٌ: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے اس بادل سے اتنی زور کی اور شدت سے بارش برسی کہ جس کی وجہ سے تیماء بستی میں سوائے چوٹے اور پتھر کی بنی ہوئی عمارتوں کے باقی تمام خام عمارتیں سب کے سب منہدم ہو گئیں۔

(۷۷) كَانَ ثَبِيرًا فِي عَرَائِينِ وَبَلِيٍّ كَبِيرٍ أَنَاسٍ فِي بُجَادٍ مُزْمَلٍ

تَرْجَمَةٌ: کوہ ثبیر اس ابر کی ابتدائی موٹی موٹی بوندوں والی بارش میں گویا انسانوں کا بڑا سردار ہے جو دھاریاں در کملی میں لپٹا ہوا ہے۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (ثَبِيرٌ) مکہ مکرمہ کے قریب ایک پہاڑ، کوہ ثبیر کے نام سے ہے (عَرَائِينُ) عَرَائِينُ کی جمع بمعنی سرداران

قوم (وَبَلَّ) موسلا دھار بارش (بُجَادٌ) دھار یدار چادر، جمع: بُجْدٌ (مُزْمَلٌ) اسم مفعول بمعنی کپڑوں میں لپٹا ہوا۔
تَشْبِیْحٌ: اس شعر کے ذریعے بارش کی کثرت کو بیان کرتا ہے کہتا ہے کہ کوہِ ثبیر پر جب بارش ہوئی تو نالیوں سے اس کے اطراف میں پانی بہنے سے بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بڑا سردار دھار یدار چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ ثبیر کو کبیرُ اناس سے اور نالیوں سے جو پانی بہ رہا تھا اس کو چادر کی دھاریوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷۸) کَانَ ذُرَى رَأْسِ الْمُجِیْمِرِ غُدُوَّةً مِّنَ السَّيْلِ وَالْعُثَاءِ فَلُكَّةٌ مِّغْزَلٍ
تَرْجِمَةٌ: ٹیلہ مجیمر کی سر کی چوٹیاں، بہاد اور جھاگ (وغیرہ) کی وجہ سے صبح کے وقت گویا ٹکے کا دمڑ کا تھیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (ذُرَى) ذُرُوَّةٌ کی جمع ہے بمعنی چوٹی، بلندی (رَأْسٌ) اوپر کا حصہ یعنی سَر (مُجِیْمِرٌ) ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (عُثَاءٌ) جھاگ جمع: اُعْثَاءٌ، کوڑا کرکٹ، وہ پتے تنکے اور جھاگ وغیرہ جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آتے ہیں۔ (فُلُكَّةٌ) چرنے کا دمڑ کا، پھر کی (مِغْزَلٌ) ٹکلا، سوت کا تنے کا چرنہ، جمع: مِغْزَلٌ
تَشْرِیْحٌ: یہ ہے کہ کثرت سیلاب کی وجہ سے تمام ٹیلہ غرق آب ہو گیا اور چاروں طرف پانی ہی پانی ہونے کی وجہ سے چوٹیاں دمڑ کے کی طرح نظر آتی تھیں۔

(۷۹) وَالْقَى بِصَحْرَاءِ الْغَيْطِ يِعَاعُهُ نَزُولَ الْيَمَانِي ذِي الْعِيَابِ الْمُحْمَلِ
تَرْجِمَةٌ: دشت غیط میں اس ابر نے اپنا تمام بوجھ لا ڈالا جس طرح کریمنی تاجر بھاری گھریوں والا اترتا ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْقَى) از باب افعال مصدر الْقَاءِ بمعنی ڈالنا (صَحْرَاءُ) بیابان، جنگل، دشت، جمع الصَّحَارِی (غَيْطٌ) ایک وادی کا نام ہے (يِعَاعٌ) بادل میں بھرا ہوا پانی۔ بوجھ، سامان (عِيَابٌ) وِعِیْبٌ جمع عَيْبَةٌ کی بمعنی پتوں کی بنی ہوئی ٹوکر یا زنبیل، چمڑے کا بس یا تھیلا۔ گھڑی (مُحْمَلٌ) لدا ہوا، بوجھل۔
مطلب: یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے اس جنگل میں مختلف قسم کے بیل بوئے اُگ آئے، تو تمام جنگل میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی یمنی تاجر نے اپنے رنگ برنگ کے کپڑے پھیلا دیئے ہیں۔

(۸۰) کَانَ مَكَائِي الْجَوَاءِ غُدِيَّةً صُبْحَنَ سُلَافًا مِّنْ رَّحِيقٍ مُّفْلَفَلٍ
تَرْجِمَةٌ: گویا کہ مقامِ جواء کی چھپانے والی سفید چڑیاں صبح کے وقت صاف شراب لفلل آمیز پلا دی گئی تھیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَكَائِي) مُكَايٌ کی جمع ہے بمعنی پرکشش سیٹی بجانے والا ایک سفید رنگ کا جنگلی پرندہ (الْجَوَاءُ) ایک وادی کا نام ہے۔ (صُبْحَنَ) صبح کے وقت پلائی گئی (سُلَافًا) خالص عمدہ شراب (رَّحِيقٌ) صاف اور خالص شراب، قرآن پاک میں ہے۔ "يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مُّخْتَوَمٍ" (مُفْلَفَلٌ) مرچو والا۔

تَشْبِیْحٌ: اس شعر میں شاعر یہ بیان کرتا ہے کہ مقامِ جواء کے سفید پرندے اس قدر مستی میں چھپاتے رہے تھے کہ معلوم ہوتا تھا

کہ انہیں مرج ملی ہوئی صوجی پلا دی گئی ہے۔ فلفل آمیز کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ بولنے والے پرندوں کو جب گرم اور تیز چیز کھلا دی جاتی ہے تو وہ زیادہ چھبھاتے ہیں اور آواز بھی صاف ہو جاتی ہے۔

(۸۱) كَانَ السَّبَاعُ فِيهِ غَرْقَى عَشِيَّةً بِأَرْجَائِهِ الْقُصُوَى أَنَابِيشُ عُصْلٍ
ترجمہ: پانی میں ڈوبے ہوئے درندے شام کے وقت جواء کے اطراف بعیدہ میں ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے جنگلی پیاز کی جڑیں۔

مفردات: (سَبَاعُ) سُبُعُ کی جمع، بمعنی درندے (غَرْقَى) بمعنی ڈوبے ہوئے جمع: غَرِيقٌ (أَرْجَاءُ) رَجَاءُ کی جمع ہے بمعنی کنارہ، گوشہ، جانب (الْقُصُوَى) مونث، اقصیٰ بمعنی دور افتادہ گوشہ (أَنَابِيشُ) اَنْبُوشُ کی جمع۔ اَنَابِيشُ الْعُصْلُ، بمعنی جنگلی پیاز کی جڑیں۔ عُصْلُ بمعنی جنگلی پیاز۔

مطلب: یہ ہے کہ اس قدر کثرت سے بارش ہوئی کہ درندے بکثرت مر گئے۔ مردہ درندوں کو جنگلی پیاز کی جڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

ت

لطفہ بن العبد کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

پیدائش اور حالات زندگی

لطفہ بن العبد بن سفیان بکری، یتیم پیدا ہوا تھا۔ اس کے چچاؤں نے اس کی پرورش کی لیکن انہوں نے اس بچہ کی تربیت میں لا پرواہی برتی اور اسے بے ادب اور بے ڈھنگ بنا دیا، جیسے ہی جوانی کی آغوش میں قدم رکھا تو بیکاری، آرام پرستی، کھیل کود اور شراب نوشی کی بری عادت پڑ چکی تھی۔ لوگوں کو بے آبرو کرنے کا چکا لگ چکا تھا۔ جوانی کی ترنگ میں آکر بادشاہ عمرو بن ہند کی جھو کہہ ڈالی، حالانکہ وہ بادشاہ کی خوشنودی و عطیات کا محتاج تھا۔ اس کی جھوکی وجہ سے عمرو کے دل میں اس کے خلاف کینہ جم گیا تھا۔ مؤرخین کا بیان ہے کہ لطفہ کا ایک بہنوئی عبد عمرو نامی تھا اور وہ بھی شعر و شاعری میں مہارت رکھتا تھا اور اسے شہنشاہ وقت عمرو بن ہند کے دربار میں بہت ہی اثر و رسوخ حاصل تھا۔ بہن نے ایک مرتبہ اپنے بھائی لطفہ سے اپنے خاوند عمرو کی بدسلوکی کی شکایت کی، لطفہ سے تو اور کچھ نہ ہوا البتہ اس نے اپنے بہنوئی عبد کی جھو اور بدگوئی میں چند اشعار لکھ ڈالا اور وہ اشعار کافی مشہور ہوئے۔ اس پر اس کے بہنوئی کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی، چونکہ بادشاہ وقت کے دربار میں اس کو بہت ہی اثر و رسوخ حاصل تھا اس لئے اپنی اس جھو اور بدگوئی کا بدلہ لینے کیلئے بادشاہ عمرو بن ہند کو لطفہ کے خلاف اکسایا۔

ایک مرتبہ جب وہ اپنے ماموں ممتس (جس نے خود بھی بادشاہ کی جھوکی تھی) کے ہمراہ امداد طلب کرنے کیلئے بادشاہ کے پاس گیا، تو بادشاہ بظاہر ان سے تپاک سے ملا۔ ان کی شاعرانہ خدمات کی تعریف کی اور انہیں شاہی خلعت سے اعزاز بخشا، تا کہ وہ دونوں اس کی طرف سے مطمئن ہو جائیں۔ پھر ان کے لئے مزید انعام کا فرمان جاری کرتے ہوئے انہیں دو خط بحرین کے گورنر کے نام لکھ کر دیئے کہ اپنا انعام پورا پورا وہاں جا کر گورنر سے وصول کر لیں، ابھی وہ گورنر کی طرف جانے والے راستہ ہی پر تھے کہ ممتس کے دل میں خط کی طرف سے کچھ شک پیدا ہونے لگا، اس نے ایک پڑھنے والے کی تلاش کی، جس نے خط اسے پڑھ کر سنایا، اس میں لکھا تھا! ”بسمک اللہم“ یہ خط عمرو بن ہند کی طرف سے عامل بحرین کو لکھا جا رہا ہے۔ جو نہی تمہیں ممتس کے ہاتھ سے یہ خط ملے تو اس کے ہاتھ پیر کاٹ کر زندہ دفن کر دینا۔“ اس نے وہ خط نہر میں ڈال دیا، پھر لطفہ سے کہا ”بخدا! تمہارے خط میں بھی یہی بات لکھی ہے۔“ اس نے کہا ”ہرگز نہیں، میرے لئے ایسا نہیں لکھے گا۔ اور اپنے راستے پر ہولیا۔ جب بحرین کے گورنر کے پاس پہنچا تو اس نے شاہی فرمان پر عمل کرتے ہوئے اسے قتل کر دیا، اس وقت اس کی عمر چھبیس سال تھی۔ اس کا ثبوت شاعر کی بہن کے مرثیہ کے ذیل کے اشعار ہیں۔

عددنا له ستا وعشريس حجة فلما توقاها استوى سيدا فحما

فجعلنا به لمار جونا اياه على خير حال لا وليدا ولا قحما

اس کی عمر چھیس سال کی ہوئی تھی اور وہ گرانقدر سردار ہو گیا تھا۔ اس کی موت کا صدمہ اس وقت ہمیں پہنچا جب ہم یہ امید کر رہے تھے کہ وہ بخیر و خوبی واپس آئیگا اور اس وقت جب وہ نہ تو لڑکا تھا نہ بڑی عمر کو پہنچا تھا۔

طرفة بن العبد کی شاعری

بچپن ہی سے وہ نہایت ذہین و طباع، حساس اور زود فہم تھا۔ بیس برس کا بھی نہ تھا کہ شاعری میں کمال حاصل کر لیا اور اس کا شمار بلند پایہ شاعروں میں ہونے لگا، لیکن عمر بن کلثوم کی طرح اس کی شہرت بھی اس کے معلقہ کی وجہ سے ہوئی، ممکن ہے اس کے اور بہت سے اشعار بھی ہوں جو راویوں کے علم میں نہ آ سکے ہوں۔ کسی چیز کے وصف میں مبالغہ چھوڑ کر راست بیانی سے کام لینا اس کی خصوصیت ہے اس کے اشعار میں پیچیدہ ترکیبیں، نامانوس الفاظ اور مبہم مضامین پائے جاتے ہیں اور یہ سب آپ کو اس کے معلقہ میں نظر آ جائے گی۔ جس کی ابتدا اس نے تغزل سے کی ہے پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے نہایت انوکھے انداز سے پینتیس شعروں میں اپنی اونٹنی کی تعریف کی ہے اس کے بعد اپنے ذاتی کمالات پر مشتمل فخریہ شاعری ہے جو نہایت پر مغز اور بلیغ ترین شاعری ہے۔



المعلقة الثانية لطفة بن العبد البکری

قال لطفة بن العبد البکری: یہ معلقہ لطفہ بن العبد البکری کا ہے

(۱) لِحَوْلَةٍ أَطْلَالَ بِسْرِقَةٍ تَهْمَدُ تَلُوحُ كِبَاقِي الْوَشْمِ فِي ظَاهِرِ الْيَدِ
ترجمہ: تہمد کی پتھریلی زمین میں خولہ کے گھر کے نشانات ہیں جو کہ پشت دست پر گودنے کے باقی ماندہ نشان کی طرح چمک رہے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (خولہ) شاعر کی محبوبہ کا نام (اطلال) مکانات کے بچے کچھے آثار و نشانات (بسرقہ) اُبرق جمع اُبارِقُ بمعنی پتھریلی اور ریتیلی زمین (تہمد) جگہ کا نام ہے۔ (تَلُوحُ) لَاحَ، يَلُوحُ، لَوْحًا سے واحد مَوْثِ غَائِبٍ بمعنی چمکنا، جھلکانا (الْوَشْمُ) سوئی سے گدائی اور اس میں نیلا یا ہارنگ بھرنے کا نشان (۲) گدائی۔
تَشْرِيحُ: خولہ کے گھر کے کھنڈر کو گودنے کے ان نشانوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمانہ کے گزرنے سے کچھ کچھ باقی رہ جاتے ہیں۔

(۲) وَقُوفًا بِهَا صَحْبِي عَلَيَّ مَطِيئُهُمْ يَقُولُونَ: لَا تَهْلِكُ أَسَى وَتَجَلَّدُ
ترجمہ: (وہ نشان اس حال میں چمک رہے تھے کہ) میرے یار احباب میری وجہ سے ان کھنڈرات میں اپنی سواریوں کو تھامے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غم فراق سے ہلاک نہ ہو اور صبر و ہمت سے کام لے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (وَقُوفًا) وَقَفَ يَوْقِفُ وَقُوفًا سے بمعنی چلنے کے بعد کھڑا ہونا، ٹھہرنا (صَحْبِي) صَحْبَ يَصْحَبُ صَحَابَةً سے (صحبی) بمعنی ساتھ ہونا، ساتھ رہنا، ہمراہ ہونا اور ”مَی“ متکلم کا ہے۔ (مَطِيئَةُ) (مَوْتِثٌ وَذَكَرُ) سواری کا جانور جمع مَطَايَا وَمَطِيٌّ (أَسَى) باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے اَسَا بمعنی رنجیدہ ہونا، غم کرنا (تَجَلَّدُ) ہمت سے کام لینا، صبر و استقامت سے کام لینا۔

تَشْرِيحُ: شاعر اپنی محبوبہ کے گھر کے باقی ماندہ نشانات کو دیکھ بیقرار ہو رہا تھا اس لئے اس کے دوست اس کو صبر کی تلقین کر رہے تھے اور بیقراری اور بے صبر کو اس کے لئے مہلک قرار دے رہے تھے شاعر اسی کو یہاں بیان کیا ہے۔

(۳) كَانَ حُدُوجَ الْمَالِكِيَّةِ غُدُوَّةً خَلَايَاسَفِينٍ بِالنَّوَاصِفِ مَنْ دَدَ تَرْجَمَةً: گویا کہ مالکیہ (قبیلہ) کی کجاوے صبح کے وقت، وادی دَد کے وسیع اطراف میں بڑی بڑی کشتیاں (معلوم ہوتی) تھیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (حُدُوج) عورتوں کی سواری جیسے کجاوہ، ذولی اور حُدُج کی جمع ہے (غُدُوَّة) یا غداۃ اُس کی جمع غُدُو غُدُو آتی ہے بمعنی صبح طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت (خَلَايَا) خَلِيَّة کی جمع ہے بمعنی بڑی کشتی، لیکن یہاں صرف بڑی معنی مراد لیں گے کیونکہ کشتی کے لئے اگے سفینۃ لفظ موجود ہے۔ (النَّوَاصِف) ناصفۃ کی جمع ہے بمعنی پانی بہنے کی جگہ، دھار (دَد) وادی کا نام۔

تَشْبِيح: ان اونٹوں کو جن پر ہودج تھے بڑی کشتیوں سے تشبیہ دی ہے یا اگر دَد کے معنی لہو کے کئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ فرط نشاط کی وجہ سے وہ اونٹیاں بڑی کشتیاں نظر آتی تھیں۔

(۴) عَدُولِيَّةٌ اَوْ مِنْ سَفِينِ ابْنِ يَامِنْ يَجُورُ بِهَا الْمَلَّاحُ طَوْرًا وَيَهْتَدِي تَرْجَمَةً: (وہ کشتیاں) عدولی ہیں یا ابن یامن کی (بنائی ہوئی) کشتیوں میں سے ہیں کہ ان کو ملّاح کبھی ٹیڑھا لے جاتا ہے اور کبھی سیدھا۔

حَلَّ عِبَارَت: (عَدُولِيَّة) جگہ کا نام ہے جہاں کی بنی ہوئی کشتیاں مشہور ہیں (ابن یامن) کشتی بنانے والا شخص (يَجُورُ) جَارَ، يَجُورُ، جَوْرًا سے بمعنی راستہ کا پتہ نہ چلنا، ٹیڑھا لے جانا، (طَوْرًا) کبھی، دفعہ، جمع: اَطْوَارٌ۔ تَشْبِيح: چونکہ وہ سواریاں راستہ کے غیر مستقیم ہونے کی وجہ سے سیدھی نہیں چل رہی تھیں۔ لہذا ان کو ایسی کشتیوں سے تشبیہ دیتا ہے جن کو ملّاح کبھی سیدھا کھیتا ہوا اور کبھی ٹیڑھا۔

(۵) يَشُقُّ حَبَابَ الْمَاءِ حَيْزُومَهَا بِهَا كَمَا قَسَمَ التُّرْبُ الْمُفَايِلُ بِالْيَدِ تَرْجَمَةً: اس کشتی کا سینہ پانی کی پٹاروں کو اس طرح پھاڑ رہا ہے جس طرح کوڑی چھول کھیلنے والا (بچہ) مٹی کو ہاتھ سے (دو حصوں میں) تقسیم کرتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (يَشُقُّ) باب نصر سے شَقَّ الشَّيْءِ، پھاڑنا، چرنا، دراڑ یا شکاف ڈالنا (حَبَاب) سطح آب پر نمایاں ہونے والی لکیریں، چھوٹی لہریں (حَيْزُوم) جمع حَيَازِيْمُ سِنَة (مفائل) مُفَايِلَة: مٹی میں کوئی چیز چھپا کر دو ڈھیریوں میں تقسیم کر کے بطور آزمائش پوچھنا کہ وہ چیز کس ڈھیری میں ہے۔ اس کو فاضل کھیل کھیلنا کہتے ہیں۔

تَشْبِيح: یعنی وہ کشتیاں پانی کی پٹاروں کو اس طرح چیرتی چلی جاتی ہیں جیسے ڈھیری کاٹ کھیلنے والا مٹی کے ڈھیر کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(۶) وَفِي الْحَيِّ أَحْوَى يَنْفُضُ الْمَرْدُ شَادِنٌ مُظَاهَرُ سِمْطِي لُولُو وَزَبْرُ جَدِ تَرْجَمَةٍ: قبیلہ میں ایک گندم گوں ہونٹوں والی نوجوان ہرنی ہے جو (گردن اونچی کر کے گویا) پیلو کے پھل جھاڑتی ہے اور موتیوں اور زبرجد کے دوہار اوپر تلے پہنے ہوئے ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (احوی) سرخی مائل سیاہ ہونا یا گہرے سبز رنگ کی وجہ سے سیاہ ہو جانا، سیاہی مائل سرخ ہونا، ہو جانا (باب سَمْعٍ) سے حَوَّی مصدر ہے جمع حَوَّی (يَنْفُضُ) باب نَصَرَ سے جھٹکنا، جھاڑنا۔ (الْمَرْدُ) پیلو کا ترو تازہ درخت (شَادِنٌ) ہرنی کا جوان بچہ جمع شَوَادِن (مُظَاهَر) مظہر کی جمع ہے بمعنی ہر شے کی صورت، منظر، روپ (سِمْطِي) تشبیہ، بمعنی ہار (الزَّبْرُ جَد) زمرد کے مشابہ ایک قیمتی پتھر: یہ متعدد رنگوں کا ہوتا ہے۔

تَشْرِيجٌ: محبوبہ کو ہرن سے تعبیر کر کے اس کے لئے ہرن کی گردن کے مانند طول اور ہونٹوں کی گندم گونی ثابت کی۔ دوسرے مصرع سے اس امر کو صاف کر دیا کہ ہرن سے مراد محبوبہ ہے نہ کہ حقیقی ہرن۔

(۷) خَذُولٌ تُرَاعِي رُبْرَبًا بِخَمِيلَةٍ تَنَاوُلُ اطْرَافَ الْبَرِيرِ وَتَرْتُدِي تَرْجَمَةٍ: (وہ معشوقہ ایسی ہرنی ہے جو) اپنے بچوں سے بچھڑی ہوئی ہے اور گلہ آہو کے ہمراہ ایک سبزہ زار میں چر رہی ہے۔ پیلو کے پھلوں کو توڑتی ہے اور (کبھی اس کے بچوں کی) چادر اوڑھتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (خَذُولُ) ریوڑ سے بچھڑا ہوا ہرن باب نَصَرَ سے خَذَلًا مصدر ہے۔ (تُرَاعِي) باب فَتَح سے مراعات مصدر رَعَ الحيوان جانور کا چرنا (الرُّبْرَبُ) جمع رَبَابُ بمعنی ہرنوں کی ڈار، جنگلی یا پالتو گایوں کا ریوڑ (خَمِيلَةٌ) چادر جمع خَمِيلٌ، گھنا باغ، سبزہ زار جمع خَمَائِل (اطْرَافُ) طَرَفُ کی جمع ہے بمعنی کنارہ (الْبَرِيرُ) درخت جھاؤ کا پھل (ترتدی) باب اِفْعَال مصدر اَرْتَدَّ آئے سے بمعنی چادر اوڑھنا۔

تَشْرِيجٌ: تناول اطراف البرير الخ یہ قید اس لئے بڑھائی گئی کہ پیلو کے پھل توڑتے وقت ہرن جب گردن ابھارتا ہے تو گردن کا پورا طول اور حسن ظاہر ہو جاتا ہے یعنی معشوقہ کی گردن بھی ایسی ہی دراز اور حسین ہے۔

(۸) وَكَبِسْمُ عَنْ أَلْمَى كَانَ مُنَوِّرًا تَحَلَّلَ حُرَّ الرَّمْلِ دِعْصُ لَهُ نَدِي تَرْجَمَةٍ: (وہ محبوبہ) گندم گوں ہونٹوں والے (آب دار) دانت ظاہر کر کے مسکراتی ہے گویا کہ (اس کے دانت) ایسا پر غنجہ درخت بابونہ ہے جس کا نمناک ٹیلہ خالص ریت کے بیچ میں آ گیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَلْمَى) باب سَمْع سے لَمِيا جمع لَمَى۔ لَمِيت الشَّفَّةُ ہونٹ گندمی رنگ کا ہونا، سیاہی مائل ہونا (مُنَوِّرًا) گل بابونہ کی کلیاں (تَحَلَّلَ) دو چیزوں یا دوزمانوں کے درمیان میں انا، گھسنا، درمیان سے ٹکنا (الْحُرُّ) خالص، ہر قسم کی آمیزش سے پاک جمع احرار (مونت) حُرَّةُ (الرَّمْلُ) ریت، بجزی جمع رَمَالٌ (الدِّعْصُ) ٹیلہ، ریت کا گول ٹکڑا جمع: دِعْصَةٌ

(نڈی) نحر، گلیا، بھیگا ہوا، ہنناک۔

تَشْرِیْح: نیلہ کو ہنناک اور ریت کو خالص قرار دینے سے مقصود یہ ہے کہ ایسے مقام کا گل افقو ان نہایت ہی شاداب اور تروتازہ ہوگا۔

(۹) سَقَتْهُ إِیَّاهُ الشَّمْسُ إِلَّا لِشَاتِهِ أَسِفٌ وَلَمْ تَكْدُمْ عَلَيْهِ بِإِثْمِدٍ

ترجمہ: (محبوبہ کے) دانتوں کو آفتاب کی شعاع نے سیراب کیا ہے مگر مسوڑھوں کو (چھوڑ کر) اور ان پر سفوف اٹھ چھڑک دیا گیا ہے اور (اس کے بعد) محبوبہ نے دانتوں سے کچھ چبایا نہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (إِیَّاهُ) شعاع، کرن (الشَّمْسُ) مسوڑھا جمع: لِشَاتٌ، لِشِی، لِشِی (أَسِفٌ) از باب افعال مصدر اسْفَافٌ بمعنی چھڑکنا (تَكْدُم) باب نَصَرَ اور باب ضرب دونوں سے بمعنی دانتوں سے کانٹا یا چبانا۔ (اِثْمِدٌ) اِثْمَدٌ کا تعلق (اسِف) کے ساتھ ہے جس کا ترجمہ ہوگا اٹھ چھڑک دیا گیا ہے۔

تَشْرِیْح: محبوبہ کے دانت اتنے روشن ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آفتاب نے اپنی شعاعیں عاریت پر دیدی ہیں۔ مسوڑھوں کے استواء کی وجہ یہ ہے کہ ان کا حسن سیاہی مائل ہونے ہی میں ہے۔ اس لئے سفوف اٹھ عرب میں اور ہندوستان میں مسی کا استعمال ہے جس کی وجہ سے دانتوں کی تابانی میں اضافہ ہو جاتا ہے لم تکدم کی قید بھی اسی لئے لگائی ہے کہ کسی چیز کے دبانے یا چبانے سے رنگ میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

(۱۰) وَوَجْهِ كَأَنَّ الشَّمْسَ حَلَّتْ رِءَاءَهَا عَلَيْهِ نَقِيُّ اللُّونِ لَمْ يَتَّخِذْ

ترجمہ: وہ ایسے چہرے سے ہنستی ہے جو صاف رنگ ہے اس پر جھریاں نہیں۔ گویا کہ سورج نے اپنی (نور کی) چادر اس پر ڈال دی ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (حَلَّتْ) ای الْقَتَّ یعنی ڈال دی ہے۔ (رِءَاءَ) چادر، بالائی لباس جیسے عباء اور جبہ وغیرہ جمع اُرُوْیہ: اگر رِءَاءَ کی اضافت شمس کی طرف ہو جیسے رِءَاءُ الشَّمْسِ تو معنی آفتاب کا نور، حسن و جمال ہوگا چونکہ یہاں حاضیر شمس کی طرف لوٹ رہی ہے تو بامحاورہ ترجمہ ہوگا سورج نے اپنی نور کی چادر اس پر ڈال دی ہے۔ (نَقِيُّ) باب سَمِعَ سے بمعنی صاف، خالص جمع نَقَاءٌ (تَخَذَّ) دبلا ہونے کے سبب گوشت کا جھری دار ہونا۔

تَشْرِیْح: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ کے چہرے کی خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کا چہرہ آفتاب کی طرح چمکتا دکھتا ہے اس کے چہرے پر کوئی داغ دھبہ نہیں ہے۔

(۱۱) وَإِنِّي الْأَمْضَى الْهَمَّ عِنْدَ احْتِضَارِهِ بَعَوْ جَاءَ مَرْقَالٍ تَرُوْحٌ وَتَغْتَدِي

ترجمہ: ارادہ ہو جانے پر اس کو ایسی معتبرانہ چلنے والی اونٹنی کے ذریعہ ضرور پورا کرتا ہوں جو سب سے زیادہ دوڑنے والی ہے

اور شام و صبح پھرتی رہتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَمْضَى) مُضِيًّا سے اَمْضَى گزر جانا۔ مَضَى عَلَى الامر کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا، پورا کرنا۔ (الهِمُّ) ابتدائی عزم جمع هُمُومٌ (اِحْتِضَارٌ) باب افعال سے انا، حاضر ہونا (عَوَجَاءُ) عَوَج يَعْوُجُ عَوَجًا سے عَوَجَاءُ تیز ہونا (مِرْقَالٌ) تیز رفتار، تیز گام، کہتے ہیں جَمَلٌ مِرْقَالٌ وَ نَاقَةٌ مِرْقَالٌ (تَرُوُّحٌ) بوقت شام آمد (تَغْتَدِي) بوقت صبح۔ **تَشْرِيجٌ:** اگر کسی وقت میرا ارادہ سفر مقصود ہو جاتا ہے تو اس ارادہ کو ایک تیز روانگی کے ذریعہ پورا کر لیا کرتا ہوں۔

(۱۲) اَمُّونَ كَالْوِاحِ الْإِرَانِ نَصَاتُهَا عَلَى لَاحِبٍ كَأَنَّهُ ظَهْرُ بُرْجِدٍ تَرْجَمَةٌ: (وہ اونٹنی) ٹھوکر کھانے سے محفوظ، بڑے صندوق کے تختوں کی طرح (سپاٹ سینہ اور چوڑی کمر والی) ہے۔ میں نے اسے ایک ایسے وسیع راستہ پر دوڑایا جو دھاری دار کھلی کی پشت کی طرح تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَمُّونَ) بے خطر سواری جمع اَمُّونُ (الْوِاحِ) لَوْحٌ کی جمع ہر چوڑی چھٹی چیز، تختی، پلیٹ (قرآن پاک میں ہے "وَكُنْتُمْ فِي الْوِاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ") (الْإِرَانِ) جنگل تیل، تابوت، بڑے صندوق جمع اَرْنٌ (نَصَاتٌ) چلانے کے لئے زجر کرنا، دوڑانا (لَاحِبٌ) کھلا اور واضح راستہ، مفرد لَحْبٌ (ظَهْرُ) بالائی حصہ، پشت، کمر، پیٹھ (بُرْجِدٌ) دھاری دار موٹی چادر جمع بَرَجِدٌ

تَشْرِيجٌ: وسیع راستہ کو دھاری دار چادر کے سیدھے رخ سے تشبیہ دے کر اپنی تجربہ کاری اور راستوں سے واقفیت کو بیان کیا ہے اس لئے کہ راستہ جب مختلف اور کثیر سڑکوں پر مشتمل ہو جیسا کہ اس کو مخطط چادر سے تشبیہ دینے سے معلوم ہوتا ہے تو راغبیر کا ایسے راستہ پر سواری کو دوڑاتے ہوئے گزر جانا اور نہ بھٹکانا یقیناً اس کے کثرت اسفار اور راستوں سے واقفیت کی دلیل ہے۔

(۱۳) جُمَالِيَّةٌ وَجُنَاءٌ تَرْدِي كَانُهَا سَفْنَجَةٌ تَبْرِي لَأَزْعَرَ أَرْبِدٍ تَرْجَمَةٌ: (توت میں) اونٹ جیسی ہے بڑے کٹے جڑے کی ہے اس طرح دوڑتی ہے کہ گویا وہ ایک شترمرغی ہے جو خاکستری رنگ، کم بال والے شترمرغ کے سامنے آگئی ہے (شترمرغ مستی میں اس کا پیچھا کرتا ہے اور جس قدر وہ بھاگتا ہے اس سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ تیزی سے وہ شترمرغی دوڑتی ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جُمَالِيَّةٌ) جُمَالِيَّةٌ تندرست و توانا اونٹ کو کہتے ہیں۔ جُمَالِيَّةٌ اونٹ کی طرح طاقتور (وَجُنَاءٌ) گال، گال کا ابھر اہوا حصہ، مضبوط جڑے والی جمع وَجُنَاتٌ (تَرْدِي) لپکتی ہے (سَفْنَجَةٌ) مادہ شترمرغ (تسری) بَرِيٌّ مصدر سے مقابلہ کرنا، مٹی لگ جانا، گرد آلود ہونا (أَرْبِدٌ) زَعْرَ يَزْعُرُ زَعْرًا سے ازعر بمعنی بالوں اور پروں کا بدن پر کم ہونا اور بکھرا ہوا ہونا (أَرْبِدٌ) خاکستری رنگ (مُونَثٌ) دیکھا، جمع رُبْدٌ۔

تَشْرِيجٌ: اس شعر میں شاعر اپنی اونٹنی کی تیز روی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری اونٹنی کا کیا کہنا وہ تو طاقت اور مضبوطی میں اونٹ جیسا اور دوڑنے میں شترمرغ کی طرح تیز رفتار ہے گویا کہ اپنی اونٹنی کی مضبوطی کو اونٹ کے ساتھ اور تیز روی کو شترمرغ کے

ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(۱۴) تُبَارِي عِتَاقًا نَاجِيَاتٍ وَأَتْبَعْتُ وَظِيفًا فَوْقَ مَوْرِ مُعَبَّدٍ
تَرْجَمَةً: (وہ ناقہ) تیز رو اور اسیل اونٹنیوں سے (تیز رفتار میں) مقابلہ کرتی ہے اور (یاد رانحالیکہ) راہ جاری میں (پچھلے) قدم کو (اگلے) قدم پر برابر رکھتی جاتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تُبَارِي) مُبَارَاةً سے بمعنی مقابلہ کرنا (عِتَاقًا) جمع عُتَقَاءُ سے بمعنی اعلیٰ نسل اور تیز رفتار ہونا (نَاجِيَاتٍ) نَجِيَّةً کی جمع ہے بمعنی تیز رفتار اونٹنی (اَتْبَعْتُ) بمعنی قدم برابر رکھنا (وَظِيفًا) نِخْنے اور پنڈلی کا درمیانی حصہ یا پنڈلی کا اگلا حصہ (مَوْر) ہموار چلتا ہوا، راستہ (مُعَبَّد) تابعدار۔ طَرِيقُ الْمُعَبَّدُ ہموار راستہ، چالو سڑک۔

تَشْبِيْح: ناقہ کی اصالت اور تیز روی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ناقہ ہمیشہ دوسری اچھی نسل والی قوی اور چالاک اونٹنیوں پر مقابلہ میں غالب رہتی ہے اور چلتے ہوئے اس کا پچھلا قدم اگلے قدم کی جگہ پڑتا ہے جو تیز روی کی خاص علامت ہے۔

(۱۵) تَرَبَّعَتِ الْقُفَّيْنِ فِي الشَّوْلِ تَرْتَعِي حَدَائِقَ مَوْلِيَّ الْأَسْرَِةِ أَغِيدَ
تَرْجَمَةً: اس ناقہ نے موسم بہار مقام قُفَّيْن میں ایسی خشک تھن والی اونٹنیوں کے ہمراہ چرتے ہوئے گزارا جو اس وادی کے باغات میں چر رہی تھیں جس کی زمین (بوجہ سیرابی) نرم تھی اور سبزہ زار بارانِ دوم سے سیراب کئے جا چکے تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تَرَبَّعَتْ) موسم بہار کی گھاس کھانا۔ مصدر تَرْتَعِي سے (قُفَّيْنِ) مفرد قُفٍّ جمع قُفَّاتٍ بمعنی وادی (الشَّوْلِ) حمل یا وضع حمل کو سات آٹھ مہینے گزرنے کی وجہ سے جس اونٹنی کا دودھ خشک یا کم ہو جائے اسے شانیلہ کہتے ہیں۔ جمع شوائل (تَرْتَعِي) باب اِثْتَعَالِ ارْتِعَاءُ مصدر سے بمعنی چرنا (حَدَائِقَ) حَدِيقَةٌ کی جمع، باغ (مَوْلِيَّ) وَلِيٌّ سے اسم مفعول، جس پر سال کی دوسری بارش برس چکی ہو۔ (الْأَسْرَِةِ) سِرُّ الْأَرْضِ زمین کا اعلیٰ حصہ، عمدہ زمین کا ٹکڑا جمع اسْرَارٌ (أَغِيدَ) نازک اور پگھلا ہوا، تروتازہ درخت۔

تَشْبِيْح: یعنی وہ ناقہ تمام موسم بہار میں آزادی سے عمدہ سبزہ زاروں میں چرتی رہتی ہے جس کی وجہ سے نہایت موٹی قوی اور جاندار ہے فی الشَّوْلِ تَرْتَعِي النِّخ کی قید کا یہ فائدہ ہے کہ جب وہ اپنے ساتھ کی اونٹنیوں کو چرتے دیکھے گی تو اس میں چرنے کا زیادہ جذبہ پیدا ہوگا۔

(۱۶) تَرْيُعُ إِلَى صَوْتِ الْمُهِيبِ وَتَتَّقِي بِذِي خُصَلٍ رُوعَاتٍ أَكْلَفَ مُلْبِدٍ
تَرْجَمَةً: اپنے پکارنے والے چرواہے کی پکار کی طرف (فوراً) لوٹتی ہے (یعنی بڑی چوکنی ہے) اور عُنَابِی رنگ میلے کپلے مت اونٹ کے پریشان کن حملوں سے گچھے واردم کے ذریعہ بچتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تَرْيُعُ) رِيْعًا وَرِيُوْعًا: لوٹنا، واپس آنا (الْمُهِيبِ) اِهَابَةٌ سے اونٹوں کا رکھوالا، چرواہا (تَتَّقِي) یعنی

اتقی بالشی کسی چیز کے ذریعے اپنا بچاؤ کرنا (خُصِّلَ) خُصْلَةُ کی جمع بالوں کا گچھا، ذی حُصْل سے مراد گھنی دم والی (رَوْعَات) رَوْعَةُ کی جمع بمعنی حملہ (اُکْلَف) سرخ رنگ کا طاقور جو اس اونٹ، عُنَابِی رنگ (مُلْبِد) مست اونٹ یہاں شہوت کی مستی مراد ہے۔

تَشْهِیلُج: یعنی ناقہ اتنی سدھی ہوئی اور چوکی ہے کہ چرواہے کی آواز پر فوراً پہنچتی ہے اور مست اونٹ جب اس سے جفتی کھانا چاہتا ہے تو اپنی دم بیچ میں حائل کر لیتی ہے اور اس کو قابو نہیں پانے دیتی تاکہ حمل کی وجہ سے ضعیف نہ ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ غیر حاملہ ہونے کی وجہ سے اس ناقہ کے تمام قویٰ مجتمع ہیں اور بدن پر گوشت اور قوی ہے۔

(۱۷) کَانَ جَنَاحِي مُضْرَحِي تَكْنَفَا حِفَافِيهِ شُكَا فِي الْعَسِيبِ بِمَسْرَدٍ تَرْجَمَر: گویا کہ سفید گدھ کے دو بازو (اس اونٹنی کی) دم کی دونوں جانب ہو گئے ہیں اور دم کی ہڈی میں ستالی کے ذریعہ سی دیئے گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (جَنَاحِي) تشبیہ مفرد جناح بمعنی بازو، پہلو جمع اُجْنِحَة قرآن پاک میں ہے ”اُولٰٓئِیْ اُجْنِحُوْا مَثْنٰی و ثُلَاث و رُبَاع“ (مُضْرَحِي) شکر، لمبے بازو والا سفید گدھ (تَكْنَفُ) باب تَفَعَّل سے گھیرنا، حفاظت میں لینا۔ (حِفَافِي) تشبیہ جمع اُحِفَّة بمعنی دو جانبیں، دو کنارے (شُكَا) شُكَا سے بمعنی چپک جانا (لِیْکِنْ یٰہَا) ”شَكَ الْجِلْدُ بِالْمَحْرُزِ“ ستالی سے چمڑا سینا یعنی سینا معنی ہے۔ (الْعَسِيب) دم کی ہڈی یا دم پر بال اگنے کی جگہ (بِمَسْرَدٍ) جمع مَسْرَد بمعنی ستالی یعنی سلائی اور سوراخ کرنا آک۔

تَشْهِیلُج: ناقہ کے دم کے بالوں کی کثرت بیان کرنا مقصود ہے یعنی بال اس قدر گھنے اور کثیر ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرگس کے دو بازو دم کی ہڈی کی دائیں بائیں جانب ستالی سے چھید کر کے سی دیئے گئے ہیں۔

(۱۸) فَطَوْرًا بِهِ خَلْفَ الزَمِيلِ وَ تَارَةً عَلٰی حَشَفِ كَالشَّنِّ ذَاوٍ مُّجَدَّدٍ تَرْجَمَر: کبھی (وہ ناقہ) اس دم کو ردیف کے پیچھے (اپنے سرین پر) مارتی ہے اور کبھی اپنے سوکھے سمئے تھنوں پر جو پرانے مشکیزہ کی طرح ہیں یعنی ان کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (طَوْرًا) دفعہ (جیسے ایک دفعہ یا دو دفعہ) کبھی، کبھی ایسا کبھی ویسا، جمع: اطوار (خَلْفَ) خَلْفًا سے پیچھے سے پکڑنا یا مارنا (الزَمِيلُ) رفیق سفر، ردیف، پچھلا سوار (تَارَةً) کبھی، بعض اوقات، دفعہ، جمع تَارَات و تَمِیر (حَشَفَ) حَشَفَ یَحْشِفُ حَشْفًا بمعنی تھن کا خشک ہو کر سکڑ جانا۔ (الشَّنُّ) جمع شَنَّ، شَنَّ بمعنی پرانا مشکیزہ (ذَاوٍ) خشک (مُجَدَّدٍ) مقطوع اللبن تھن، حُشَف اور مُجَدَّد میں فرق اتنا ہے کہ دودھ خشک ہونے کی وجہ سے تھن سکڑ جائے تو حَشَف اور دودھ چھڑانے سے تھن خشک ہو جائے تو وہ مُجَدَّد کہلاتی ہے۔

تَشْهِیلُج: فرط نشاط سے دم ہلاتی ہوئی چلتی ہے۔ کبھی اوپر اٹھا کر سرین پر مارتی ہے اور کبھی اپنے پستان پر۔ دودھ سے خالی پستان

کو پرانے مشیزہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۱۹) لَهَا فِخْذَانُ اُكْمَلِ النَّحْضُ فِيمَا كَانَهُمَا بَابًا مُنِيفٍ مُمَرَّدٍ

تَرْجُمَةً: اس کی دو ایسی رانیں ہیں جن میں گوشت پر کر دیا گیا ہے۔ گویا کہ وہ دونوں (رانیں) چکنے، بلند محل کے دو دروازے ہیں۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (فِخْذَان) تشبیہ جمع افخاذ بمعنی ران (اُكْمَلِ) کَمَلًا سے اُكْمَلُ پورا کرنا، پر کرنا۔ (النَّحْضُ) جمع

نَحْضٌ وَنَحَاضٌ بمعنی گوشت، ٹھکا ہوا گوشت۔ (مُنِيفٌ) بلند و بالا قَصْرٌ مُنِيفٌ بلند و بالا محل (مُمَرَّد) مُرَد سے چکنا اور قرآن پاک میں ہے۔ ”صَرَّحَ مُمَرَّدًا مِنْ قَوَارِيرِ“

تَشْرِیح: رانوں کو ہر گوشت اور چوڑی چکلی ہونے میں قصر عالی کے دروازہ کے دو بازوؤں (یعنی دو پاٹ) سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۰) وَطَيَّ مَحَالٍ كَالْحَنِيِّ خُلُوفُهُ وَأَجْرَنَةً لُزَّتْ بِدَائِي مُنْصَدِّدٍ

تَرْجُمَةً: اس کی کمر کے مہرے پیچیدہ (گٹھے ہوتے ہیں) جن کی پسلیاں کمانوں کی طرح (خمیدہ) ہیں اور اس کی گردن کا اگلا حصہ گردن کے تہ بہ مہروں سے (مضبوطی کے ساتھ) چمٹا دیا گیا ہے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (طَيَّ) مصدر از باب ضرب، بمعنی لپٹنا (مَحَالٌ) مفرد مُحَالَةٌ، پیٹھ کا مہرہ (حَنِيٌّ) مفرد حَنِيَّةٌ بمعنی کمان

(خُلُوفٌ) مفرد خُلْفٌ بمعنی پہلو کی پسلیاں (أَجْرَنَةٌ) مفرد جِرَانُث کی گردن کا اگلا حصہ (لُزَّتْ) مصدر لَزَّ بمعنی چپکنا (دَائِي) دَائِيَّة کی جمع، گردن (مُنْصَدِّدٌ) تہ بہ تہ۔

تَشْرِیح: ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ نہایت مضبوط اور پسلیاں کمانوں کی طرح کڑی اور خم دار ہیں۔ گردن نہایت مضبوطی کے ساتھ مہروں میں جڑی ہوئی ہے۔

(۲۱) كَانَ كِنَاسِي ضَالَةً يَكْنُفَانِهَا وَأَطْرَقَسِي تَحْتَ صُلْبٍ مُؤَيَّدٍ

تَرْجُمَةً: گویا جھڑ بیری کی (بنی ہوئی) ہرن کی دو خوابگاہوں نے اس ناقہ کو (دائیں بائیں جانب سے) گھیر لیا ہے اور خم دار کمانیں مضبوط پشت کے نیچے ہیں۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (كِنَاسِي) تشبیہ مفر، كِنَاسٌ، درختوں میں ہرن کی خوابگاہ، پناہ گاہ جمع كُنُسٌ وَ اَكْنَسَةٌ (ضَالَةً) جھڑ

بیری (يَكْنُفَانِ) تشبیہ مفرد كَنَفٌ مصدر كَنَفٌ سے احاطہ کرنا، گھیر لینا (أَطْرَقَسِي) کمان کا موڑ، ٹیڑھا کرنا (قَسِي) اور اَقْوَأَسُ یہ جمع ہیں القوس کے (مَذْكُورُوث) کمان (صُلْبٌ) سخت، مضبوط، طاقتور، کمر کی ریڑھ کی ہڈی (مَجَازً) اور یہاں یہی معنی مراد ہے جیسا

کہ قرآن پاک میں ہے۔ ”يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ“ (مُؤَيَّدٌ) اَيَّد سے مضبوط، طاقتور۔

تَشْرِیح: پشت نہایت مضبوط ہے اور اس کے نیچے پسلیاں خمیدہ کمانیں ہیں اور وسعت کی وجہ سے اس کے دونوں پہلو ہرنوں کی

دو خواب کا ہیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۲۲) لَهَا مِرْفَقَانِ افْتَلَانٍ كَأَنَّهَا تَمُرُّ بِسَلْمَى دَالِجٍ مُتَشَدِّدٍ
ترجمہ: اس ناکہ کی دو مضبوط کہنیاں پسلیوں سے اس قدر چمیدی ہیں گویا کہ وہ قوی ڈول والے کے دو ڈول لئے ہوئے گزر رہی ہے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (مِرْفَقَانِ) ثنیہ، مفرد مِرْفَقُ بمعنی کہنی، جمع مِرَافِقِ (افْتَلَانِ) ثنیہ واحد افْتَلَانُ بمعنی مضبوط، قوی (تَمُرُّ) مَرَّ یَمُرُّ مَرًّا و مَرُورًا و مَمَرًا سے واحد مَوْنُثْ غائب گزر رہی ہے (سَلْمَى) ثنیہ بمعنی ڈول مفرد سَلْمٌ (دَالِجٍ) باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل ڈول والا جمع دُلُج۔ (المُسَدَّدُ) سخت، مضبوط۔

ذِیْلُ شَرِیح: جب قوی انسان دو بھاری ڈول لے کر چلتا ہے تو اس کے ہاتھوں اور پہلوؤں کے درمیان کافی فاصلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ناکہ کی دونوں ٹانگیں پر گوشت ہونے کی وجہ سے فاصلے پر ہوتی ہیں۔

(۲۳) كَقَنْطَرَةِ الرَّوْمِيِّ اَقْسَمَ رَبُّهَا لَتُكْتَنَفَنَّ حَتَّى تُشَادَّ بِقَرْمَدٍ
ترجمہ: وہ اونٹنی رومی کے اس پل کی طرح (مضبوط) ہے جس کے مالک نے یہ قسم کھالی ہو کہ اس وقت تک اس کی ضرورت حفاظت کی جائے گی جب تک کہ اس کی لپائی چونہ سے کی جائے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (القَنْطَرَةُ) کمان نما ڈاٹ کا بل جمع قناطر (رَبُّ) باب نصر سے رَبًّا نگہداشت کرنا، مالک، اسم فاعل رابٌّ اور مفعول مَرْمُوثٌ ہے (لَتُكْتَنَفَنَّ) باب افعال سے اکتناف مصدر احاطہ کرنا/حفاظت کرنا (تُشَادَّ) شَادَّ سے وہ دیوار جو مضبوط کی جائے (قَرْمَدٍ) دیوار پر چوڑے سرخی کا پلاسٹر کرنا، ٹائل لگانا۔

ذِیْلُ شَرِیح: جب کہ مالک خود اس بل کی نگرانی کی قسم کھا چکا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی تعمیر نہایت مضبوط ہوگی۔ ناکہ کو ایسے پل سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۲۴) صُهَابِيَّةُ الْعُثْنُونِ مُوْجِدَةُ الْقَرَا بَعِيدَةُ وَخُدِ الرَّجُلِ مَوَارَةُ الْيَدِ
ترجمہ: اس کی ٹھوڑی کے نیچے کے بال سرخی مائل ہیں، کمر کی مضبوط ہے، لمبے قدم رکھنے والی تیز رفتار ہے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (صُهَابِيَّةُ) وہ سفیدی جو سرخی مائل ہو، صہابی اونٹ جو بہت سفید نہ ہو۔ (الْعُثْنُونِ) ٹھوڑی پر نیچے کی طرف اگے ہوئے بال، اونٹ اور بکرے کی ٹھوڑی کے نیچے بال جمع عُثَائِيسُ (المُوْجِدَةُ) مضبوط، پختہ، طاقتور (الْقَرَا) کمر، کمر کا بیچ جمع "قَرَوَانٌ وَاَقْرَاءٌ" (وَخُدِ) اونٹ کا لمبا قدم: جمع "وُخُوْدٌ" (مَوَارَةُ الْيَدِ) سبک اور تیز رفتار۔

ذِیْلُ شَرِیح: اونٹ کے ٹھوڑی کے بالوں میں سرخی اور سفیدی کے امتزاج کو بیان کر کے اس کے خوبصورتی اور اس کے تیز رفتاری کو بیان کرتا ہے۔

(۲۵) اُمِرْتُ يَدَاهَا فُتِلَ شَرْزٌ وَاَجْنَحْتُ لَهَا عَضْدَاهَا فِي سَقِيفٍ مُسْنَدٍ
ترجمہ: بھنوا دھا گاہنے کی طرح اس کے دونوں ہاتھ (گویا) مضبوط بٹ دیئے گئے ہیں اور اس کے دونوں بازو تہہ بہہ (اینٹوں والی) چھت میں جھکا کر لگا دیئے گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اُمْرُوْ) رسی کا مضبوط بننا جمع مِرْرٌ وَاَمْرَازٌ (فُتِلَ) فُتْلًا سے رسی، کوڑا وغیرہ کو بٹنا (شَرْز) ناہموار دھاگا (اَجْنَحْتُ) اَجْنَحَ الشَّيْءُ: جھکانا، مائل کرنا (عَضْدَاهَا) تشبیہ مفرد عَضْدٌ: بازو (سَقِيف) چھت جمع: سَقْفٌ (مُسْنَد) مضبوط۔

تَشْرِیح: جس تاگے کو الٹا بٹ دیا گیا ہو وہ نہایت مضبوط ہو جاتا ہے۔ ہر دو بازوئے ناقہ کو ایسے مضبوط دھاگے سے تشبیہ دی۔ اس کے اگلے دھڑ کو سقف مند سے تشبیہ دے کر بتایا کہ اس کا دھڑ ہر دو دست پر اس طرح ٹھہرا ہوا ہے جیسے ستونوں پر چھت۔ بازوؤں کے مفتول ہونے سے یہ غرض بھی ہے کہ وہ تہہ ہوتے ہونے کی وجہ سے سینہ کے اس سخت حصہ سے الگ رہیں گے جس پر اونٹ بیٹھتا ہے۔

(۲۶) جُنُوحٌ دِفَاقٌ عُنْدَكَ ثُمَّ اُفْرَعْتُ لَهَا كَيْفَ اَهَا فِي مُعَالِيٍّ مُصْعَدٍ
ترجمہ: (نشاط سے) ٹیزھی ہو کر چلتی ہے، اچھلنے کودنے والی، بڑے سر کی ہے پھر اس کے دونوں شانے بلند اونچی کمر میں ابھار کر لگا دیئے گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جُنُوحٌ) وہ اونٹنی جو جھوم جھوم کر چلے (دِفَاقٌ) کود کر چلنا مراد تیز رفتاری (عُنْدَكَ) بڑی سروالی (اُفْرَعْتُ) باب افعال مصدر افراغ بمعنی چڑھانا (مُعَالِيٍّ) باب مفاعلة سے صیغہ واحد مذکر اسم مفعول مَادَہ غُلُوٌّ اونچا کیا گیا مراد اونچی کمر سے (مُصْعَدٍ) ابھارا ہوا۔

تَشْرِیح: مستی اور نشاط کی حالت میں کود کر اور منہ موڑ کر چلنا قوت پر دال ہے جو ناقہ کی خوبی کی علامت ہے۔

(۲۷) كَأَنَّ غُلُوبَ النَّسْعِ فِي دَائِيَّاتِهَا مَوَارِدُ مِنْ خَلْقَاءَ فِي ظَهْرِ قَرْدَدٍ
ترجمہ: جگ کے نشانات اس ناقہ کی کمر کے جوڑوں میں اس چکنے پتھر کی نالیاں ہیں جو سخت زمین پر (پڑا) ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (غُلُوبٌ) جمع غَلَبٌ کی بمعنی دبانے یا کاٹنے کا نشان (النَّسْعُ) لمبے تسمے جن سے کجاووں یا پیٹیوں وغیرہ کو باندھا جاتا ہے۔ جمع اَنْسَاعٌ و نُسُوعٌ و نُسْعٌ یعنی جگ (دَائِيَّاتٌ) ذائبات کی جمع ہے بمعنی پسلیوں سے سینہ کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ، مرادی معنی پسلی ہے۔ (مَوَارِدُ) مورد کی جمع ہے۔ چھوٹی نالیاں (خَلْقَاءُ): هَضْبَةٌ خَلْقَاءُ ہے بمعنی چکنائیلہ، چکنا پتھر، (ظَهْرٌ) پیٹھ، مراد اوپر کا حصہ، ابھرا ہوا حصہ (الْقَرْدَدُ) سخت اونچی زمین۔

تَشْرِیح: جن تسموں سے کجاوہ کسا جاتا ہے ان کے نشانات کو پتھر کی نالیوں سے اور سپاٹ کمر کو چکنے پتھر سے اور جسم کو سخت زمین

سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۸) تُلَاقِيْ وَأَحْيَانًا تَبِيْنُ كَأَنَّهُمَا
تَرْجَمَةٌ: تنگ کے نشانات اس ناقد کے (چلنے میں) کبھی باہم مل جاتے ہیں (بند ہو جاتے ہیں) کبھی کھل جاتے ہیں گویا وہ لمبے پھٹے ہوئے کرتے کی سفید کلیاں ہیں۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (تُلَاقِيْ) تُلَاقِيَا: دو کا باہم ملنا (تَبِيْنُ) تَبَايَنًا سے ایک دوسرے سے الگ ہونا اور اگر مصدر بینونة سے ہو تو معنی جدا ہونا ہے۔ (بَسَائِقُ) مفرد بَنِيْقَةُ: گرتے کی کلی، گریبان (الْعَوْرَةُ) سفیدی جمع عُورَدُ (عُورُ) اَعْرُوشِ جمع ہے بمعنی سفید و تابناک (مُقَدَّدُ) پھٹا ہوا۔

تَشْبِيْحٌ: ناقد کے چلنے میں کھال کے کھینچنے اور ڈھیلا پڑنے سے وہ نشانات کبھی بند ہو جاتے ہیں اور کبھی جدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ پھٹی ہوئی قمیص کی کلیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جو کبھی ہوا سے مل جاتی ہیں اور کبھی الگ الگ ہو کر اڑنے لگتی ہیں کلی کی تخصیص اس لئے ہے کہ اس کا سرا بار یک اور نیچے کا حصہ وسیع ہوتا ہے اسی طرح مختلف تسمے جو کجاوے کے مختلف حصوں میں باندھے گئے ہیں وہ مجتمع ہو کر شکم پر ایک حلقہ میں آ ملے ہیں۔

(۲۹) وَأَتْلَعَ نَهَاضٍ إِذَا صَعَدَتْ بِهِ
تَرْجَمَةٌ: اس کی گردن لمبی اور بار بار اٹھنے والی ہے جب وہ ناقد (چلتے وقت) اس کو خوب اٹھا لیتی ہے تو وہ دریائے دجلہ میں رواں کشتی کے دنبالہ کی طرح معلوم ہوتی ہے۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (أَتْلَعُ) دراز گردن، دراز قامت (مَوْنُ) تَلْعَاءُ جمع: تَلْعُ (نَهَاضٍ) باب فَتَحَ سے بہت مستعد و متحرک، مستعدی کے ساتھ اٹھنا (صَعَدَ) چڑھنا، (سُكَّانُ) کشتی کھیلنے کا پتواری یعنی دُنْبَالِہ (البوصی) کشتیوں کی ایک قسم (دجلہ) عراق کی ایک بڑی نہر کا نام ہے۔ (مُصْعِدُ) اصعاد سے اسم فاعل چلنے والی۔

تَشْبِيْحٌ: لمبی اور سریع الحركت گردن کو رواں کشتی کے دنبالہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۰) وَجُمُجْمَةٌ مِثْلُ الْعَلَاةِ كَأَنَّمَا
تَرْجَمَةٌ: اور اس کی کھوپڑی پسند ان کے مانند (سخت) ہے گویا کہ اس کھوپڑی کا جوڑ سوہان (کے مانند سخت ہڈی) سے مل گیا ہے۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (الْجُمُجْمَةُ) کھوپڑی لکڑی کا بڑا پیالہ جمع: جُمُجْمُ و جَمَاجِم (عَلَاة) اہرن، جس پر لوہا کوٹا جاتا ہے، پسندان (وَعِي) وُعِيًا مصدر سے جڑ جانا (المُلْتَقَى) جوڑ (حرف) کنارہ، نوک جمع أَحْرُفُ (مَبْرُود) ریتی، دند یعنی سوہان۔

تَشْبِیْحٌ: کھوپڑی کو تختی اور مضبوطی میں لوہار کے گھن سے تشبیہ دی جس پر لوہا کوٹا جاتا ہے اور سر کے اس حصہ کو جس سے کھوپڑی ملی ہوئی ہے سوہان (ریتی) کے کناروں سے تختی میں اور دھاردار ہونے میں تشبیہ دی ہے۔

(۳۱) وَخَلَّدَ كَقِرْطَاسِ الشَّامِيِّ وَمِشْفَرٍ كَسَبْتِ الْيَمَانِي قَدُّهُ لَمْ يُحَرِّدْ
ترجمہ: اس کا رخسار شامی (کارگیر کے) کاغذ کے مانند (چکنا اور صاف) ہے اور اس کا ہونٹ یمنی (تاجر کی) نرمی کی طرح (نرم) ہے۔ جس کی تراش ٹیڑھی نہیں کی گئی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (خَلَّدَ) رخسار، گال (مذکر) مثل مشہور ہے تَوَكُّتُهُ عَلَى مِثْلِ خَلْدِ الْفَرَسِ "میں نے اسے ایک صاف اور سیدھے راستے پر چھوڑا جمع: أَخْلَدَهُ، وَخِلْدَادُ وَخِلْدَانُ: (قِرْطَاسٍ) قیف نما مزہا ہوا کاغذ (جس میں دانے وغیرہ رکھ کر دیتے ہیں) جمع قِرَاطِيس (مِشْفَر) اونٹ کا موٹا ہونٹ جمع: مِشْفَر (سَبْتِ) صاف کی ہوئی یا رنگی ہوئی کھال یعنی نرمی (قَدُّهُ) قَدُّ يَقْدُ قَدًّا سے لمبائی میں کاٹنا، لمبائی میں پھاڑنا۔ قرآن پاک میں ہے "وَقَدَّتْ قَوْمِيصُهُ مِنْ دُبُرٍ"۔ (حَرْدٌ) بمعنی ٹیڑھا کرنا۔
تَشْبِیْحٌ: شام میں کاغذ عمدہ بنتا تھا اس لئے رخسار کو قِرطاس سے تشبیہ دی اور ہونٹ کو سیدھے قطع کئے ہوئے یمنی چمڑے سے تشبیہ دی۔ یمن کا چمڑا مشہور تھا اس لئے اس کی تخصیص کی۔

(۳۲) وَعَيْنَانِ كَالْمَاوِيَتَيْنِ اسْتَكْتَا بِكَهْفِي حِجَا جِي صَخُورَةٍ قَلْبِ مُورِدٍ
ترجمہ: اور اس ناقد کی دونوں آنکھیں دو آئینوں کے مانند (چمک دار) ہیں جو پتھر کے یعنی پانی کے گڑھے والے پتھر کے (بنے ہوئے) استخوانہائے ابرو کے دو غاروں میں جا گزریں ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَاوِيَتَيْنِ) تشبیہ مفرد مَآوِیَۃ بمعنی شیشہ، آئینہ (اِسْتَكْتَا) باب استفعال سے مصدر اِسْتَكْتَا، قرار پکڑنا (كَهْفِي) تشبیہ مفرد کَہْف بمعنی پہاڑ کا بڑا غار، پہاڑ میں تراشا ہوا گھر جمع کُھُوف (غار چھوٹا ہوتا ہے اور کَہْف اس سے زیادہ وسیع ہوتا ہے) (حِجَا جِي) تشبیہ مفرد حِجَا ج بمعنی ابرو کی ہڈی، کنارہ، گوشہ جمع اَحْجَۃ (صَخُورَةٍ): پتھر کی چٹان جمع: صَخُورٌ، صَخُورٌ (المُورِدَہ) پانی کا گھاٹ

تَشْبِیْحٌ: آنکھوں کو آئینوں اور اس پانی سے جو پتھر کے گڑھے میں ہوتا ہے تابانی میں تشبیہ دی اور حلقہائے چشم کو غاروں سے اور ابرو کی ہڈیوں کو تختی میں پتھر سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۳) طُحُورَانِ عُوَّارِ الْقَدَى فَتَرَاهُمَا كَمَكْحُولَتِي مَذْعُورَةٍ اِمَّ فَرَقْدٍ
ترجمہ: (اس ناقد کی) دونوں آنکھیں (خس و خاشاک کو دفع کرنے والی ہیں) (جس کی وجہ سے وہ نہایت ستھری اور صاف ہیں) پس تو ان کو اس حال میں دیکھے گا کہ وہ بچہ والی (صیاد سے) خوف زدہ بقرہ و شیعہ کی دوسر گیس آنکھوں کی طرح (خوب صورت معلوم ہوتی) ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (طُحُورَان) تشبیہ باب فَتَح سے طَحْرُ: پھینکنا: دفعہ کرنا (عُورَان) جمع عَوَاوِرُ بمعنی خس و خاشاک، تنکا (الْقَذَى) باب ضرب سے مصدر قَذَبَا کسی چیز میں تنکے یا گرد پڑنا (مَكْحُولَتْنِی) تشبیہ مفرد مَكْحُولَةٌ: سرگیں آنکھیں (مَذْعُورَةٌ) مؤنث بمعنی خوف زدہ ذَعُورٌ مذکر (فَرَقْدٌ) پتھر اجمع فراقِد (اَمَّ فَرَقْدٌ) بچے والی نیل گائے۔

تَشْبِيْهِاتُ: ناقہ کی آنکھوں کو بقرہ و شیعہ کی آنکھوں سے تشبیہ دی اور مذعورۃ و ام فرقد کی قیود کا اضافہ کر کے مشبہ یہ میں حسن کا اضافہ کیا ہے۔ اس لئے کہ اس حالت خاص میں نیل گائے کی آنکھ میں ایک خاص چمک اور تیز نگاہ ہوتی ہے اور بچے کی حفاظت کے لئے سب سے زیادہ محتاط نظروں سے دیکھتی ہے۔

(۳۴) وَصَادِقًا سَمِعَ التَّوَجُّسَ لِلشُّرَى لِهَجْسٍ خَفِيِّ أَوَّلِ صَوْتٍ مُنْدَدٍ
ترجمہ: اس ناقہ کے دوایسے کان ہیں جو رات کے چلتے وقت کھسکساہٹ سننے کے اندر (نہایت) سچے ہیں خواہ آہستہ آواز ہو یا زور کی۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (تَوَجُّسَ) ہلکی آواز کو کان لگا کر سننے کی کوشش کرنا، کھسکساہٹ (الشُّرَى) رات کا سفر یعنی رات کے وقت چلنا (مؤنث و مذکر دونوں طرح مستعمل ہے) (لِهَجْسٍ) ہلکی آواز جو سنائی دے مگر سمجھی نہ جائے۔ (مُنْدَدٍ) اونچی آواز۔

تَشْبِيْهِاتُ: ناقہ کانوں کی سچی ہے یعنی بہت جلد ہر قسم کی آواز سمجھ سکتی ہے یعنی بڑی حاضر حواس ہے۔

(۳۵) مُؤَلَّتَانِ تَعْرِفُ الْعَتَقَ فِيهِمَا كَسَامِعَتِي شَاقٍ بِحَوْمَلٍ مُفْرَدٍ
ترجمہ: اس کے دونوں کان باریک نوکدار ہیں جن میں تو آثار عمرگی نسل معلوم کر لے گا اور وہ مقام حومل کے یکہ و تنہا نر گاؤں کے کانوں کے مثل ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (مُؤَلَّتَانِ) تشبیہ مفرد مؤلّۃ مصدر تَلَّیْل سے بمعنی تیز کرنا، نوکیلا بنانا (الْعَتَقُ) نفیس و عمدہ ہونا (سَامِعَتْنِی) تشبیہ مفرد سَامِعَةٌ: سامع کی مؤنث کان جمع: سَوَامِعُ (شَاقٍ) بکری، ہرن، جنگلی نیل۔

تَشْبِيْهِاتُ: نر گاؤں خصوصاً جب کہ وہ تنہا ہو معمولی سی آہٹ کو سن لیتا ہے اسی طرح وہ ناقہ ہر وقت چوکنی اور ہوشیار رہتی ہے۔

(۳۶) وَأَرَوْعُ نَبَاضٌ أَحَدٌ مُلْمَلَمٌ كَمِرْدَاةٍ صَخْرٍ فِي صَفِيحٍ مُصَمَّدٍ
ترجمہ: اس کا دل ذکی، تیز حرکت، ہلکا اور سریع، سخت و قوی ہے۔ جیسے چوڑے پتھروں میں پتھر کا (بنا ہوا) ایک سنگ شکن اوزار ہو۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (أَرَوْعُ) جمع: رَوْعٌ مجھدار، ذکی، بہت شاندار یہ قلبٌ مخدوف کی صفت ہے اور شعر میں آگے بھی تمام صفات قلب ہی کی ہیں۔ (نَبَاضٌ) تیز حرکت (أَحَدٌ) ایسا چمکانا، جسے پکڑا نہ جاسکے۔ (مُلْمَلَمٌ) ٹھوس/گول (مِرْدَاةٌ) چٹان، وہ سخت چٹان جس پر رکھ کر دوسرے پتھر توڑے جاتے۔ (صَخْرٍ) پتھر کی چٹان مفرد صَخْرَةٌ (صَفِيحٍ) پتھر کی سل جمع: صَفَائِيحُ

(مُصَمَّد) ٹھوس و سخت۔

تَشْرِیْح: ناکہ کے دل کو مضبوطی میں سنگ شکن پتھر سے اور اس کی چوڑی اور مضبوط پسلیوں کو پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۷) وَأَعْلَمُ مَخْرُوتٌ مِنَ الْأَنْفِ مَارِنٌ عَتِيقٌ مَتًى تَرْجُمُ بِهِ الْأَرْضُ تَزْدَدُ تَرْجُمًا: اس ناکہ کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہے۔ ناک کا بانسہ جھدا ہوا ہے۔ ایسی اصیل ہے جب ناک زمین پر مارتی ہے (سو گھتی ہے) تو زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔

حَلّ عبارت: (أَعْلَمُ) عَلَمَاءُ جمع عَلَمٌ جس کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔ (مَخْرُوت) جس کا کان، ناک یا ہونٹ چھیدا ہوا ہو، پھٹا ہوا ہو۔ (مَارِنٌ) ناک کا نرم کنارہ جمع: مَوَارِنُ (عَتِيقٌ) اوپچی ذات کا اصیل، (تَرْجُمُ) رَجْمُ مصدر سے اصل معنی تو سنگ باری ہے لیکن یہاں ہاضمیر انف کی طرف لوٹ رہی ہے اسی لئے ناک مارنا مراد لیئے یعنی جب ناک زمین پر مارتی ہے۔

تَشْرِیْح: سفر پیشہ اونٹ زمین کو سونگھ کر یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ پانی کس قدر دور ہے اگر پانی زیادہ دور ہوتا ہے تو رفتار تیز کر دیتے ہیں۔

(۳۸) وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تُرْقِلْ وَإِنْ شِئْتَ أَرْقَلْتُ مَخَافَةَ مَلُوءٍ مِنَ الْقَدِّ مُحْصَدٍ تَرْجُمًا: اگر تو چاہے (کہ وہ تیز نہ دوڑے) تو نہ بھاگے گی اور اگر تو چاہے (کہ وہ دوڑے) تو ایک مضبوط تسمے کے بنے ہوئے اور بنے ہوئے کوڑے کے خوف سے دوڑ کر چلے گی۔

حَلّ عبارت: (تُرْقِلْ) باب انفعال سے مصدر لِرْقَلَ بمعنی تیز دوڑنا (مَلُوءٍ) بروزن تَرْمِيٌّ از لُؤِي، یلوی مصدر لی: بٹنا (قَدٌّ) چوڑے کا تسمہ، کوڑا جمع: أَقْدٌ (مُحْصَدٍ) مصدر احصاء سے رسی کا بٹنا۔

تَشْرِیْح: بہت شائستہ ہے سوار کے قبضہ میں رہتی ہے۔ اس قدر تیز ہے کہ کوڑا مارنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا خوف ہی اس کو دوڑانے کے لئے کافی ہے۔

(۳۹) وَإِنْ شِئْتَ سَامَىٰ وَاسِطُ الْكُورِ رَاسِهَا وَعَامَتْ بَضْبُعَيْهَا نَجَاءَ الْخَفِيدِ تَرْجُمًا: اور اگر تو چاہے تو اس کا سر پالان کی اگلی لکڑی سے بلند ہو جائے گا اور اپنی دونوں بازوؤں کے ذریعہ شتر مرغ کی تیز روی کی طرح تیرے گی (تیز چلنے لگے گی)۔

حَلّ عبارت: (السَّامَىٰ) بلند، اونچا (وَاسِطُ الْكُورِ) پالان کا اگلا حصہ، جمع: أَوَاسِطُ (الْكُورِ) پالان (عَامَتْ) عَوَمًا سے عَامَتْ واحد مؤنث غائب بمعنی تیرے گی (بَضْبُعَيْ) شنیہ مفرد ضَبْعُ بمعنی بازو، بغل سے بازو کے آدھے حصے تک۔ (نَجَاءَ) تیز رفتاری (الْخَفِيدِ) شتر مرغ۔

تَشْرِیْح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی اونٹنی کی تیز رفتاری کو بیان کر رہا ہے کہ مقدم رعل سے سر کا بلند ہو جانا خاص تیز رفتاری کے

وقت ہوتا ہے۔

(۴۰) عَلَى مِثْلِهَا أَمْضِي إِذَا قَالَ صَاحِبِي: أَلَا لِيَتَنَبَّيْ أَفْدِيكَ مِنْهَا وَأَفْتَدِي تَرْجَمَةً: جب میرا سہمی یہ کہنے لگے کہ اے کاش اس مصیبت سے فدیہ دے کر میں تجھے چھڑا لیتا اور میں بھی چھوٹ جاتا تو اس جیسی ناقہ پر (سوار ہو کر) سفر کرتا ہوں۔

حَالٌ عِبَارَتٌ: (أَمْضِي، يَمْضِي، مُضِيًّا سے واحد متکلم بمعنی جاتا ہوں) (لَيْتَ) حرف تمنیٰ بمعنی کاش، عام طور پر ناممکن الحصول شئی کی تمنا کے لئے آتا ہے، جیسے (لَيْتَ الشَّيْبَابُ يَعُودَ) ممکن شئی کی تمنا کیلئے کم آتا ہے جیسے ”لَيْتَ الْمَسَافِرُ حَاضِرٌ“ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اگر اس کے ساتھ یا متکلم لگائی جائے تو کہا جائیگا: کَيْتَنِي جیسا کہ یہاں ہے (أَفْدَى) فَدَاءٌ، يَفْدِي، فَدَى وَفَدَا وَفَدَاءٌ سے بمعنی کسی کو مال کے بدلے قید وغیرہ سے چھڑانا۔

تَنْبِيْهٌ: سخت مصیبت میں ساتھی گھبرا اٹھتا ہے تو میں نہیں گھبراتا۔ بلکہ باہمت رہ کر ایسی اونٹنی کے ذریعہ سے سفر کرتا رہتا ہوں۔

(۴۱) وَجَاشَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ خَوْفًا وَخَالَهُ مُصَابًا وَكَوَّ أَمْسَى عَلَى غَيْرِ مَرْصِدٍ تَرْجَمَةً: (میں اس ناقہ کے ذریعہ اس وقت سفر کرتا ہوں جب کہ) خوف کی وجہ سے میرے رفیق کا دل ہل جائے اور اپنے آپ کو قریب ہلاک سمجھنے لگے اگر وہ غیر خطرناک راستہ پر چلے۔

حَالٌ عِبَارَتٌ: (جَاشَتْ) جوش مارنا، ابلنا، خوف کی وجہ سے کچھ منہ لو آنا، مراد دل کا دہل جانا۔ (خَالَ) باب فتح سے فعل ماضی واحد مذکر غائب بمعنی گمان کیا، سمجھا (مُصَابًا) مصیبت زدہ (أَمْسَى) شام کے وقت سفر کرنا، چلنا۔ (الْمَرْصِدُ) گھات لگانے کا راستہ یا جگہ جمع: مَرَاوِدُ۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”وَأَخْذُواهُمْ وَقَعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ“ تَنْبِيْهٌ: اس ناقہ پر سوار ہو کر ایسے خطرناک جنگل طے کر ڈالتا ہوں جنہیں دیکھ کر رفیق سفر گھبرا جائے اور اپنے آپ کو موت کے منہ میں سمجھتا ہو اگر چہ وہاں ڈاکوؤں کا کچھ خوف نہ ہو۔

(۴۲) إِذَا الْقَوْمُ قَالَوْا مَنْ فَتَى خِلْتُ أَنَّنِي غَنِيْتُ فَلَمْ أَكْسَلْ وَلَمْ أَتَبَلَّدْ تَرْجَمَةً: جب (بھی) قوم نے یہ پکارا کہ ”نو جوان کون ہے“ تو میں نے سمجھا کہ میں ہی مراد ہوں پھر نہ میں نے کامیابی کی اور نہ تردد۔

حَالٌ عِبَارَتٌ: (خِلْتُ) واحد متکلم میں سمجھا، گمان کیا۔ (أَكْسَلُ) کَسَلَ مصدر سے بمعنی سستی کرنا۔ (أَتَبَلَّدُ) يَتَبَلَّدُ تَبَلَّدًا۔ باب تفعّل سے بمعنی حیران ہونا، سوچ میں پڑنا، کند ذہن ہونا۔

تَنْبِيْهٌ: لفظ نو جوان سے قوم کو مقصود میں اپنے آپ ہی کو سمجھتا ہوں اس لئے کہ کوئی دوسرا اس خطاب کا مستحق ہی نہیں۔ پس جب کبھی قوم کسی حادثہ کے وقت اس لفظ کے ذریعہ پکارتی ہے فوراً مقصد سمجھ جاتا ہوں اور مدد کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔ ذرا بھی پس و

پیش نہیں کرتا۔ گویا کہ اس شعر میں اپنی بہادری کو بیان کر رہا ہے۔

(۴۳) اَحَلْتُ عَلَيْهَا بِالْقَطِيعِ فَاجْذَمْتُ وَقَدْ خَبَّ آلُ الْأَمْعَزِ الْمُتَوَقَّدِ
تَرْجَمَت: میں (قوم کی آوازن کر) کوڑا لے کر اس ناقہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ نہایت تیزی سے چلی جب کہ چمک دار سنگستان کا سراب موج زن تھا۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَحَلْتُ) مصدر احالة بمعنی متوجہ ہونا، اگرچہ ماضی ہے لیکن جواب شرط ہونے کی وجہ سے مضارع کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اِی الْوَجْهَ (الْقَطِيعُ) قسموں کو بٹ کر بنایا جانے والا (چھڑی نما) کوڑا جمع: قُطْعَانٌ وَقُطَاعٌ (اَجْذَمْتُ) باب افعال سے صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی رفتار تیز کرنا، تیزی سے چلی (خَبَّ) اضطراب، موجزن ہونا۔ (آلُ) ریت (الْأَمْعَزِ) جمع: اماعرُ سنگلاخ زمین (الْمُتَوَقَّدُ) مصدر باب تَفَعَّلَ سے تَوَقَّدَ، اسم فاعل بمعنی چمکدار۔

لَتَشْرِیْح: سورج کی تیز شعاعوں کی وجہ سے ریت آب متحرک معلوم ہوتا تھا۔ شدت گرما میں اپنی اور ناقہ کی بادیہ پیائی کا اظہار مقصود ہے۔

(۴۴) فَذَالَتْ كَمَا ذَالَتْ وَلَيْدَةُ مَجْلِسٍ تُرِي رَبَّهَا أَذْيَالَ سَحْلِ مُمَدَّدٍ
تَرْجَمَت: پس وہ ناقہ متبخرانہ انداز سے اس طرح چلی جیسے کہ مجلس کی وہ رقاصہ چلتی ہے جو سفید دراز چادر کے دامن (لٹکا کر) اپنے مالک کو دکھاتی ہو۔

حَلَّ عِبَارَت: (فَذَالَتْ) باب ضرب۔ ضرب سے صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی سٹکنا، اتراتے ہوئے چلنا، متبخرانہ چال چلنا (وَلَيْدَةُ) باندی جمع و لَوْد (وليدة المجلس) سے مراد وہ لڑکی جو رقاصہ ہو۔ (سَحْلُ) باریک سفید کپڑا جمع اسْحَالٌ وَ سُحُولٌ وَ سَحْلٌ (مُمَدَّد) لمبی دراز (أَذْيَالُ) ذیل کی جمع: کپڑے کا دامن۔

لَتَشْرِیْح: ناقہ کی رفتار کو رقاصہ کے کھروے سے تشبیہ دی ہے اور دراز دم کو چادر کے دامنوں سے۔ اس خاص قسم کے رقص میں جس کو کھروہ کہا جاتا ہے۔ رقاصہ پشواز کے دامن اٹھا اٹھا کر مختلف انداز سے ناظرین کو دکھاتی ہے۔ دوسرے مصرعہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(۴۵) وَلَسْتُ بِحَلَالِ التَّلَاعِ مَخَافَةً وَلَكِنْ مَتَى يَسْتَرْفِدُ الْقَوْمُ أَرْفِدُ
تَرْجَمَت: اور میں (کسی کے) خوف سے ٹیلوں پر فروکش ہونے والا نہیں ہوں مگر (بات یہ ہے کہ) جب قوم مجھ سے مدد مانگتی ہے تو میں (اس کو) مدد دیتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَت: (حَلَّ) جمع حَلَّ کی بمعنی رہائش اختیار کرنا، فروکش ہونا۔ (تَلَاعٌ) وَتَلَعٌ یہ جمع ہیں تَلَعَةٌ کی بمعنی بلند زمین، اونچا ٹیلہ، اوپر سے نیچے کو پانی بہنے کی جگہ (اَسْتَرْفِدُ) باب استفعال یَسْتَرْفِدُ صیغہ واحد مذکر غائب بمعنی مدد چاہنا، بخشش

چاہتا۔
تَنْجِمْ: یعنی مہمانوں کی ضیافت یا دشمنوں سے جنگ کرنے کے خوف سے میں کہیں نہیں چھپتا ہوں بلکہ قوم کی ہر اعانت کے لئے تیار ہوں خواہ ضیافت مہمانان ہو یا مقابلہ اعداء۔

(۴۶) فَإِنْ تَبَغْنِي فِي حَلَقَةِ الْقَوْمِ تَلْفَنِي وَإِنْ تَقْتَنِصْنِي فِي الْحَوَانِيتِ تَصْطِدْ تَرْجَمُ: اگر تو مجھ کو قوم کی مجلس میں ڈھونڈے گا تو مجھ کو (وہاں) پائے گا اور اگر شرابی بھٹیوں میں مجھ کو پکڑنا چاہے گا تو (وہاں بھی) پکڑ لے گا۔

حَلَقَةُ عِبَارَات: (تَبَغْنِي) مصدر بغی سے تلاش کرنا، طلب کرنا (الْحَلَقَةُ) مذکر خَلَقَ بمعنی جماعت انسان، لوگ، جمع خُلُق (تَلْفَنِي) الفاء مصدر سے بمعنی پانا، اتفاقاً ملنا (تَقْتَنِصْنِي) باب افتعال سے اقتناص مصدر بمعنی تلاش کرنا (حَوَانِيت) مفرد حَانُوْتُ شراب کی دکان، شراب کی بھٹی (صُطِدَ) پکڑنا۔

تَنْجِمْ: اپنے جامع جد و ہزل ہونے کو بیان کرتا ہے کہ مجالس قوم میں بھی میرا حصہ نمایاں ہوتا ہے اس لئے کہ صاحب حزم ورائے ہوں اور شراب خانے بھی مجھ سے آباد ہیں اس لئے کہ صاحب بذل و سخا اور پینے پلانے والا ہوں۔

(۴۷) وَإِنْ يَلْتَقِ الْحَيُّ الْجَمِيعُ تُلَاقِنِي إِلَى ذُرْوَةِ الْبَيْتِ الرَّفِيعِ الْمُصَمَّدِ تَرْجَمُ: اگر تمام قبیلہ (فخرنسی کے اظہار کے واسطے) مجتمع ہو تو مجھ کو تو ایسے حال میں پائے گا کہ میں شریف اور مقصود (نظر) خاندان کی بلندی سے نسبت رکھتا ہوں۔

حَلَقَةُ عِبَارَات: (يَلْتَقِ) باب افتعال مصدر التَّقَاءِ سے مل جانا، اجتماع، جیسے کہا جاتا ہے۔ التقاء الساكنين "ایک کلمہ میں دو ساکن حروف کا اجتماع (الذُرْوَةُ) چوٹی، بلندی جمع: ذُرًّا کہتے ہیں "هو في ذُرْوَةِ النَّسَبِ" وہ اعلیٰ نسب کا ہے (الرَّفِيع) اعلیٰ، عمدہ، نفیس (الْمُصَمَّد) مقصود، نظر

تَنْجِمْ: شرافت نسبی میں تمام قبیلہ قوم پر اپنی برتری کا اظہار مقصود ہے۔

(۴۸) نَدَامَايَ بِيضٌ كَالنَّجُومِ وَفَيْنَةُ تَرُوحُ عَلَيْنَا بَيْنَ بُرْدٍ وَمُجَسَّدِ تَرْجَمُ: میرے یاران جلسہ ستاروں کی طرح سفید (روشن رودوست) ہیں اور ایک مغنیہ ہے جو سرشام دھاری دار چادر اور زعفرانی کپڑوں میں (لبوس ہو کر) ہمارے پاس آتی ہے۔

حَلَقَةُ عِبَارَات: (نَدَامَايَ) یا متکلم کی جمع نَدَمَاء مفرد نَدِيم بمعنی ہم نشین دوست۔ (الْفَيْنَةُ) باندی۔ لیکن زیادہ تر استعمال بمعنی مغنیہ ہے اس کی جمع فَيَانِ آتی ہے، خادمہ، کنیز (تَرُوحُ) باب نصر سے رواجاً، شام کے وقت انا، بلا قید وقت آنے جانے کے لئے رَوَاح مستعمل ہے (الْبُرْدُ) اوڑھنے کی دھاری دار چادر، جمع: بُرَاد بُرْدُو بُرُود (مُجَسَّد) بدن سے لگا

ہوا پڑا جیسے بنیان یا کرتا جمع: مَجَاسِد۔

تَشْرِیْح: میرے ہم نشین نہایت با عزت اور شریف لوگ ہیں جن کے چہرے ستاروں کی مانند چمکتے ہیں اور ایک رقاصہ بھی شریک جلسہ رہتی ہے جو سرشام ہماری مجلس میں آتی ہے۔

(۴۹) رَحِيبٌ قَطَابُ الْجَيْبِ مِنْهَا رَقِيقَةٌ بِجَسِّ النَّدَامَى بَصَّةُ الْمُتَجَرِّدِ
ترجمہ: اس (رقاصہ) کے گریبان کا چاک وسیع ہے دوستوں کی چھیڑ چھاڑ کے وقت نرم خو ہے اس کے بدن کا پٹروں سے عریاں رہنے والا حصہ نرم و نازک ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (رَحِيب) کشادہ، وسیع جمع: رُحْبٌ مَوْنُث، رَحِيبَةٌ جمع: رَاْحَابٌ (قَطَاب) گریبان کے دونوں حصے کی ملنے کی جگہ (الرَّقِيقَةُ) مَوْنُث، مذکر رقیق بمعنی نرم خو، نازک و لطیف جمع: اَرِقَاءُ (جَسٌّ) ای مَسٌّ یعنی چھوٹا (بَصَّةٌ) معنی نرم و نازک (البَصُّ) بھرا ہوا ملائم جسم۔ (الْمُتَجَرِّدُ) تجرُّد سے برہنہ ہونا، پٹروں سے عریاں رہنے والا حصہ۔

تَشْرِیْح: نہایت خوش خلق ہے جب یا ران جلسہ مذاق کرتے ہیں تو کچھ خلقی نہیں کرتی ہے۔ بدن کا کھلا ہوا حصہ جب نرم ہے تو پٹروں میں ڈھکے چھپے اعضاء کا تو کیا ہی کہنا۔

(۵۰) إِذَا نَحْنُ قُلْنَا أَسْمِعِنَا أَتَبَرُّتْ لَنَا عَلَى رِسْلِهَا مَطْرُوقَةٌ لَمْ تَشَدِّ
ترجمہ: جب ہم اس سے کہتے ہیں کہ کچھ سناؤ تو وہ نہایت نرم رفتار سے نیچی نگاہیں کئے ہوئے، بغیر سختی کے ہمارے سامنے آتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (أَسْمِعِنَا) باب سَمِعَ سے صیغہ امر واحد مَوْنُث سے سناؤ (أَتَبَرُّتْ) مصدر ابرأ آگے بڑھنا، سامنے آنا (رِسْلٍ) مَوْنُث رِسْلَةٌ بمعنی نہایت نرم، صبر و توقف (مَطْرُوقَةٌ) جس میں نرمی اور ڈھیلا پن ہو۔ مراد نزاکت، اگر یہاں قاف کی بجائے فاء یعنی لفظ (مَطْرُوقَةٌ) ہو تو معنی ہوگا، نیلی آنکھوں والی اور اگر یہ لفظ (مَفْرُوقَةٌ) بجائے ط کے فاء ہو تو معنی ہوگا وہ نورت جو غیر مرد کو دیکھے۔ (تَشَدَّدُ) تشدد بخشی برتا۔

تَشْرِیْح: اس شعر کے ذریعے شاعر اس رقاصہ کی تعریف اور اس کی خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ نہایت باوقار اور شرمیلی ہے۔ شوخ و شنگ اور بے سلیقہ نہیں ہے۔

(۵۱) إِذَا رَجَعْتُ فِي صَوْتِهَا خِلْتُ صَوْتَهَا تَجَاوِبُ أَطَارٍ عَلَى رُبْعٍ رَدِي
ترجمہ: جب وہ اپنی آواز میں گنگنائی ہے تو تو اس کی آواز کو موسم ربیع کے پیدا شدہ مردہ بچہ پر چند اونٹنیوں کا مل کر رونا خیال کرے گا۔

حَلَّ عِبَارَت: (رَجَعْتُ) رَجَعَ گانا گانے یا بانسری بجانے یا ترنم سے کوئی چیز پڑھتے وقت حلق میں آواز گھمانا، یعنی

گنگنا (صَوْت) آواز، مراد گانا۔ (تَجَاوَبَ) ایک دوسرے کو جواب دینا (اَظَارَ) غیر کے بچے پر بہر بان ہونا واحد ظُنُو ہے۔
(رُبْع) وارکبا عُموم بہار میں پیدا ہونا والا اونٹ کا بچہ جمع: رباع (رَبْعِي) باب سَمِعَ سے مصدر رُكِّي بمعنی ہلاک ہونا۔
تَنْتِجُ: مغنیہ کی اس آواز کو جو وہ گلے میں گھماتی ہے ان اونٹیوں کی آواز سے تشبیہ دی ہے جو مل کر بچہ پر نوحہ کر رہی ہوں۔ چونکہ
ان اونٹیوں کی آواز میں نرمی اور حزن ہوگا لہذا یہ تشبیہ بلند ہے۔ اس قسم کی آواز بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں۔
چہ خوش باشد آواز نرم و حزین بگوش حریفان مست صُوح

(۵۲) وَمَا زَالَ تَشْرَابِي الْخُمُورَ وَلَكِنِّي وَبَيْعِي وَإِنْفَاقِي طَرِيفِي وَمُتَلَدِي
تَرْجَمَةٌ: میرا شراب پینا اور مزے اڑانا اور خود پیدا کردہ اور موروٹی مال کو بیچنا اور خرچ کرنا برابر جاری رہا۔
خَلَّ عِبَارَتٌ: (مازال) برابر، مسلسل (تَشْرَابِي) یا متکلم کا تَشْرَاب کا معنی، ڈٹ کر شراب پینا، (خُمُورٌ) خُمُر کی جمع
ہے بمعنی انگورو وغیرہ کا نشہ آورشی، شراب، ہر نشہ آور مشروب (لَذَّةٌ) مزہ، لطف اندوز ہونا، کیف و سرور، راحت۔ (طَرِيفٌ) تازہ تازہ
حاصل شدہ مال جمع: طُرُف و طَرَاف، اسی کا مقابل تَلِيدٌ اور تَالِدٌ ہے (مُتَلَدِي) موروٹی مال جمع: اَتْلَادٌ و تُلْدَا۔
تَنْتِجُ: اس شعر میں شاعر اپنی بے پناہ شراب نوشی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے اندر مے نوشی کے ساتھ ساتھ سخاوت
بھی ہے گویا کہ میرا بے دریغ مال خرچ کرنا میری سخاوت ہے۔

(۵۳) إِلَى أَنْ تَحَامَتَنِي الْعَشِيرَةُ كُلُّهَا وَأَفْرَدْتُ إِفْرَادَ الْبَعِيرِ الْمُعْبَدِ
تَرْجَمَةٌ: یہاں تک کہ تمام خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی اور میں خارش تار کول ملے ہوئے اونٹ کی طرح یکہ و تنہا کر دیا
گیا۔

خَلَّ عِبَارَتٌ: (تَحَامَتَ) مصدر تَحَامَى، الگ ہو جانا (الْعَشِيرَةُ) آل اولاد، قبیلہ، باپ کی طرف کے قریبی رشتہ دار،
ایک باپ کی اولاد، قرآن پاک میں ہے۔ ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ“ (البعیر) اونٹ یا اونٹنی جو سواری اور بار برداری کے
قابل ہو۔ جمع: اباعیر و اباعیران (المُعَبَّدُ) مُعَبَّد کا اصل لغوی معنی تو تابع دار، مغلوب کے ہے لیکن یہاں جب اس کو بعیر
کی صفت بنائیں گے یعنی (البعیر المُعَبَّد) تب اس کا معنی خارش اونٹ ہوگا۔

تَنْتِجُ: میری ہلاکی مے نوشی اور فضول خرچی کو دیکھ کر تمام خاندان نے میرا بایکٹ کر دیا اور میں خارش اونٹ کی طرح اس کے
پاس کوئی شتر آنے نہیں دیا جاتا بالکل اکیلا رہ گیا۔

(۵۴) رَأَيْتُ بَنِي غُبَرَاءَ لَا يُنْكِرُونَنِي وَلَا أَهْلُ هَذَاكَ الطَّرَافِ الْمُمَدَّدِ
تَرْجَمَةٌ: میں دیکھتا ہوں کہ فقراء (چونکہ میں ان پر احسان کرتا ہوں) اور ان بڑے خیموں کے باشندے (چونکہ وہ میری صحبت کو
مستقم خیال کرتے ہیں) مجھے اُوپر نہیں سمجھتے (بلکہ خوب جانتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بَنِي غُبَرَاءَ) غُرَبَاءُ، مَسَاكِينُ، فُقَرَاءُ، حَتَّى لَوْ (الطَّرَافُ) چُرے کا خیمہ، جَمْعُ طُرْفٍ وَاطْرِفَةٍ (مُمَدَّد) بڑے یعنی بڑے خیمے۔

تَشْرِیح: اگر خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی تو کیا مضائقہ ہے مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ تمام دنیا کے فقراء اور امراء مجھ سے واقف ہیں اور میری عزت کرتے ہیں۔

(۵۵) **أَلَا أَيُّهَا اللَّائِمِيُّ أَحْضَرُ الْوَعْيِ وَأَنْ أَشْهَدَ اللَّذَاتِ هَلْ أَنْتَ مُخْلَدِي؟**

ترجمہ: اے مجھے جنگ میں حاضر رہنے اور لذت میں موجود رہنے پر ملامت کرنے والے! ذرا سن (اگر میں ان باتوں سے باز آ جاؤں) تو کیا تو مجھے حیات جاودانی دے سکتا ہے؟

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْأَنَسِيُّ) لَامٌ، يَلُومُ، لَوْمًا، اسم فاعل لَانْمِ ملامت کرنے والا یا تنکلم کا۔ اگر باب کَرُم سے ہو تو لَوْمًا کا معنی ہوگا نچلے اور گھٹیا درجے کا ہونا، کم ظرف ہونا (الْوَعْيُ) جنگ، شور ہنگامہ، ہنگامہ خیز جنگ (مُخْلَدِي) مُخْلَدٌ کا معنی ہے جس پر دیر سے بڑھا پاتا جائے، چاق و چوبند بوڑھا آدمی۔ اگر خَلَدٌ مصدر سے ہو تو معنی ہمیشہ کی بقا دینا ہوگا۔

تَشْرِیح: جب کہ لڑائی اور لذت کے موقع پر نہ جانا بھی دوام حیات کا سبب نہیں بن سکتا تو پھر کیوں اس چند روزہ زندگی میں رزم اور بزم سے کنارہ کشی کی جائے لطف اور نام کیوں نہ حاصل کر لیا جائے۔

(۵۶) **فَإِنْ كُنْتَ لَا تَسْطِيعُ دَفْعَ مَنِيَّتِي فَدَعْ غَنِيَّ ابَادِرْهَا بِمَا مَلَكَتْ يَدِي**

ترجمہ: پس اگر تو میری موت نہیں ٹال سکتا تو میرا پیچھا چھوڑ۔ تاکہ مرنے سے قبل میں اپنے مال کو صرف کر ڈالوں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَنِيَّتِي) الْمَنِيَّةُ بمعنی موت، فیصلہ جمع مَنَایَا۔ یا تنکلم کا (ابَادِرْ) جلدی کرنا، مرادی معنی خرچ کرنا ہے۔
تَشْرِیح: جب کہ مال و دولت انسان کو مرنے سے نجات نہیں دلا سکتا تو پھر اس کا جمع کرنا فضول ہے انسان کو چاہئے کہ زندگانی عیش و عشرت سے بھر کرے۔

(۵۷) **وَلَوْ لَا ثَلَاثٌ هُنَّ مِنْ عَيْشَةِ الْفَتَى وَجَدَّكَ لَمْ أَحْفَلْ مَتَى قَامَ عُودِي**

ترجمہ: پس اگر وہ تین چیزیں نہ ہوتیں جو ایک (شریف) نوجوان کے واسطے باعث لذت ہیں تو تیرے نصیب کی قسم! مجھے اس کی کچھ پروا نہ ہوتی کہ میرے پرسان حال (میری زندگی سے مایوس ہو کر) کب (میری بالیں سے) اٹھ کھڑے ہوئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَيْشَةُ) از باب ضَرْبٍ سے عِيشَاوْ عَيْشَةٌ وَ مَعَاشًا بمعنی زندگی گزارنا، جینا "الْعَيْشَةُ" زندگی میں انسان کا حال (الْفَتَى) نوجوان (مرہقت اور رجولت کے درمیان کا) قرآن پاک میں ہے۔ "قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ" تثنیہ: فَتَيَانٍ وَفَتَوَانٍ جَمْعُ: فَتَيَانٍ، فَتِيَّةٌ مَوْنٌ، فَسَادٌ، جَمْعُ: فَتَيَاتٍ (جَدُّ) بانصیب ہونا، قسمت والا ہونا۔ (أَحْفَلْ) حَفْلٌ مصدر سے پرواہ کرنا (عُودٌ) پرسان حال۔

تَشْبِیْہٌ: اگر یہ لہذا نڈھلاش (جو آئندہ اشعار میں مذکور ہیں) نہ ہوتے تو مجھے اپنے مرنے کی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ محض انہی تین چیزوں کے آسرے پر زندگانی ہے۔

(۵۸) **فَمِنْهُمْ سَبْقِي الْعَاذِلَاتِ بِشَرْبَةٍ كُمَيْتٍ مَتَى مَا تَعْلُ بِالمَاءِ تُزْبِدُ**
تَرْجُمَةٌ: منجملہ ان تین (چیزوں) کے (ایک تو) ملامت کروں (کی بیداری) سے قبل میرا ایسی سرخ سیاہی مائل شراب اڑا جانا ہے (جو اس قدر تند اور تیز ہے) کہ جب اس میں پانی ملایا جائے تو جھاگ دینے لگے۔
حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (سَبْقِي) پہلے، قبل (الْعَاذِلَاتِ) عاذلہ کی جمع ہے ملامت گر عورت۔ (شَرْبَةٍ) ایک گھونٹ، ایک دفعہ کا پینا (كُمَيْتٍ) سرخ سیاہی مائل شراب۔ جمع: کُمْتُ (تَعْلُ) ملایا جائے (تُزْبِدُ) جھاگ آنا۔
تَشْبِیْہٌ:

(۵۹) **وَكِرِّي إِذَا نَادَى الْمُصَافِ مُجَنَّبًا كِسِيدِ الْغَصَى بَكْهَتَهُ الْمُتَوَرِّدِ**
تَرْجُمَةٌ: (دوسرا امر جو میری زندگی کا سہارا ہے) جب کوئی مظلوم مدد کے لئے پکارے تو ایک فراخ گام گھوڑے کو (اس مظلوم کی جانب بغرض حمایت) میرا پھیر لینا ہے جو اس بھیڑیے کی طرح (تیز رو) ہے جو درخت غصا کے نیچے رہتا ہو (اور جو شدت پیاس میں پانی پینے کے لئے) گھاٹ پر اترنے والا ہو اور جس کو تو نے ہل کا در دیا ہو۔
حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (کِرِّي) باب نَصْرَ سے کُرَّ الوُثَانَا، لَوْثَا (مُصَافٍ) مصیبت زدہ / دشمن کے زرعے میں آیا ہوا (مُجَنَّبًا) اگر مُجَنَّبٌ جَنَبِۃ سے ہو تو معنی ہوگا، لگام سے کھینچا جائیو لا گھوڑا۔ (الْمُجَنَّبَةُ) فوج کا ہر اول دستہ، اور اگر مُجَنَّبٌ یعنی ”جیم“ کے بجائے ”حا“ ہو تو معنی وہ گھوڑا جس کے اگلے قدم میں ایسا جھکاؤ ہوتا ہے جس سے اس کی رفتار بڑھتی ہے (سِید) بھیڑیا، جمع: سِیدَان (بَكْهَتَهُ) ڈانٹنا، لگا کر نا، ہل کا رو دینا (الْغَصَى) جھاؤ کا درخت جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے (الْمُتَوَرِّدِ) وُرُود سے پانی پر پہنچنے کا راستہ پانی کا گھاٹ۔

تَشْبِیْہٌ: درخت غصا کے نیچے رہنے والا بھیڑیا پہلے ہی بڑا تیز و تند اور خوفناک ہوتا ہے۔ مزید برآں بحالتِ تَشْبِیْہِ گھاٹ پر جاتے ہوئے اس کو ہل کا رو دیا گیا ہو تو اس کی تیز رفتاری کا کیا ٹھکانا ہوگا ایسے تیز رفتار بھیڑیے سے گھوڑے کو تیز روی میں تشبیہ دی ہے۔ یعنی بجعلت تمام ایسے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس مظلوم کی حمایت کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔

(۶۰) **وَتَقْصِيرُ يَوْمِ الدَّجْنِ وَالدَّجْنُ مُعْجَبٌ تَحْتَ الظَّرَافِ الْمُعَمَّدِ**
تَرْجُمَةٌ: (تیسری چیز جو جینے کا سہارا ہے) ابرو باراں کے دن کو اس حالت میں کہ (آشفہ دلوں کو وہ) بارش خوب بھاتی ہو ایک حسین نازک اندام محبوبہ کے ذریعہ بلند خیمہ کے نیچے کوتاہ کر دینا ہے۔

حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (تَقْصِيرُ) کوتاہی عیب، جمع: تَقْصِیْرَات (الدَّجْنِ) چاروں طرف چھائی ہوئی گھٹا اور بارش، جمع:

دَحَّان (مُعْجَب) پسند آنے والا، قابلِ تعجب، حیرت انگیز (بَهْكَتَةً) نازک اندام عورت (الطَّرَاف) چمڑے کا خیمہ۔ جمع طُرُفٌ (المُعَمَّد) بمعنی (المُعَمَّوْدُ) اونچے ستون۔ طراف کی صفت بنا کر اس کا معنی کریں گے۔ بلند خیمہ۔

تَشْرِیْح: دن کو کوتاہ کرنا بایں معنی ہے کہ لذت و سرور میں دن کا پتہ نہیں چلتا گویا صبح سے شام ملی ہوئی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے

ایام مصیبت کے تو کالے نہیں کنتے
دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے؟

(۶۱) كَأَنَّ الْبُرَيْنَ وَالذَّمَالِيحَ عُيِّلَتْ عَلَى عَشْرِ أَوْخُرُوعٍ لَمْ يُخْصَدِ تَرْجَمَةٌ: (محبو باس قدر نازک اندام ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں میں زیورات دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ) گویا پازیب اور بازو بند بن ترشے مدار یا ارند پر لٹکا دیئے گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْبُرَيْن) مفرد، بُرَّة، وہ زیورات جو حلقہ دار ہو جیسے پازیب اور نگن وغیرہ۔ (الذَّمَالِيحُ) دُمْلُح کی جمع ہے بمعنی بازو بند (عُلَّقَ) کسی چیز کو دوسری چیز میں اٹکانا، لٹکانا (عُشْرِ) درخت آک یا مدار (خُرُوعِ) (۱) ارند کا درخت (۲) ہر کمزور یودا جو مڑ جائے۔ (يُخْصَدُ) خَصْدَ سے مجہول کا ثنا، تراشا۔

تَشْرِیْح: اس کے ہاتھ پیرزاکت میں مدار اور ارند کی نرم شاخوں کی طرح ہیں۔ لم مخصد کی قید اس لئے لگائی کہ شاخیں چھٹ جانے کے بعد درخت میں پہلی سی نرمی چمک اور ضخامت باقی نہیں رہتی۔

(۶۲) كَرِيمٍ يُرَوِّي نَفْسَهُ فِي حَيَاتِهِ سَتَعْلَمُ إِنَّ مُتَنَا غَدًا أَيْنَا الصَّدي تَرْجَمَةٌ: میں ایک ایسا بھلا آدمی ہوں جو اپنے آپ کو اپنی زندگی میں (شراب سے) سیراب کرتا ہے (اے ملامت گرا!) اگر ہم کل کو مرے تو عنقریب تو جان لے گا کہ ہم میں سے (درحقیقت) کون پیا سا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يُرَوِّي) سیر ہونا، سیراب ہونا (الصَّدي) باب (س) سے صدی سخت پیا سی جمع اَصْدَاء۔ تَشْرِیْح: یعنی ہم سیراب ہو کر مریں گے اور ہماری نیت تیری طرح ڈانوا ڈول نہ ہوگی۔ اردو کا کیا خوب شعر ہے۔

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

(۶۳) أَرَى قَبْرَ نَحَّامٍ بِخَيْلٍ بِمَالِهِ كَقَبْرِ غَوِيٍّ فِي الْبَطَالَةِ مُفْسِدٍ تَرْجَمَةٌ: میں کنجوس اپنے مال پر بخل کرنے والے کی قبر، گمراہ و ناشاطہ (اور) اپنے مال کو بگاڑنے والے (انسان) کی قبر کے مثل دیکھتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (سُحَام) بخیل آدمی (سُحِيل) کنجوس (عَوَى) گراہ (البطالة) بیکار، بے روزگار، لہو و نشاط (مُفْسِد) فساد سے مال کو بگاڑنے والا قرآن پاک میں ہے۔ ”ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ“
تَشْرِیح: مرنے کے بعد جب کہ دونوں کی قبر کا یکساں حال ہے تو پھر بخل سے کیا فائدہ؟ اور مال کو شراب نوشی اور مہمانوں کی ضیافت وغیرہ میں کیوں نہ صرف کر دیا جائے

(۶۴) تَرَى جُثُوتَيْنِ مِنْ تُرَابٍ عَلَيْهِمَا صَفَائِحُ صُمٍّ مِنْ صَفِيحٍ مُنْصَدٍ
ترجمہ: (ان دونوں کے مرنے کے بعد) تو مٹی کے دو ڈھیر دیکھے گا جن پر پتھر کی چوڑی چمکی سلون میں سے کچھ ٹھوس اور سخت سلیں اور پتھر رکھی ہوتی ہوں گی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جُثُوتَيْنِ) تشنیع جمع جُثَى وَجَثَى، مٹی کا ڈھیر، قبر (صَفَائِحُ) صَفِيحَة کی جمع ہے بمعنی پتھر وغیرہ کی سل (صُمٍّ) اصم کی جمع ہے بمعنی اصم الجسم جسم کا ٹھوس اور سخت ہونا (مُنْصَدٍ) بآرتیب، تہ بہ تہ، اوپر تلے۔
تَشْرِیح: مرنے کے بعد بخیل اور سخی میں کوئی امتیاز نہیں۔ دونوں کی قبریں یکساں حالت میں ہوتی ہیں اس لئے بخل کر کے مال جوڑنے سے کیا فائدہ؟ بخیل کی قبر پر بھی پتھر ہی ہوں گے۔ سونے چاندی کی سلیں تو ہونے سے رہیں۔

(۶۵) أَرَى الْمَوْتَ يَعْتَامُ الْكِرَامَ وَيَصْطَفِي عَقِيلَةَ مَالِ الْفَاحِشِ الْمُتَشَدِّدِ
ترجمہ: میں دیکھتا ہوں کہ موت سخی لوگوں (کی جان) کو (فنا کے لئے) منتخب کرتی ہے اور سخت بخیل آدمی کے نفیس مال کو (چھانٹ چھانٹ کر) فنا کرتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَعْتَامُ) از باب اعتال مصدر اِغْتِيَامٌ سے بمعنی چننا (الكرام) کریم سے بمعنی فیاض، سخی (عَقِيلَة) بمعنی پردہ نشین عورت لیکن جب لفظ مال کے ساتھ آجائے تو بمعنی عمدہ اور نفیس مال (الْفَاحِشُ) سخت، زبردست (الْمُتَشَدِّدُ) بخیل۔

تَشْرِیح: یعنی سخی کے پاس صرف جان ہے اس لئے موت اس کی جان ہی سستی ہے اور سخی کو جان دینے میں بھی کوئی عذر نہیں ہو سکتا ہاں بخیل کو جان سے زیادہ مال پیارا ہے۔ تو گو موت اس کی جان کو بھی نہ چھوڑے گی مگر زندگی میں ہی اس کے نفیس مال کو فنا کر کے اس کو جان کنی سے بھی زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے۔ اب دیکھ لو راحت میں کون ہے اور رنج میں کون؟ بعض شارحین نے شعر کا مطلب یہ بیان کیا ہے سخی کو جان عزیز ہے اور بخیل کو مال۔ موت ہر ایک کی عزیز چیز کو چھین لیتی ہے۔ زور زنی نے یہ توجیہ کی ہے کہ موت سخی کی جان کو فنا کے لئے اور بخیل کے مال کو موت کے بعد باقی رہ جانے کے لئے منتخب کرتی ہے۔

(۶۶) أَرَى الْعَيْشَ كَنْزًا نَاقِصًا كُلَّ لَيْلَةٍ وَمَا تَنْقُصُ الْأَيَّامُ وَالذَّهْرُ يَنْفَدُ
ترجمہ: میں زندگی کو ایک ایسا خزانہ سمجھتا ہوں جو ہر شب (کچھ نہ کچھ) گھٹتا رہتا ہے اور زمانہ اور (دور) ایام جس چیز کو گھٹاتا

رہے وہ (ایک روز ضرور) فنا ہو جائیگی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (العِش) زندگی (کُنْزاً) زمین میں دبا ہوا مال، مدفون خزانہ جمع: کُنْزٌ (التَّهَر) زمانہ دراز۔ جمع: اَکْثَرُو دُھُوْرٌ۔

تَشْبِیْح: عمر ناقابل بقا چیز ہے۔ یعنی زندگی ایک ایسے ناقابل بقا خزانے کی طرح ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گھٹتا رہتا ہے جیسے اس خزانہ کے لئے کوئی بقا پیشگی نہیں ہے اسی طرح عمر بھی باقی رہنے والی چیز نہیں ہے تو پھر بخل کر نیکی کیا ضرورت ہے۔

(۶۷) لَعْمُرُکَ اِنَّ الْمَوْتَ مَا اَخْطَا الْفَتٰی لَکَالطَّوْلِ الْمُرْخٰی وَکُنْیَاہُ بِالْبَیْدِ تَرْجَمٌ: تیری جان کی قسم! بے شبہ موت جو ان سے خطا کرنے کے زمانہ میں ڈھیلی رسی کی طرح ہے اور در انحالیکہ اس کے دونوں کنارے (کھینچ لینے والے شخص کے) ہاتھ میں ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (لَطْوِل) جانوروں کو باندھ کر چرانے کی لمبی رسی (الْمُرْخٰی) ارخی مصدر سے ڈھیلا کرنا۔ طَوِلِ الْمُرْخٰی کا معنی ہوگا ڈھیلی رسی (کُنْیَاہُ) دونوں کنارے نسیا العجیل رسی کے دونوں کنارے۔

تَشْبِیْح: زندگی ایک مہلت اور ڈھیل کا زمانہ ہے جس میں ہر وقت موت کا کھکا لگا ہوا ہے جیسے کسی چوپایہ کے پاؤں میں رتی باندھ کر چر اگاہ میں چھوڑ دیا جائے اور رتی کے دونوں کنارے ہاتھوں میں پکڑ لئے جائیں۔ جس کے ذریعے ہر وقت اس کو چرنے سے باز رکھا جاسکتا ہے۔

(۶۸) یَلُوْمٌ وَمَا اَذْرِیْ عَلَامٌ یَلُوْمُنِیْ کَمَا لَا مَنٰی فِی الْحَیِّ قُرْطٌ بَنُ اَعْبُدِ تَرْجَمٌ: وہ مالک مجھے ملامت کرتا رہتا ہے جیسا کہ (ایک مرتبہ) اَعْبُد کے بیٹے قُرْط نے قبیلہ میں مجھ کو ملامت کی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کس بنا پر مجھے ملامت کرتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (یَلُوْمٌ) لَام، یَلُوْمٌ سے صیغہ واحد مذکر غائب بمعنی ملامت کرنا (عَلَامٌ) اصل میں عَلٰی۔ مَا ہے بمعنی کس بات پر، کس وجہ سے (الْحَیُّ) قوم، قبیلہ، جمع: اَحْبَاءٌ۔

تَشْبِیْح: شاعر اس شعر میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ اَعْبُد کے بیٹے قُرْط نے جو قبیلہ میں میری ملامت کی ہے وہ ملامت اور شکایت مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کیونکہ وہ ہر وقت مجھے ملامت کرتا رہتا ہے۔ لیکن اس مرتبہ کس وجہ سے کی، جب کوئی وجہ نہیں تو ملامت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

(۶۹) فَمَالِیْ اُرَاْنِیْ وَابْنِ عَوِّیْ مَالِکَا مَتٰی اَدْنُ مِنْہُ یَنْسَا عَنِّیْ وَیَبْعُدِ تَرْجَمٌ: (جب کہ دنیاوی زندگی چند روزہ ہے) تو مجھے کیا ہو گیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے چچا زاد بھائی مالک کو (اس حالت میں) دیکھتا ہوں کہ میں جتنا اس سے قریب ہوتا ہوں اسی قدر وہ مجھ سے الگ ہوتا جاتا ہے اور دور بھاگتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اُنُّ) دَنَا، يَدْنُو، دُنُوًّا وَدَنَاوَةً سے واحد متکلم بمعنی قریب ہوتا، یعنی قریب ہوتا ہوں۔ جمع دُنَاةٌ (یَنَّا) از باب فتح مصدر النّای دور ہونا، الگ ہونا (یَبْعُدُ) باب فتح سے بعد بمعنی دور ہونا۔ یَبْعُدُ جمع بَعْدَ آء۔
تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنے چچا زاد بھائی مالک سے شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے بھائی چند روزہ زندگی ہے اور دنیا فانی ہے۔ تو پھر یہ دوری اور لڑائی جھگڑا مناسب نہیں۔

(۷۰) وَأَيَّاسُنِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ طَلَبْتُهُ كَأَنَّا وَضَعْنَاهُ إِلَى رَمْسٍ مُلْحَدٍ
ترجمہ: اس (مالک) نے ہر اس بھلائی سے مجھے مایوس کر دیا جو میں نے اس سے چاہی تو گویا کہ ہم نے اسے مردے کی قبر میں دفن کر دیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَأْسَى) ماخوذ از يأس بمعنی ناامیدی (رُمْسٌ) قبر جمع رُمُوس (مُلْحَدٌ) لحد بغلی قبر۔
تَشْرِیح: اب میں اس سے اس طرح ناامید ہوں جس طرح کہ مردے سے، کمانی قولہ تعالیٰ كَمَا يَيْسُ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

(۷۱) عَلَى غَيْرِ ذَنْبٍ قُلْتُهُ غَيْرَ إِنْسِي نَشَدْتُ فَلَمْ أَغْفَلْ حَمُولَةً مَعْبُدٍ
ترجمہ: بدون کسی بات کے جو میں نے اس کو کہی ہو (وہ مجھے ملامت کرتا ہے) لیکن میں نے (اپنے بھائی) معبد کے اونٹ ڈھونڈ دیئے اور انہیں بے نشان نہ چھوڑا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ذَنْبٌ) غلطی، جرم، گناہ (نَشَدْتُ) از باب نصر سے مصدر نَشَدًا سے نَشَدْتُ بمعنی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا (أَغْفَلُ) بے داغ یا بے نشان نہ چھوڑا۔ غَفَلَ أَغْفَلًا باب افعال سے (حَمُولَةٌ) اونٹ۔
تَشْرِیح: اگر اس کی ناراضی کا سبب ہو سکتا ہے تو صرف یہ کہ میں اپنے بھائی کے گم شدہ اونٹ تلاش کر دیئے تھے اور یہ کوئی ناراضی کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

(۷۲) وَقَرَّبْتُ بِالْقُرْبَى وَجَدَّكَ إِنْسِي مَتَى يَكُ أَمْرُ اللَّسْكَيْنَةِ أَشْهَدُ
ترجمہ: (اگرچہ رشتہ دار مجھ سے دور بھاگے) لیکن رشتہ داروں کی وجہ سے میں پاس لگا رہا تیرے سر کی قسم (تجھ سے بھی قطع تعلق منظور نہیں) جب کوئی سخت کوشش کرنے کی بات (پیش) آئے گی میں حاضر ہوں گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قُرْبَى) القَرَابَةُ کی جمع رشتہ داری (جَدَّ) قسمت، بخت، سرکھات ہے "جَدَّكَ يَرْغِي نَعْمَكَ" اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو زیادہ محرومیت کا شکار ہو۔ جمع جُلُودٌ (لِلنَّسْكَيْنَةِ) (۱) اہم اور زبردست معاملہ (۲) مشکل منصوبہ جس کی تنفیذ قوم کے لئے دشوار ہو۔

تَشْرِیح: اگرچہ تو اور دوسرے رشتہ دار کتنا ہی قطع تعلق کریں لیکن میں پھر بھی سب کا شریک رنج و غم رہوں گا۔

(۷۳) وَإِنْ أَدْعُ لِلْجُلَى أَكُنْ مِنْ حُمَاتِهَا وَإِنْ يَأْتِكَ الْأَعْدَاءُ بِالْجُهْدِ أَجْهَدِ تَرْجَمَةً: اگر میں کسی بڑی مصیبت کے وقت بلایا جاؤں گا تو میں اس (تیرے حرم سرا) کے محافظوں میں سے ہوں گا اور اگر تیرے اوپر دشمن چڑھ آئیں گے تو ان کے مقابلہ میں (تیری جانب سے موافقت کرتے ہوئے) پوری کوشش کروں گا۔
حَلَّ عِبَارَتٍ: (لِلْجُلَى) بڑی آفت، مصیبت، کہات ہے "لَا يُدْعَى لِلْعَلَى إِلَّا أَخُوهَا" کسی اہم کام کے لئے اس کو بلایا جاتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ جمع: جُمْلٌ (حُمَاتِهَا) حامی کی جمع ہے بمعنی محافظ۔ (أَعْدَاءُ) عَدُوں کی جمع دشمن (الْجُهْدُ) پوری کوشش، طاقت، زبردست کوشش۔

تَشْرِیح: اس شعر میں اپنے چچا زاد سے کہتا ہے کہ بہادر اور طاقتور آدمی ہوں۔ چاہے دشمن کتنا ہی سخت اور طاقتور ہو۔ میں پوری طاقت اور بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کروں گا لیکن تجھ پر کوئی مصیبت آنے نہیں دوں گا۔

(۷۴) وَإِنْ يَقْدِفُوا بِالْقَذْعِ عِرْضَكَ أَسْقِهِمْ بِكَاسٍ حِيَاضِ الْمَوْتِ قَبْلَ التَّهْدِ تَرْجَمَةً: اگر وہ (دشمن) تیری آبرو پر فحش کاری کا دھبہ لگائیں گے تو ڈرانے دھمکانے سے قبل ہی ان کو موت کی حوضوں کا پیالہ پلا دوں گا (یعنی دھمکی سے قبل ہی ان کو مار ڈالوں گا)۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (يَقْدِفُوا) از باب ضَرْبٍ سے قَدْ فَا مصدر جمع مذکر غائب بمعنی کسی پر کسی بات کی تہمت لگانا، دھبہ لگانا۔ (بِالْقَذْعِ) از باب فَتَحٍ سے قَدْ فَا قَدْ فَا فحش بات کہنا، فحش کاری (الْعِرْضُ) آبرو، نسب، شرافت جمع اعْرَاضٌ۔ (أَسْقِ) سَقَى سے واحد تنکلم میں پلاؤں گا۔ (الْكَاسُ) کُاس کا مخفف بمعنی گلاس، پیالہ (حِيَاضِ) حَوْضِ کی جمع: پانی جمع ہونے کی جگہ (التَّهْدِ) ڈرانا، دھمکی دینا۔

تَشْرِیح: اے میرے بھائی تیری عزت و آبرو پر آج نہیں آنے دوں گا۔ اس سے پہلے کہ وہ دشمن مجھے ڈرائے دھمکائے میں ان کو ختم کر دوں گا۔

(۷۵) بِأَلْحَدٍ أَحَدْتُهُ وَكَمْ حَدِيثٍ هَجَانِي وَقَدْ فِي الشُّكَاةِ وَمُطَرْدِي تَرْجَمَةً: (مالک کا) میری برائی کرنا اور مجھے شکایت کا نشانہ بنانا اور دھمکے دینا بدون کسی بات کے ہے جو میں نے کی ہو اور ہے مثل خطا کار کے (ساتھ طرز عمل کے)۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (حَدِيثٍ) واقعہ، امر جدید، بِأَلْحَدٍ، بدون کسی بات کے (مُحَدَّثٍ) اسم فاعل نئی بات کرنے والا (هَجَانِي) هَجُو سے مذمت برائی عیب گری (قَدْ فِي الشُّكَاةِ) شکایت کا نشانہ بنانا (مُطَرْدِي) طَرِيدٌ: المَطْرُود نے دھمکا رہا ہوا۔

تَشْرِیح: مالک خواہ مخواہ مجھے مورد الزام بنا رہا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ کوئی بھی برائی نہیں کی۔

(۷۶) فَلَوْ كَانَ مَوْلَايَ أَمْرٌ هُوَ غَيْرُهُ لَفَرَّجَ كَرْبِي أَوْ لَأُنْظِرَنِي غَدِي
ترجمہ: اگر میرا چچا زاد بھائی اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہوتا تو وہ میری مصیبت دور کرتا یا (کم از کم) مجھے کل تک کی مہلت دیتا۔
حاشیہ عبارت: (مولا) ابن العم، چچا زاد بھائی (فرج) دور کرنا، کھولنا، کشادہ کرنا۔ (کرب) غم، ملال، پریشانی، مصیبت، جمع: کروب۔ (انظر) کسی کو غور کرنے کا موقع دینا۔
تشریح: لیکن اس نے کچھ نہ کیا اور بلاوجہ ایک دم مجھے ستانا شروع کر دیا۔

(۷۷) وَلَكِنْ مَوْلَايَ امْرُؤٌ هُوَ خَانِقِي عَلَى الشُّكْرِ وَالتَّسَالِ أَوْ أَنَا مُفْتَدِي
ترجمہ: لیکن میرا چچا زاد بھائی ایسا آدمی ہے جو ہر حالت میں میرا گلہ دباتا ہے خواہ اس کا شکریہ ادا کروں یا اس سے معافی چاہوں یا اسے کچھ دے کر جان چھڑاؤں۔

حاشیہ عبارت: (خانیق) از باب نصر سے خنقا، مصدر خانیق سے اسم فاعل گلا گھونٹنے والا (الشکر) شکریہ، شکر گزاری، اظہار ممنونیت (التسأل) مصدر ہے مبالغے سے کوئی چیز طلب کرنا۔ (مفتدی) مصدر افتدآء، باب افتعال سے فدیہ دے کر چھوٹنا۔

تشریح: یعنی میرا چچا زاد بھائی مالک بہت ہی سخت ہے میں جس طرح بھی اس کا شکریہ ادا کروں یا اگر گڑا کر معافی مانگو یا کوئی چیز دے کر جان چھڑاؤ۔ ان سب کے باوجود وہ مجھے تکلیف پہنچانے میں باز نہیں آتا۔

(۷۸) وَظَلَمْتُ ذَوِي الْقُرْبَى أَشَدُّ مَضَاضَةً عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُهْنَدِ
ترجمہ: رشتہ داروں کا ظلم آدمی پر ہندی قاطع تلوار کیوار سے بھی کاٹ میں زیادہ سخت ہے۔

حاشیہ عبارت: (أشد) بہت مضبوط و طاقتور، بہت سخت، صیغہ مبالغہ (مضاضة) مض، يَمْضُ، مَضَضًا و مَضَاضَةً و مَضِيضًا، بمعنی مصیبت کی تکلیف محسوس کرنا، تکلیف دہ، تیز۔ (وقع) ضرب دار (الحسام) تیز تلوار۔ حُسام السيف۔ تلوار کی دھار۔ (المُهْنَد) ہندوستانی لوہے کی بنی ہوئی تلوار، (یہ لوہا بہتر ہوتا تھا) اس لئے شاعر نے ہندی لوہے کی تلوار سے تشبیہ دی ہے۔

تشریح: انسان ہندی تلوار کی ضرب برداشت کر سکتا ہے لیکن رشتہ داروں کا ظلم نہیں سہا جاسکتا۔

(۷۹) فَلَدَرْنِي وَخُلِقِي إِنْنِي لَكَ شَاكِرٌ وَلَوْ حَلَّ بَيْتِي نَائِيًا عِنْدَ ضَرْعِدِ
ترجمہ: پس مجھے میرے حال پر چھوڑ دے میں (ہر حالت میں) تیرا شکر گزار ہوں خواہ میرا گھر دوڑھوتے ہوئے ضرعہ کے قریب ہو جائے۔

حاشیہ عبارت: (خُلِق) عادت، طبیعت، مزاج، طبعی خصلت، جمع: أخلاق (حل) حُلُول، نازل ہونا، مرادی معنی ہو

جانا/ پہنچنا (نَافِیًا) از باب فتح سے مصدر ناکیا معنی دور ہونا۔ هُوَ نَافٍ، وہ دور ہوا۔ (حَصْرُ غَد) ایک پہاڑ کا نام ہے۔
تَشْنِیْعٌ: جب تیری اور میری طبیعت میں بون بےید ہے تو بس اب مجھے معاف کر میں ہر حال میں تیرا شکر گزار ہوں، خواہ تیرے قریب رہوں یا تجھ سے بہت دور کوہِ ضرغہ پر جا بسوں۔

(۸۰) فَلَوْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ قَيْسَ بْنَ خَالِدٍ وَلَوْ شَاءَ رَبِّي كُنْتُ عَمْرَوَ بْنَ مَرْثَدٍ
تَرْجَمَةٌ: اگر میرا پروردگار چاہتا تو میں قیس بن عاصم یا عمرو بن مرثد بن جاتا۔

حَالٌ عِبَارَاتٌ: (لَوْ) بمعنی اگر یہ حرف تقدیر ہے یہ حرف اگر مثبت فعلوں پر داخل ہوگا تو دونوں کی نفی ہو جائیگی اور اگر دو منفی فعلوں پر داخل ہوگا تو دونوں مثبت ہو جائیں گے اور اگر ایک مثبت اور ایک منفی ہو تو نفی کا ثبوت اور ثبوت کی نفی ہو جائیگی۔ اگر اس کے بعد فعل مضارع ہو تو اسے ماضی کے معنی میں بدل دیتا ہے جیسے لَوْ تَقُومُ اَقُومُ اگر اس سے متصل فعل ماضی ہو تو وہ ماضی ہی کے معنی میں رہے گا اور اگر مضارع ہو تو وہ استقبال کے لئے خاص ہوگا۔ (قیس بن عاصم) یہ شخص قبیلہ بنی ربیعہ کا سردار تھا۔ (عمرو بن مرثد) یہ قبیلہ بنی بکر کا ایک معزز فرد تھا۔

تَشْنِیْعٌ: یعنی ان کی جیسی دولت اور کثرتِ اولاد مجھ کو بھی میسر ہوتی۔

(۸۱) فَاصْبَحْتُ ذَا مَالٍ كَثِيرٍ وَذَا رَكْبٍ بَنُونَ كَرَامٍ سَاعَةً لِمُسَوِّدٍ
تَرْجَمَةٌ: تو میں بہت بڑا مالدار ہو جاتا اور میری زیارت کو آتے ایک سردار کے (یعنی میرے) سردار اور شریف بیٹے۔

حَالٌ عِبَارَاتٌ: (اصْبَحَ) بمعنی صَارَ، ہونا ایک حال یا صفت سے دوسری حالت و صفت میں منتقل ہونا جیسے "اصْبَحَ فُلَانٌ سَالِمًا" فُلَانٌ تندرست ہو گیا۔ قرآن پاک میں ہے "فَاصْبَحْتُمْ بِبِعْمَتِهِ اِخْوَانًا" (ذُو) بمعنی والا، صاحب، یہ لفظ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ یہ اضافت اسم ظاہر کی طرف ہوتی ہے جو عموماً جنس ہوتا ہے اور ذُو کے ذریعے اس اسم جنس کو صفت بنایا جاتا ہے جیسے رَجُلٌ ذُو مَالٍ میں ذُو مَالٍ رَجُل کی صفت ہے مال اسم ظاہر اور جنس ہے اس کی طرف ذُو کو مضاف کیا گیا ہے۔ (ذَا رَكْبٍ) از باب نصر سے مصدر زَرَوْا بمعنی زیارت کرنا۔ (سَاعَةٌ) سَيِّد کی جمع بمعنی سردار، مالک، بادشاہ اور اس کی جمع سَيَّانِدُ بھی ہے (مُسَوِّدٌ) جنہیں لوگ اپنا سردار ٹھہرائیں۔

تَشْنِیْعٌ: شاعران سرداروں کے مثل متمول اور کثیر الاولاد ہو جانے کی تمنا اس وجہ سے کرتا ہے کہ اکثر لوگوں کی ناراضی اور لڑائی جھگڑے محض افلاس اور عدمِ انصاف کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عمرو بن مرثد نے طرفہ کے یہ اشعار سن کر اپنے دسویں بیٹوں کو بلایا اور ہر ایک سے اس کے مال کا دسواں حصہ طرفہ کو دلو کر ان کے برابر اس کو مالدار بنادیا۔

(۸۲) اَنَا الرَّجُلُ الضَّرْبُ الَّذِي تَعْرِفُونَهُ خَشَاشٌ كَرَأْسِ الْحَيَّةِ الْمُتَوَقِّدِ
تَرْجَمَةٌ: میں ایک ایسا چست و چالاک آدمی ہوں جس سے تم خوب واقف ہو۔ کاموں میں اس طرح گھس جانے والا ہوں

جیسے سانپ کا چمکتا ہوا سر پھن (کہ تنگ سے) سوراخ میں گھس جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الصَّرْبُ) رَجُلٌ صَرَبٌ بمعنی چھری سے بدن کا قہر آوری، کاموں میں چاق و چوبند اور چست و چالاک۔ (خَشَاشٌ) زندہ دل اور ہوشیار آدمی (رَأْسُ الْحَيَّةِ) سانپ کا سر (الْمُتَوَقِّدُ) وَقَدُوْا سے چمکتا، جگمگاتا۔
تَشْبِيْحٌ: اس شعر میں شاعر اپنی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں معروف آدمی ہوں۔ ارادے کا پکا اور مشکل کاموں میں ایسے گھنے والا جس طرح سانپ زمین میں جہاں چاہتا ہے گھس جاتا ہے۔

(۸۳) **فَالَيْتُ:** لَا يَنْفَكُ كَشْحِي بِطَانَةٍ لِعَضْبٍ رَقِيقٍ الشَّفَرَتَيْنِ مُهَنْدٍ
تَرْجِمَةٌ: میں نے تم کھالی ہے کہ میرا پہلو ہمیشہ ایک ہندی باریک دودھاری تیز تلوار کا استر بنا رہے گا۔ (یعنی ایک تیز تلوار ہمیشہ میرے پہلو سے بندھی رہے گی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الَيْتُ) میں نے تم کھالی ہے۔ مصدر اَيْلَاءُ سے قسم اٹھانا (كَشْحٌ) پہلو (كوكھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ) جمع: كُشُوحُ (البِطَانَةُ) استر، نیچے لگانے کا کپڑا، جمع: بَطَائِنُ (العَضْبُ) تیز تلوار۔ (رَقِيقٌ) باریک، جمع: اَرِقَاءُ (مَوْنٌ) رَقِيقَةُ (الشَّفَرَتَيْنِ) دودھاری مفرد الشَّفْرَةُ جمع: شَفَارُ۔
تَشْبِيْحٌ: یعنی میں نے اس بات کی قسم کھا رکھی ہے کہ دودھاری تیز تلوار ہمیشہ میرے پہلو میں بندھی رہے گی۔

(۸۴) **حُسَامٌ** إِذَا مَا قُمْتُ مُنْتَصِرًا بِهِ كَفَى الْعَوْدُ مِنْهُ الْبَدَأُ لَيْسَ بِمُعْضَدٍ
تَرْجِمَةٌ: ایسی قاطع تلوار (کو اپنے پہلو سے لٹکائے رکھنے کی قسم کھالی ہے) کہ جب میں اس کے ذریعہ بدلہ لینے کھڑا ہوں تو اس کا پہلا وار دوسرے وار سے کفایت کرے اور (درخت کاٹنے کی) درانتی (کے مثل) نہ ہو
حَلَّ عِبَارَتٌ: (حُسَامٌ) تیز تلوار (مُنْتَصِرًا) از باب افتعال مصدر اِنْتَصَارٌ سے بمعنی بدلہ لینا (الْعَوْدُ) واپسی، مراد دوسرا وار (الْبَدَأُ) اول شروع ہر چیز کا، جمع اَبْدَاءُ وَبُدُوْا (مُعْضَدٌ) درانتی، وِمْضَادُ۔
تَشْبِيْحٌ: یعنی ایسی تلوار جو پہلے وار میں خاتمہ کر دے دوسرے وار کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

(۸۵) **أَخْيِي نَفَقٌ لَا يَسْتَنْوِي عَنْ ضَرِيْبَةٍ** إِذَا قِيلَ مَهْلًا قَالَ حَاجِزُهُ قَدِي
تَرْجِمَةٌ: (اور جو) بھروسہ کی ہونشانہ سے نہ اچھے جب (اس کے چلانے والے سے) کہا جاوے کہ ٹھہر! تو اس کا روکنے والا (جس پر وہ پڑ رہی ہے) کہے میرے ختم کرنے کے واسطے پہلا وار کافی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (النَّفَقَةُ) بروسہ، قابل اعتماد، مفرد تَنِيَّةٌ جمع، مذکر اور مؤنث سب برابر ہیں۔ (لَا يَسْتَنْوِي) چوکنا/ ہٹنا مصدر اِنْشَاءُ ہے (ضَرِيْبَةُ) جمع ضَرَابٌ نشانہ (حَاجِزُهُ) مصدر حَجَزَ رَوَکْنَا (قَدِي) ای حَسْبِي بمعنی کافی۔
تَشْبِيْحٌ: یعنی میں تو پہلے ہی ضرب سے نہ بچ سکوں گا اب روکنے سے کیا فائدہ۔

(۸۶) إِذَا بَسَدَ الْقَوْمُ السِّلَاحَ وَجَدْتُني مَنِعاً إِذَا بَلَّتْ بِقَائِمِهِ يَدِي
 تَرْجَمَةً: (کس حادثہ کے وقت) جب قوم (اپنے اپنے) ہتھیار لینے دوڑے تو جس وقت اس (تلوار) کے قبضہ پر میرا ہاتھ جم جائے تو تو مجھ کو ہی غالب پائے گا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (اِبْسَدَ) اِبْسَدَ اِبْتِدَارُ باب افتعال نے ابتداء مصدر بمعنی آگے بڑھنا/ دوڑنا (مَنِعاً) محفوظ، مضبوط، طاقتور، جمع: مَنَعَاءُ (بَلَّتْ) از باب نصر سے بَلَّ و بِلَّةٌ بمعنی جم جانا، تر ہو جانا۔ (قَائِمُ) قائمُ السیف۔ تلوار کا قبضہ۔
 تَشْرِیح: یعنی اگر اچانک اور ناگہانی حملے کی ضرورت پڑ جائے اور میری قوم ہتھیار اٹھانے کیلئے دوڑے تو مجھے اس وقت زیادہ ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہوگی بس میری تلوار کا دستہ میرے ہاتھ میں آجائے تو دشمن کے لئے وہ کافی ہو جائیگا۔

(۸۷) وَبَرَكِ هُجُودٌ قَدْ أَثَارَتْ مَخَافَتِي بِوَادِيهَا أَمْشِي بِعَضْبٍ مُجَرَّدٍ
 تَرْجَمَةً: بہت سے سوتے ہوئے اونٹ جب میں نگلی تلوار لے کر (ان کی طرف) چلا تو میرے ڈرنے ان میں سے اگلے اونٹوں کو بھڑکادیا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (واو) بمعنی رُبَّ (بَرَكِ) از باب نصر سے مصدر بَرَكَا سے بمعنی اونٹ کا سینہ کے بل بیٹھنا (هُجُودٌ) باب نصر سے هَجَدَ، يَهْجُدُ، هُجُودًا، سونا، مفرد هَاجَدَ، جمع: هُجْدٌ وَ هُجُودٌ (أَثَارَتْ) بھڑکادیا، منتشر کر دیا، تتر بتر کر دیا۔ (بَوَادِي) بادِیۃ کی جمع: اونٹوں کی اگلی صف (عَضْبٌ) بمعنی تیز تلوار۔ (مُجَرَّدٌ) عریاں، نگلی۔
 تَشْرِیح: یعنی مجھ کو تلوار ہاتھ میں لئے اپنی طرف آتا دیکھ کر اونٹ اس خوف سے بھاگے کہ یہ ذبح کرنے کے لئے آرہا ہے۔

(۸۸) فَمَرَّتْ كَهَاءُ ذَاتٍ خِيفٍ جُلَالَةٍ عَقِيلَةُ شَيْخٍ كَالْوَيْلِ يَلْنُدُ
 تَرْجَمَةً: (مجھ سے ڈر کر بھڑکنے کی حالت میں) ایک بڑی موٹی بڑی بڑی تھنوں والی ناقہ (میرے پاس سے) گزری جو ایک ایسی سخت جھگڑاؤ بڈھے کا نفیس مال تھی جو (بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ کر) لٹھ کی طرح (ہو گیا) تھا۔
 حَلَّ عِبَارَتُ: (كَهَاءُ) بوڑھی اور موٹی اونٹنی (خِيفٍ) خِيفَ النَّاقَةِ اونٹنی کے تھن کا ڈھیلا اور پھیلا ہوا ہونا، مفرد خِيفَاءُ جمع: خُوفٌ (ذَاتٍ خِيفٍ) بڑے بڑے تھنوں والی ناقہ۔ (عَقِيلَةُ) عمدہ اور نفیس (شَيْخٌ) بوڑھا، عمر رسیدہ، جمع شُيُوخٌ (وَيْلٌ) سونا بھاری ڈنڈا یا لاٹھی، جمع وَيْلٌ (يَلْنُدُ) سخت جھگڑاؤ۔

تَشْرِیح: ایسے سخت بوڑھے کی عمدہ اونٹنی میرے سامنے آئی جس کو میں نے اپنے ندیموں کے لئے بے خوف ذبح کر دیا۔ بڈھے سے مراد شاعر کا باپ ہے جس کا قرینہ آئندہ تیسرے شعر میں موجود ہے۔

(۸۹) يَقُولُ وَقَدْ تَرَ الْوَضِيفُ وَسَاقُهَا أَلَسْتُ تَرَى أَنْ قَدْ أَتَيْتَ بِمَوْئِدٍ؟
 تَرْجَمَةً: وہ (بڈھا) اس حالت میں کہ ناقہ کی پنڈلی اور اگلا پاؤں کٹ چکا تھا (مجھ سے) کہہ رہا تھا کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ (ایسی

عمدہ نائق کو ذبح کر کے (ہم پر) ایک بڑی مصیبت لا ڈالی ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (تَرْ) از باب ضرب۔ ضرب سے تَرْ و تَرْوَرًا، کٹ جانا۔ (الْوَطِيفُ) اونٹ یا گھوڑوں وغیرہ کی پنڈلی یا ہاتھ کا پتلا حصہ، جمع: اَوْطَافٌ وَّ وُطُفٌ (مؤید) سخت مصیبت، بڑی۔

تَشْرِیْح: بوڑھے نے جب اپنی عمدہ اور نفیس اونٹنی کو اس طرح ذبح ہوتے ہوئے دیکھا تو برا فروختہ ہوا اور کہا کہ تیری اس نازیبا حرکت سے میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا اور تو نے ہمارے لئے بڑی مصیبت کھڑی کر دی ہے۔

(۹۰) وَقَالَ: أَلَا مَاذَا تَرَوْنَ بِشَارِبٍ شَدِيدٍ عَلَيْنَا بَغِيْهُ مُتَعَوِّدٍ تَرْجَمًا: اور اس (بڑھے) نے (اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر) کہا ذرا سنو! تم (مجھ کو) کیا مشورہ دیتے ہو کہ ایک ایسے شرابی کے ساتھ کیا کیا جائے جس کی سرکشی قصدِ اہم پر سخت (ہوگئی) ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (أَلَا) حروفِ تنبیہ، جملہ کے شروع میں آتا ہے جیسے ”أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَأَخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ“ (۲) کبھی ہمزہ استفہام اور لا نافیہ سے مرکب ہو کر استعمال ہوتا ہے تو ”تخصیص“ کا معنی دیتا ہے۔ لیکن یہاں متوجہ کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (تَرَوْنَ) رائج سے مشتق ہے مشورہ دینا۔ (شَارِبٌ) شراب پینے والا، یا شرابی جمع: شُرَابٌ (بَغِيْهُ) بغاوت، حد سے تجاوز، سرکشی (مُتَعَوِّدٍ) اعْتَمَدَ الشَّيْءُ بِمَعْنَى قَصْدِ كَرْنَا۔

تَشْرِیْح: شراب سے مراد طرفہ ہے یہ سوال محض شراب خمر کی تحقیق و تجہیل کے واسطے تھا۔ چنانچہ بدون انتظار جواب پھر خود یہ کہتا ہے۔

(۹۱) وَقَالَ: ذَرُوْهُ إِنَّمَا نَفْعُهُا لَهُ وَإِلَّا تَكْفُؤْا قَاصِيَ الْبُرْكَ يَزِدُّوْا تَرْجَمًا: اور (پھر) اس نے کہا اس (شرابی) کو چھوڑ دو۔ اس (ناقہ یا اونٹوں) کا نفع اس کے واسطے ہے (اس لئے کہ یہی میرا وارث ہے) اور (ہاں) اگر دور کے اونٹوں کو (اس سے) نہ بچاؤ گے تو یہ ان کو بھی ذبح کر ڈالے گا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (ذَرُوْهُ) از باب نصر۔ زَرَوْا مصدر سے ذَرَوْا صیغہ امر بمعنی چھوڑ دو۔ (إِلَّا) اصل میں ان۔ لاقھا ان شرطیہ کو لام میں مدغم کر دیا (تَكْفُؤْا) باب نصر سے كَفَّأ مصدر، تَكْفُؤْا بمعنی باز رکھو، روکو (قَاصِيَ) دور، ایک طرف پڑا ہوا (الْبُرْكَ) اونٹ۔

تَشْرِیْح: اس سے پہلے شعر میں اس بوڑھے نے اس شرابی کے بارے میں ساتھیوں سے مشورہ چاہا تھا مگر اس شعر میں خود اس کا جواب دیتا ہے کہ چھوڑ دو۔ اس کے خلاف ہم نے کیا فیصلہ کرنا ہے۔ یہ اپنا ہی نقصان کر رہا ہے کیونکہ میرا وارث تو یہی ہے اس کو ہی نفع ہوگا۔ البتہ اب دوسرے اونٹوں کی حفاظت کرنا ضروری ہے ورنہ یہ ان کو بھی ذبح کر ڈالے گا۔

(۹۲) فَظَلَّ الْإِمَاءُ يَمْتَلِنَ حُورَاهَا وَيُسْعَى عَلَيْنَا بِالسَّيْفِ الْمُسْرَهْدِ تَرْجَمًا: تو چھوکر یاں اس ناقہ کے (پیٹ میں سے نکلے ہوئے) بچہ کو چنگاریوں پر (اپنے لئے) بھوننے لگیں اور اس کا فربہ

کوہان (یا فرمہ کوہان کے ٹکڑے) ہمارے لئے جلد جلد (لائے جانے لگے یا خد ام) لانے لگے۔
حَلَّ عِبَارَت: (ظَلَّ) بمعنی صار کرنا، لگے رہنا (الاماء) امۃ کی جمع ہے بمعنی باندی۔ لیکن یہاں مطلقاً لڑکیاں مراد ہیں۔
 (بِمَتْلَن) مصدر امتثال، باب افتعال سے بمعنی کوئلے یا گرم راکھ میں کوئی چیز بننا۔ (حُوَار) اونٹنی کا بچہ، وقت ولادت سے دودھ چھڑانے تک جمع: اُخْوَرَة (تُسْعَى) سَعَى مصدر سے دوڑنا۔ لیکن جب اس کا صلہ علی آجائے تو معنی لوگوں کے لئے کسی کام کرنے پر مامور ہونا۔ (سَدِيف) کوہان کا گوشت جمع: سَدَائِف و سَدَائِف (سَوَهْد) کوہان کی چربی۔
تَشْرِیح: وہ ناقہ حاملہ اور بہت زیادہ قیمتی تھی اس کو ذبح کرنے کے بعد اچھا گوشت ہم نے کھایا اور بقیہ گوشت چھو کر یوں کے حصہ میں آیا۔

(۹۳) فَبَانُ مُثٌ فَاَنْعُوْزِي بِمَا اَنَا اَهْلُهُ وَشُقِّي عَلَيَّ الْجَيْبُ يَابْنَةُ مَعْبِدِ
تَرْجُمہ: اگر میں مرجاؤں تو اے معبد کی بیٹی (میری بھتیجی) میری موت کی خبر اس طریقہ سے (لوگوں کو) سنانا جس کا میں مستحق ہوں اور میرے اوپر (سوگ میں) گریبان چاک کرنا۔
حَلَّ عِبَارَت: (اَنْعُوْزِي) از باب فتح: مصدر نَعِيَ و نَعِيًا نوعيًا سے صیغہ امر بمعنی کسی کے مرنے کی خبر سنانا، یا خبر دینا (شُقِّي) از باب فتح، مصدر شَقَقَا سے صیغہ امر بمعنی پھاڑنا، چاک کرنا۔ (جَيْبُ) جَيْبُ الْقَمِيص۔ گریبان، جمع: جُيُوب و اُجْيَاب قرآن پاک میں ہے ”وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ“
تَشْرِیح: عرب کا دستور تھا کہ مرنے والے کی شان و حیثیت کے مطابق خبر مرگ سنائی جاتی تھی اور نوہ گری بھی ہر ایک کی حالت کے موافق کی جاتی تھی۔ چنانچہ رؤساء کے مرنے پر سال سال بھر تک رونے والی عورتوں کو اجرت دے کر نوہ کرایا جاتا تھا۔ اسی لئے شاعر اپنی بڑائی کے مطابق سوگ اور ماتم کرنے کی وصیت کرتا ہے۔

(۹۴) وَلَا تَجْعَلِيْنِي كَامْرِيٍّ لِّئْسَ هَمُّهُ كَهَوِّي وَلَا يُغْنِي غَنَائِي وَمَشْهَدِي
تَرْجُمہ: اور مجھے اس شخص کی طرح نہ کر دینا جس کی ہمت میری ہمت کی طرح نہیں اور نہ (ہمتاں میں) میری طرح کی کار پردازی ہے اور نہ میری طرح اس کا لڑائیوں میں حاضر ہونا ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (هَمُّهُ) هَمُّ سے بمعنی حوصلہ، ہمت، جمع: هَمَمٌ (يُغْنِي) مصدر اِغْنَاء سے بمعنی کفایت کرنا۔ (مَشْهَد) مصدر یہی ہے بمعنی موجودگی۔ حاضری۔ جمع: مُشَاهِد
تَشْرِیح: غرض کم مرتبہ لوگوں کی طرح مجھے نہ بنادینا بلکہ میں ایک بلند ہمت انسان ہوں۔ جس طرح میں لڑائی میں دشمن کے لئے کافی ہو جاتا ہوں اور ہر لڑائی میں شریک ہوتا ہوں اور کوئی بھی آدمی میری طرح نہیں ہے۔

(۹۵) بَطِیءٌ عَنِ الْجُلُیِّ سَرِیْعٌ اِلَى الْخَنَا ذُلُولٌ بِاَجْمَاعِ الرَّجَالِ مُلْهَدٌ تَرْجَمَةً: (میری موت اس آدمی کی طرح نہ کر دینا (جو) بڑے کاموں میں ست اور برے کام میں چست ہو۔ لوگوں کے دھول دھتوں کی وجہ سے ذلیل اور (مجالس میں سے) دھکیلا ہوا ہو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بطی) ست، ست رفتار، کام میں دیر کرنے والا (جُلُی) بڑے کام، سخت معاملہ، جمع: جُلُل (سَرِیْع) بمعنی تیز رفتار، چست، تیز رو، جمع: سَرَعَان (الْخَنَا) فحش گوئی بدکلامی، برے کام (ذُلُول) بمعنی ذلیل، بے وقعت، بے عزت جمع: اِذْلَلَة (اَجْمَاع) ای ضَرْبَةُ بِجُمُعٍ یدہ: پورے ہاتھ سے مارنا، مکا مارنا۔ (مُلْهَد) رَجُلٌ مُلْهَدٌ، ذلیل و کمزور جسے دروازوں سے دھکے دیئے جائے۔

تَشْبِیْحٌ: یعنی اے میرے چچا کی بیٹی مجھے ان لوگوں کی طرح نہ کرنا جو غلط کاریوں میں چست اور بڑے بڑے کاموں میں ست ہوا اور لوگ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۹۶) فَلَوْ كُنْتُ وَغَلَافِي الرَّجَالِ لَضَرْنِي عَدَاوَةُ ذِي الْأَصْحَابِ وَالْمُتَوَحِّدِ تَرْجَمَةً: اگر میں لوگوں میں کمینہ ہوتا تو یقیناً تھوک والے یا تنہا شخص کی دشمنی مجھے نقصان پہنچاتی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (وَعْلَامٌ وَغُلٌ سے نچلے درجے کا کمینہ آدمی، جمع: اَوْغَال (الضُّرُّ) نِصَان، جسمانی تکلیف، قرآن پاک میں ہے۔ "وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔" (العَدَاوَةُ) دشمنی، دوری (ذی الْأَصْحَابِ) متحد جماعت/دوستوں والے (الْمُتَوَحِّدِ) اکیلا اور تنہا رہ جانے والا۔

تَشْبِیْحٌ: لیکن چونکہ میں نہایت بہادر اور نڈر ہوں لہذا اب مجھے کسی کی پروا نہیں۔

(۹۷) وَلَكِنْ نَفْسِي عَنِ الرَّجَالِ جَرَاءَتِي عَلَيْهِمْ وَإِقْدَامِي وَصَلْقِي وَمُحْتَدِي تَرْجَمَةً: لیکن لوگوں پر میری جرأت نے اور (جنگ میں) پشیمدی، اور راست بازی اور نسلی شرافت نے لوگوں کی مخالفت کو مجھ سے دور کر دیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (نَفْسِي) از باب ضَرْبٍ سے نَفْسِ مصدر بمعنی دور کرنا، ہٹانا، برطرف کرنا۔ (جُرَاءَةُ) جمع جَرِيءٌ کی بہادری، دلیری، جرأت۔ (إِقْدَام) قُدْمٌ کی جمع ہے بمعنی پیش قدمی۔ (صَلْقٌ) سچائی، راست بازی، (مُحْتَدٌ) شریف النسل کہتے ہیں سَرَجَعٌ اِلَى مُحْتَدٍ۔ وہ اپنے اصل پر لوٹ گیا۔ جمع: مُحْتَدٌ۔

تَشْبِیْحٌ: اب بڑے سے بڑا آدمی بھی مجھ سے نظر نہیں ملا سکتا۔

(۹۸) لَعَمْرُكَ مَا أَمْرِي عَلَى بَيْغَمَةٍ نَهَارِي وَلَا لَيْلِي عَلَى بَسْرُمَدٍ تَرْجَمَةً: تیری جان کی قسم! میرا کوئی کام دن میں مجھے تردد میں نہیں ڈالتا اور نہ میری رات میرے اوپر (غم و فکر کی وجہ سے)

دراز ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (الْغُمَّةُ) رنج و غم، پیچیدہ معاملہ، جمع غُمَّمٌ (سُرْمَد) ابدی، نہ ختم ہونے والا، دراز۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرَامًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔“
تَشْرِیح: پست ہمتی کی وجہ سے انسان اپنے کاموں میں متردد ہوتا ہے اور رنج و غم کی وجہ سے رات دراز ہو جاتی ہے۔ لیکن او العزم اور بہادر لوگ ان دونوں باتوں سے نا آشنا ہوتے ہیں۔

(۹۹) **وَيَوْمَ حَبَسْتُ النَّفْسَ عِنْدَ عِرَاكِهِ حِفَاطًا عَلَى عَوْرَاتِهِ وَالتَّهْدُّدِ**
تَرْجِمہ: بہت سے ایسے دن ہیں کہ جن میں میں نے قتل و قاتل کے وقت اپنی آبرو کی حفاظت اور دشمنوں کی دھمکی کے خیال سے اپنے نفس کو تھامے رکھا۔ (اور دل کو گھبرانے نہ دیا)

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (حَبَسْتُ) باب ضَرْبٌ يَضْرِبُ سے مصدر حَبَسْتُ وَاحِدٌ متکلم، بمعنی قبضہ میں رکھنا، روکے رکھنا، تھامے رکھنا۔ (عِرَاكِهِ) از باب سَمِعَ مصدر عَوَّكَ سے عِرَاكِہ بمعنی لڑائی جنگ، قتل و قاتل (العَوْرَاتِ) جسم کا ہر وہ حصہ جسے انسان کراہت یا شرم کی وجہ سے چھپاتا ہے، ستر، آبرو، مفرد: عَوْرَةٌ (التَّهْدُّدِ) زبردست دھمکی دینا۔
تَشْرِیح: یعنی لڑائی کے وقت اگرچہ گھبراہٹ تھی لیکن میں نے اپنی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو قابو میں رکھا اور اپنی پریشانی کو ظاہر نہیں ہونے دیا تاکہ میری نسب پر شرافت داغدار نہ ہو۔

(۱۰۰) **عَلَى مَوْطِنٍ يَخْمَشِي الْفَتَى عِنْدَهُ الرَّدَى مَتَى تَعْتَرِكُ فِيهِ الْفَرَائِصُ تُرْعَدُ**
تَرْجِمہ: ایسے مقام پر (نفس کو قابو میں رکھا) جہاں بہادر کو (بھی) ہلاکت کا ڈر ہو اور جب (گھسان کی لڑائی میں) شانہ سے شانہ رگڑ کھائے تو (گھبراہٹ سے) کپکپانے لگے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (مَوْطِنٍ) وطن، قیام گاہ، جنگ کا منظر، جمع: مَوَاطِنُ (الرَّدَى) ہلاکت، (تَعْتَرِكُ) اعْتَرَاكَ باب اِفْعَال، بمعنی کندھوں کو آپس میں رگڑ کھانا، مراد گھسان کی جھنگ (فَرَائِصُ) فَرِیصۃ کی جمع ہے یا اس کی جمع فَرِیصٌ ہے بمعنی مونڈھے اور سینے کے درمیان کا گوشت جو خوف کے وقت حرکت کرنے لگتا ہے۔ (تُرْعَدُ) کچکی طاری ہونا۔
تَشْرِیح: ایسے دن میں نفس کو قابو میں رکھا جہاں بڑے بڑے بہادر لرزہ بر اندام ہو جائیں۔

(۱۰۱) **وَأَصْفَرَ مَضْبُوحٍ نَظَرْتُ حَوَارَهُ عَلَى النَّارِ، وَاسْتَوْدَعْتُهُ كَفَّ مُجْمَدٍ**
تَرْجِمہ: بہت سے جھلے ہوئے زرد (رنگ) تیر (جوئے کی بازی لگانے کیلئے) ہارنے والے جواری کے ہاتھ میں دیئے اور (ہاتھ پیر تاپنے کے لئے) آگ پر بیٹھ کر میں نے اس کے جواب کا انتظار کیا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (أَصْفَرَ) زرد رنگ میں رنگا جانا، زرد ہونا، جمع صُفْرٌ (مَضْبُوحٌ) وہ تیر جو آگ کی وجہ سے رنگ بدل

دے۔ (نَطَرْتُ) شکم کا صیغہ بمعنی میں نے انتظار کیا۔ (الْحَوَارُ) گفتگو، بات چیت بحث و مباحثہ، انٹرویو، جواب۔ (اَسْتَوْدَعْتُهُ) باب افعیال سے مصدر اَسْتَوْدَعَ بمعنی ودیعت رکھنا (الْكَفُّ) پھیل ہاتھ کا اندرونی حصہ، جمع: كُفُوفٌ وَاكْفٌ (مُجَوَّد) جو جوئے بازی میں با اصول ہو۔ ہارنے والے جواری۔

تَشْرِیْح: اپنی قمار بازی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایام سرا (قسط) میں ہارنے والے جواری کے ہاتھ سے جو کھلواتا ہوں۔

(۱۰۲) اَرَى الْمَوْتَ اَعْدَادَ النَّفُوسِ وَلَا لَرَى
بَعِيدًا غَدًا مَا اقْرَبَ الْيَوْمُ مِنْ غَدَا
تَرْجِمَةٌ: میں موت کو جانوں کی تعداد میں سمجھتا ہوں (جتنے نفوس ہیں اتنی ہی موتیں۔ ہر نفس کے لئے موت ہے جو آج نہ مراکل مرے گا) اور کل (بھی) دور نہیں۔ آج سے کل کس قدر قریب ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (النَّفُوسِ) اور اَنْفُسُ جمع ہیں النَّفْسُ کی بمعنی، روح، جان (اَقْرَبُ) نزدیک تر، قریبی رشتہ دار جمع: اقارب
تَشْرِیْح: تو پھر موت سے ڈرنا اور گھبرانا فضول ہے۔

(۱۰۳) سُبْدِي لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتُ جَاهِلًا
وَيَا تَيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ
تَرْجِمَةٌ: تیرے لئے زمانہ ان چیزوں کو ظاہر کریگا جن سے تو بالکل غافل ہے اور تجھے وہ شخص خبریں لا کر سنائے گا جس کو تو نے کوئی توشہ نہیں دیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (سُبْدِي) ابداء مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا (جَاهِلًا) جاہل بمعنی غافل، نادان، ناواقف، جمع: جُہَال (يَا تَيْكَ) لایگا تیرے پاس۔ (تَزَوَّدَ) زاد راہ دینا، توشہ دینا۔
تَشْرِیْح: غرض غیر متوقع طریقہ سے زمانہ تیرے سامنے واقعات پیش کرے گا۔

(۱۰۴) وَيَا تَيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَبِعْ لَهُ
بَسَاتًا وَلَمْ تَضْرِبْ لَهُ وَقْتُ مَوْعِدِ
تَرْجِمَةٌ: تجھے وہ شخص خبر لا کر سنائے گا جس کے لئے تو نے کوئی زاد سفر نہیں خریدا اور نہ اس کے لئے کوئی ملاقات کا وقت متعین کیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَبِعْ) مصدر بَتَّع سے خریدنا (بَسَاتًا) سامان سفر، زاد راہ۔ جمع: اَبْتَةُ (تَضْرِبُ) متعین کرنا (مَوْعِدٌ) وعدہ، وعدہ کی جگہ، وعدہ کا وقت، جمع: مَوَاعِدُ۔

تَشْرِیْح: زمانہ انسان پر ان واقعات کا انکشاف کرتا ہے جن کا اسے کوئی سان و گمان بھی نہ تھا۔ یعنی انسان پر ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ ہر طرف کی خبریں تم تک ایسے لوگ لیکر آئیں گے جن کو نہ تو اس کام کیلئے مقرر کیا گیا ہوگا اور نہ انہیں اس کا کوئی بدلہ دیا جائیگا۔

تیسرا معلقہ زہیر بن ابی سلمیٰ کا ہے

(پیدائش اور حالات زندگی)

زہیر بن ابی سلمیٰ ربیعہ بن رباع مزی نے اپنے باپ کے رشتہ داروں بنو عطفان میں تربیت پائی، اور ایک زمانہ تک شامہ بن غدیر اپنے باپ کے ماموں کی صحبت میں رہا جو صاحب فراش مریض تھا۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی، وہ نہایت دانشمند شخص تھا۔ اصابت رائے، بلند پایہ شاعری اور کثرت مال کی وجہ سے وہ ناموری حاصل کر چکا تھا، چنانچہ زہیر نے شاعری میں اس کی خوشہ چینی کی، اس کے علم و حکمت سے متاثر ہوا جس کا بین ثبوت اس شاعری کے وہ جواہر حکمت بہم پہنچاتے ہیں جن سے اس نے اپنی شاعری کو مرصع کیا ہے۔ جب وہ مرہ قبیلہ کی دو با اثر شخصیتوں، حارث بن عوف اور ہرم بن سینان نے عیس و ذبیان میں صلح کرائی کی کوشش کی اور انہوں نے دونوں قبیلوں کے مقتولین کی دیتیں جن کا مجموعہ تین ہزار اونٹ ہوتا تھا اپنے ذمہ لیکر جنگ کی آگ کو فرو کر دیا، تو شاعر زہیر بن ابی سلمیٰ پر ان دونوں سرداروں کی عالی ظرفی نے عالم وجد طاری کر دیا، چنانچہ اس نے اپنے مشہور معلقہ کے ذریعے ان کی مدح کی اور بعد میں برابر ہرم بن سینان کی مدح میں لمبے لمبے قصائد کہتا رہا۔ ہرم بن سینان نے بھی قسم کھائی کہ جب بھی زہیر اس کی مدح میں کچھ کہے گا، یا اس سے کچھ مانگے گا یا اس کو دعا سلام کرے گا، تو وہ اسے ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑا ضرور بخشے گا۔ حتیٰ کہ زہیر اس کے بے شمار بخششوں کو قبول کرتے کرتے شرمایا گیا اور بعد میں جب ہرم کو کسی مجمع میں دیکھتا تو کہتا: ”ہرم کے سوا تم سب بخیر ہو اور مبارک دن گزارو۔“ پھر کہتا کہ جس کو میں نے دعا میں شریک نہیں کیا ہے وہ تم سب سے بہتر ہے۔

حضرت عمر بن الخطابؓ نے ہرم کے کسی لڑکے سے کہا ”اپنے باپ کی تعریف میں زہیر کے کچھ اشعار سناؤ“ جب وہ سنا چکا تو حضرت عمرؓ نے کہا: ”زہیر تم لوگوں کی مدح میں خوب شعر کہتا تھا۔“ لڑکے نے کہا: ”خدا کی قسم! اور ہم لوگ اس کو دیتے بھی خوب تھے۔“ حضرت عمرؓ نے کہا ”تم نے جو کچھ اسے دیا تھا وہ ختم ہو چکا اور اس نے جو کچھ تم کو دیا وہ باقی ہے۔“ اور یہ بھی منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ کوئی ایسا شعر سناؤ، جو زمانہ کے اشعار شعراء کا ہو، حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا کہ آپ اس سے کونسا شخص مراد لیتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا جس کا یہ شعر ہے۔

وَلَوْ اَنْ حَمْدًا يَخْلُدُ النَّاسَ اَخْلَدُوا

وَلَكِنْ حَمْدُ النَّاسِ لَيْسَ بِمُخْلَدٍ

اور اگر حمد لوگوں کو بھیجی بخشی تو وہ ہمیشہ رہتے لیکن لوگوں کی مدح انہیں بھیجی عطا نہیں کرتی۔

حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا کہ یہ تو زہیر کا ہے تب حضرت عمرؓ نے فرمایا میری مراد اسی شاعر سے تھی۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا کہ جناب آپ نے اسے اشعر الشعراء کے خطاب سے کیوں نوازا؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ”اس شاعر کی یہ خوبی ہے کہ یہ اپنے کلام میں غیر مانوس الفاظ استعمال نہیں کرتا اور نہ ہی دیگر شعراء کی پیروی کرتا ہے بلکہ اپنی آزاد طبیعت سے کام لیتا ہے اور اپنے رجحان طبعی کے مطابق اشعار کہتا ہے۔“

دولت و ثروت کے باوجود زہیر خوش اخلاق، نرم مزاج، بردبار، صاحب الرائے، پاکباز، صلح پسند، خدا اور روز قیامت پر کامل ایمان رکھنے والا تھا۔ ان کے مندرجہ ذیل اشعار سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔

فَإِنَّا تَكْتُمْنَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ
لِيُخْفِيَ وَمَهْمَا يُكْتُمُ اللَّهُ يَعْلَمُ
بِزُخْرَفٍ مَوْضِعٍ فِي كِتَابٍ فَيُدْخِرُ
لِيَوْمٍ حِسَابٍ أَوْ يَعْتَجِلُ فَيَنْقِمُ

خدا سے اپنے دلوں کا حال چھپانے کی کوشش مت کرو کیونکہ اس پر تو ہر پوشیدہ چیز آشکارا ہے اگر اسے بدلہ لینے میں تاخیر منظور ہوتی ہے تو عمل نامہ میں لکھ کر قیامت کے دن پر اسے ملتوی کر دیتا ہے اور اگر جلدی منظور ہوتی ہے تو دنیا میں ہی بدلہ لے لیا جاتا ہے۔
زہیر نے سو سال سے زیادہ لمبی عمر پائی، ہجرت نبویؐ سے گیارہ برس قبل اس کا انتقال ہوا، اس کے دونوں لڑکے کعب اور نجیر مسلمان ہو گئے تھے۔

﴿زہیر بن ابی سلمیٰ کی شاعری﴾

شاعری میں یہ خانوادہ ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ اس کا باپ، دونوں بہنیں سلمیٰ اور خنساء، دونوں لڑکے کعب اور نجیر، قابل ذکر شعراء میں شمار کئے جاتے ہیں اور یہ ایسی خصوصیت ہے جو کسی دوسرے شاعر کو حاصل نہیں۔ جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا، زہیر زمانہ جاہلیت کے تین مایہ ناز شعراء میں سے ایک ہے بعض لوگ تو اسے نابغہ ذبیانی اور امرؤ القیس سے بھی بڑھا دیتے ہیں، اس لئے کہ اس کا کلام غریب الفاظ، پیچیدہ عبارت، بیہودہ خیالات اور فحشیات سے منزہ، اختصار و جامعیت، نیز راست گفتاری اور حکمت سے پر ہونے کے باعث دیگر شعراء کے کلام سے ممتاز و ارفع ہے۔ یہ ان شاعروں میں سے ایک ہے جنہیں مدح، کہاوتیں، اور حکیمانہ مقولے، نظم کرنے میں کامل دسترس حاصل تھی، زہیر شاعری کے ان غلاموں میں سے ایک ہے جنہوں نے شاعری کو سیکھا اور جو بڑی دماغ سوزی اور غور و فکر کے بعد شعر کہا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک قصیدہ چار مہینہ میں نظم کرتا، پھر چار مہینہ تک اسے کاٹ چھانٹ کر درست کرتا رہتا۔ اس کے بعد چار مہینے تک اساتذہ فن کے سامنے اسے پیش کرتا تھا اور عوام میں ایک برس سے قبل اسے پیش نہیں کرتا تھا۔



المعلقة الثالثة زہیر بن ابی سلمیٰ

وَقَالَ زُهَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ الْمُزَنِيُّ: يه معلقة زہیر بن ابی سلمیٰ مزنی کا ہے۔

(۱) أَمِنْ أَوْفَى دِمْنَةٍ لَمْ تَكَلِّمْ بِحَوْمَانَةِ الدُّرَّاجِ فَالْمُتَشَلِّمِ
تَرْجَمَ: کیا یہ کوڑا کبار ڈالنے کی جگہ جس نے بات چیت نہیں کی امِ اونی (کے گھر) کی ہے جو درّاج اور متکم کی پھر لی زمین میں واقع ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (امِ اونی) شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔ (دِمْنَةُ) کوڑی خانہ (وہ جگہ جہاں گوبر وغیرہ اور دوسری غلاظت ڈالی جاتی ہے۔ جَمِّ دِمْنٍ وَ دِمْنٍ (الْحَوْمَانَةُ) سخت زمین، جَمِّ: حَوْمَانٍ (دُرَّاج اور مُتَشَلِّمِ) دونوں جگہوں کے نام ہیں۔
تَشْرِیح: چونکہ عرصہ دراز کے بعد دیا محبوب پر گزر ہوا بطور درد مندی یا شک کے ان کے متعلق سوال کرتا ہے۔

(۲) وَدَارٌ لَهَا بِالرَّقَمَتَيْنِ كَانَهَا مَرَّاجِعٌ وَشَمٌ فِي نَوَاشِرِ مَعْصَمِ
تَرْجَمَ: اور اس (امِ اونی) کا ایک گھر (صمان کے) دو باغوں کے درمیان ہے جس کے نشانات گویا کہ پہنچے کے ظاہر حصہ پر دوبارہ گودنے کے نشانات ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (الدَّار) صحن دار مکان، گھر، رہائشی مکان، شہر، قبیلہ، جَمِّ: اَدْوَرٌ وَ دِيَارٌ (الرَّقَمَتَيْنِ) حثنیہ، مفرد الرَقْمَةُ بمعنی باغ، وادی کا کنار یا وادی کی نشیبی جگہ جہاں پانی اکٹھا ہو۔ ان دو باغوں میں سے ایک بصرہ اور دوسرا مدینہ منورہ کے قریب تھا۔ (مَرَّاجِعٌ) مَرْجُوع کی جمع ہے بمعنی، دوبارہ سیاہی سے اجاگر کیا ہوا (وَشَمٌ) گودنے کے نشان، علامت جَمِّ: وَشُومٌ وَ وَشَامٌ (نَوَاشِرٌ) ناشرۃ کی جمع بمعنی، ہاتھ، بڑی رگ۔ (مَعْصَمِ) کلائی جس میں لنگن پہنا جاتا ہے۔ جَمِّ: مَعْصَمٌ۔
تَشْرِیح: سیلابوں کی وجہ سے مٹی بہہ کر مکان کے جو نشانات دوبارہ نمودار ہو گئے ہیں انہیں گودنے کے نشانوں سے جو کر ہوئے ہوں تشبیہ دی ہے۔

(۳) بِهَا الْوَيْسُ وَالْأَرَامُ يَمْشِيْنَ خِلْفَةً وَأَطْلَاوْهَا يَنْهَضْنَ مِنْ كُلِّ مَجْجَمِ
تَرْجَمَ: ان مکانات میں نیل گائیں اور ہرن آگے پیچھے (بکثرت) پھرتے ہیں اور ان کے بچے (دودھ پینے کے لئے) ہر جگہ سے اٹھتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (عَيْنٌ) نيل گائے۔ گاوان وحش (أَرَامٌ) ریم کی جمع ہے خالص سفید رنگ کا ہرن (خِلْفَةٌ) ایک چیز کے بعد آنے والی چیز آگے پیچھے۔ قرآن پاک میں ہے ”وَجَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً“ (أَطْلَاءُ) الطَّلَا کی جمع ہے بمعنی، انسان یا جانور کا بچہ پیدائش سے طاقور ہونے کی عمر تک، ہرنی کا بچہ، ہر چھوٹی چیز (يَنْهَضُنْ) ازباب فَتَحْ مصدر نَهَضًا وَ نُهُضًا سے صیغہ جمع مَوْنَتْ غائب مستعدی سے اٹھتے ہیں۔ (مَجْنُوم) پرندہ کا آشیانہ، جمع: مَجَانِمٌ۔ کل معجم کا معنی ہوگا ہر جگہ سے۔
تَشْرِیح: غرض اب وہاں وحشی جانوروں کی کثرت ہے اور وہ مکان بالکل ویران ہو گئے ہیں۔

(۴) وَقَفْتُ بِهِمَا مِنْ بَعْدِ عِشْرِينَ حِجَّةً فَلَايَا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدُ تَوَهُّمِ تَرْجُمَةٌ: میں اس مکان پر بیس سال کے بعد ٹھہرا تو تامل کے بعد مشقت سے ان گھروں کو پہچانا۔

حَلَّ عِبَارَت: (وَقَفْتُ) ازباب ضَرْبَ سے وَقَفْتُ واحد متکلم، میں ٹھہرا۔ (حِجَّةٌ) سال، جمع حِجَجٌ۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِي حِجَجَ“ (فَلَايَا) فابراے عطف (اللَّائِي) صبر و مشقت (تَوَهُّمِ) کسی بات کا گمان کرنا، تصور کرنا، تامل کرنا۔

تَشْرِیح: چونکہ نشانات بالکل مٹ چکے تھے اور عرصہ دراز کے بعد ان مکانات پر گزر ہوا تھا۔ اس لئے بہت دیر میں تامل بسیار کے بعد ان کو پہچان سکا۔

(۵) أَتَافِي سَفْعًا فِي مُعَرَّسٍ مَرَجَلٍ وَنُؤِيَا كَجَذْمِ الْحَوْضِ لَمْ يَتَشَلِّمْ تَرْجُمَةٌ: سیاہ پتھروں کو جو کہ ہنڈی رکھنے کی جگہ میں تھے اور نالی کو جو کہ اصل حوض کی طرح تھی اور ٹوٹی نہ تھی (میں نے تامل کے بعد پہچانا)۔

حَلَّ عِبَارَت: (أَتَافِي) تین پائے جن پر ہنڈیا رکھی جائے، چولہا (سَفْعًا) چولہے کا ایک پتھر، سیاہ پتھر، جمع: سَفْعَاءُ (مُعَرَّسٌ) اخیرات میں مسافر کی اقامت گاہ۔ (مَرَجَلٌ) مٹی کی پختہ ہانڈی۔ جمع: مَرَاجِلُ (نُؤِيَا) وہ نالی جس کے ذریعے بارش یا ماء مستعمل کو مکان وغیرہ سے باہر نکلا جائے (الجَذْمُ) اصل، جڑ جمع: أَجْذَامٌ وَ جُذُومٌ (يَتَشَلِّمُ) مصدر تَشَلَّمَ باب تَفَعَّلَ سے بمعنی ٹوٹنا۔

تَشْرِیح: بہت غور و خوض کے بعد دارمحبوبہ کے ان علامات کی شناخت کی۔

(۶) فَلَمَّا عَرَفْتُ الدَّارَ قُلْتُ لِرَبْعِهَا أَلَا أُنْعِمُ صَبَاحًا أَيُّهَا الرِّبْعُ وَاسْلَمِ تَرْجُمَةٌ: پس (تامل کے بعد) جب گھر کو پہچان لیا تو میں نے اس کے گھر کو (مخاطب کر کے) کہا کہ اے دار حبیب! تو صبح کے وقت خدا کرے خوش عیش رہے اور (لوٹ مار سے) سالم و محفوظ رہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (الرِّبْعُ) مکان، حویلی جس میں متعدد چھوٹے چھوٹے مکانات ہوں۔ (أُنْعِمُ صَبَاحًا) دعائیہ کلمہ یعنی

تمہاری صبح بخیر ہو۔ (اَسْلَم) اور سالم و محفوظ رہے۔

تَشْرِیْح: یعنی جب بڑی تامل اور غور و خوض کے بعد اپنی محبوبہ کے گھر کو جو کہ گھنڈرات میں تبدیل ہو چکا تھا پہچان کر اس دیار محبوبہ کو دعائے کلمات سے نوازا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے دار حبیب! خدا تجھے لوٹ مار سے سالم و محفوظ رکھے۔

(۷) تَبَصَّرْ خَلِیْلِیْ هَلْ تَرٰی مِنْ طَعَانِیْنِ تَحْمَلُنَ بِالْعُلَیَّاءِ مِنْ فَوْقِ جُرْثُمِ تَجَمُّمًا: اے میرے دوست! نظر جما کر دیکھ کیا تو ان ہودج نشین عورتوں کو دیکھتا ہے جو جرثم سے اوپر بلند مقام میں اونٹوں پر سوار ہو کر جا رہی ہیں۔ (یا غایت مدہوشی کی وجہ سے صرف میری نظروں میں یہ سناں بندھ گیا ہے)۔

حَلِّ عِبَارَت: (تَبَصَّرْ) غور سے دیکھنا، شناخت کرنا۔ (طَعَانِیْنِ) طَوِیْنَةُ کی جمع ہے، بمعنی، ہودج میں بیٹھی ہوئی عورتیں۔ یعنی ہودج نشین عورتیں (تَحْمَلُنَ) مصدر تَحْمَلُ بمعنی کوچ کرنا (الْعُلَیَّاءِ) ہر بلند چیز، اونچی جگہ، پہاڑ کی چوٹی وغیرہ (فَوْقِ) ظرف مکان بلندی و ارتقاع کے بیان کے لئے لایا جاتا ہے (جُرْثُمِ) بنی اسد کے حوض کا نام ہے۔

تَشْرِیْح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کر رہا ہے کہ میری محبوبہ اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کجاؤں میں سواریاں سے جا چکی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقام جرثم کی بلندی سے گزر رہی ہے۔ یہ خیال شاعر کی غایت مدہوشی ہے ورنہ محبوبہ یہاں سے کب کی جا چکی تھی۔

(۸) جَعَلَنَ الْقَنَانُ عَنْ یَمِیْنٍ وَحَزْنُهُ وَكَمُ الْقَنَانِ مَنْ مُحِلٍّ وَمُحَرِّمِ تَجَمُّمًا: ان عورتوں نے کوہ قنان اور اس کی پتھریلی زمین کو دہنی جانب چھوڑا اور قنان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کا خون (دشمنی کی بناء پر ہمارے لئے) حلال ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کا خون (دوستی کی وجہ سے) حرام ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (القنن) ایک پہاڑی کا نام ہے (الحزن) سخت جگہ، پتھریلی زمین، اکھڑ مزاج آدمی، جمع: حَزُونٌ (مُحِلٌّ) حَلَّ الرَّجُلُ مِنْ اَحْرَامِهِ: ایسے شخص پر قتل کا بدلہ لینا حلال ہوتا۔ (مُحَرِّمِ) جو احرام کی وجہ سے قتل سے محفوظ ہو۔

تَشْرِیْح: وہ عورتیں جب قنان کی پہاڑیوں سے گزریں تو کوہ قنان اور اس کی سخت اور پتھریلی زمین کو اپنی دائیں جانب چھوڑا۔ آگے شاعر کہتا ہے کہ قنان وہ مقام ہے جہاں ہمارے بہت سے دشمن رہتے ہیں جن کو قتل کرنا ہمارے لئے حلال ہے اور بہت سے ہمارے دوست بھی ہیں جن کا قتل کرنا ہمارے لئے حرام ہے۔

(۹) عَلَوْنَ بِاَنْمَاطٍ عِتَاقٍ وَكِلَّةٍ وَرَادٍ حَوَاشِیْہَا مُشَاكِهَةً الدِّمِ تَجَمُّمًا: (ان زنان ہودج نشین نے ہودجوں کے اوپر اونی عمدہ کپڑے اور (ان پر زیبائش کے لئے) ایک ایسا باریک پردہ ڈال دیا ہے جس کے اطراف خون کے مثل سرخ ہیں (یا جن کے کناروں کا رنگ دم الاخوین کے مانند ہے)۔

حَلِّ عِبَارَت: (اَنْمَاطٍ) نَمَطٌ کی جمع ہے بمعنی ہودہ پر ڈالا جانے والا جھاردار رنگین اونی کپڑا۔ (عِتَاقٍ) نفیس و عمدہ

(الکَلَّةُ) باریک کپڑا، مچھردانی جمع: کِلَلٌ (حَوَاشِي) حاشیہ کی جمع ہے کنارہ، طرف (مُشَاكِهَةً) شاکہ و شکاکھا بمعنی مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا۔

تشریح: یعنی مقام سوبان میں چڑھتے ہوئے وہ ہودج نشینوں نے اپنے کجاوؤں کو مختلف رنگ کے کپڑوں سے سجا رکھا تھا۔ گویا کہ ان کا کجاوؤں کو رنگ برنگ کپڑوں سے سجانے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان پر ناز پروردہ معشوق کی سی ادائیں تھیں۔

(۱۰) وَوَرَّكْنَ فِي السُّوبَانِ يَعْلُونَ مَتْنَهُ عَلَيْهِنَّ دَلَّ النَّاعِمِ الْمُتَنَوِّعِ تَرْجَمَتُهُ: مقام سوبان میں چڑھتے ہوئے جب کہ ان پر ناز پروردہ (معشوق کی) کی سی ادائیں تھیں (گویا) وہ ہودج نشین عورتیں سوار یوں کے بھٹوں پر سوار (معلوم ہوتی) تھیں۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (وَرَّكْنَ) تَوَرَّك سے سرین پر بیٹھنا (سُوِيَان) ایک چوٹی کا نام ہے (مَتْنُ) کمر کو دونوں طرف سے گھیرے ہوئے پٹھے اور گوشت (نَاعِمٌ) نرم و نازک، مَلَامٌ (مُتَنَوِّعٌ) ناز و نعمت کی پروردہ۔

تشریح: چڑھائی پر اونٹ کا کجاوہ اس کے سرینوں کی طرف جھک جاتا ہے۔ اس کو لفظ وَرَّكْنَ سے تعبیر کیا ہے۔

(۱۱) بَكْرُنَ بُكُورًا وَاسْتَحَرْنَ بِسُحْرَةٍ فَهُنَّ وَوَادِي الرَّسِّ كَالْيَدِ لِلْفَمِ تَرْجَمَتُهُ: وہ صبح سویرے انھیں اور تڑکے سے چل دیں پس وہ وادی رس کے لئے (قصد کناں اس طرح تھیں) جیسے کہ ہاتھ منہ کے لئے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (بُكُورَةً) از باب نَصَرَ بُكُورًا سے بَكْرُنَ، جمع مَوْنُث غائب مصدری معنی صبح سویرے آنا یا جانا۔

بُكُورًا اس کی تاکید ہے (اسْتَحَرْنَ) مصدر اسْتَحَارَ بمعنی منہ اندھیرے لگنا (الرَّسِّ) وادی کا نام ہے۔

تشریح: صبح سویرے اٹھ کر سیدھی وادی رس میں اس طرح پہنچیں جیسے کھانا کھاتے وقت بدون کسی غلطی اور تکلف کے ہاتھ سیدھا منہ میں پہنچتا ہے۔

(۱۲) وَفِيهِنَّ مَلَهًى لِلطِّيفِ وَمَنْظَرٌ أَيْقُ لِعَيْنِ النَّاطِرِ الْمُتَوَسِّمِ تَرْجَمَتُهُ: ان میں لطیف الطبع انسان کے لئے خوش طبعی کی جگہ ہے اور تازنے والے نظر باز کی آنکھ کیلئے بہترین منظر ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مَلَهًى) تفریح گاہ، تماشا گاہ، جمع: المَلَاهِي (لِلطِّيفِ) خوش مزاج انسان (مَنْظَرُ) نگاہ کو پسند آنے والی صورت یا جگہ یا نقشہ، جمع: مَنَاطِرُ (أَيْقُ) خوش منظر ہونا، پسند آنا، هو أَيْقُ (الْمُتَوَسِّمِ) گہری نظر سے تازنے والا۔

تشریح: یعنی وہ ہودج نشین عورتیں اس قدر خوبصورت ہیں کہ خوش مزاج آدمی کیلئے خوش مزاجی اور چھیڑنے کی جگہ ہے اور تازنے والے کیلئے خوش نما منظر ہے۔

(۱۳) كَانَ فُتَاتِ الْعُهْنِ فِي كُلِّ مَنْزِلٍ نَزَلْنَ بِهِ حَبُّ الْفَنَالِمْ يُحْطَمُ
 تَرْجَمَةٌ: جس مقام پر وہ جا کر اتریں اون کے ٹکڑے اس مکوہ کی طرح (معلوم ہوتے) تھے جو (درخت سے) نہ توڑی گئی ہو۔
 حَلَّ عِبَارَتٌ: (فُتَاتِ) چورا، ریزہ، برادہ (الْعُهْنِ) مختلف رنگوں میں رنگی ہوئی اون، اون کی پونی یا ٹکڑا۔ قرآن پاک میں ہے ”وَسُكُونُ الْجِبَالِ كَالْعُهْنِ الْمَنْفُورِش۔“ اور پہاڑ ڈھنی ہوئی اون کی طرح نرم ہو جائیں گے۔ جمع عُهُون (حَبُّ الْفَنَالِ) رات کا سایہ یا (حَبُّ) مفرد حَبَّةٌ دانہ (فَنَالِ) جمع فَنَالِ مکوہ (يُحْطَمُ) مصدر حَطْمٌ بمعنی توڑنا۔

تَشْرِیح: یعنی اس رنگی ہوئی اون کے ٹکڑوں کو جو ہود جوں کی زیب و زینت کیلئے آویزاں کئے گئے تھے اور جو راستہ میں گر گئے ہیں مکوہ سے تشبیہ دی گئی ہے اور لم حکم کی قید اس وجہ سے لگائی ہے کہ درخت سے ٹوٹنے کے بعد مکوہ میں آب و تاب باقی نہیں رہتی۔

(۱۴) فَلَمَّا وَرَدَنَّ الْمَاءَ زُرْقًا جَمَامُهُ وَضَعْنَ عَصِيَّ الْحَاضِرِ الْمُتَخَيِّمِ
 تَرْجَمَةٌ: جب وہ عورتیں اس پانی پر اتریں جس کی گہرائیاں نیلگوں (معلوم ہوتی) تھیں، تو انہوں نے خیمہ نصب کرنے والے شہری کی طرح لائیں رکھ دیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الزُّرْقَةُ) نیل گونی، نیلا پن، نیلگوں (جَمَامُهُ) جَمَّ کی جمع ہے بمعنی گہرائی۔ جَمَّةُ السَّفِينَةِ گشتی کا وہ حصہ جس میں سوراخوں سے آنے والا پانی جمع ہو جائے (عَصَا) لاشی، ڈنڈا (مَوْنَتْ) تشبیہ عَصَوَان، جمع عَصَى۔ (حَاضِرُ) شہری، شہر میں رہنے والے، جمع: حُضُورٌ و حُضَارٌ و حُضْرٌ۔
 تَشْرِیح: لائیں رکھ دینا اقامت سے کنایہ ہے یعنی وہ اس کثیر پانی پر مقیم ہو گئیں۔

(۱۵) ظَهَرْنَ مِنَ السُّوبَانِ ثُمَّ جَزَعْنَهُ عَلَى كُلِّ قَيْنِي قَشِيبٍ وَمُقَامٍ
 تَرْجَمَةٌ: وہ عورتیں وادی سوبان سے نکلیں پھر (دوبارہ) اس سوبان کو ہرنے و سبج کجاوہ پر (بیٹھ کر) قطع کیا۔
 حَلَّ عِبَارَتٌ: ظَهَرْنَ و ظُهُورًا بمعنی نکلتا، پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا۔ (جَزَعْنَهُ) جَزَعًا مصدر سے وادی کو عرض میں چل کر طے کرنا۔ (القَيْنِ) توسعا ہر کاریگر کو قین کہا جاتا ہے۔ اصل میں لوہار کو کہا جاتا ہے۔ (یا) ایک کاریگر تھا قین نام کا جو عمدہ کجاوہ بنا تا تھا۔ اس کی طرف منسوب ہے۔ (قَشِيبٌ) نیا، صاف ستھرا۔ قَشِيبُ السِّيفِ تلوار کا تازہ صیقل کی ہوئی ہونا۔ (مُقَامٌ) صیغہ اسم مفعول باب افعال بمعنی فراخ کجاوہ۔ (الْبَيْتِ) یہاں بیت سے مراد خانہ کعبہ ہے۔

تَشْرِیح: یہ وادی دومرتبہ ان کے راستہ میں پڑی اور وہ عورتیں دوبارہ اس میں سے گزریں۔

(۱۶) فَأَقْسَمْتُ بِالْبَيْتِ الَّذِي طَافَ حَوْلَهُ رَجَالٌ بَنَوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَجُرْهُمِ
 تَرْجَمَةٌ: پس میں نے اس گھر کی قسم کھائی جس کے گرد قبیلہ قریش اور جرہم کے ان لوگوں نے طواف کیا جنہوں نے اس کو بنایا۔
 حَلَّ عِبَارَتٌ: (طَافَ) طَافَ، يَطُوفُ، طَوَّفًا و طَوَّافًا: ارد گرد گھومنا، چکر لگانا۔ الطَّوَّافُ کا شرعی معنی خانہ کعبہ کے

گردگو منا (بُئُوْهُ) از باب ضرب بُئِیَا و بُئِیَا سے بمعنی تعمیر کرنا، عمارت کھڑی کرنا۔

تَنْهِيَةٌ: یعنی خانہ کعبہ کی قسم ان دونوں یعنی قبیلہ قریش اور جرہم کے مردوں کی عظمت کے سلسلے میں کھائی۔

(۱۷) يَمِيْنًا لِّنَعْمِ السَّيِّدَانِ وَجِدْتُمَا عَلَى كُلِّ حَالٍ مِّنْ سَحِيْلٍ وَمُبْرَمٍ تَرْجَمَةٌ: میں خانہ کعبہ کی قسم کھاتا ہوں کہ ہر قوت و ضعف کی حالت میں تم (ہی) دونوں دو بہترین سردار پائے گئے۔

حَالٌ عِبَارَتٌ: (نَعْمَ) فعل مدح جس کے دیگر صیغے نہیں آتے اور اپنے مابعد اسم کی مدح کیلئے آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے ”نَعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوْكَاْبُ“ کیا ہی اچھے بندے تھے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے (السیدان) تثنیہ مفرد سید بمعنی سردار، اس سے مراد حارث بن عوف اور ہرن بن سنان ہیں۔ (السَّحِيْلُ) ایک لڑی پر بیٹی ہوئی رسی، کچا دھاگہ، مراد اس سے ضعف ہے (المُبْرَمُ) مضبوط و مستحکم، اس سے مراد قوت۔

تَنْهِيَةٌ: یعنی ہر حال میں تم مستحق مدح و ثناء ہو اس بات پر کہ تم دونوں سرداروں نے دو قبیلوں کے باہمی اختلاف کو ختم کر دیا اور ان کی صلح کرادی ورنہ دشمنی کی یہ خوفناک آگ کئی برسوں تک بھڑکتی رہتی اور کئی خاندانوں کو برباد کر دیتی۔

(۱۸) تَدَارَكْتُمَا عُبْسًا وَذُبْيَانًا بَعْدَمَا تَفَانَوْا وَدَقُّوْا بَيْنَهُمْ عِطْرَ مَنْشَمٍ تَرْجَمَةٌ: تم دونوں نے عیس و ذبیان کی حالت درست کی اس کے بعد کہ وہ آپس میں کٹ مرے تھے اور منشم (نامی عورت) کا (منخوس) عطر آپس میں لگا لیا تھا۔

حَالٌ عِبَارَتٌ: (تَدَارَكْتَ) بمعنی درست کرنا جیسے تَدَارَكَ الْخَطَاءُ بِالصَّوَابِ: غلطی کے بعد صحیح بات کہہ کر اس کی تلافی کرنا۔ (تَفَانَوْا) وہ ایک دوسرے کو فنا کر رہے تھے۔ (دَقُّوا) دَقٌّ يَدُقُّ سے بمعنی ظاہر کرنا، مل لینا (مَنْشَمٍ) عورت کا نام ہے۔ تَنْهِيَةٌ: یعنی آخری دم تک لڑنے کے لئے آمادہ تھے مگر مذکورہ الصدر دونوں سرداروں نے بیچ میں پڑ کر صلح کرادی۔

(۱۹) وَقَدْ قُلْتُمَا: اِنْ نُّدْرِكَ السَّلَامَ وَاِسْعًا بِمَالٍ وَمَعْرُوفٍ مِّنَ الْقَوْلِ نُسْلَمٍ تَرْجَمَةٌ: اور بیشک تم نے اچھی بات کہی کہ اگر ہم کامل صلح بذریعہ صرف مال اور کلام مستحسن پالیں گے تو آپس کی خونریزی سے مامون ہو جائیں گے۔

حَالٌ عِبَارَتٌ: (نُّدْرِكَ) باب نصر سے جمع متکلم مجہول مصدری معنی پالینا۔ (السَّلَامُ) صلح، امن خلاف حرب قرآن پاک میں ہے۔ ”وَ اِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا“ جمع: اَسْلَمُوا و سَلَامًا (وَ اِسْعًا) کامل، پھیلا ہوا، کشادہ (المَعْرُوفُ) بھلائی، احسان، حسن سلوک۔

تَنْهِيَةٌ: یعنی اے دونوں سردارو! تم نے صحیح کہا تھا کہ اگر ہم مکمل صلح کو مال و دولت یا عمدہ گفتگو کے ذریعے پالیں تو ہمیشہ کیلئے آپس کی خونریزی سے مامون ہو جائیں گے۔

(۲۰) فَأَصْبَحْتُ مِمَّا مِنْهَا عَلَى خَيْرِ مَوْطِنٍ بَعِيدَيْنِ فِيهَا مِنْ عُقُوقٍ وَمَائِمٍ

ترجمہ: تو (واقعی) تم صلح کے بہتر مقام پر پہنچ گئے اور صلح کے بارے میں نافرمانی اور گناہ سے بچے رہے۔

حَاشِی عِبَارَاتٍ: (مَوْطِنٍ) مقام، قیام گاہ، جگہ، جمع مَوَاطِن (عُقُوقٌ) یہ علاقے کی جمع ہے بمعنی نافرمانی، بدسلوکی، جو خدمات واجب ہیں ان کو انجام نہ دینا (مَائِمٍ) گناہ، یا جرم۔

تَفْہِیْلٌ: یعنی صلح رحم کا خیال کرتے ہوئے اپنا کثیر مال خرچ کر کے دونوں قبیلوں میں صلح کرا دی۔

(۲۱) عَظِيمٍ فِي عَلِيَا مَعَدٍّ هُدَيْتُمَا وَمَنْ يَسْتَبِخْ كَنْزًا مِنَ الْمَجْدِ يَعْظُمُ

ترجمہ: (صلح کرانے میں تم کامیاب ہوئے) در آنحالیکہ تم دونوں مَعَدِّ کے بلند رتبہ میں بڑی شخصیتوں کے مالک تھے۔ خدا تمہیں ہدایت (پر استقامت) دے اور جو شخص (آباؤ اجداد کی) بزرگی کے خزانہ کو مباح پالے گا وہ (ضرور) بلند قدر ہو جائے گا۔

حَاشِی عِبَارَاتٍ: (الْعَلِيَا) اعلیٰ کی تانیث بمعنی بلند رتبہ، اونچی، جمع: عَلَی (مَعَدٍّ): عرب کا ایک قبیلہ (هُدًى) ہدایت، رہنمائی، قرآن پاک میں ہے۔ "هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ" (يَسْتَبِخْ) اسْتَبَا حَاصِدٌ باب افعال سے بمعنی مباح کرنا، دل کھول کر خرچ کرنا، (الْكَنْزُ) مدفون خزانہ، جمع كُنُوزٌ۔ (الْمَجْدُ) شرافت و عظمت، بزرگی، جمع: اَمْجَادٌ (يَعْظُمُ) عَظِيمٌ سے بلند قدر، پر شوکت، باوقار۔

تَفْہِیْلٌ: تم دونوں معد بن عدنان میں عظیم المرتبہ انسان ہو، اس لئے کہ تمہارے آباؤ اجداد کی بزرگی کے خزانے تمہیں مل گئے۔

(۲۲) تُعَفَّى الْكُلُومُ بِالْوَيْنِ فَأَصْبَحَتْ يُنَجِّمُهَا مَنْ لَيْسَ فِيهَا بِمُجْرِمٍ

ترجمہ: (چونکہ دلوں کے) زخم اونٹوں کے سینکڑوں کے ذریعہ مٹائے جاتے ہیں تو (اب) وہ شخص ان اونٹوں کو قسط و ادا کر رہا ہے جو (جنگ کے بارے میں) بے قصور ہے۔

حَاشِی عِبَارَاتٍ: (تُعَفَّى) عَفُوٌّ سے مٹانا (الْكُلُومُ) الْكَلِيمُ سے زخمی، مفرد کَلَمٌ ہے (مِثْنِ) اونٹوں کے سینکڑیں (أَصْبَحَتْ) بمعنی صَارَتْ (نَجَّمَ) اَي نَجَّمَ عَلَيْهِ الدِّينَ قِطُونَ میں کسی کا قرض ادا کرنا (مُجْرِمٍ) گناہ گار، قابل گرفت

سزا۔

تَفْہِیْلٌ: یعنی تم نے آپس کا اختلاف دیت کے ذریعہ مٹایا اور بدون کسی جرم کے اس کی ادائیگی کا بار تم نے اپنے ذمہ لے لیا۔ یعنی دیت قسط وار دہن کر رہا ہے جس کا اس جنگ سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲۳) يُنَجِّمُهَا قَوْمٌ لِّقَوْمٍ غَرَامَةٌ وَلَمْ يُهَرِّقُوا بَيْنَهُمْ مِلًّا مُحْجَمًا

ترجمہ: ایک قوم دوسری قوم کو تاوان میں ان اونٹوں کو قسط و ادا کر رہی ہے حالانکہ انہوں نے ایک سنگی بھر خون بھی آپس میں نہیں بہایا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْعَرَامَةُ) نقصان، خسارہ، تاوان کہتے ہیں حَکَمَ الْقَاضِی عَلٰی فُلَانٍ بِالْعَرَامَةِ۔ (يُهِرِقُوْا) از باب فَتَحَ مَصْدَرُ هَرَقَ سے بمعنی پانی بہانا اوپر سے ڈالنا ”هَرَقَ الدَّم“ خون بہانا (وَلَّعَ) کسی چیز کو بھر دینے والی مقدار۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا“ سونے سے بھری ہوئی زمین (الْمُحْجَمُ) سیٹھی، پچھنے لگانے کا آلہ۔ جمع: مُحَاجِمٌ تَشْرِیْح: یعنی تاوان میں اونٹوں کی قسط وار ادائیگی وہ قوم کر رہی ہے جنہوں نے کسی کا قطرہ بھی خون نہیں بہایا۔ وہ صرف مزید جنگ و جدال سے بچنے کے لئے یہ قربانی دے رہی ہے۔

(۲۴) فَاصْبَحَ يَجْرِي فِيهِمْ مِنْ تِلَادِكُمْ مَغَانِمُ شَتَّى مِنْ اِفَالٍ مُزْنِمٍ تَرْجَمَةٌ: تو اب گن گئے اونٹ بکے بچوں کی متفرق غنیمتیں تمہارے موروثی مال ہی سے ان (اولیاء مقتولین) کی طرف ہٹائی جا رہی ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (التِّلَادُ) موروثی جائیداد، اصلی پرانا مال، یہ تِلْدُکِ جمع ہے۔ (شَتَّى) الشَّيْئُتِ کی جمع ہے بمعنی منتشر و متفرق۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى“ (اِفَالٌ) و اَفَايِلُ یہ اِفَالٌ جمع ہیں بمعنی اونٹ یا بکری کا بچہ۔ (مُزْنِمٌ) ای بَعِيْرُ مُزْنَمٌ وہ اونٹ جس کے کان کا ایک حصہ کاٹ کر لٹکا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو۔ تَشْرِیْح: تمہارے عمدہ قسم کے اونٹوں میں سے متفرق دیتیں و رتاء مقتولین کو دی جا رہی ہیں۔

(۲۵) اَلَا اَبْلَغُ الْاِخْلَافِ عَنِّي رَسَالَةٌ وَذُبْيَانٌ هَلْ اَقْسَمْتُمْ كُلُّ مُقْسِمٍ تَرْجَمَةٌ: سن (اے مخاطب!) میرا یہ پیغام معاہدوں (بنی اسد و غطفان) اور ذبیان کو پہنچا دے کہ تم نے مکمل قسم کھائی ہے۔ (لہذا اس پر قائم رہو)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَبْلَغُ) پہنچانا، اطلاع دینا (اِخْلَافٌ) و حُلَفَاءُ یہ السَّوْلِفُ کی جمع ہیں بمعنی معاہدہ، مدد کا معاہدہ کرنے والا، اس سے مراد بنی اسد بن خزیمہ، بنی عطفان ہیں (الرَّسَالَةُ) ہر بھیجی جانے والی چیز، پیغام، جمع رَسَائِلُ (كُلُّ مُقْسِمٍ) مکمل قسم۔ تَشْرِیْح: اے حلیف قبائل! یعنی اے بنی اسد و غطفان اور ذبیان تم نے معاہدہ کیا ہے اور مکمل قسم کھائی ہے لہذا اپنی قسم پر قائم رہنا اور معاہدہ کو توڑ کر جنگ کی آگ کو نہ بھڑکانا۔

(۲۶) فَلَا تَكْتُمَنَّ اللّٰهَ مَا فِيْ نَفْسِكُمْ لِيُخْفِيَ وَمَهْمَا يُكْتَمِ اللّٰهُ يَعْلَمِ تَرْجَمَةٌ: پس خدا سے ہر گز اپنے دلوں کی بات اس لئے نہ چھپاؤ کہ وہ چھپی رہے گی (کیونکہ) جب بھی اللہ سے کوئی بات چھپائی جاتی ہے وہ اس کو جان لیتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَكْتُمَنَّ) مَصْدَرُ كَتَمًا وَ كَتَمَانًا سے صیغہ جمع مذکر حاضر بمعنی چھپانا یہاں معنی کرینگے ہر گز نہ چھپاؤ۔

(نُفُوس) نفس کی جمع بمعنی روح جان (مُہْمَا) جو بھی، جو کچھ بھی، جب بھی، یہ اسم شرط ہے دفعلوں کو جزم دیتا ہے اور اس ما کے معنی میں ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔

تَشْرِیْح: خدا دلوں کا بھید جانتا ہے اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا لہذا نقض عہد اور عذر کا ارادہ دل میں بھی نہ رکھو۔

(۲۷) یُوَخَّرُ فِیْ مَوْضِعٍ فِیْ کِتَابٍ فِیْکُدْخَرُ یَوْمَ الْحِسَابِ اَوْ یُعَجَّلُ فِیْ نِقْمٍ تَرْجَمَ: (عذر کی سزا) موخر کی جائے گی اور نامہ اعمال میں رکھ دی (لکھ دی) جائے گی پھر قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ کر لی جائے گی یا جلدی کی جائے گی تو (فوراً دنیا میں) سزا دی جائے گی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (کتاب) لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ، اس سے مراد نامہ اعمال ہے۔ (یُدْخَرُ) دُخْرُ سے بمعنی جمع کرنا (عَجَلَ) فَلَانًا۔ کسی پر سبقت لے جانا کسی کام میں جلدی کرنے کو کہنا۔ (نِقْمٌ) نِقْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی سزا، بدلہ۔ تَشْرِیْح: غرض برائی کا بدلہ ضرور ملے گا کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد جاہلیت کا شاعر جزا و سزا اور قیامت کا قائل تھا۔

(۲۸) وَمَا الْحَرْبُ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ وَذُقْتُمْ وَمَا هُوَ عَنْهَا بِالْحَدِیْثِ الْمُرْجَمِ تَرْجَمَ: لڑائی وہی شے ہے جس کو تم جان چکے اور (جس کا مزہ) چکھ چکے ہو۔ یہ بات لڑائی کے بارے میں (جو میں کہہ رہا ہوں) انکل پچو نہیں ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الْحَرْبُ) لڑائی، جنگ (مَوْتُ سَاعٍ) کبھی بمعنی قال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ (ذُقْتُمْ) ذَوْقًا وَ ذَوْقَانًا مَذَاقًا سے بمعنی ذائقہ چکھنا، چکھنا۔ (الْمُرْجَمِ) انکل، پچو بولنا، نامعلوم بات کہنا۔ تَشْرِیْح: اگر پھر نقض عہد ہوا اور لڑائی کی نوبت آگئی تو پھر سابق تکالیف میں مبتلا ہو جاؤ گے اس لئے عہد شکنی سے باز رہو۔

(۲۹) مَتٰی تَبْعُوْهَا تَبْعُوْهَا ذَمِیْمَةٌ وَ تَضُرِّیْ اِذَا ضَرَبْتُمْهَا فَتَضُرِّمِ لڑائی کو حرص دلاؤ گے تو اس کی حرص شدید ہوگی پھر وہ شعلہ زن ہو جائے گی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مَتٰی) کب، جب کبھی، ظرف ہے زمانہ فعل کو دریافت کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَتٰی اَتِیْتَ (تَبْعُوْ) مصدر بَعَثَ سے اٹھانا (الذَمِیْمُ) برا، قابلِ مذمت، واحد: ذَمِیْمَةٌ (تَضُرِّیْ) از ضَرْبًا وَ ضَرْاءَةً سے بھڑکانا۔ ضَرْاءٌ شدتِ حرص (ضَرْمٌ) الصَّرَامُ بمعنی آگ کی دہک، شعلہ زنی، بھڑک واحد، ضَرْامَةٌ۔

تَشْرِیْح: غرض لڑائی ہر حال میں بری ہے اس کو نہ بھڑکانا چاہئے اور صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنی چاہئے۔

(۳۰) فَتَعْرُكُكُمْ عَرَكُ الرَّحَى بِثِفَالِهَا وَتَلْقَحُ كَشَافًا ثُمَّ تُنْتَجُ فَتُتِمُّ
تَرْجَمًا: پھر وہ لڑائی تمہیں اس طرح پیس ڈالے گی جس طرح چکی اپنے فرش چر میں پرہ کر (دانہ کو پیس ڈالتی ہے) اور
(جنگ) ہر سال حاملہ ہوگی پھر بچے دے گی تو جوڑواں جنے گی۔

حَتَّى عِبَارَاتٍ: (تَعْرُكُ) اَزْعَرُكُ بمعنی پینا، (الرَّحَى) والرحا: چکی (آٹا پسینی کی) جمع اَرْحَاءُ وَرُحَى
(الثِّفَالِ) چکی کے نیچے والا چیز یا کپڑا جس پر آٹا گرتا ہے، چکی کا نچلا پتھر، جمع: ثُقُلٌ (تَلْقَحُ) ازباب سَمْعٍ مَصْدَرٌ لَقَحًا وَلَقَا حَا
سے بمعنی اونٹنی کا حاملہ ہونا، گا بھن ہونا ہی لَاقِحٌ جمع: لُقُحٌ (كَشَافًا) اونٹنی کا مسلسل دو سال کا بھن ہونا (تُنْتَجُ) مصدر نتاج سے
بچہ (فَتُتِمُّ) اَتَامَتُاس نے دو بچے جنے۔

ذِئْبِيخٍ: لڑائی کے مضمرات بکثرت ہوں گے اور تم سب لڑائی کی چکی میں دانے کی طرح دے جاؤ گے۔ میدان جنگ کے
ہنگامہ ہلاکت آفریں کو چکی پیسے سے تشبیہ دی اور اس کے نقصانات کی کثرت کو اس ماں کی اولاد سے تشبیہ دی ہے جو ہر سال حاملہ
ہوتی ہو اور دو بچے جتی ہو۔

(۳۱) فَتُنْجُ لَكُمْ غُلْمَانُ أَشْأَمَ كُلُّهُمْ كاحْمَرٍ عَادٍ ثُمَّ تُرْضِعُ فَتَفْطُمُ
تَرْجَمًا: پھر اس لڑائی سے تمہارے لئے ایسے بچے جنے جائیں گے جو ب عَاد کے احمر کی طرح منحوس ہونگے پھر انہیں دودھ
پلائے گی پھر دودھ چھڑائے گی۔

حَتَّى عِبَارَاتٍ: (تُنْجُ) مصدر اُنْتَجَ بچے پیدا کرنا (غُلْمَانُ) غُلَامُ کی جمع ہے بمعنی نو جوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی
ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا (أَشْأَمُ) ماخوذ از شُؤْمٌ بمعنی منحوس (احمر عاد) یہ وہ منحوس شخص تھا جس نے
حضرت صالح کی اونٹنی کی کوٹھیں کاٹی تھیں۔ جس کی وجہ سے اس کی پوری قوم تباہ و برباد ہوگئی۔ اس کا اصلی نام قدار بن سلف تھا۔
(فَطُمُ) الْفَطَامُ بمعنی دودھ چڑھائی، دودھ چھڑانے کا عمل۔

ذِئْبِيخٍ: لڑائی سے اس قدر نتائج بد بکثرت پیدا ہوں گے جن کی نحوست قدار کی طرح ہوگی کہ اس نے حضرت صالح کی ناقہ کے
کوٹھے کاٹ دیے جس کی وجہ سے ساری قوم ہلاک ہوئی۔ ارضاع اور افطام سے نتائج حرب کا ہولناک اور کامل ہونا مراد ہے۔

(۳۲) فَتُغْلِلُ لَكُمْ مَا لَا تُغِلُّ لِأَهْلِهَا قُرَى بِالعِرَاقِ مِنْ قَفِيزٍ وَدِرْهِمٍ
تَرْجَمًا: پھر وہ لڑائی تمہیں اس قدر پیداوار دے گی کہ عراق کے دیہات (باوجود سبزی اور شادابی کے) قفیز اور درہم کی
پیداوار اپنے مالکوں کو نہیں دیتے۔

حَتَّى عِبَارَاتٍ: (تُغْلِلُ) الْغُلَّةُ سے بمعنی زمین کی پیداوار، اناج، جمع: غَلَاتٌ وَغِلَالٌ (قُرَى) قَرْيَةٌ کی جمع ہے بمعنی
بستی، ایسی جامع آبادی جس میں ضروریات زندگی فراہم ہوں۔ (القَفِيزُ) قائم زمانہ کا ایک پیمانہ جس کی مقدار ملکوں میں مختلف

ہوتی رہی ہے۔ جمع: اَقْفَرَةٌ۔

تَشْرِیْح: یہ ہے کہ چونکہ عراق کے دیہات بہت زیادہ پیداوار دیتی تھے اور وہاں کے تمام دیہات سرسبز و شاداب ہوتے تھے جنگ کو اس سرسبز و شاداب اور بہت پیداوار دینے والی زمین سے تشبیہ اس لئے کہ جنگ سے جو حالات پیدا ہو گئے اور جو تباہ کاریاں ہو گئی وہ عراق کی زمینوں کی پیداوار سے بھی زیادہ ہو گئے۔

(۳۳) لَعَمْرِي لِنُعْمَ الْحَيِّ جَرٌّ عَلَيْهِمْ بِمَا لَا يُؤَاتِيهِمْ حُصَيْنُ بْنُ ضَمْضَمٍ
تَرْجُمَةً: میری زندگانی کی قسم وہ قبیلہ نہایت بھلا ہے جس پر حصین بن ضمضم نے ایسے گناہ کا بار ڈالا جس میں وہ ان کے ہم رائے نہ تھا۔

حَلَّ عِبَارَت: (الحی) محلہ، مرادی معنی قبیلہ ہے، جمع: اَحْيَاءُ (جَرٌّ) بمعنی کھینچنا، گھسیٹنا، لیکن اہل عرب کا محاورہ ہے ”جَرٌّ عَلَيْهِ فَلَانٌ“ یعنی جرم کوئی کرے تاوان کسی اور کو دینا پڑے۔ (يُؤَاتِي) مصدر مُؤَاتَاةٌ ہوافت۔
تَشْرِیْح: حصین ابن ضمضم نے ان کی رائے کے خلاف عیسیٰ کو مار ڈالا جس کا تاوان اس قبیلہ نے برداشت کیا۔

(۳۴) وَكَانَ طَوًى كُشْحًا عَلَى مُسْتَكْنَةٍ فَلَهُوَ أَبْدَاهَا وَلَمْ يَتَقَدَّمْ
تَرْجُمَةً: (اس حصین) نے ایک ارادہ پوشیدہ کر رکھا تھا تو نہ اس نے اس ارادہ کو (کسی پر) ظاہر کیا اور نہ (قبل از وقت) پیش قدمی کی (بلکہ موقع پا کر عیسیٰ کو مار ڈالا)۔

حَلَّ عِبَارَت: (طوى) از باب ضَرْبٍ صِيغَةً وَاحِدَةً كَرَفَابٍ طَيًّا، لپیننا، طے کرنا قرآن پاک میں ہے۔ ”يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ“ (الْكَشُوعُ) پہلو، کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، مراد دل، جمع كُشُوح (مُسْتَكْنَةٌ) مصدر اِسْتَكْنَانٌ باب اِسْتَعَالَ سے بمعنی چھپنا، مراد اندرونی عداوت، دشمنی۔

تَشْرِیْح: یعنی حصین بن ضمضم نے قتل کے ارادے کو اپنے دل میں چھپا رکھا تھا اس نے اپنے ارادے کو نہ کسی پر ظاہر کیا اور نہ کوئی حرکت کی جس سے اس کی دشمنی کا پتہ چلتا بلکہ موقع پا کر اس نے اپنے دشمن عیسیٰ کو مار ڈالا۔

(۳۵) وَقَالَ سَاقِضِي حَاجَتِي ثُمَّ اَنْتَقِي عَدُوِّي بِالسَّيْفِ مِنْ وَرَائِي مُلْجِمٌ
تَرْجُمَةً: اور اس (حصین) نے (دل میں) کہا کہ میں غنقریب (بھائی کا بدلہ لے کر) اپنی حاجت پوری کروں گا پھر اپنے دشمن سے ایک ہزار (اسپ سواریاں گام لگائے ہوئے گھوڑوں) کے ذریعے جو میری پشت پر ہیں بچ جاؤں گا۔

حَلَّ عِبَارَت: (سَاقِضِي) باب ضَرْبٍ صِيغَةً وَاحِدَةً تَكْلُمَ بِمَعْنَى پوری کرنا۔ قَضَى حَاجَتَهُ، ضرورت پوری کرنا۔ (اَنْتَقِي) کسی چیز کے ذریعے اپنا بچاؤ کرنا۔ (الْوَرَاءُ) کسی کی آنکھ سے اوجھل پیچھے ہویا آگے۔ (الْمُلْجِمُ) لگام لگایا ہوا۔

تَشْرِیْح: یعنی حصین بن ضمضم کا مقصد یہ تھا کہ جیسے ہی موقع پا کر اپنے بھائی کے قتل کا بدلہ لوں گا تو ایک ہزار گھوڑے دیت کے طور

پردے کر فوج جاؤں گا یا ایک ہزار لگام لگائے ہوئے گھڑ سوار لشکر کے ذریعے فوج جاؤں گا۔

(۳۶) فَشَدَّ فَلَمْ يُفْزَعْ يُتَوَاتَا كَيْسِرَةً لَدَى حَيْثُ الْقَتْلِ رَحُلَهَا اَم قَشْعَمِ
ترجمہ: اس (حصین) نے اس جگہ (تنہا) حملہ کیا جہاں کہ موت نے اپنا کجاوہ ڈال دیا اور اس نے بہت سے گھرانوں کو
گھبراہٹ میں نہ ڈالا (یعنی اس نے تنہا حملہ کیا اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو شریک نہ کیا یا صرف ایک ہی عیس پر حملہ کیا اس
کے تمام قبیلہ کو پریشان نہ کیا)۔

حَاتِی عِبَارَت: (فَشَدَّ) اس نے حملہ کیا (يُفْزَعُ) الفَزْعُ سے خوف، گھبراہٹ جمع: الْفَزَاعُ (لَدَى) پاس، سامنے، ظرف
مکان بمعنی عند، کلام میں یہ لفظ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے مبتدا وغیرہ کی خبر بنایا جاتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں ہے۔
”وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ“ (رَحُلُ) کجاوہ (اَم قَشْعَمِ) موت، لڑائی، مصیبت۔

تَفْہِیْل: یعنی اس حصین بن ضممم نے تنہا حملہ کیا اپنے ساتھ اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو شامل کر کے خوفزدہ نہیں کیا یا اس
شعر کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اس نے عرف عیسیٰ کو قتل کر ڈالا۔ اس کے قبیلے کے دوسرے افراد کو پریشان نہیں کیا۔

(۳۷) لَدَى اَسَدٍ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَدَّفٍ لَهُ لَبْدٌ اَظْفَارُهُ لَمْ تُقَلِّمِ
ترجمہ: عیسیٰ کے قتل کا واقعہ ایک ایسے شیر (حصین) کے پاس ہوا جو پورا ہتھیار بند ہے پے در پے لڑائیوں میں شریک رہتا
ہے اور اس کی گردن پر بال ہیں اور اس کے ناخن نہیں تراشے گئے۔ (وہ ضعیف نہیں ہے)۔

حَاتِی عِبَارَت: (شَاكِي السِّلَاحِ) اِی شَاكِي السِّلَاحِ بمعنی ہتھیار بند، مکمل طور پر تیار۔ (مُقَدَّفٍ) بہت گوشت
والا، موٹا جیسے کہیں سے اٹھا کر پھینک دیا گیا ہو۔ یادہ بار بار جنگوں میں جھونکے جانے کی وجہ سے آزمودہ کار ہو چکا ہے۔ (لَبْدٌ) شیر
کے مونڈھوں اور گردن کے بال، ہندہ بنائی اون یا بال جمع: الْبَدَد۔

تَفْہِیْل: یعنی اس شعر میں جو صفات بیان کئے گئے گویا کہ حصین کے بہادری کی طرف اشارہ ہے کہ عیسیٰ کے قتل کا واقعہ ایسے شیر
کے پاس ہوا جس کے یہ صفات ہیں۔

(۳۸) جَرِيءٌ مَتَى يُظْلَمُ يُعَاقِبُ بِظُلْمِهِ سَرِيْعًا وَاِلَّا يَنْدُبِ الظُّلْمَ يَظْلِمِ
ترجمہ: وہ ایسا بہادر ہے جب اس پر ظلم کیا جائے تو فوراً اپنے ظلم کا بدلہ لے لیتا ہے اور اگر اس پر ظلم کی ابتداء نہ کی جائے تو وہ
(خود) ظلم کرتا ہے۔ (یعنی بہر حال وہ جنگ کا خواہاں ہے)

حَاتِی عِبَارَت: (جَرِيءٌ) دلیر ہونا، بہادر، جَوْرِيٌّ، جمع: جُرَّاءُ (يُعَاقِبُ) اعْتَقَبَ سے کسی کو اس کے فعل کا اچھا یا برا
بدلہ دینا، (سَرِيْعًا) تیز رفتاری، جمع: سُرْعَانِ (يَنْدُبُ) از باب فَتَحَ يَنْدُبُ اَوْ يَنْدُبُ مَصْدَر سے مجہول بمعنی ابتداء نہ کی جائے۔
تَفْہِیْل: یعنی وہ حصین اتنا بہادر اور جری ہے کہ اگر کوئی اس پر ظلم و زیادتی کرے تو فوراً بدلہ لے لیتا ہے اور اگر اس پر کوئی ظلم و

زیادتی میں پہل نہ کرے تو پھر بھی اسے چین نہیں آتا اور دوسروں پر ظلم و زیادتی شروع کرتا ہے۔

(۳۹) رَعَوْا ظُمَاهُمْ حَتَّىٰ إِذَا تَمَّ أَوْرَدُوا غَمَارًا تَفَرَّيَ بِالسِّلَاحِ وَبِالذِّمِّ تَرْجَمَ: (صلح کے بعد ان کے جنگ کرنے کی مثال ایسی ہے کہ گویا) انہوں نے اپنے اونٹ پانی پلانے کی دو باریوں کے درمیان وقت میں چرائے یہاں تک کہ جب یہ وقت پورا ہو گیا تو (اونٹوں کو) ایسے گہرے پانی پر لے گئے جو ہتھیاروں اور (خون ریزی) سے کھل گیا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (رَعَوْا) صیغہ جمع مذکر غائب از باب فَتَحَ رَعِيًا وَمَرَعَى سے بمعنی جانور کو چرانا (ظُمًا) ای الظَّمُّ بمعنی دو دفعہ پینے کے درمیان کا وقفہ، جمع: أَظْمَاءُ (غَمَارٌ) الغَمَرُ سے ڈوبنے کے قدر پانی عَمَرُ الْبَحْرِ: سمندر کا بڑا حصہ یا گہرا حصہ، جمع غُمُورًا وَاغْمَارًا (تَفَرَّيَ) پھٹنا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا، کھل جانا۔

تَشْرِیح: ایک عرصہ تک صلح رہی اور پھر جنگ میں مصروف ہو گئے جس طرح اونٹوں کو چرانے کے بعد پانی پر لے جاتے ہیں۔ یعنی ان دو قبیلوں کے درمیان اتنی دیر جتنی دیر اونٹوں کو چرانے کے بعد دوسرے پانی پلانے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے جنگ رکی پھر اس کے بعد جنگ کی ایسی خوفناک آگ بھڑک اٹھی جو چالیس سال تک بھڑکتی رہی۔

(۴۰) فَقَضَوْا مَنَاسِبًا بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَصْدَرُوا إِلَىٰ كَلَاءٍ مُّسْتَوْبِلٍ مُّتَوَحِّمٍ تَرْجَمَ: (پانی کے گھاٹ یعنی لڑائی کے میدان میں اتر کر) انہوں نے آپس میں خوب قتل و قتل کیا۔ پھر اونٹوں کو ایسی گھاس کی طرف لوٹا کر لائے جو جسم کے لئے ناموافق اور غیر منہضم تھی۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (مَنَاسِبًا) الْمَنِیَّةُ کی جمع ہے بمعنی موت، مَنَاسِبًا بَيْنَهُمْ، کا ترجمہ ہوگا۔ آپس میں قتل و قتل کیا۔ (أَصْدَرُوا) إِصْدَارٌ مصدر سے اونٹوں کا پانی پی کر لوٹنا (الْكَلَاءُ) خشک یا تر گھاس جمع الْكَلَاءُ (مُسْتَوْبِلٍ) چراگاہ کا ناموافق ہونا۔ (مُتَوَحِّمٍ) غیر منہضم، ناقابل ہضم ہونا۔

تَشْرِیح: اس شعر میں بھی شاعر یہی بیان کیا ہے کہ ان دو قبیلوں نے خوب جی بھر کر خوزری کی اور ان کے اس خوزری اور شر و فساد میں اضافہ ہوتا رہا۔

(۴۱) لَعَمْرُكَ مَا جَرَّتْ عَلَيْهِمْ رِمَاحُهُمْ دَمَ ابْنِ نَهِيكَ أَوْ قَتِيلِ الْمُثَلِّمِ تَرْجَمَ: تیری جان کی قسم! ان کے نیزوں نے نہیک عسی کے بیٹے کا یا مقام مثلم کے مقتول (شخص) کا خون ان پر عائد نہیں کیا۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (جَرَّتْ) از باب نَصَرَ، جَرَّ مصدر سے عائد کرنا، ارتکاب کرنا۔ (الرَّمْحُ) نیزہ (وہ ڈنڈا جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔ جمع: رِمَاحٌ وَاَرْمَاحٌ (ابن نہیک) ایک شخص کا نام ہے (مُثَلِّم) جگہ کا نام ہے۔ لغوی معنی رخنہ

بڑا ہوا، عیب دار، کند کیا ہوا۔

تَشْنِیْجٌ: یعنی جو لوگ ابن نہیک اور مقامِ مٹم پر قتل ہونے والے افراد کا خون بہا ادا کر رہے ہیں وہ تو صرف شروفساد کو روکنے کیلئے کر رہے ہیں ورنہ ان لوگوں نے تو کوئی خون نہیں کیا۔

(۴۲) وَلَا شَارَكْتُ فِي الْمَوْتِ فِي دَمِ نُوْفَلٍ وَلَا وَهَبٍ مِنْهُمْ وَلَا ابْنَ الْمُخَزَمِ
تَرْجَمَةٌ: اور نہ ان کے نیزے نوفل اور وہب اور مخزم کے بیٹے کے خون میں شریک ہوئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (شَارَكُ) کسی کے ساتھ شریک ہونا۔ ”شَارَكْتُ فِي الْمَوْتِ“ خون میں شریک ہوئے۔
تَشْنِیْجٌ: ممدوحین ان مقتولین کے خون سے بالکل بری ہیں۔ ان کے قتل میں ان کا کوئی ہاتھ نہ تھا محض صلح کی خاطر تاوان برداشت کر رہے ہیں۔

(۴۳) فَكُلًّا أَرَاهُمْ أَصْبَحُوا يَعْقِلُونَهُ صَوَّحَاتٍ مَّالٍ طَالِعَاتٍ بِمَخْرَمٍ
تَرْجَمَةٌ: میں ان سب کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمدہ قوی مال (اونٹوں) کی دیت دے رہے ہیں جو (قوت کی وجہ سے) پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانے والے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَصْبَحُوا) صبح بمعنی صا ایک حالت و صفت دوسری حالت و صفت میں منتقل ہونا۔ (يَعْقِلُونَ) عَقَلَ الْقَتِيلَ: مقتول کی دیت دینا (صَوَّحَاتٍ الْمَالِ) مال کا ناقص سے پاک ہونا۔ یعنی عمدہ اور نفیس مال یہاں مال سے مراد اونٹ ہیں۔ (طَالِعَاتٍ) چڑھ جانے والے (مَخْرَمٍ) پہاڑ کی چوٹی، یاریت میں راستہ، جمع، مَخَارِمُ مَخْرَمٌ الاكْمَه مِلَّة کی نوک کا آخری سرا۔

تَشْنِیْجٌ: یعنی وہ لوگ خون بہا ایسی نفیس اور عمدہ اونٹنیوں کے ذریعے ادا کر رہے ہیں۔ جو عمدگی اور نفاست کے ساتھ ساتھ انتہائی مضبوط اور طاقتور بھی ہیں۔

(۴۴) لَحْيٍ حِلَالٍ يَعُصِمُ النَّاسَ أَمْرَهُمْ إِذَا طَرَقَتْ إِحْدَى اللَّيَالِي بِمُعْظَمٍ
تَرْجَمَةٌ: (یہ عمدہ اونٹ) ایسے قبیلہ کے (مملوک) ہیں جو مقیم ہیں (افلاس کی وجہ سے سفروں میں مارے مارے نہیں پھرتے) جب کوئی شب مصیبت عظیم لاڈالے تو ان کا حکم (یا تدبیر) لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حِلَالٌ) ازبابِ ضَرْبٍ وَ نَصْرٍ سے مصدرِ حِلَالٌ وَ حُلُولٌ بمعنی قیام کرنا، مقیم ہونا، قرآن پاک میں ہے، ”أَوْتَحِلُ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ“ (يَعُصِمُ) صیغہ واحد کرغائب ازبابِ ضرب سے بمعنی حفاظت کرنا ہے۔ (طَرَقَتْ) بابِ نصر سے مصدرِ طَرَقًا وَ طَرُوقًا بمعنی رات کے وقت آنا۔ (معظم) بڑا یا اکثر حصہ، جمع معَاظِمُ۔

تَشْنِیْجٌ: یعنی وہ اونٹ ایسے قبیلہ کے ہیں جو انتہائی خوشحال ہیں اور اگر لوگوں پر اچانک کوئی مصیبت آجائے تو ان لوگوں کی تدبیر

ان کی حفاظت کرتا ہے۔

(۳۵) کَرَامٍ فَلَاذُو الضَّغْنِ يُدْرِكُ تَبْلَهُ وَلَا الْجَارِمُ الْجَانِي عَلَيْهِمْ بِمُسْلِمٍ
ترجمہ: ایسے شریف ہیں کہ کینہ و ران سے اپنا کینہ نہیں نکال سکتا اور نہ ان کے سہارے پر زیادتی کرنے والا شخص دشمنوں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (کرامًا) شریف الطبع (الضَّغْنُ) زبردست کینہ، قرآن پاک میں ہے۔ ”فَيَحْضِفُكُمْ تَبْخُلُوا وَيُخْرِجُ اضْغَانَكُمْ“ جمع اضْغَان، ذو ضَغْنٍ کینہ ور۔ (تَبْلٌ) باب نصر سے مصدر تَبْلًا بمعنی انتقام لینا، بدلہ لینا (جَارِمٌ) از باب ضَرْبٍ سے اسم فاعل، زیادتی کرنے والا۔ (جَانِي) مجرم گاہ گار۔ قصور وار (مُسْلِمٌ) سپرد کردہ، حوالہ کیا ہوا۔
تَشْرِیح: (بلکہ یہ لوگ اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس کی جانب سے تاوان ادا کر کے اسے دشمنوں سے بچا لیتے ہیں چونکہ ان کا رعب اور بد بے تمام قبائل پر ہے اس وجہ سے کوئی بھی دشمن ان سے بدلہ لینے کی جرأت نہیں کر سکتا اور نہ ان کے سہارے پر زیادتی کرنے والا شخص دشمن کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

(۳۶) سَمُمْتُ تَكَالِيفَ الْحَيَاةِ وَمَنْ يَعِشْ ثَمَانِينَ حَوْلًا لَا أَبْالِكَ يَسَامُ
ترجمہ: زندگی کے شذائد سے میں اکتا گیا اور جو (شخص) اسی سال تک زندہ رہے گا ”تیرا باب نہ ہو۔“ وہ اکتا جائیگا۔
حَلَّ عِبَارَتُ: (سَمُمْتُ) صیغہ واحد متکلم از باب سَمِعَ سے مصدر سَامًا اکتا جانا، دل اچاٹ ہونا، یعنی میں اکتا گیا ہوں۔ (تَكَالِيفٌ) جمع تَكْلِيفٍ کی بمعنی مصائب، شذائد (يَعِيشُ) زندہ رہے (لَا أَبْالِكَ) ایسے لفظ بے تکلفانہ تعلقات کی وجہ سے استعمال ہوتے ہیں۔

تَشْرِیح: طولِ عمر رنج و تکلیف کا سبب ہوتی ہے، دونوں سرداروں کی تعریف سے فارغ ہو کر قدیم شعراء کے طرز کے موافق تجربوں اور نصیحت آمیز باتوں کا ذکر کرتا ہے۔

(۳۷) وَأَعْلَمُ مَا فِي الْيَوْمِ وَلَا مَسَ قَبْلَهُ وَلَكِنِّي عَنْ عِلْمٍ مَا فِي غَدٍ عَمَّ
ترجمہ: میں آج اور کل گزشتہ کی بات جانتا ہوں لیکن کل آئندہ کی بات سے غافل ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (أَعْلَمُ) از باب سَمِعَ سے واحد متکلم جانتا ہوں، عِلْمٌ کا معنی ہوتا ہے ادراک حقیقت، اور یہ جہل کی ضد ہے اور جزئی اور بسیط کے ادراک کو معرفت کہا جاتا ہے۔ (أَمْسٌ) کل گزشتہ، ماضی، ج: أَمْسٌ و أَمْسٌ و أَمْسٌ (غَدٍ) کل (آئندہ) مستقبل (وہ دن جو دور ہو لیکن اس کی آمد متوقع ہو) (عَمَّ) اس کی جمع عُمُون آتی ہے بمعنی بے بصیرت ہونا، غافل ہونا، صحیح راہ نہ پانا۔

تَشْرِیح: یعنی میں آج کی بات اور کل گزشتہ جو واقعات رونما ہوئے وہ جانتا ہوں لیکن آنے والا کل کیا ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی نہیں جانتا۔

(۳۸) رَأَيْتُ الْمَنَايَا خَبَطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبُّ تُمْتُهُ وَمَنْ تُخْطَىٰ يُعَمَّرُ فِيهِمْ
ترجمہ: میں نے موتوں کو دیکھا کہ وہ اندھی اونٹنی کی طرح اندھا دھند چلتی ہیں۔ جس کو پہنچ جاتی ہیں اس کو مار ڈالتی ہیں اور جس سے چوک جاتی ہیں اس کی عمر طویل ہو جاتی ہے۔ پس وہ بوڑھا ضعیف ہو جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (خَبَطَ) بے تگے پن سے چلتے رہنا، اندھا دھند چلتے رہنا (هُوَ يَخْبِطُ (خَبَطَ عَشْوَاءَ) وہ الٹ پکام کرتا ہے۔ وہ اس اونٹنی کی طرح بے راہ چلتا ہے۔ جسے سامنے نظر نہ آتا ہو (تُمْتُهُ) اس کو مار ڈالتی ہے۔ (فِيهِمْ) مصدر هَرَمَ سے بوڑھا ہونا۔

تَشْرِیح: غرض زمانہ کا کوئی کام بھی راحت اور مسرت لئے ہوئے نہیں ہے۔

(۳۹) وَمَنْ لَمْ يُصَانِعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ يُضَرِّسُ بِأَنْيَابٍ وَيُوطَأُ بِمَنْسِمٍ
ترجمہ: جو بہت سی باتوں میں بناوٹ نہیں کریگا وہ کچلیوں سے چپایا اور پیروں سے روندنا جائے گا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (يُصَانِعُ) مصدر صَنَعَ سے بناوٹ اختیار کرنا۔ (يُضَرِّسُ) از ضَرَسَ (مبالغہ در ضَرَسَ) بمعنی بہت زور سے ڈاڑھوں یا دانتوں میں دبانا یا کاٹنا، ضَرَسَ ڈاڑھ کو کہتے ہیں اس کی جمع اضراس آتی ہے۔ (أَنْيَابٌ) نَاب کی جمع بمعنی کچلی (سامنے کے چار دانتوں کے برابر والا دانت، یہ دونوں جانب ہوتے ہیں۔ (۲) سردار قوم، پریشانیوں میں مبتلا کرنا (۳) بوڑھی اونٹنی کو بھی نَاب جمع انیاب، نُوب، نِبْ کہتے ہیں (يُوطَأُ) مَمَع يَسْمَعُ سے مصدر و طُنَا بمعنی پیروں سے روندنا، کچلنا۔ (مَنْسِمٌ) اونٹ کے کمرے یعنی پاؤں کا کنارہ، تلوار۔

تَشْرِیح: دنیا میں محض سادگی سے زندگی بسر کرنا دشوار ہے۔ دنیا میں رہ کر کچھ دنیا داری سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔

(۵۰) وَمَنْ يَجْعَلَ الْمَعْرُوفَ مِنْ ذُنُوبِ عَرَضِهِ يَفِرُّهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يَشْتَمِ
ترجمہ: جو احسان کو اپنی آبرو کے لئے آڑ بنائے گا تو وہ آبرو کو بڑھالے گا (اس کی آبرو بنی رہے گی) اور جو دوسروں کو گالی دینے سے نہ بچے گا تو اس کو بھی گالی دی جائے گی۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (الْمَعْرُوفُ) بھلائی، احسان، حسن سلوک (عَرَضٌ) ابرو، عزت (يَفِرُّهُ) وَفَرٌ، يُوْفِرُ، وَفَرٌ، وَفُورًا بمعنی بکثرت ہونا، فراوانی ہونا۔ وَفَرٌ عَرَضُهُ، عزت کا بڑھانا، (الشَّتْمُ) گالی گلوچ، دشنام طرازی۔

تَشْرِیح: یعنی جو شخص دوسروں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اپنی عزت و ناموس کو بچانے کے لئے تو وہ اپنی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو دوسروں کو بری باتوں اور گالی گلوچ دیا تو وہ بھی اسی سے نوازا جائیگا یعنی وہ دوسروں کی گالی سے نہیں بچے گا۔

(۵۱) وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيُخَلِّ بِفَضْلِهِ عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَغْنِ عَنْهُ وَيُذَمُّ
تَرْجَمَةٌ: جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ مال ہو اور وہ اپنی قوم پر اپنے زائد مال میں بخل کرے تو اس سے بے پروائی
برتی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائیگی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَضْلٌ) از فَضْلٌ يَفْضُلُ فَضْلًا سے ذَا فَضْلٍ یعنی ضرورت سے زیادہ مال والا، صاحب فضل مال۔
الْفَضْلُ ضرورت سے زیادہ مال جمع فُضُولٌ (يُخَلِّ) بَخْلٌ يَخْلُ بَخْلًا وَبُخْلًا نَجْوَسٌ ہونا، بخیل جمع بُخْلَاءُ (يُسْتَغْنِ)
غنی سے بے نیاز، بے پرواہ (يُذَمُّ) مذمت کی جائیگی۔

تَشْرِیح: صاحب فضل و مال کو چاہئے کہ وہ ضرورت کے وقت قوم کے کام آئے۔ جب ہی اس کا اقتدار باقی رہ سکتا ہے ورنہ لوگ
اس کی مذمت کرنے اور اس سے منہ موڑنے لگیں گے۔

(۵۲) وَمَنْ يُوفِ لَا يُذَمُّ، وَمَنْ يُهْدَقْ قَلْبُهُ إِلَى مُطْمَئِنِّ الْبَرِّ لَا يَتَجَمُّجِمِ
تَرْجَمَةٌ: اور جو شخص وعدہ پورا کرتا ہے اس کی مذمت نہیں کی جاتی اور جس کے دل کو مقام احسان کی ہدایت کر دی جائے وہ
لچر پوچ باتیں نہیں کرتا۔ (بلکہ صاف اور واضح باتیں کرتا ہے اور لوگ ان کو دھیان سے سنتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يُوفِ) ایفاء مصدر سے بمعنی وعدہ پورا کرنا، وعدہ کو نبھانا (الْمُطْمَئِنِّ) ہموار اور پست زمین، مرادی معنی
مقام (الْبَرِّ) نیکی، حسن سلوک، اطاعت (يَتَجَمُّجِمِ) مصدر (تَجَمُّجَمٌ) گول مول باتیں کرنا، جو سمجھ سے باہر ہو، مراد لچر پوچ
باتیں کرنا۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ جو شخص وعدہ کو نبھاتا ہے ایسا شخص نڈر ہوتا ہے اور کسی سے دب کر گول
مول بات نہیں کرتا۔ ہر بات نہایت دلیری سے پوری وضاحت کے ساتھ کرتا ہے ایسے آدمی کی باتوں کو لوگ دھیان سے سنتے
ہیں۔

(۵۳) وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَاسِيَا يَنْلَنَّهُ وَإِنْ يَرْقُ أَسْبَابَ السَّمَاءِ يَسْلَمُ
تَرْجَمَةٌ: اور جو شخص موتوں کے اسباب سے ڈرا۔ موتیں اس کو ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ سیرھی کے ذریعہ آسمان کے اطراف پر
چڑھ جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هَابَ) اى هَابَ فُلَانٌ بمعنی، مرنا، بھاگ جانا، ست رفتاری سے چلنا۔ هُوَ هَابٍ وَهِيَ هَابِيَةٌ،
مرادی معنی ڈرنا ہے۔ (وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَاسِيَا) جو شخص موتوں کے اسباب سے بھاگا۔ (يَنْلَنُ) النيل مصدر سے پانا
(اسباب) ذرائع (السُّلْمُ) سیرھی، زینہ، جمع: سَلَائِمٌ وَسَلَائِمٌ۔

تَشْرِیح: یعنی جو شخص موت سے بچنے کی جتنی بھی کوشش کرے اور موت سے بچنے کی جتنی بھی اسباب اختیار کرے یہاں تک کہ

آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائے وہ موت سے نہیں بچ سکتا۔ اردو میں بھی مثل ہے جو ذرا سورا۔

(۵۴) وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ يَكُنْ حَمْدُهُ ذَمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمُ

ترجمہ: جو نااہل (کمینوں) پر احسان کرے گا تو اس کی تعریف مذمت بن جائے گی اور (آخر کار) وہ پشیمان ہوگا۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (المَعْرُوفُ) بھلائی، احسان، حسن سلوک (حَمْدُ) تعریف حسن فعل کی ستائش، قابل تعریف بطور صفت بھی استعمال ہوتا ہے) جیسے رَجُلٌ حَمْدٌ بمعنی مَحْمُود (يَنْدَمُ) از باب سَمِعَ مصدر نَدَمًا سے بمعنی کسی بات کے کرنے پر پشیمان و شرمندہ ہونا۔

تَنْبِيْهِ: اگر کوئی شخص ایسے آدمی پر احسان کرے گا جو فطرتاً کمینہ ہو تو اس کی اس نیکی کی کوئی تعریف نہیں کریگا بلکہ لوگ اس کو بے وقوف کہیں گے کہ وہ ایک کمینہ شخص پر احسان کر رہا ہے۔ تو پھر وہ احسان کرنے والا پشیمان ہوگا اور افسوس کریگا۔ اسی مضمون کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے۔

کھوئی بابدان کردن چنان است کہ بد کردن بجائے نیک مردان

(۵۵) وَمَنْ يَعْصِ اطْرَافَ الزَّجَاجِ فَإِنَّهُ يُطِيعُ الْعَوَالِي رُكِبَتْ كُلُّ لَهْدَمٍ

ترجمہ: جو شخص نیزوں کے اطراف کی نافرمانی کریگا (اور صلح پر راضی نہ ہوگا) تو اسے ان دراز نیزوں کی اطاعت کرنی ہوگی جس پر لمبی لمبی بھالیں چڑھائی گئی ہوں گی۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (يَعْصِ) عَصَا، يَعْصِي، مَعْصِيَةً و عَصِيَانًا سے بمعنی نافرمانی کرنا، حکم کی خلاف ورزی کرنا۔ (الزَّجَاجُ) وازِجَاجُ، جمع: الزُّجُجُ کی بمعنی نیزے کے نچلے حصے کا لوہا، تیر کا پھلکا۔ (عَوَالٍ) عَالِيَةٍ کی جمع بمعنی ہر بلند چیز، ہر چیز کا بلند حصہ۔ دراز (رُكِبَتْ) چڑھائی گئی ہوں گی۔ مصدر رُكِبْتُ و مَرَكِبْتُ بمعنی سوار ہونا، هُوَ رَاكِبٌ وہ سوار ہوا، جمع رُكَابٌ (لَهْدَمٍ) ہر کانٹے والی چیز، سَيْفٌ لَهْدَمٌ: تیز تلوار۔

تَنْبِيْهِ: یعنی جو شخص صلح کے لئے تیار نہ ہوگا اس کو لڑائی ذلیل و خوار بنا دے گی۔

(۵۶) وَمَنْ لَمْ يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بِسِلَاحِهِ يُهْدَمُ وَمَنْ لَا يَظْلِمِ النَّاسَ يُظْلَمِ

ترجمہ: جو شخص اپنے حوض سے اپنے ہتھیاروں کے ذریعہ (اپنے دشمنوں کو) دفع نہ کرے گا تو (اس کا) حوض ڈھا دیا جائے گا اور جو لوگوں پر دباؤ نہ ڈالے گا تو اس پر ظلم کیا جائے گا۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (يَذُدُّ) ذَوَّدًا و ذِيَادًا بمعنی دفع کرنا، دھک کرنا، دفاع کرنا۔ (يُهْدَمُ) گرا دیا یا ڈھا دیا جائیگا باب سَمِعَ سے مجہول کا صیغہ ہے۔

تَنْبِيْهِ: انسان کو رعب و اب سے رہنا چاہئے ورنہ لوگ گھول کر پی جائیں گے۔ یہ بات شاعر اس لئے کہہ رہا ہے کہ کچھ لوگ

اپنے اونٹوں کو دوسروں کے حوض پر پانی پلانے لے جاتے، اگر اس حوض کے مالک طاقتور ہوتے تو ان کو وہاں سے مار بھگاتے اگر کمزور ہوتے تو خاموش رہتے اور وہ لوگ ان حوضوں کو ہی گرا دیتے۔ اس لئے خاموش رہنا بے فائدہ ہے۔

(۵۷) وَمَنْ يَغْتَرِبْ يَحْسِبْ عَدُوًّا صَدِيقَهُ وَمَنْ لَا يُكْرِمَ نَفْسَهُ لَمْ يُكْرَمْ تَرْجَمَةً: (مصرعہ اول (۱) جو شخص سفر کرتا ہے دشمن کو دوست سمجھ بیٹھتا ہے (مسافرانہ زندگی میں دوست دشمن کی شناخت مشکل ہوتی ہے تجربہ کے بعد لوگوں کا حال کھلتا ہے۔ (۲) جو سفر کرے گا وہ دوست کو بھی دشمن خیال کرے گا۔ (حالت سفر میں دوست پر بھی اعتماد نہ کرنا چاہئے اور اپنا سہارا یہ اپنے پاس رکھنا چاہئے)۔ (۳) جو سفر کرے گا اس کو دشمن کے ساتھ دب کر دوستی کا برتاؤ کرنا پڑے گا۔ (سفر میں انسان مجبور محض ہوتا ہے دشمن سے بھی دوست کا سہاراؤ کرنا پڑتا ہے)۔ ترجمہ مصرعہ ثانی (۲)۔ جو شخص خود اپنے نفس کا اعزاز نہ کرے گا اس کی عزت نہیں کی جائے گی۔ انسان کو خود داری سے رہنا چاہئے۔ جب ہی دوسروں کی نظروں میں اس کی وقعت ہو سکتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (يَغْتَرِبُ) مصدر اعتراب: مسافری (لَا يُكْرِمُ) اس کی عزت نہیں کی جاتی۔ تَشْرِیح: بہت بلند دار کہ زود خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو۔

(۵۸) وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ أَمْرٍ مِنْ خَلِيقَةٍ وَإِنْ خَالَهَا تَخْفِي عَلَى النَّاسِ تَعْلِمُ تَرْجَمَةً: جب کسی آدمی میں کوئی خلقی عادت ہوگی تو ضرور معلوم کر لی جائے گی۔ اگر چہ وہ یہ سمجھے کہ لوگوں سے چھپی رہے گی۔ حَلَّ عِبَارَتٍ: (مَهْمَا) جو بھی، جو کچھ بھی، جب بھی، یہ اسم شرط ہے دو فعلوں کو جزم دیتا ہے اور اس ما کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: مَهْمَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ۔ کبھی اسم استفہام بھی ہوتا ہے جیسے مَهْمَا لِي؟ مجھے کیا ہو گیا؟ (خَلِيقَةٍ) عادت (خَالَ) خیال سے بمعنی گمان، خیال، جمع: أَخِيلَةٌ وَخَيْلَانٌ۔ تَشْرِیح: انسان کی جبلی اور طبعی عادت کبھی چھپی نہیں رہتی ایک نہ ایک دن ضرور ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

(۵۹) وَكَأَنَّ تَرَكِي مِنْ صَامِتٍ لَكَ مُعْجِبٌ زِيَادَتُهُ أَوْ نَقْصُهُ فِي التَّكَلُّمِ تَرْجَمَةً: بہت سے خاموش لوگ تجھے بھلے معلوم ہوں گے حالانکہ ان کا کمال یا نقصان کلام کرنے کے وقت معلوم ہو سکتا ہے۔ حَلَّ عِبَارَتٍ: (كَأَنَّ) یہ لفظ کم کا مترادف ہے، کاف تشبیہ اور اُئی سے مرکب ہے (صَامِتٍ) اسم فاعل مصدر صَمْتُ سے بمعنی خاموشی (مُعْجِبٌ) مصدر عَجَبٌ سے اچھا لگنا، بھلا معلوم ہونا۔

تَشْرِیح: انسان جب تک خاموش ہے اس کے عیب و ہنر کا پتہ نہیں چلتا بولنے سے حقیقت حال معلوم ہوتی ہے۔

عیب و ہنر ش نہفتہ باشد

تا مرد نکفتہ باشد

(۶۰) لِسَانُ الْفَتَى نِصْفٌ وَنِصْفٌ فُؤَادُهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صُورَةُ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ

ترجمہ: آدمی کا نصف حصہ زبان ہے اور نصف حصہ اس کا دل۔ بقیہ گوشت اور خون کی ایک صورت ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فتی) جوان/نوجوان (فؤاد) دل۔

تشریح: انسان کے دل میں دو ہی چیزیں قابل قدر ہیں۔ زبان اور دل۔ یہ دو چیزیں اس کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہیں یعنی دل سے فیصلہ کرتا ہے اور زبان اس فیصلہ کا اظہار کرتا ہے۔

(۶۱) وَإِنَّ سَفَاهَ الشَّيْخِ لَا حِلْمٌ بَعْدَهُ وَإِنَّ الْفَتَى بَعْدَ السَّفَاهَةِ يُحْلَمُ

ترجمہ: بوڑھے کی بیوقوفی کے بعد بردباری (کا حصول) نہیں (بیوقوف بوڑھا حلیم نہیں ہو سکتا) جوان بیوقوفی کے بعد بردبار بن جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (سفاہ) بروزن سحاب، بے وقوفی (حلّم) بردباری/عقلمندی (سفاہۃ) سفاہا و سفاہۃ بمعنی نادان ہونا، کم عقل ہونا بیوقوف ہونا۔

تشریح: بوڑھے میں آدمی جب سٹھیا جاتا ہے تو عقل لوٹ کر نہیں آتی اور جوانی کا جنون بڑھاپے میں زائل ہو جاتا ہے۔

(۶۲) سَأَلْنَا فَأَعْطَيْتُمُ وَعَدْنَا فَعَدْتُمْ وَمَنْ أَكْثَرَ التَّسَالِ يَوْمًا سَيُحْرَمُ

ترجمہ: ہم نے مانگا تم نے دیا۔ ہم نے پھر مانگا تم نے پھر دیا۔ اور جو زیادہ مانگتا رہے گا ایک دن محروم کر دیا جائے گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَدْنَا) ہم لوٹے (فَعَدْتُمْ) تم لوٹے (سَيُحْرَمُ) عنقریب محروم کر دیا جائیگا۔

تشریح: روز بروز کا سوال انسان کو محروم اور رسوا بنا دیتا ہے۔

چوتھا معلقہ حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے

﴿پیدائش اور زندگی کے حالات﴾

چوتھے معلقے کے شاعر ابو عقیل لبید بن ربیعہ عامری ہیں، اس نے جو دو سخا اور جنگی ماحول میں پرورش پائی، اس کا باپ ربیعہ پریشان حالوں کا بچا و ملائی تھا۔ اس کا چچا ملاعب الاسنہ (نیزوں سے کھیلنے والا) عامر بن مالک قبیلہ مضمر کا نامور و بہادر شہسوار تھا۔ اس کے شعر کہنے کا سبب یہ ہوا کہ ربیع بن زیاد جو عیس (شاعر کے ننھیالی خاندان) کا سردار تھا، نعمان بن منذر کے دربار میں گیا اور وہاں بنو عامر (شاعر کی قوم) کا برے الفاظ سے ذکر کیا چنانچہ جب بنو عامر کا وفد ملاعب الاسنہ کی زیر قیادت بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو بادشاہ نے اس وفد کو بلند مقام نہ دیا اور ان سے بے رنجی برتی۔ اس سلوک سے بنو عامر کو سخت صدمہ پہنچا اس زمانہ میں لبید کم سن تھا۔ اس نے وفد کے اراکین سے درخواست کی کہ وہ اپنے معاملے میں اسے بھی شریک کر لیں۔ لیکن کم سنی کے باعث انہوں نے اسے اپنا شریک بنانے سے انکار کر دیا مگر جب وہ بار بار اصرار کرتا رہا تو ان لوگوں نے اس کی درخواست قبول کر لی، اس نے وفد سے کہا کہ وہ ربیع ایسی سخت جھو کہے گا جس کے بعد بادشاہ اسے اپنی مجلس میں شامل نہ کرے گا۔ لوگوں نے کہا ”جھو کہنے سے قبل ہم تمہاری قوت بیان کا امتحان لیں گے۔“ اس نے کہا ”وہ کیسے؟“ انہوں نے کہا ”پہلے تم اس بوٹی کی برائی بیان کرو“ اس وقت ان کے سامنے ایک باریک شاخوں، کم چوڑ والی زمین پر بچھی ہوئی (تربہ) نام کی بوٹی تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً کہا ”یہ تر بوٹی نہ آگ جلانے کے کام آتی ہے نہ گھر میں لگائی جاتی ہے، نہ کسی کے لئے مسرت کا باعث ہے، اس کی لکڑی کمزور ہے، اس کے فوائد کم ہیں، شاخیں چھوٹی، چاروں میں سے سب سے بدتر چارہ اور مشکل سے اکھڑنے والی ہے۔“ اس پر انہوں نے لبید کو جھوگوئی کی اجازت دیدی اس نے ایک نہایت تیز چھتی ہوئی جھو یہ رجز کہی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔

مَهْلًا، اَبِيتَ اللَّعْنِ، لَا تَاكُلْ مَعَهُ

بادشاہ سلامت ذرا ٹھہریے اور غور فرمائیے خدا آپ کو بلند اقبال کرے، اس کے ساتھ کھانا نہ کھائے۔ اس رجز کو سننے کے بعد بادشاہ ربیع سے دل برداشتہ ہو گیا۔ اسے اپنے دربار سے نکال دیا، اور عامریوں کو اعزاز و اکرام سے نوازا کر اپنا مقرب بنالیا۔ کہتے ہیں یہی لبید کی وہ پہلی رجز تھی جو اس کی شہرت کا باعث بنی۔ بعد از لبید قطعات اور طویل منظومات کہتا رہا تا آنکہ دعوت اسلام ظاہر ہوئی اور وہ اپنی قوم کے ایک وفد میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے قرآن مجید حفظ کیا اور شاعری ترک کر دی، یہاں تک منقول ہے کہ اس نے اسلام لانے کے بعد صرف

ایک ہی شعر کہا تھا اور وہ یہ ہے:

الحمد لله اذ لم ياتني اجل

حتى لبست من الاسلام سربالاً

خدا کا نہایت احسان و شکر کہ اس نے مجھے جامد اسلام سے ملبوس کئے بغیر نہ مارا۔

یہی سبب ہے کہ وہ اسلام کے بعد طویل عمر پانے کے باوجود جاہلی شعراء میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب شہر کوفہ بسایا گیا تو لبیدؓ وہاں چلا گیا اور وہیں اقامت اختیار کی، اس کی وفات حضرت معاویہؓ کی خلافت کے اوائل ۳۱ھ میں ہوئی اور یوں اس نے مشہور قول کے مطابق ایک سو پچاس (145) برس کی عمر پائی تھی۔

لبیدؓ بن ربیعہ کی شاعری

لبیدؓ بڑا فیاض، نہایت دانا، شریف النفس، پیکر و مہر و مروت اور بہادر تھا۔ یہی اس کے اخلاق و جذبات ہیں جو اس کی شاعری میں رواں دواں نظر آتے ہیں۔ اس کی شاعری فخریہ شاعری اور شرافت و کرم کا مرقع ہے۔ اس کی نظم کی عبارت پر شوکت، الفاظ کی ترتیب خوشنما ہے، جس میں پھرتی کے الفاظ نہیں۔ وہ حکمت عالیہ، موعظت حسنہ اور جامع کلمات سے مزین ہے، ہمارا خیال ہے کہ مرثیہ نگاری اور صابرو مجزون کے جذبات کی عکاسی کے لئے جو مناسب الفاظ اور پراثر اسلوب وہ اختیار کرتا ہے اس میں وہ اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس کے معلقہ کے الفاظ پر زور ہیں اور اسلوب پختہ، وہ بدوی زندگی اور بدویوں کے اخلاق و عادات کی منہ بولتی تصویر ہے۔ نیز اس میں عاشقوں کی شونہوں اور اولوالعزم لوگوں کے بلند مقاصد کا وصف بھی ہے۔

اس نے اپنے معلقہ کی ابتداء کھنڈروں کے وصف اور محبوبہ کی یاد سے کی ہے پھر طرفہ کی طرح اپنی اونٹنی کا طویل وصف کیا، پھر اپنی زندگی اپنے پسندیدہ مشاغل، تفریحات، فیاضی و شجاعت کا ذکر کرتے ہوئے معلقہ کو اپنے فخر پر ختم کر دیا۔ لیکن اس تمام تفصیل میں راستی، خلوص اور اعتدال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔



المعلقة الرابعة لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

وقال لبید بن ربیعہ العامري: یہ معلقہ لبید بن ربیعہ عامری کا ہے۔

(۱) عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلَهَا فَمَقَامُهَا بِمَنْى تَابَدَ غَوْلُهَا فَرَجَامُهَا
ترجمہ: منی میں زیادہ دن اور تھوڑے دن ٹھہرنے کے مکانات مٹ گئے اور (کوہ) غول اور جام کے مکانات وحشت کردہ بن گئے۔

حَلَّ عِبَارَاتُ: (عَفَت) عفا مصدر سے بمعنی مٹنا، ختم ہونا (مَحَلُّ) وہ جگہ جہاں قیام کیا جائے۔ یعنی ٹھہرنے کے مکانات (تَابَدَ) جنگلی ہونا، تَابَدَ المكان، ویران ہونا سنسان ہونا، غیر آباد ہونا (غَوْلُ اور رَجَام) یہ دونوں جگہوں کے نام ہیں۔
تَشْبِيح: چونکہ محبوبان دیار سے کوچ کر گئی ہے اس لئے اب مکان کے نشانات بالکل مٹ گئے اور سب ویران ہو گئے۔

(۲) فَمَدَافِعُ الرِّيَّانِ غُرَى رَسْمُهَا خَلَقًا كَمَا ضَمَّنَ الْوُحَى سِلَامُهَا
ترجمہ: پھر (کوہ) ریان کی نالیاں (احباب کے چلے جانے کی وجہ سے وحشت ناک ہو گئیں) جن کے نشانات در آنحالیکہ وہ پرانے پڑ گئے تھے اس طرح واضح کر دیئے گئے جس طرح کہ کندہ پتھر نقوش کتابت کا ضامن ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتُ: (مَدَافِعُ) مَدَفَعُ کی جمع ہے بمعنی پانی کا دھارا، پانی بہنے کی جگہ (الرِّيَّانُ) سیراب و سرسبز، تروتازہ، ہرا ہرا۔ لیکن یہاں بنی عامر کے شہروں میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ شاید سرسبز ہونے کی وجہ سے اس کو ریان کہتے ہوں۔ (غُرَى) ننگا کرنا، ظاہر کرنا (الرَّسْمُ) نشان، نقش (خَلَقًا) الخلق بمعنی پرانا، بوسیدہ (مَذْكُورُ مَوْنُثُ) دونوں کے لئے آتا ہے (جَمْعُ خُلُقَانٍ وَ اخْلَاقٍ، نَوْبُ اخْلَاقٍ بھی کہتے ہیں۔ (ضَمَّنَ) ضَمَّنَ كَذَا، فلان چیز کے تحت، فلاں چیز کے ذیل میں (الْوُحَى) وَحْي کی جمع ہے بمعنی اشارہ، پیغام، مکتوب یہ اصل میں وَحُوْیُّ بروزن قُوْسٌ، فَعُوْلٌ تھا۔ پھر اس دوسرے واؤ کو یا سے بدل کر، یا، کا، یا، میں ادغام کر دیا اور ”یا“ کی مناسبت کی وجہ سے ”حا“ کو کسرہ دیا۔ وہ تحریر مراد ہے جو پتھر پر کندہ کی جاتی ہے۔ (سِلَامٌ) سَلِيْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی پتھر، نرم و نازک ہاتھ پیر والی عورت۔

تَشْبِيح: نالے اٹ جانے کے بعد بارش اور سیل سے پھر نمودار ہو گئے جس طرح کہ کندہ پتھر کی کتابت عرصہ کے بعد کچھ نمایاں رہ جاتی ہے۔

(۳) دَمَنْ تَجَرَّمَ بَعْدَ عَهْدِ أَيْسِهَا حَجَّ خَلَوْنَ حَلَالُهَا وَحَرَامُهَا
تَرْجَمَةٌ: (ان مکانوں کے) ایسے نشان ہیں جن پر ان کے باشندوں کے زمانہ کے بعد بہت سے مکمل سات یعنی ان سالوں کے حلال اور حرام مہینے گزرے (تو پھر ویران کیوں نہ ہوتے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (دَمَنْ) الْوَمْنَةُ کی جمع ہے لوگوں کے چھوڑے ہوئے نشانات، گھر کے نشانات (تَجَرَّمَ) از باب تَفَعَّلُ سے پورا ہونا، گزر جانا۔ تَجَرَّمَتِ السَّنَةُ سال گزر گیا، پورا ہو گیا (أَيْسِ) غنوار، مونس، مانوس، دل بہلانے والا، رہائشی (حَجَّ) حِجَّة کی جمع ہے یعنی سال، قرآن پاک میں ہے۔ ”عَلَى أَنْ تَأْجُوزَ لِمَا نَحْنُ حَاجُّ“ (خَلَوْنَ) خُلُوْ مصدر سے گزرنا۔

تَشْرِیح: یعنی اس مٹی کے باشندے اس دیار کو چھوڑ کر کافی عرصہ پہلے وہاں سے کوچ کر گئے ہیں اور ان کے جانے کے بعد کئی سال گزر گئے اور گزرے ہوئے سالوں میں ایسے مہینے بھی آئے جن میں جنگ و جدال حلال ہے اور ایسے مہینے بھی جن میں جنگ حرام ہے۔

(۴) رُزِقَتْ مَرَابِيعَ النُّجُومِ وَصَابَهَا وَذُقَّ الرِّوَاعِدُ جَوْدُهَا فَرِهَا مُهَا
تَرْجَمَةٌ: ان مکانات پر پختروں کی تاثیر سے موسم ربیعہ کی ابتدائی بارشیں برسائی گئیں اور ان پر کڑکے والے بادلوں کی موسلا دھار اور ہلکی گردیر تک برسنے والی بارشیں برسیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رُزِقَتْ) رِزْقُ مصدر سے بمعنی روزی دینا۔ یہاں بارش برسانا مراد ہے کیونکہ وہ سبب رزق ہے، برسائی گئیں۔ (مَرَابِيعُ) مَرْبُوع کی جمع ہے بمعنی چوتھے دن کے بخار کا مریض۔ لیکن یہاں رَبِيعُ سے بمعنی موسم بہار کی پہلی بارش مراد ہے۔ (نُّجُومُ) نَجْم کی جمع بمعنی ستارہ، اہل عرب کا عقیدہ تھا کہ بارش برسانے میں ستاروں کا اثر ہوتا ہے۔ (صَابَ) صَوَّبَ بمعنی بارش (وَذُقَّ) بارش، ہلکی ہو یا تیز، مفرد وَذَقْتُ (الرِّوَاعِدُ) رَعْد کی جمع ہے بمعنی گرجدار، کڑک دار (جَوْدُ) موسلا دھار بارش (رِهَا مُ) رَهْمَةُ کی جمع ہے مسلسل ہونے والی ہلکی بارش۔

تَشْرِیح: یعنی ان مکانات کے نشان باقی اور نمایاں رہنے کی وجہ وہاں مسلسل بارش کا برسا ہے۔ مسلسل بارشیں برسنے کی وجہ سے ان پر چھانے والا گرد و حلا تر ہا۔

(۵) مِنْ كُلِّ سَارِيَةٍ وَغَاوٍ مُدَجِّنٍ وَعَشِيَّةٍ مُتَجَابٍ اِرْزَامُهَا
تَرْجَمَةٌ: (وہ مکانات) ہر رات کے برسنے والے اور صبح کے وقت برسنے والے تاریک اور شام کے برسنے والے ایسے ابر سے (سیراب کئے گئے) جس کی کڑک آپس میں ایک دوسرے کو جواب دینے والی تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (السَّارِيَةُ) مِنَ السَّحَابِ، رات کی بارش، رات کو آنے والا بادل جمع سَوَاوٍ (غَاوٍ) صبح کو برسنے والا

بادل (مُدَجِّنُ) الدَّجْنَةِ سیاہی، تاریکی۔ جمع: دُجَنٌّ (عَشِيَّةٌ) از باب سَمِعَ سے عَشَاوْ عَشَاوَاتُ کا تاریک ہونا، شب کو ہونا، ہمی عَشِيَّةٌ، جمع: عَشُوْ یہاں معنی شام کو برسنے والے بادل (مُتَجَاوِبٍ) ایک دوسرے کو جواب دینے والے (اِءِ زُاَمِ) ای اور زَمَتِ الزُّعْدِ، بمعنی گرج، کرک، گونجنا۔

تَنْتِجُحُ: بادلوں کی پے در پے کرک اور گرج ایسی سائی دے رہی تھی گویا وہ باہم گفت و شنید میں مصروف ہیں۔

(۶) فَعَلَا فُرُوْعُ الْاَيُّهُقَانَ وَاَطْفَلَتْ بِالْجَلْهَتَيْنِ ظَبَاوُهَا وَنَعَامُهَا تَجَمَّتْ: پس (زمین کے سیراب ہو جانے کی وجہ سے) جھڑپیری کی شاخیں بڑھ گئیں اور وادی کے اطراف میں ہرنوں نے بچے اور شتر مرغ (انڈے) دیدیے۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (الْفُرْعُ) کسی چیز کی شاخ، ہر چیز کا بلند حصہ، جمع فُرُوْعُ (الْاَيُّهُقَانَ) ایک لمبی گھاس، جھڑپیری (جَلْهَتَيْنِ) تثنیہ مفرد جَلْهَةٌ، بمعنی وادی کا کنارہ۔ جمع جِلَاهُ (ظَبَاءُ) اَظْبٍ وَظَبِيٌّ جمع ہیں ظَبْيٌ کی، بمعنی ہرن (نَعَامٌ) وَنَعَامُ جمع النعماء کی بمعنی شتر مرغ (مذکر و مؤنث)

تَنْتِجُحُ: بارش کی کثرت سے تمام جنگل شاداب اور ہرے ہو گئے اور وحشی جانوروں نے بچے دیدیے۔

(۷) وَالْعَيْنُ سَاكِنَةٌ عَلَى اَطْلَانِهَا عُوْدًا تَأَجَّلُ بِالْفَضَاءِ بِهَامُهَا تَجَمَّتْ: وحشی گائیں در آنحالیکہ وہ نوزائیدہ ہیں اپنے بچوں کے پاس کھڑی ہیں اور ان کے بچے کھلے میدان میں ریوڑ، ریوڑ (پھرتے) ہیں۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (واو) حالیہ (عَيْنٌ) وحشی گائے (اَطْلَاءٌ وَطَلَاءٌ) جمع الطَّلَى بمعنی ہرن وغیرہ کا بچہ (عُوْدًا) و عُوْدَانٌ نئی بچے والی ہونا (تَأَجَّلُ) ای تَأَجَّلَ الْبَهَائِمُ گلہ بن جانا، ریوڑ بن جانا (الْفَضَاءُ) کھلا میدان خالی زمین (هَامَةٌ) چوپایہ، جانور جمع هَوَامٌ

تَنْتِجُحُ: غرض کہ اب وہ دیار حبیب وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے۔ اور کثرت سے نوزائیدہ بچوں کی مائیں ان کے پاس موجود ہیں اور ان بچوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ وہاں کے کھلے میدانوں میں پھرتے نظر آتے ہیں۔

(۸) وَجَلَّالُشُّيُولُ عَنِ الطُّلُولِ كَانَهَا زُبُرٌ تَجَدُّ مُتَوْنَهَا اَقْلَامُهَا تَجَمَّتْ: سیلابوں نے کھنڈروں کو (مٹی میں دب جانے کے بعد) ظاہر کر دیا۔ گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کے قلموں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چکا دیا ہے۔

لطيفه: فرزدق نے جب یہ شعر سنا تو سجدہ میں گر گیا۔ لوگوں نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ تم سجدات قرآن کو جانتے ہو میں سجدہ شعر کو پہچانتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْجَلَاءُ) واضح ہونا، ظاہر ہونا، انکشاف کرنا کہتے ہیں مَاقَمْتُ عِنْدَهُ الْإِجْلَاءَ یَوْمَ۔ میں اس کے پاس صرف دن کے اجالے میں رہا ہوں السُّیُولُ جمع سَیْلٌ کی ای السَّیْلُ الْجَارِفُ بمعنی زبردست سیلاب، ہلاکت سیلاب (طُلُولُ) طَلَلُ کی جمع ہے بمعنی کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار و نشانات (زُبُرُ) کتاب لکھی ہوئی چیز، تحریر، جمع: زُبُورٌ (تُجَدُّ) چکا دیا، تازہ کر دیا، از باب افعال مشتق از جَدَّیْدُنِیَا کرنا (مُتُونُ) متن کی جمع بمعنی کتاب، عبارت (أَقْلَامُ) قلم کی جمع، قلم، لکھنے کا آلہ۔

تَشْرِیح: اس شعر میں بھی شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے جو گزشتہ اشعار میں بیان کرتا آیا ہے کہ حوادثِ زمانہ کی وجہ سے محبوبہ کے مکانات تو پہلے ہی تباہ ہو چکے تھے۔ البتہ ان کے نشانات باقی تھے۔ جنہیں گرد و غبار نے ڈھانپ رکھا تھا۔ لیکن بارش نے ان نشانات کو اس طرح واضح کر دیا گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کی قلموں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چکا دیا۔

(۹) أَوْرَجْعُ وَاشْمَۃُ اُسْفَ نَسُوْرُهَا كَفَفَّا تَعَرَّضَ فَوْقَهُنَّ وَشَامُهَا تَرْجَمَ۔ یا گودنے والی کے دوبارہ گودنے کے نشان ہیں جن کے حلقوں میں اس کا کا جل بھر دیا گیا ہے جن پر اس کے گودنے کے نشان ظاہر ہو گئے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَجْعُ) بارش کے بعد بارش، گودنے کے بعد دوبارہ گودنا جمع: رَجْعَانٌ وَاشْمَۃُ گودنے والی عورت (اُسْفَ) نعل ماضی مجہول بمعنی چھڑ کا یا گیا (نَسُوْرُ) دھونی (جو کھال پر گدائی کے بعد رنگ تیز کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے) یہاں اس سے مراد کا جل ہے (كَفَفَّا) کَفَۃٌ کی جمع گودنے کا حلقہ (تَعَرَّضَ) کرتے رہنا، لگے رہنا (وَشَامُ) وُشُوْمٌ جمع وَشْمٌ کی بمعنی گودنے کا نشان۔

تَشْرِیح: کھنڈروں کے ناپید ہونے کو مٹے ہوئے گودنے کے نشانات سے تشبیہ دی اور سیل کی وجہ سے اس کے دوبارہ نمودار ہو جانے کو گودنے کے اجالے ہوئے نشانات سے تشبیہ دی۔

(۱۰) فَوْقُفْتُ اَسْأَلُهَا وَكَيْفَ سُوَالِنَا صُمَّا خَوَالِدَ مَا يَبِيْنُ كَلَامُهَا تَرْجَمَ۔ پس میں ٹھہرا اور ان کھنڈرات سے (محبوبہ کے احوال) دریافت کرنے لگا حالانکہ باقی ماندہ ٹھوس پتھروں سے کہ ان کی گفتگو ظاہر نہیں ہوتی، کیسے سوال ہو سکتا ہے۔ (دوسرے مصرعے سے اپنی وارثی کا عالم دکھانا مقصود ہے۔)

حَلَّ عِبَارَتٌ: (صُمَّا) ٹھوس پتھر (خَوَالِدُ) پہاڑ، چٹانیں، چولہوں کے وہ پتھر جو مکان گر جانے کے بعد باقی رہتے ہیں (يَبِيْنُ) بَیِّنٌ، بَیِّنٌ بَيِّنًا وَبَيِّنًا سے ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی میں ان کھنڈرات میں کھڑے ہو کر اپنی محبوبہ کے حال و احوال ان باقی ماندہ پتھروں سے کرتا رہا جو نہ سنتے ہیں اور نہ جواب دیتے ہیں گویا کہ اپنی وارثی کا عالم دکھانا مقصود ہے۔

(۱۱) عَرِیْتُ وَكَانَ بِهَا الْجَمِيعُ فَأَبْكَرُوا مِنْهَا وَغُودِرُ نُؤْيُهَا وَثَمَامُهَا
 تَرْجَمَ: وہ گھر (رہنے والوں سے) خالی ہو گئے اور پہلے اس میں سب تھے پس وہ صبح سویرے اس گھر سے سفر کر گئے اور اس کی
 نالیاں (جو خیمہ کے ارد گرد کھودی جاتی ہیں) اور جھنوائے (کی باڑیں جو حفاظت کے لئے خیمہ کے چاروں طرف لگا دی جاتی ہیں)
 چھوڑ دی گئیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (عَرِیْتُ) از باب سَمِعَ، عُرْبًا وَ عُرْبَةً سے واحد مؤنث غائب، خالی ہونا، برہنہ ہونا، ننگا ہونا
 (أَبْكَرُوا) باب افعال سے جمع مذکر غائب، صبح سویرے سفر کر گئے۔ (غُودِرَ) از باب مُفَاعِلَةٍ بمعنی چھوڑ گیا۔ (نُؤْيُ) وہ نالی جو
 خیمہ کے ارد گرد بنائی جائے تاکہ باہر کا پانی اندر نہ آجائے (ثَمَامُ) ایک پودا جس کی شاخیں گنجان ہوتی ہیں اور سوڈیڑھ سوسنی میٹر
 تک لمبی ہوتی ہیں۔

تَشْرِیْحُ: اس شعر میں دیار محبوبہ کے خالی ہونے کا ذکر کیا ہے کہ میری محبوبہ صبح سویرے اس گھر سے کوچ کر گئی۔ حالانکہ پہلے ان
 مکانات میں لوگ رہتے تھے۔ وہ چلے گئے اب وہ نالیاں اور باڑیں رہ گئی ہیں۔

(۱۲) شَاقَّتْكَ ظُعْنُ الْحَيِّ حِينَ تَحْمَلُوا فَتَكْنَسُوا قَطْنًا تَصْرُخِيَامُهَا
 تَرْجَمَ: تجھ کو قبیلہ کی ہودج نشین عورتوں نے اس وقت (اور زیادہ) مشتاق بنایا جب کہ وہ (رواگی کے لئے) سوار ہوئیں اور
 وہ نئے ہودجوں میں داخل ہوئیں۔ درآن حالیکہ ان کے خیموں کی لکڑیاں (جدید ہونے کی وجہ سے) چڑچڑ کر رہی تھیں۔
 حَلَّ عِبَارَتُ: (شَاقَّتْ) از باب نَصَرَ، شَوْقًا سے شَاقَّتْ بمعنی مشتاق بنایا (ظُعْنُ) پاکی میں بیٹھی ہوئی عورتیں، ہودج
 نشین عورتیں، مفرد الظَّوْبَةُ ہودج (تَحْمَلُ) کوچ کرنا (تَكْنَسُوا) باب تَفَعَّلَ سے مصدر تَكْنَسُ بمعنی عورت کا ہودج میں
 داخل ہونا/ ہرن کا اپنی پناہ گاہ میں داخل ہونا۔ (قَطْنًا) جمع قَطَانٍ کی بمعنی ہودج کی لکڑی، (تَصْرُخُ) از باب صَرَبَ سے صَرِيْرٌ
 بمعنی سرسر کرنا، چڑچڑ کرنا، بجنا۔ (خِيَامُ) وَخِيَمٌ وَخِيَمٌ یہ خِيَمَةٌ جمع ہیں ڈیرہ، خیمہ، سوتلی یا اونی کپڑے کا بنایا ہوا عارضی گھر
 جو بلیوں اور لکڑیوں پر کھڑا کیا جاتا ہے، مکان، قیام گاہ، جھوپڑی، بانس پھونس وغیرہ کا سایہ کے لئے بنایا ہوا گھر۔
 تَشْرِیْحُ: یعنی تجھے قبیلہ کی ہودج نشین عورتوں نے اور بھی زیادہ مشتاق بنایا جب وہ نئے کجاووں میں سوار ہوئیں اور نئے ہودجوں
 میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ کجاووں کی لکڑیاں جدید ہونے کی وجہ سے چڑچڑ کر رہی تھیں۔

(۱۳) مِنْ كُلِّ مُحْفُوفٍ يُظِلُّ عَصِيَّةُ زَوْجٌ عَلَيْهِ كَلَّةٌ وَقَرَامُهَا
 تَرْجَمَ: جن ہودجوں میں وہ عورتیں جا بیٹھیں ان میں سے ہر ہودج کپڑوں میں پوشیدہ تھا جس کی لکڑیوں پر ایک دبیز پردہ
 تھا۔ جس پر ایک باریک پردہ اور ایک سرخ نقش کپڑا پڑا ہوا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (مِنْ) بیانیہ (مُحْفُوفٍ) حِفْظِ کی جمع گھیرنا، احاطہ کرنا۔ حَفَّ الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ وَ حَوْلَهُ مِنْ حَوْلِهِ: کسی

چیز کا کسی چیز کو چاروں طرف سے گھیرنا۔ (الْمُحْصِيَّةُ) چھوٹی سی لاشی، چھڑی، عَصَی، لکڑی یہاں کجاوے کی لکڑی مراد ہے۔ (زَوْج) مونث لکڑی۔ (الْكَلَّةُ) باریک کپڑا، چھردانی۔ جمع: كِلَلٌ (قِرَامٌ) نقشیں پر وہ مختلف رنگوں کا مونث لکڑی کپڑا جس کا پردہ بنایا جاتا ہے اور ہودج میں بچھایا جاتا ہے۔ جمع: قُرْمٌ۔
تَشْيِیْح: یعنی جب وہ عورتیں کجاوؤں میں بیٹھیں تو ان کجاوؤں کو مختلف پردوں سے ڈھانپ دیا گیا اور اس پر ایک باریک اور ایک سرخ نقش کپڑا تھا۔

(۱۴) رُجْلًا كَانَ نِعَاجٌ تُوَضَّعُ فَوْقَهَا وَظَبَاءٌ وَجُرَّةٌ غُطِّفَا أَرْءَاهُمَا تَرْجَمَتَا: (وہ عورتیں) گروہ درگروہ (جب ہودجوں میں سوار ہوئیں تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ) گویا مقام توضح کی وحشی گائیں اور مقام وجرہ کی سفید ہرنیاں ان ہودجوں پر سوار ہیں اس حالت میں کہ وہ اپنے بچوں کو پیار سے دیکھ رہی ہیں۔
حَلَّ عِبَارَتُ: (رُجْلٌ) لوگوں کا گروہ، مفرد: رُجْلَةٌ (نِعَاجٌ) نَعَجَةٌ کی جمع ہے، جنگلی گائے۔ (نِسَاءٌ كَنِعَاجِ الرَّمْلِ) بڑی آنکھوں والی حسین عورت (توضیع) جگہ کا نام ہے۔ (ظَبَاءٌ) وَ ظَبِیٌّ وَ اَظْبِیٌّ جمع: ظَبِیٌّ کی بمعنی سفید ہرن۔ (وَجُرَّةٌ) جگہ کا نام ہے۔ (غُطِّفَا) غُطَّفَ الشَّیْ جھکا، ٹیزھا کرنا (أَرْءَاهُمَا) مشفق و مہربان بنانا۔ کہاوت ہے۔ "تُكَلُّ أَرْءَاهُمَا وَالْكَأ" اولاد سے محرومی نے اسے لڑکے پر مہربان کر دیا۔

تَشْيِیْح: عورتوں کو حسن چشم اور خوبی رفتار میں بفرست و وحش سے اور بہ نظیر ترم بچوں کی طرف دیکھنے والی ہرنوں سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ ایسی حالت میں ان کی گردنوں اور نگاہوں میں ایک خاص حسن ہوتا ہے۔

(۱۵) حُفِرَتْ وَزَايَلُهَا السَّرَابُ كَأَنَّهَا أَجْزَاعُ بَيْشَةٍ أَثْلُهَا وَرَضَامُهَا تَرْجَمَتَا: وہ سواریاں تیز بہنکی گئیں اور قطعات سراب ان سے جدا ہو گئے (یعنی سواریاں ان میں سے ہو کر نکلیں تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ) گویا وہ وادی بیشہ کے موڑوں پر جھاؤ کے درخت یا پتھر کی چٹانیں ہیں۔ (کثرت اور ضخامت میں سواریوں کو جھاؤ کے درختوں یا پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دی ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (حُفِرَتْ) از باب ضَرَبَ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول مصدر حَفَرَ سے بمعنی دھکیلنا، بنکانا، دھکا دینا۔ (زَايَلُهُ، مُزَايَلَةٌ وَ زَايَلٌ) جدا ہونا، الگ ہونا۔ (السَّرَابُ) وہ ریت جو دو پہر کو جنگل بیابان میں دھوپ کی شدت سے پانی جیسی معلوم ہو۔ (أَجْزَاعُ) جمع السَّجْزَعُ کی بمعنی وادی کا موڑ "أَجْزَاعُ بَيْشَةٍ" وادی بیشہ کے موڑ۔ (أَثْلُ) جھاؤ کا درخت (رَضَامٌ) وَرَضَمٌ، رَضْمَةٌ کی جمع بمعنی پتھر، بڑی چٹان۔

تَشْيِیْح: یعنی جب وہ سواریاں قطعات سراب سے (یعنی چمکتی ریت) سے ہو کر نکلیں تو وہ اپنی کثرت اور ضخامت کی وجہ سے جھاؤ کے درخت یا پتھر کی چٹانیں معلوم ہوتی تھیں۔

(۱۶) بَلْ مَا تَذَكَّرُ مِنْ نَوَارٍ وَقَدْ نَأَتْ وَتَقَطَّعَتْ أَسْبَابُهَا وَرَمَاهُهَا
تَجَمُّدًا: اب نوار (معشوقہ) کی یاد کیا؟ (اس کا تذکرہ بے سود ہے) جب کہ وہ دور ہو گئی اور اس کے قوی اور ضعیف علائق
(دوتی) منقطع ہو گئے۔

حَلَّ عِبَارَتًا: (بَلْ) بلکہ، مائل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کیلئے آتا ہے۔ (مَسَا) استفہامیہ (نَوَارٍ) محبوبہ کا نام
(نَأَتْ) نائتا مصدر سے دور ہونا باب فَتَح سے نَأَتْ، يَنْتُ، نَأَاتَا ہے (أَسْبَابُ) سَبَب کی جمع بمعنی ذرائع، وسائل، علائق،
سامان بقرآن پاک میں ہے۔ ”وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَابًا فَاتَّبَعَ سَبَاكَ۔ (الرَّمَام) بوسیدہ، جمع: رَمَّةُ اسباب سے مراد
مضبوط اور رَمَام سے مراد کمزور ویلے ہیں۔

تَشْبِيح: محبوبہ کے جبر اور قطع تعلق کے بعد اس کا ذکر لا حاصل ہے۔ یعنی اب نوار کو یاد کر کے بے چین ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔
(۱۷) مُرِيَّةٌ حَلَّتْ بِفَيْدٍ وَجَاوَرَتْ أَهْلَ الْحَجَّازِ فَأَيْنَ مِنْكَ مَرَامُهَا
تَجَمُّدًا: وہ (نوار) مَرِيَّة ہے (کبھی مقام) فید میں جا اتری اور (کبھی) حجازیوں کی پڑوسن بنی، سواب تیرا مقصد (حاصل
ہونا) اس سے دشوار ہے۔

حَلَّ عِبَارَتًا: (مُرِيَّةٌ) مَرِيَّة سے بمعنی گوری اور چمک دمک والی عورت (یا) قبیلہ بنی مرہ کے خاندان سے ہونے کی وجہ
سے مَرِيَّة نسب کا بیان ہے یعنی وہ نوار مَرِيَّة ہے (فَيْدٌ) جگہ کا نام ہے (جَاوَرَتْ) پڑوسن بنی (حَلَّتْ) مصدر حُلُول سے اترنا/
قیام کرنا۔ (مَرَامٌ) مقصد۔

تَشْبِيح: دیار شاعر اور فید و حجاز میں کافی فاصلہ ہے اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ جب محبوبہ دور دراز مقامات پر جا گزریں
ہے تو اب وصال بہت دشوار ہے۔

(۱۸) بِمَشَارِقِ الْجَبَلَيْنِ أَوْ بِمُحَجَّرٍ فَتَضَمَّنَتْهَا فَرْدَةٌ فَرَحَامُهَا
تَجَمُّدًا: (وہ نوار بنوطی کے دو پہاڑ) اَجَا اور سَلْمٰی کے پورب میں (مقیم ہوئی) یا (مقام) مَحْجَر میں پھر اس کو (کوہ) فَرْدہ اور اس
کے رخام نے اپنے اندر سالیا۔

حَلَّ عِبَارَتًا: (مَشَارِقُ) مَشْرِق کی جمع بمعنی سورج نکلنے کی جہت (۲) جزیرہ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی
ممالک، (جَبَلَيْنِ) تثنیہ مفرد جبل بمعنی پہاڑ جمع: اَجْبُلٌ و جِبَالٌ، یہاں جبلین سے دو پہاڑ اَجَا اور کوہ سَلْمٰی مراد ہیں (مُحَجَّرٌ)
جگہ کا نام ہے (تَضَمَّنَتْ) اپنے اندر سولیا۔ (فَرْدَةٌ) پہاڑ کا نام ہے (رَحَامٌ) یا رَحَام دونوں جگہوں کے نام ہیں۔ رَحَام کا لغوی
معنی سنگ مرمر ہے اس کا مفرد رَحَامَةٌ اور رَحَام کا معنی وہ کھوکھلا کیا ہوا پتھر جیسے کچھڑ نکالنے اور پانی ناپنے کے لئے کنویں میں ڈالا
جاتا ہے۔

تَشْبِيْهِ: یعنی وہ محبوبہ نوار دو پہاڑوں یعنی کوہ آجاؤ اور کوہ سلمیٰ کے مشرقی جانب قیام پذیر ہوئی یا حجر میں ٹھہری پھر وہاں سے کوہ فردہ اور اس کے رخام نے اپنے اندر رسولیا۔

(۱۹) فَصُورَاتُ اِنْ اَيَمَنْتُ فَمَظَنَّةٌ فِيْهَا وَحَافُ الْقَهْرِ اَوْ طَلْحَامُهَا
ترجمہ: پھر (مقام) صوائق نے اس (نوار کو اپنی گود میں لے لیا) اور اگر یمن میں آئی تو اس کے متعلق وحاف القہر یا اس کے طلحام کے بارے میں خیال ہے (کہ وہ اس کی فرد گاہ ہوں گے)۔

حَلَّ عِبَارَات: (صوائق) جگہ کا نام ہے (اَيَمَنْتُ) یمن میں آئی (وَحَافُ الْقَهْرِ) جگہ کا نام (طَلْحَامُ) جگہ کا نام ہے۔
تَشْبِيْهِ: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ نوار کے مسکن کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فی الوقت اس نے مقام صوائق میں رہائش اختیار کر لی اور اگر وہ اس جگہ کو چھوڑ کر یمن میں چلی آئی تو خیال یہ ہے کہ وہ وحاف القہر یا مقام طلحام میں سکونت اختیار کرے گی۔

(۲۰) فَاقْطَعُ لُبَانَةً مَنْ تَعَرَّضَ وَصَلُهُ وَلَبَخِيرٌ وَاَصِلْ خُلَّةً صَرَّامُهَا
ترجمہ: جس کا وصل (تعلق) معرض زوال میں ہو اس سے قطع تعلق کر لے۔ دوستی کرنے والا وہی بہتر ہے جو (ضرورت کے وقت) قطع تعلق کر لے (تا کہ ہجر کے مصائب زیادہ برداشت کرنے نہ پڑیں)۔

حَلَّ عِبَارَات: (لُبَانَةً) بمعنی حاجت: ضرورت، جمع لُبَانٌ (تَعَرَّضَ) عَرَضٌ سے مشتق بمعنی کسی چیز کا کنارہ یعنی کنارے میں چلنا تَعَرَّضَ تَعَوَّجَ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے بمعنی ٹیڑھا میڑھا چلنا، مڑنا۔ (خُلَّةً) دوست، یار، احباب، جمع خِلَالِ خُلَّةِ الرَّجُلِ بمعنی بیوی (صَرَّامُ) قطع تعلق کرنے والا۔

تَشْبِيْهِ: بعض کتابوں میں بجائے لبیر واصل کے وشر واصل الخ ہے تو اس صورت میں اس شخص کی مذمت ہوگی جو دوستی کر کے نہ نبھائے۔ لیکن پہلی روایت اگلے شعر کے مناسب ہے۔ اس شعر میں شاعر یہ بیان کر رہا ہے کہ جو محبوبہ ایک جگہ سکونت اختیار نہیں کر سکتی اس سے استفادہ ممکن نہیں۔ اب اس کی احتیاج ہی چھوڑ دے جس کا وصل ہی ٹیڑھا ہے۔ اس سے قطع تعلق ہی کر لے۔

(۲۱) وَاَحْبَبُ الْمُجَامِلِ بِالْجَزِيلِ وَصُرْمُهُ بَاقٍ اِذَا ظَلَعَتْ وَزَاغَ قِوَامُهَا
ترجمہ: عمدہ معاملہ کرنے والے کو بہت سامان (یا وکثیر دے) اور اس سے قطع کرنا (بھی) باقی رہے جب کہ اس دوستی کی رفتار ٹیڑھی اور اصل گج ہو جائے۔

حَلَّ عِبَارَات: (اَحْبَبُ) حِبَاءُ مصدر سے دینا (مُجَامِلُ) عمدہ معاملہ کرنے والا (جَزِيلُ) بہت، بڑا، مال کثیر (صُرْمُ) وصرامًا بمعنی قطع تعلق کرنا۔ (ظَلَعَتْ) از باب فَتَحَ مصدر طَلَعٌ سے بمعنی لنگڑا کر چلنا۔ (زَاغَ) ٹیڑھا ہونا، جھکنا (قِوَامُ) اصل، سہارا، بنیاد۔

تَشْرِیْح: دوست کے ساتھ بڑھ کر معاملہ کر لیکن اگر تعلقات مکدر ہونے لگیں تو پھر فوراً تعلق قطع کر دو۔

(۲۲) بَطْلِیْحُ اُسْفَارُ تَرْكُنْ بَقِیَّةً مِنْهَا فَاحْنَقْ صُلْبُهَا وَسَنَاْمُهَا
ترجمہ: سفروں کی وجہ سے در ماندہ اونٹنی کے ذریعہ (تعلقات قطع کرو) جس میں سے سفروں نے کچھ تھوڑا حصہ باقی چھوڑا ہو
پس (لاغری کی وجہ سے) اس کی پشت اور کوہان چٹ گئے ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الطَّلِیْحُ) عاجز و تھکا ماندہ، جمع طَلْحَى (اُسْفَار) سفر کی جمع (اَحْنَقَ) پیٹھ کا پیٹ سے لگ جانا، چٹ جانا (صُلْبُ) کمر کی ریڑھ کی ہڈی، پشت، قرآن پاک میں ہے۔ ”يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ“ (سَنَامُ) کوہان (اونٹ) اور اونٹنی کی کمر پر ابھرا ہوا چربی کا گٹھا، ہر چیز کا بالائی حصہ: جمع: اَسْمَمَةُ
تَشْرِیْح: اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ قطع تعلق اس تھکی اور در ماندہ اونٹنی کے ذریعے بھی کیا جا سکتا ہے جو سفروں کی مشقت کی وجہ سے لاغر ہو چکی ہو اور لاغری کی وجہ سے اس کے پشت اور کوہان چٹ گئے ہو۔

(۲۳) وَكَذَا تَغَالَى لِحَمُهَا وَتَحَسَّرَتْ وَتَقَطَّعَتْ بَعْدَ الْكِلَالِ خِدَامُهَا
ترجمہ: جب کہ اس (ناقہ) کا گوشت گھل جائے اور وہ در ماندہ ہو جائے اور تھک جانے کے بعد اس کے (موزہ کے) تسمے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَغَالَى) از باب تفاعل: از غلَاء بمعنی ارتفاع یعنی گوشت کا ہڈیوں سے جدا ہو جانا۔ (تَحَسَّرَتْ) مصدر تَحَسَّرَ سے اونٹ کا تھکنا (تَقَطَّعَتْ) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ (كِلالٌ) بمعنی تھکان۔ (خِدَامُ) چمڑے کا تسمہ، چمڑے کا مضبوط پٹا جو اونٹ کے گٹے پر باندھا جاتا ہے۔ مفرد خَدَمٌ بڑی، پھٹکڑی وغیرہ۔
تَشْرِیْح: جب وہ اونٹنی لاغری کی وجہ سے ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے اور تھک جانے کے بعد اس کے موزوں کے تسمے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تو جواب اگلے شعر میں ہے۔

(۲۴) فَلَهَا هِبَابٌ فِي الزِّمَامِ كَأَنَّهَا صَهْبَاءُ خَفَّتْ مَعَ الْجَنُوبِ جَهَامُهَا
ترجمہ: پھر بھی اس کے لئے مہار میں (رہ کر) ایسا نشاط ہو گیا کہ وہ سرخ رنگ کا بادل ہے جس میں سے ایک ابر بے باراں نے جنوبی ہوا کے ساتھ حرکت کی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هِبَابٌ) خوشی/نشاط (الزِّمَامُ) باگ، گام، مہار، ٹکیل وہ ڈوری یاری جو ناک کے سوراخ میں سے نکال کر باگ سے باندھی جائے: جمع: اَزِمَّةٌ صَهْبَاءُ سرخی مائل بادل (خَفَّتْ) خِفَّةً بمعنی پھرتیلا پن، ہلکا پن (الْجَهَامُ) بے پانی کا بادل۔

تَشْرِیْح: جس ناقہ میں تھک جانے کے بعد بھی پانی سے خالی سرخ ابر کی طرح سرعت سیر ہو اس پر سوار ہو کر بگاڑ کے وقت قطع

تعلق کر لینا چاہئے۔

(۲۵) **أَوْ مُلْمِعٌ وَسَقَتْ لَأَحْقَبَ لَاحَهُ طَرْدُ الْفُحُولِ وَضَرْبُهَا وَكِدَامُهَا**
تَرْجُمَةً: یا (وہ ناکہ) گورخرنی (کی طرح) ہے جو ایسے گورخر سے حاملہ ہوئی جس کو نروں کے دفع کرنے اور مارنے اور کاٹنے
 نے بد روپ کر دیا ہو۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (مُلْمِعٌ) گورخرنی (وَسَقَتْ) از باب ضَرْبَ سے وَسَقَا وَوَسُقَا بمعنی چوپائے کا حاملہ ہونا
 (أَحْقَبُ) گورخر جس کے پیٹ پر سفیدی ہو۔ جَعَّ: حَقَبٌ (لَا حَ) بدل ڈالا (طَرْدُ) دھکا کرنا، دفع کرنا (فُحُولٌ وَ أَفْحَلٌ) جمع
 فَحْلٌ کی بمعنی ہر طاقتور نر جانور، ساند (كِدَامٌ) دانتوں سے کاٹنا یا کاٹنے کا نشان۔
تَشْبِيحٌ: ناکہ کو اب بے تشبیہ دینے کے بعد اس گدھی سے تشبیہ دی جس کو مست گورخر بھگائے پھر رہا ہو۔

(۲۶) **يَعْلُو بِهَا حَدَبَ الْإِكَامِ مُسَحَّجٌ قَدْ رَابَهُ عَصِيَانُهَا وَوَحَامُهَا**
تَرْجُمَةً: زخمی گورخر اس گورخرنی کو ٹیلوں کی بلندی پر بھگائے پھرتا ہے (تاکہ دوسرے نروں سے دور لے جا کر اور تھکا کر اس پر
 قادر ہو سکے) در آنحالیکہ اس گورخرنی کی نافرمانی اور شہوت نے اس کو شک میں ڈال رکھا تھا (کہ کہیں یہ حاملہ تو نہیں کیونکہ حالت
 حمل میں گدھی جفتی نہیں کھاتی)۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (حَدَبٌ) اونچی زمین، ٹیلہ، بلند جگہ (إِكَامٌ) اَكْمَمَ کی جمع بمعنی ٹیلہ۔ (مُسَحَّجٌ) زخمی (رَابَهُ) رَبَّ
 مصدر سے بمعنی شک (وَحَامٌ) وَحَمَ کی جمع ہے بمعنی خواہش حد سے بڑھ جانا، شہوت۔
تَشْبِيحٌ: یہ ہے کہ وہ گورخر باوجود زخمی ہونے کے گورخرنی کو دوسرے گورخروں سے نکال کر ٹیلوں کی بلندی پر لے گیا تاکہ اس کے
 مقصد حاصل ہونے تک کوئی اس میں رکاوٹ نہ بنے۔ لیکن اس گورخرنی نے اس پر اپنے مقصد میں کامیاب ہونے نہ دیا۔ اس لئے
 اس کو شک پڑ گیا کہ کہیں یہ حاملہ نہ ہو۔

(۲۷) **بَاحِزَّةٌ الشَّلْبُوتِ يَرْبَا فَوْقَهَا قَفَرُ الْمَرَاقِبِ خَوْفُهَا آرَامُهَا**
تَرْجُمَةً: (وہ گدھا اس گدھی کو) شلبوت کے ٹیلوں پر لے چڑھا (اس حال میں کہ) خالی کمین گاہوں کی دید بانوں کی طرح
 دیکھ بھال کرتا تھا (کہ مبادا کوئی صیاد نہ چھپا بیٹھا ہو)۔ ان میں خوف کا باعث پتھر تھے۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (بَاحِزَّةٌ) حَزَزَ کی جمع ہے بمعنی ٹیلہ (شَلْبُوتٌ) ہادی کا نام (يَرْبَا) رَبَّ، رَبَّاءُ زیادہ ہونا، بڑھنا،
 ٹیلے پر چڑھنا۔ (قَفَرٌ) خالی، بے آب و گیاہ (مَرَاقِب) مفرد، مَرْقَبٌ نگرانی کرنے کی اونچی جگہ (آرَامٌ) اَرَمَ کی جمع بمعنی وہ پتھر
 جو راستوں پر نشان منزل بتانے کے لئے لگا دیتے ہیں)۔

تَشْبِيحٌ: محض پتھروں کو دیکھ کر بھڑک رہا تھا۔ ورنہ وہاں کسی شکاری کا پتہ تک نہ تھا۔

(۲۸) حَتَّىٰ إِذَا سَلَخَا جُمَادَى سِتَّةً جَزَأَ فِطَالَ صِيَامُهُ وَصِيَامُهَا تَرْجُمَةً: یہاں تک کہ جب دونوں نے جاڑوں کے چھ مہینے گزار دیئے (اور موسم ربیع آگیا یا جمادی الثانیہ گزار دیا) اس حال میں کہ بدون پانی پئے ترگھاس پر اکتفا کرتے تھے پس اس گدھے اور گدھی کا روزہ (پانی سے رکنا) دراز ہو گیا (جواب اذا اگلے شعر میں ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جُمَادَى) عربی مہینہ کے نام ایک جمادی الاولیٰ اور دوسرا جمادی الاخریٰ۔ چونکہ عربوں کے یہاں سال کے پانچویں اور چھ مہینوں میں سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا تھا۔ اس لئے وہ ان دونوں مہینوں کو جمادی کہتے تھے۔ (سَلَخَا) از باب نَصَرَ وَفَتَحَ سَ سَلُوْا مَصْدَرٌ مَّہینہ وغیرہ گزارنا تشنہ کا صیغہ ہے وہ دونوں گزار دیئے۔ (جَزَأَ) از باب جَزَأَ، يَجْزِئُ، جَزْءٌ وَجُزْءٌ اسے بمعنی اونٹوں کا بغیر پانی کے چارہ پر اکتفا کرنا، اکتفا کرنا۔ تَشْرِیْحٌ: یعنی وہ دونوں جاڑوں کے چھ مہینے بغیر پانی کے وہاں گزار دیئے صرف ترگھاس پر اکتفا کرتے رہے یا یہ کہ موسم سرد ہونے کی وجہ سے پیاس ہی محسوس نہ ہوئی ہو۔

(۲۹) رَجَعَا بِأَمْرِهِمَا إِلَى ذِي مِرْقٍ حَصِدٍ وَنَجَحَ صَرِيْمَةٌ إِبْرَاهِمًا تَرْجُمَةً: تو ان دونوں نے اپنے مقصد کو مستحکم ارادہ کی طرف لوٹایا (پانی پینے کی ٹھانی) اور ارادہ کی کامیابی اس کے محکم کرنے میں ہے (خام ارادہ میں کامیابی نہیں ہوتی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَجَعَا) تشنہ، ان دونوں نے لوٹایا۔ (ذِي مِرْقٍ) طاقت ور، زور آور۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”ذُو مِرْقٍ فَاسْتَوَى“ (حَصِدٍ) مستحکم بناوٹ یعنی مستحکم (صَرِيْمَةٌ) قطعی ارادہ، جمع (صَرَائِمُ) (إِبْرَاهِمًا) پختگی، مضبوط مستحکم، (نَجَحَ) اپنی مقصد میں کامیاب ہونا۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی جب ان دونوں کا پانی پینے سے رکنا کافی طویل ہو گیا تو اب ان دونوں نے پانی پینے کے لئے پختہ ارادہ کر لیا۔ کیونکہ ارادے کی کامیابی اس کے محکم کرنے میں ہے۔

(۳۰) وَرَمَى دَوَابَّهَا السَّفَا وَتَهَيَّجَتْ رِيْحُ الْمَصَافِفِ سُومُهَا وَسَهَامُهَا تَرْجُمَةً: (موسم گرما کے آغاز کی وجہ سے) گوکھروان کے کھروں کے پچھلے حصوں میں چبھنے لگے اور گرمیوں کی ہوا یعنی اس کا چلنا اور گرمی بھڑک اٹھی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَمَى) تیر مارنا، مراد چھبنا (دَوَابَّ) ذابرة کی جمع ہے، کھر کا پچھلا حصہ (السَّفَا) سَفَاة کی جمع ہے بمعنی کانٹے، ہر خاردار درخت (رِيْحُ الْمَصَافِفِ) گرمیوں کی ہوا۔ مَصَافِفِ، صَيْفٌ کی جمع ہے۔ ہر وہ چیز جو گرمی کے موسم میں آئے۔ (سُومٌ) مویشی کو چرانے کے لئے چھوڑ دینا (سَهَامٌ) لو، گرمی۔

تَشْبِيْهِج: یعنی موسم گرما کے شروع ہو جانے کی وجہ سے شدت کی گرمی پڑنی شروع ہوئی اور گوکھروان کے کھروں کے پچھلے حصوں میں چبھنے کی وجہ سے ان کے پاؤں زخمی ہو گئے۔

(۳۱) فَتَازَعَا سَبْطًا يَطِيرُ ظِلَالُهُ كَذُخَانٍ مُشْعَلَةٍ يُشَبُّ ضَرَامُهَا تَرَجُمًا: پس ان دونوں نے ایسے لمبے غبار میں ایک دوسرے سے (بڑھنے میں) مقابلہ کیا جس کا سایہ اس روشن آگ کے دھوئیں کی طرح (اڑ رہا) تھا جس کی چھپٹیاں خوب بھڑکادی گئی ہوں۔

حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (فَتَازَعَا) تشبیہ نَزْعٌ بھڑکنا، مقابلہ کرنا (السَّبْطُ) لمبا (يَطِيرُ) طَارَ يَطِيرُ بمعنی اڑنا (ظِلَالُ) ظُلُّ کی جمع سایہ (ذُخَانٍ) دھواں بھاپ جمع: ”ذَوَاخِنٌ وَ ذَوَاخِيْنٌ“ (مُشْعَلَةٌ) روشن آگ، چولہا۔ (يُشَبُّ) ازباب نَصَرَ شَبًّا مصدر سے يُشَبُّ مضارع مجہول کا صیغہ بمعنی آگ روشن کرنا، بھڑکانا۔ (ضَرَامُ) آگ کی دہک، بھڑک، ایندھن، جلد شعلہ دینے والی چیز جس کا انگارہ نہ ہو۔ جیسے پٹرول وغیرہ۔ مفرد ضَرَامَةٌ **تَشْبِيْهِج:** اڑتے ہوئے غبار کو بھڑکتی ہوئی آگ کے دھوئیں سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۲) مَشْمُولَةٌ غُلِثَتْ بِنَابِتٍ عَرَفَجٍ كَذُخَانٍ نَارٍ سَاطِعٍ اَسْنَامُهَا تَرَجُمًا: وہ آگ ایسی ہے جس پر باد شمالی چلی ہے جس میں (درخت) عرفج کی تر شاخیں ملادی گئی ہیں اس کا دھواں اس آگ کے دھوئیں کی طرح ہے جس کی پٹیلیں بلند ہو رہی ہیں۔

حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (مَشْمُولَةٌ) ای مَشْمُولٌ وہ شخص جس پر شمالی ہوا چلی، نَارٌ مَشْمُولَةٌ، شمالی ہوا کی بھڑکائی ہوئی آگ (غُلِثَتْ) ملادی گئی ہو باب سَمِعَ سے مصدر غُلِثًا سے غُلِثْتُ، ملاوٹ کا کھانا (نَابِتٌ) تر شاخ (سَاطِعٌ) سَطَعًا مصدر سے بلند ہونا (اَسْنَامُ) آگ کی پٹیلیں اٹھانا۔

تَشْبِيْهِج: باد شمالی سے آگ میں دھواں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نیز تر شاخوں کا آگ میں ڈال دینا بھی دھوئیں کی زیادتی کا باعث ہے۔

(۳۳) فَمَضَى وَقَدَّمَهَا وَكَانَتْ عَادَةً مِنْهُ إِذَا هِيَ عَرَدَتْ إِقْدَامُهَا تَرَجُمًا: وہ (گدھا) چلا اور اس (گدھی) کو اپنے آگے دھر لیا اور اس گدھے کی یہ عادت تھی کہ جب وہ راستہ سے منحرف ہونے کا ارادہ کرتی تو اس کو آگے کر لیتا تھا۔

حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (قَدَّمَ) آگے کرنا، سامنے کرنا (عَرَدَتْ) باب تَفَعَّلَ مصدر تَغَرُّدٌ سے بھاگنا، پیچھے رہ جانا، راستہ سے ہٹنا، منحرف ہونا۔

تَشْبِيْهِج: یعنی اس گورخر کا اپنی گورخرنی پر پورا کنٹرول تھا اور اس پر پوری طرح حاوی ہونے کی وجہ سے اسے ادھر ادھر بھٹکنے کا موقع

ندیا۔

(۳۴) فَتَوَسَّطَا عُرْضَ السَّرِيِّ وَصَدَّعَا مُسْجُورَةً مُتَجَاوِرًا قَلَامُهَا تَرْجَمَ: پھر وہ دونوں نہر کے ایک گوشے کے بیچ میں داخل ہوئے اور ان دونوں نے ایک ایسے لبریز چشمہ کو چیرا جس کی قلام گھاس قریب قریب تھی۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (تَوَسَّطَا) باب تَفَعَّلُ مصدر تَوَسَّطُ سے بمعنی بیچ میں داخل ہونا۔ (عُرْضُ) کسی چیز کا کنارہ، گوشہ (السَّرِيُّ) چھوٹی نہر، پانی کی گول، جمع اَسْرِيَّةٌ و سُرْيَانٌ (صَدَّعَا) صَدَعٌ، يَصْدَعُ سے صَدَعًا مصدر بمعنی پھاڑنا، چیرنا (مُسْجُورَةً) بھرا ہوا، بھرپور، لبریز (سَرِيَّةٌ مُسْجُورَةٌ) کا معنی ہوگا۔ پانی سے بھرا ہوا، چشمہ یاندی (مُتَجَاوِرًا) قریب قریب (قَلَامُ) ایک قسم کے گھاس کا نام۔

تَشْبِيح: یعنی وہ زور اور مادہ دونوں ایک نہر کے کنارے میں داخل ہوئے اور پانی سے لبریز ندی جس کی قلام گھاس قریب قریب تھی۔ اس میں سے گزر گئے۔

(۳۵) مُحْفُوفَةٌ وَسُطُ الْيَرَاعِ يُظْلِلُهَا مِنْهُ مَصْرَعٌ غَابِيَةٌ وَقِيَامُهَا تَرْجَمَ: وہ (نہر) نے کے وسط میں گھری ہوئی ہے اور اس پر جھاڑی میں سے گری ہوئی اور کھڑی ہوئی نے سایہ کر رہی ہے۔ حَلَّ عِبَارَتِ: (مُحْفُوفَةٌ) گھری ہوئی محتاج (الْيَرَاعِ) جھاڑی، درختوں کا جھنڈ، بانس مفرد يِرَاعَةٌ (مُصْرَعٌ) مصدر تَصْرِيْعٌ بمعنی گرانا، اسم مفعول گری ہوئی (غَابِيَةٌ) جھاڑی۔

تَشْبِيح: وہ چشمہ نیماں میں واقع تھا اور اس پر لے سایہ انداز تھی جس کی وجہ سے اس کا پانی نہایت سرد تھا۔

(۳۶) أَفْئَلُكَ أَمْ وَحْشِيَّةٌ مَسْبُوعَةٌ خَذَلْتُ وَهَادِيَةَ الصَّوَارِ قِوَامُهَا تَرْجَمَ: پس یہ گورخرنی (میری اونٹنی کے مشابہ ہے) یا وہ بقرہ وحشیہ جس کے بچہ کو درندوں نے کھالیا ہو جو کہ ریوڑ سے پیچھے رہ گئی تھی در آنحالیکہ گلے کا اگلا جانور محافظ ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (أَفْئَلُكَ) ہمزہ استفہامیہ ہے، تک اسم اشارہ، یعنی یہ گورخرنی کیا پس وہی ہے یعنی اس کے مشابہ ہے (مَسْبُوعَةٌ) وہ جانور جس کے بچے کو کسی درندہ نے چیر پھاڑ دیا ہو۔ (خَذَلْتُ) ای خَذَلْتُ الطَّبِيَّةُ ہرنی کا ریوڑ سے بچھڑ جانا، پیچھے رہ جانا (وَهَادِيَةُ) ریوڑ سے آگے جانے والا (صَوَارٌ) ریوڑ، گایوں کا گلہ، جمع اَصْوَرَةٌ و صَيْرَانٌ (قِوَامُ) مددگار، محافظ، کسی چیز کے وجود و بقاء کا سامان۔

تَشْبِيح: یعنی وہ گورخرنی جسامت اور مضبوطی میں میری اونٹنی کے مشابہ ہے یا اس بقرہ وحشیہ کے جس کے ریوڑ سے بچھڑ کر اکیلا رہ جانے کی وجہ سے اس کے بچے کو درندوں نے کھالیا ہو۔

(۳۷) خَنْسَاءٌ صَيَّعَتِ الْفَرِيرَ فَلَمْ يَرْمِ عُرْضَ الشَّقَائِقِ طَوْفُهَا وَبُغَامُهَا تَرْجَمَ: وہ چھٹی ناک والی (بقرہ وحشیہ) ہے جس نے بچہ کو ضائع کر دیا (اس کی غفلت سے بھیڑیے کھا گئے) پس پتھر لی زمین کے اطراف میں ہمیشہ اس کا چکر لگانا اور پکارنا رہا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْخَنْسَاءُ) از باب خَنْسَ يَخْنَسُ خَنْسًا معنی چھٹی ناک اور ناک کے ابھرے ہوئے کنارہ والا ہونا وہی خَنْسَاءٌ چھٹی ناک والی نیل گائے جمع خَنْسٌ (الْفَرِيرُ) بمعنی فُرَاذٌ یعنی وہ بکری جو دودھ چھڑانے کے بعد چارہ کھا کر موٹی ہو گئی ہو۔ مراد بچہ (فَلَمْ يَرْمِ) بمعنی لم يَسْرِحْ، ہمیشہ سلسل (طَوْفٌ) چکر لگانا (بُغَامٌ) پکارنا، شور مچانا/ ہرنی کی آواز۔ تَشْرِيجٌ: وہ بقرہ وحشیہ بچہ کی تلاش میں پہاڑ کی گھاٹیوں میں بھاگتی اور بولتی پھرتی۔

(۳۸) لِمُعْفَرٍ قَهْدٌ تَنَازَعَ شِلْوُهُ غُبْسٌ كَوَاسِبٌ لَا يُمْنُ طَعَامُهَا تَرْجَمَ: (اس بقرہ وحشیہ کا دوڑنا اور پکارنا) زمین پر پچھاڑے ہوئے سفید رنگ بچہ کی وجہ سے تھا جس کے اعضاء میں بھوسے شکاری بھیڑیوں (یا کتوں) نے چھین چھپٹ کی تھی جن کی روزی منقطع نہیں ہوتی (بلکہ وہ ہمیشہ اسی طرح شکار کر کے پیٹ بھرتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُعْفَرٌ) خاک آلود، مٹی میں تھرا ہوا۔ (القَهْدُ) نیل گائے کا پھڑا، خوش نما چھوٹی گائے، جمع: قَهْدٌ (تَنَازَعٌ) بمعنی اپنی اپنی طرف کھینچنا، کوئی چیز لینا (شِلْوُ) عضو، بقیہ ہر شے کا، گوشت کا ٹکڑا، جمع: أَشْلَاءُ (غُبْسٌ) اَعْبَسُ کی جمع بمعنی خاکستری رنگ کا بھیڑیا، یا کتا، راکھ جیسا رنگ (كَوَاسِبٌ) انسان یا پرندوں کے اعضاء (مَنْ) ای مِّنَ الشَّيْءِ بمعنی منقطع ہونا، کٹنا۔

تَشْرِيجٌ: یعنی اس بقرہ وحشیہ کا دوڑنا اور چکر لگانا اس کے اس سفید رنگ بچہ کی وجہ سے تھا جسے شکاری بھیڑیوں اور کتوں نے چیر پھاڑا تھا اور ان درندوں کی روزی کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ یہ ہر روز اسی طرح اپنی خوراک کا انتظام کر لیتے ہیں۔

(۳۹) صَادِقُنْ مِنْهَا غِرَّةٌ فَأَصْبَهَا إِنَّ الْمَنَايَا لَا تَطِيْشُ سَهَامُهَا تَرْجَمَ: ان بھیڑیوں (یا کتوں) نے بقرہ وحشیہ کی غفلت پالی پس اس غفلت (یا بقرہ وحشیہ) کو پہنچ گئے۔ موتوں کے تیز بھی خطائیں ہوتے (ٹھیک نشانہ پر بیٹھتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (صَادِقُنْ) مصدر مَصَادَفَةٌ بمعنی پانا (غِرَّةٌ) غفلت (تَطِيْشُ) طَاشَ، يَطِيْشُ، طِيْشًا و طِيْشَانًا سے طَاشَ السَّهْمُ بمعنی تیر وغیرہ کا نشانے سے ہٹنا (سَهْمٌ) سَهْمٌ کی جمع بمعنی، تیر۔

تَشْرِيجٌ: یعنی اس بقرہ وحشیہ کو یہ نقصان غفلت کی وجہ سے اٹھانا پڑا اور جب موت کا تیر آتا ہے تو نشانے سے نہیں چوکتا۔

(۴۰) بَاتَتْ وَأَسْبَلَ وَآكَفٌ مِنْ دِيمَةٍ يُرْوِي الْخَمَائِلَ دَائِمًا تَسْجَامُهَا

ترجمہ: (بچ کے ہلاک ہو جانے کے بعد) بقرہ وحشیہ نے اس حال میں رات گزاری کہ جم کر برابر برسنے والی بارش بہہ رہی تھی جس کا دائمی بہاؤ نرم سبزہ زار کو سیراب کر رہا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (أَسْبَلَ) مینہ برسنا، بہنا (وَآكَفٌ) زوردار بارش (دِيمَةٍ) ہلکی اور برابر ہونے والی بارش، جمع: دِيمٌ (يُرْوِي) ازباب سَمْع، مصدر دِيَا سے بمعنی سیراب ہونا (خَمَائِلُ) خَمِيلٌ کی جمع معنی سبزہ زار، گھنا باغ، بہت درختوں والی زمین (تَسْجَامُ) بہاؤ۔

تَشْرِيحٌ: اس بقرہ وحشیہ نے ایسی حالت میں رات گزاری کہ ساری رات بارش برتی رہی لیکن بچے کے غم نے اسے تکلیف احساس تک نہ ہونے دیا۔

(۴۱) يَعْلُو طَرِيقَةً مَتْنَهَا مُتَوَاتِرٌ فِي لَيْلَةٍ كَفَرَ النُّجُومَ غَمَامُهَا

ترجمہ: اس بقرہ وحشیہ کے خط پُشت پر متواتر بارش ایسی رات میں پڑتی رہی جس کے ابر نے ستاروں کو چھپا رکھا تھا۔
حَلَّ عِبَارَتٍ: (طَرِيقَةً) سیدھا خط، خط جمع طَرَائِقُ (مَتْنٌ) کمر، پُشت جمع مَتَانُ وَ مُتَوْنُ (كَفَرَ) ای کَفَرَ الشَّيْءُ وَ عَلَيْهِ كَفَرًا، چھپانا، ڈھانکنا (غَمَامٌ) وَ غَمَامٌ، جمع: غَمَامَةٌ کی بمعنی بادل۔

تَشْرِيحٌ: اس بقرہ نے نہایت بے چینی کی حالت میں یہ شب بادوباراں گزاری۔

(۴۲) تَجْتَافُ أَصْلًا قَالِصًا مُتَنَبِّدًا بِعُجُوبٍ أَنْقَاءِ يَمِيلُ هَيَامُهَا

ترجمہ: بقرہ وحشیہ ایسے درخت کی دراز جڑ (کھوکھل) میں داخل ہوئی جو ریت کے ٹیلوں کے آخر میں تنہا کھڑا تھا جن کا ریت بہہ رہا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تَجْتَافُ) مصدر اِجْتِيَافٌ، کسی چیز کا پیٹ میں جانا (أَصْلًا) جڑ، بنیاد (قَالِصًا) خشک/کھوکھلا (مُتَنَبِّدًا) مصدر تَنَبَّدًا سے الگ ہونا/تنہا ہونا (عُجُوبٌ) عَجَبٌ کی جمع ہے آخری حصہ عَجَبُ الذَّنْبِ، دم کی جڑ کا آخری حصہ (أَنْقَاءُ) وَ نَقَى: نَقَا کی جمع ہیں بمعنی ریت کا ٹیلہ، (هَيَامٌ) بہت باریک مٹی جو چٹکی میں نہ ٹھہرے، بہنے والا ریت جمع هَيْمٌ

تَشْرِيحٌ: سردی اور بارش سے بچنے کے لئے وہ ایک درخت کی جڑ میں پناہ گزیں ہوئی۔ لیکن وہاں بھی اس کو راحت میسر نہ آئی اور بادوباراں کی وجہ سے ان ٹیلوں کا ریت گر رہا تھا جن پر وہ درخت کھڑا ہوا تھا۔

(۴۳) وَتَضِيءُ فِي وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِيرَةً كَجَمَانَةِ الْبَحْرِيِّ سُلَّ نَظَامُهَا

ترجمہ: (شب کی) ابتدائی تاریکی میں (وہ بقرہ وحشیہ) روشن اور چمک دار تھی اس دریائی موتی کی طرح جس کا دھاگا کھینچ لیا گیا ہو (اور وہ گول ہونے کی وجہ سے لھڑکتا پھر رہا ہو)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَضَىٰ) مصدر اضَاءَ فَمَعْنٰی روشن کرنا (وَجْهَهُ) ابتدائی حصہ (الظَّلَامُ) تاریکی، اندھیرا (المُنِيرُ) روشن، واضح، صوفشان، چمکدار (جُمَانَةٌ) جُمَان کی جمع ہے بمعنی موتی، چاندنی کا ڈھالا ہوا موتی۔ جُمَانَةُ الْبَحْرِ، کا معنی دریائی موتی، (سَلَّ) سَلَّ، سَلَّ، سَلَّ سے بمعنی کھینچ کر نکالنا، (النِّظَامُ) موتی وغیرہ کی لڑی، نظم و ضبط، جمع: نُظْمٌ۔

تَشْرِیْحُ: اس بقرہ کو چین نصیب نہ ہوا برابر بھاگتی پھری۔ بقرہ ویشیہ کو اس دریائی موتی سے تشبیہ دی ہے جو لڑی سے بکھر گیا ہو۔

(۲۴) حَتَّىٰ إِذَا انْحَسَرَ الظَّلَامُ وَاسْفُرَتْ
بَكَرَتْ تَزِلُّ عَنِ الشَّرَىٰ اَزْلَامُهَا
تَرْجُمَةٌ: جتنے کہ جب (شب کی) تاریکی کھل گئی اور وہ صبح کی روشنی میں داخل ہوئی تو اس حال میں صبح سویرے چلی کہ نمناک ریت سے اس کے پیر پھسل رہے تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (انْحَسَرَ) کھل جانا حَسْرًا سے کھل جانا (تَزَلُّ) زَلَّ سے تَزَلُّ بمعنی پیر پھسل رہی تھی۔ ھٰی زَلَّاءُ جمع: زُلُّ الشَّرَىٰ تری، ترمڑی، نمناک ریت، جمع: اَثَرَاءُ (اَزْلَامُ) زَلَمُ کی جمع ہے بمعنی کھر، مراواں سے پیر ہیں۔
تَشْرِیْحُ: یعنی اس حالت میں جب صبح ہوئی تو وہ اس کی روشنی میں صبح سویرے چلی۔ کیونکہ نمناک ریت کی وجہ سے چلتے ہوئے اس کے قدم پھسل رہے تھے۔

(۲۵) عَلَیْہِ تَرَدَّدٌ فِی نِہَاءِ صُعَائِدِ سَبْعًا تَوَامًا کَامِلًا اَیَّامُهَا
تَرْجُمَةٌ: حیران و پریشان ایک ہفتہ جس کے دن بڑے بڑے تھے معاند کے حوضوں پر (بچہ کی تلاش میں) گھومتی پھری۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَلَّیْہِ) عَلَّیْہِ، عَلَّیْہِ سے واحد مؤنث، حیران ہونا، پریشان ہونا، ششدر رہ جانا، هُوَ عَلَّیْہِ، ھٰی عَلَّیْہِ، جمع: عَلَّیْہِ، عَلَّیْہِ تَرَدَّدٌ لوٹنا، واپس ہونا، بار بار لوٹنا۔ (نِہَاءِ) وَاَنْہَاءِ، جمع ہیں النَّہْیُ کی بمعنی تالاب، جو ہڑ، حوض (صُعَائِدِ) جگہ کا نام ہے (سَبْعًا) ہفتہ بھر (تَوَامًا) مسلسل۔

تَشْرِیْحُ: وہ نیل گائے پورا ہفتہ اپنے اس بچے کی تلاش میں پریشان ادھر ادھر گھومتی پھری۔ کمالاً ایسا نہا سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایام گرام تھا۔

(۲۶) حَتَّىٰ اِذَا یَنْسَتُ وَاَسْحَقَ حَالِقُ لَمْ یُبْلِہْ اِرْضَاعُهَا وَفَطَامُهَا
تَرْجُمَةٌ: یہاں تک کہ وہ جب بالکل (بچہ کے ملنے سے) مایوس ہو گئی اور (اس کے) دودھ بھرے تھن خشک ہو گئے جن کو اس کے دودھ پلانے اور چھڑانے نے خشک نہیں کیا تھا (بلکہ بچہ کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ خشک ہوئے تھے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (یَنْسَتُ) اَیْسًا وَاِیَّاسًا سے واحد مؤنث، مایوس ہونا، ناامید ہونا (اَسْحَقَ) پرانا ہونا، بہت دور ہونا، یہاں مراد تھنوں میں دودھ کا خشک ہونا ہے۔ (حَالِقُ) وہ پستان، تھن جو دودھ سے لبریز ہو۔ (یُبْلِیْہِ) بِلْیٰ سے پرانا ہونا/خشک ہونا (الفطام) دودھ چھڑائی دودھ چھڑانے کا عمل یا زمانہ۔

تَنْبِيْهِ مَح: جب وہ نیل گائے بچے کو تلاش کرتے کرتے مایوس ہوگئی تو اس کے تھنوں میں جو دودھ بھرا ہوا تھا وہ آہستہ آہستہ خود ہی خشک ہو گیا۔

(۳۷) وَتَوَجَّسَتْ رِزًّا الْاَيْسُ فَرَا عَهَا عَنْ ظَهْرٍ غَيْبٍ وَالْاَيْسُ سَقَامُهَا
ترجمہ: بقرہ وحشیہ نے غیب سے انسان کی آواز سنی جس نے اس کو گھبرا دیا (اور کیوں نہ گھبراتی جب کہ) انسان اس کی بیماری ہے (وہ اس کا شکار کر لیتا ہے تو گویا انسان اس کا مرض الموت ہے)۔

حَلَّ عِبَارَات: (تَوَجَّسَ) باب تَفَعَّل سے مصدر تَوَجَّسَ بمعنی ڈرے ہوئے کوئی آواز سننا (رِزًّا) آواز، خفی اور ہلکی آواز، دور سے آنے والی آواز (اَيْسُ) مانوس، انسیت بخشنے والا مراد انسان (دَاع) مصدر دَوَّعٌ خوف زدہ کرنا۔ (ظَهْرٍ) پیٹھ، کمر (سَقَام) بیماری، نزاکت، دہلا پن۔

تَنْبِيْهِ مَح: جب اس بقرہ وحشیہ نے دور سے کسی انسان کی آواز سنی تو گھبرا گئی اور انسان سے گھبرانے کی وجہ یہ ہے کہ انسان موقع پاتے ہی اسے شکار کر لیتا ہے تو گویا کہ انسان اس کے لئے مرض الموت سے کم نہیں۔

(۳۸) فَغَدَتْ كَلَا الْفَرْجَيْنِ تَحْسِبُ اَنَّهُ مَوْلَى الْمَخَافَةِ خَلْفُهَا وَاَمَامُهَا
ترجمہ: پس وہ چلی در آنحالیکہ (دست و پاکی) دونوں کشادگیوں کو خوف کا زیادہ مستحق سمجھتی تھی (اس کو آگے اور پیچھے سے یکساں خوف تھا) وہ دونوں کشادگیاں اس کے آگے اور پیچھے تھیں۔

حَلَّ عِبَارَات: (غَدَتْ) بمعنی صَارَتْ، چلنا (الْفَرْجَيْنِ) تشبیہ، مفرد الْفَرْجِ دو چیزوں کے درمیان کشادگی، (مَوْلَى) مستحق / لائق (مَخَافَةٍ) مصدر بمعنی ڈرنا، گھبرانا۔

تَنْبِيْهِ مَح: یعنی جب وہ چل رہی تھی تو آگے اور پیچھے کی دونوں جانب پوری توجہ رکھے ہوئے تھی۔

(۳۹) حَتَّىٰ اِذَا يَسَّ الرُّمَاءُ وَاَرْسَلُوْا غُضُّفًا دَوَّاجِنَ قَافِلًا اَعْصَامُهَا
ترجمہ: جتنے کہ جب تیر انداز مایوس ہو گئے (وہ رَزْد سے نکل گئی) تو انہوں نے دراز کان شکاری کتوں کو (اس کے پیچھے چھوڑا) جن کے پٹے (یا پیٹ) خشک تھے۔

حَلَّ عِبَارَات: (رُمَاءُ) الرَّمَامِ بمعنی تیر انداز۔ (غُضُّفًا) وہ کتاب جس کے کان لٹکے ہوں، جو شکار میں ماہر ہوتا ہے۔ (دَوَّاجِنَ) دَوَّاجِنُ کی جمع بمعنی پالتو جانور (قَافِلًا) خشک ہونا، سفر سے لوٹنے والا، خشک، کھال، قَافِلُ (اَعْصَامُ) عَصْمَةُ کی جمع بمعنی قلاوڑ یا پٹہ۔

تَنْبِيْهِ مَح: تیر کی زد سے نکل جانے کے بعد اس کے پیچھے عمدہ نسل کے شکاری کتے لگا دیئے۔

(۵۰) فَلَحِقْنَ وَاعْتَكِرَتْ لَهَا مَدْرِيَّةٌ كَالسَّمْهَرِيَّةِ حَدُّهَا وَتَمَامُهَا
ترجمہ: پس وہ کتے اس بقرہ وحشیہ کو جاچٹے اور اس نے ان کی طرف اپنا سینگ گھمایا جو دھار اور درازی میں سمہری نیزے کی طرح تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (لَحِقْنَ) لَحِقَ، يَلْحَقُ، لُحُوقًا سَلَحِقْنَ، جَمْعُ مَوْنٍ، چمٹنا، لاحق ہونا (اعْتَكِرَتْ) باب افعال سے اِعْتَكَرَ مصدر بمعنی گھمانا، پھیرنا (مَدْرِيَّةٌ) سینگ، جمع: مَدَارٌ، (سَمْهَرِيَّةٌ) نیزے کا نام ہے جو سمہر نامی نیزہ ساز کی طرف منسوب ہے (حَدُّ) نیزے کا دھار (تَمَامٌ) مکمل، پورا، درازی لَيْلُ التَّمَامِ سال کی سب سے زیادہ لمبی رات، بَدْرٌ تَمَامٌ، پورا چاند۔

تَشْبِيحٌ: یعنی جب اس نیل گائے پر شکاری کتوں نے حملہ کیا تو اس نے اپنے دفاع کیلئے اپنے سمہری جیسے تیز نوک دار سینگ کو ان کتوں کے خلاف استعمال کیا۔ یعنی اپنے سینگوں سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔

(۵۱) لَيَذْوِدُهُنَّ وَأَيَقِنْتُ إِنُّ لَمْ تَذُدْ أُنْ قَدْ أَحَمَّ مِنَ الْحُتُوفِ حَمَامُهَا
ترجمہ: تاکہ وہ (بقرہ وحشیہ) ان (کتوں) کو دفع کرے اور اس کو اس امر کا پورا یقین ہو گیا تھا کہ اگر اس نے ان کو دفع نہ کیا تو (حیوانات کی) اچانک موتوں کے منجملہ اس کی موت قریب آگئی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (لَيَذْوِدُهُنَّ) مصدر زُوذٌ بمعنی دفع کرنا (أَحَمَّ) مصدر حَمَمًا بمعنی قریب ہونا۔ (حُتُوفٌ) حَتَفٌ کی جمع بمعنی موت (حَمَامٌ) مقررہ وقت، موت۔

تَشْبِيحٌ: اس بقرہ کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تھا اس لئے ان کتوں کو سینگ کے ذریعہ دفع کرنے پر مجبور ہوئی۔

(۵۲) فَتَقَصَّدَتْ مِنْهَا كَسَابٍ فَضُرِّجَتْ بَدَمٍ وَغُوْدِرَ فِي الْمَكْرِ سَخَامُهَا
ترجمہ: تو ان میں سے کساب (کتیا) ہلاک ہوگئی اور خون میں میں لتھر گئی اور اس (کتاب) کا (نر) سخام (کتا) میدان میں (پھڑا ہوا) چھوڑ دیا گیا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَقَصَّدَتْ) ٹوٹ جانا، ہلاک ہو جانا (كَسَابٍ) کتیا کا نام ہے۔ (تَضَرَّجَ) خوب لت پت ہونا، اچھی طرح لتھرنا۔ فَضُرِّجَتْ بَدَمٍ خون میں لتھر گئی۔ (غُوْدِرَ) غُوْدِرَ مصدر غَدَرٌ سے چھوڑ دینا (مَكْرٌ) میدان جنگ، میدان (سَخَامٌ) نر کتے کا نام ہے۔

تَشْبِيحٌ: اس بقرہ وحشیہ نے کتے کے اس جوڑے کو مار ڈالا۔

(۵۳) فَيَتَلُكْ إِذْ رَقَصَ اللَّوَامِعُ بِالضُّحَى وَاجْتَابَ أَرْدِيَةَ السَّرَابِ إِكَامُهَا
ترجمہ: پس ایسی اونٹنی کے ذریعہ (سوار ہو کر) جب کہ چاشت کے وقت متصل برابر صحرا متحرک (معلوم) ہوں اور ٹیلے

سراب کی چادر اوڑھ لیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تِلْكَ) اشارہ اس ناقہ کی طرف ہے جس کا ذکر کافی پہلے کر چکا (رَقَصَ) رَقَصَ، يَرْقُصُ، رَقْصًا سے بمعنی ناچنا، حرکت کرنا (لَوَاعِجُ) لَوَاعِجُ کی جمع ہے بمعنی چمکدار، چمکتا ہوا ریگستان، مراد اس سے چمکدار ریت ہے۔ (ضُحَى) چاشت کا وقت (اجْتَابَ) باب افتعال سے بمعنی اوڑھنا (اُرْدِيَةُ) رِداء کی جمع ہے بمعنی چادر، بالائی لباس جیسے عبا اور جبہ وغیرہ (السَّرَاب) وہ ریت جو دوپہر کو جنگل بیابان میں دھوپ کی شدت سے پانی جیسی جیسی معلوم ہو۔ (اِكَامُ) وَاكَامُ وَاكَمُ، اَكَمَةُ کی جمع ہیں۔ بمعنی ٹیلہ۔

تَشْرِیْح: یعنی میں اپنی ناقہ کے ذریعے تمام کام انجام دیتا ہوں اور ایسی سخت گرمی میں بھی جبکہ چمکتی دھوپ متحرک معلوم ہوتی ہے اس وقت بھی اس ناقہ پر سفر کرتا ہوں۔

(۵۴) أَقْضَى الْبُلَانَةَ، لَا أَفْرِطُ رِيْبَةً أَوْ أَنْ يُلُومَ بِحَاجَةٍ لَوَائِمُهَا **تَرْجِمَةٌ:** میں حاجت پوری کر لیتا ہوں تہمت کے خوف سے یا اس خوف سے کہ ملامت گر ملامت کریں گے حاجت برآری میں کوتاہی نہیں کرتا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَقْضَى) قَضَى يَقْضِي سے واحد متکلم بمعنی پوری کرنا۔ (بُلَانَةُ) حاجت، ضرورت، جمع: بُلَانٌ (أَفْرِطُ) فَرَطًا مصدر سے، کسی چیز میں کوتاہی کرنا۔ (الرِّيْبَةُ) گمان، شک، تہمت، جمع: رِيْبٌ (يُلُومُ) لَام يُلُومُ، لَوْمًا سے ملامت کرنا۔ (لَوَائِمُ) ملامت گر۔

تَشْرِیْح: ناقہ کو بقرہ و وحشہ یا گورخرنی سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جب کبھی سفر درپیش ہوتا ہے اور کوئی ضرورت متعلق ہو جاتی ہے تو دوپہر کی شدید گرمی میں بھی سفر کر جاتا ہے کسی قسم کا خوف میرے لئے سفر سے مانع نہیں بنتا۔

(۵۵) أَوْلَمْ تَكُنْ تَدْرِي نَوَارُ بَأَنَسِي وَصَّالٌ عَقْدٌ حَبَائِلٌ جَدَّامُهَا **تَرْجِمَةٌ:** کیا نوار (معشوقہ) نہ جانتی تھی کہ میں دوستی کے علاق کو بڑا جوڑنے والا اور توڑنے والا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (نوار) معشوقہ کا نام (وَصَّالٌ) تعلق، ملاپ (العَقْدُ) جمع عُقُودٌ عہد، شادی یا کسی کام کا معاہدہ جس میں طرفین معاہدے کی شرائط کا پابند ہوتے ہیں۔ (حَبَائِلُ) حَبَالَةُ کی جمع بمعنی، پھندا اشکاری کا جال مراد معنی وعدہ (جَدَّامُ) جَدَمٌ سے صیغہ مبالغہ بہت توڑنے والا۔

تَشْرِیْح: نوار قطع تعلق کر کے چل دی۔ شاید اسے خیال نہ تھا کہ میں بھی مستحق دوستی ہی کے تعلقات رکھتا ہوں ناقابل سے فوراً جدائی اختیار کر لیتا ہوں۔

(۵۶) تَرَكَ أُمْكِنَةً إِذَا لَمْ أَرْضَها أَوْ يُعْتَلِقُ بَعْضَ النُّفُوسِ حَمَامُها
ترجمہ: جب کہ مجھے نہ بھائیں تو (پھر) مواضع (قیام) کو چھوڑ دیتا ہوں مگر یہ کہ بعض نفوس یعنی (مجھ سے) موت متعلق ہو جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَرَكَ) سے مبالغہ، بہت چھوڑنے والا (أُمْكِنَةً) مکان کی جمع ہے بمعنی جگہ، مواضع قیام، گنجائش (أَرْضُ) از باب سَمِعَ سے مصدر رَضًا و رَضُوًا بمعنی پسند کرنا، قبول کرنا، (نُفُوسٌ) نفس کی جمع ہے بمعنی جان، روح، (حَمَامٌ) و حُمَمٌ، حُمَمٌ کی جمع بمعنی ہر مقدار فیصل شدہ چیز یعنی موت، حُمَمَةُ الفراق یعنی جدائی۔
تَشْرِیح: یعنی جو قیام گاہ مجھے اچھی نہ لگے تو میں بلا توقف اس کو چھوڑ دیتا ہوں لیکن جب کسی جگہ مجھے موت آ جائیگی تو پھر موت سے کوئی چارہ نہیں۔ وہ جگہ نہیں چھوڑ سکوں گا۔

(۵۷) بَلْ أَنْتِ لَا تَذُرِينَ كَمْ مِنْ لَيْلَةٍ طَلَّقَ لَذِيذٍ لَهَا وَنِدَامُها
ترجمہ: بلکہ تو ہی (اے معشوقہ نوار) نہیں جانتی کہ بہت سی نرم گرم راتیں (گزری) ہیں جن کا کھیل کود اور شراب نوشی بہت پر لطف تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (كَمْ) کتنا کس مقدار میں، کتنی تعداد میں، یہ دو حرفی لفظ بمعنی علی السکون ہے اس کے ذریعہ مبہم تعداد و مقدار معلوم یا بیان کی جاتی ہے۔ (طَلَّقَ) ای طَلَّقَ مِنَ اللَّيْلِ: خوش گوار رات جس میں کوئی کلفت نہ ہو یعنی معتدل: جمع: طَوَالِقُ (لَذِيذٌ) از باب فَتْح سے لَذَّ، يَلَذُّ، لَذًا اذًا سے هُوَ لَذٌّ وَلَذِيذٌ بمعنی خوش ذائقہ، پُر لطف (لَهَا) کھیل کود، تفریح طبع (نِدَامٌ) ندَم کی جمع ہے بمعنی باہم مل بیٹھ کے جام نوشی کرنا، شراب پینا۔
تَشْرِیح: معشوقہ کی طرف التفات کرنے کے بعد معشوقہ پر اپنی بڑائی جتلاتا ہے۔

(۵۸) قَدْ بَتَّ سَامِرُها وَغَايَةَ تَاجِرٍ وَافِيَتْ إِذْ رُفِعَتْ وَعَزَّ مَدَامُها
ترجمہ: (اپنی خوش بیانی کی وجہ سے) ان راتوں میں قصہ گور ہا اور (شراب کے) تاجروں کے بہت سے جھنڈے ہیں کہ جب وہ بلند کئے گئے اور ان کی شراب گراں ہو گئی تو میں (شراب خریدنے کیلئے) ان کے پاس پہنچا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بَتَّ) بات، بَيْتٌ، بَيْتًا وَبَيْتًا وَبَيْتًا وَبَيْتًا سے رات گزارنا (سَامِرٌ) قصہ گو، رات کو باتیں کرنے والے، (الغایۃ) پرچم، جھنڈا، جَمْعُ غَايٍ وَ غَايَاتٍ (وَافِيَتْ) وُفِيَ سے پہنچنا/ پانا (رُفِعَتْ) صیغہ مجہول، بلند کئے گئے۔ (عَزَّ) گراں ہونا، شاق اور مشکل ہونا عَزَّ، يَعِزُّ سے عَزَّاشٌ کلم یاب ہونا (مَدَامٌ) شراب۔

تَشْرِیح: شراب کی بھٹی پر جھنڈا نصب کر دیا جاتا تھا۔ جس کو دیکھ کر مے نوش خمار کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ شاعر اپنی خوش بیانی اور گرانی کے وقت شراب کی خریداری پر فخر کرتا ہے۔

(۵۹) اُعْلِي السِّبَاءَ بِكُلِّ اَذْكَنْ عَاتِقٍ اَوْ جَوْنَةٍ قُدَحَتْ وَفُصَّ خِتَامُهَا
 تَرْجَمًا: میں شراب کی خریداری کو ہر پرانے مشکیزہ (شراب کے) ذریعہ اس سیاہ مٹکے کے ذریعہ جس کی مہر توڑ دی گئی ہو اور اس میں پیالہ (شراب نکالنے کیلئے) ڈال دیا گیا ہو گراں کر دیتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اُعْلِي) صیغہ واحد متکلم، مصدر اغْلَاؤُ، مہنگے داموں خریدنا۔ (سِبَاءُ) شراب (اَذْكَنْ) دیکھنا، يَذْكَنْ، دُكْنًا وَ دُكْنَةً سے ہُو اَذْكَنْ سیاہی مائل ہونا، نمیالا ہونا۔ جمع: دُكْنٌ (عَاتِقٌ) ازباب ضَرْبِ سے عَاتِقٌ، پرانا ہونا مصدر عَتَقًا مراد پرانا مشکیزہ (جَوْنَةٍ) پانی کا برتن جس پر روغن ملا ہوا ہو۔ مراد سیاہ مٹکا (قُدَحَتْ) قَدَحُ پانی یا نبیذ پینے کا پیالہ جمع اَقْدَاحٌ۔ اس سے مراد وہ پیالہ ہے جس سے شراب نکالا جاتا ہے (فُصَّ) ای فُصَّ الْخَاتِمَ عَنِ الْكِتَابِ بمعنی توڑنا مہر توڑنا (خِتَامٌ) مٹی یا لاکھ جس سے مہر لگائی جائے۔ قرآن پاک میں ہے۔ "خِتَامُهُ مِسْكٌ" مہر۔

تَشْرِيحٌ: شراب کے مشکیزے اور ٹم کے ٹم خرید لیتا ہوں۔ لہذا شراب کی کمی کی وجہ سے دام چڑھ جاتے ہیں۔

(۶۰) وَصَبُوحٍ صَافِيَةٍ وَجَذْبُ كَرِيْنَةٍ بِمَوْتَرٍ تَأْتَالُهُ اِبْهَامُهَا
 تَرْجَمًا: بہت سی صبح کی صاف۔ شرابیں ہیں (جن سے میں لطف اندوز ہوا) اور ایسے ستار کے ذریعہ مغنیہ کا بجانا کہ جس کی اصلاح اس کا انگوٹھا کرتا ہے (میں اس کو سن کر لطف اندوز ہوا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْصَّبُوحُ) صبح کی شراب (الصَّافِي) خالص، بے آمیزش (جَذْبُ) کھچاؤ، کشش، کھینچنا، (كَرِيْنَةٌ) گانے والی لڑکی جمع کَرَاوِنُ (مَوْتَرٌ) مصدر تَوَتَّرَ، ستار پر تار لپیٹنا (تَأْتَالُهُ) اصلاح کرنا۔

تَشْرِيحٌ: یعنی میں صبح کی خالص شراب سے لطف اندوز ہوتا ہوں اور شراب خالص کے ساتھ ساتھ گانے اور ناپنے والی لڑکیوں کا گانا کر بھی۔

(۶۱) بَادَرْتُ حَاجَتَهَا الدَّجَاجَ بِسُحْرَةٍ لِأَعْلٍ مِنْهَا حِينَ هَبَّ نِيَامُهَا
 تَرْجَمًا: میں نے صبح سویرے مرغوں کے بولنے سے قبل شراب کی خواہش پوری کر لی تاکہ جب سونے والے بیدار ہوں تو دوبارہ پی سکوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بَادَرْتُ) مصدر مُبَادَرَةٌ سے سبقت کرنا، جلدی کرنا، پہل کرنا (حَاجَتُ) ضرورت، مراد ضرورت شراب (الدَّجَاجُ) دُجَاجَةٌ کی جمع: مُرْغَى (السُّحْرَةُ) رات کا اخیر اور فجر سے کچھ پہلے کا وقت، صبح کا زب (أَعْلٍ) عَلَاؤُ وَ عَلَاً سے دوسری دفعہ یا لگا تار پینا (هَبَّ) هَبَّ، يَهْبُ، هَبًّا وَ هُبُوبًا سے جاگنا، سو کر اٹھنا۔ (نِيَامٌ) نَوْمًا سے بمعنی لپٹنا، سونا، اوجھنا۔

تَشْرِيحٌ: ایک مرتبہ شراب نوشی صبح سویرے کر لیتا ہوں تاکہ یا ران جلسہ کے ہمراہ دوبارہ موقع مل سکے۔

(۶۲) وَغَدَاةٍ رِيحٍ قَدْ وَزَعْتُ وَقِرَّةٍ قَدْ أَصْبَحَتْ بَيْدَ الشِّمَالِ زِمَامُهَا

ترجمہ: بہت سی ٹھنڈی اور ہوا والی صبح ہیں جن کی باگ ڈور شمالی ہوا کے ہاتھ میں ہو گئی تھی میں نے ان کو روکا۔

حَلَّ عِبَارَت: (الغداة) صبح، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت، جمع: غَدَاوَاتِ (الرَّيْحُ) چلتی ہوئی ہوا، تیز ہوا۔ جمع: رِيحٌ وَاَرْوَاحٌ وَاَرْيَاحٌ (وَزَعْتُ) وَزَعَا سے، روکنا، منع کرنا (قِرَّةٌ) ٹھنڈک (بَيْدَ الشِّمَالِ) شمالی ہوا۔ (زِمَام) باگ، لگام، مہار، کیل، باگ ڈور، جمع: اَزْمَةٌ

تَشْرِیح: ایام قحط میں جب کہ شمالی ہوا چلتی ہے جو عموماً بہت زیادہ سردی کا باعث ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے فقراء مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں اپنی سخاوت کے ذریعہ ان مصائب کو رفع کر دیتا ہوں۔

(۶۳) وَلَقَدْ حَمِيتُ الْحَيَّ تَحْمِلُ شَكَّتِي فُرْطٌ وَشَاحِي إِذْ غَدَوْتُ لِحِمَامُهَا

ترجمہ: میں نے اس حال میں قبیلہ کی حمایت کی جب ایک ایسی تیز رو گھوڑی میری ہتھیار اٹھائے ہوئے تھی (میں اس پر سوار تھا) کہ جب صبح کو چلا تو اس کا لگام میرا ہاتھ (میرے گلے میں پڑا ہوا تھا)۔

حَلَّ عِبَارَت: (حَمِيتُ) ضَرْب سے مصدر حَمِيًّا وَحَمَايَةً بمعنی حمایت کرنا، حفاظت کرنا، میں نے حمایت کی (تَحْمِلُ) حَمَلٌ، يَحْمِلُ، حَمَلًا سے بوجھ اٹھانا، بچہ کا عورت کے پیٹ میں ہونا۔ (الشَّكَّةُ) جسم پر لگائے ہوئے یا اٹھائے ہوئے ہتھیار، جمع: شَكَكٌ (فُرْطٌ) آگے بڑھنے والا، اس سے مراد تیز رفتار گھوڑی ہے۔ (وَشَاح) دوڑیوں کا جوہری ہار، جمع: وَشَاحٌ (لِحِمَام) لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعے پر بولا جانے لگا۔ جو تسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جمع: الْحِمَّةُ وَالْحُمُّ وَالْحُمُّ۔

تَشْرِیح: یعنی جب میں نے قبیلہ کی مدد کی تو میں ایسی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہو کر صبح کے وقت نکلا جبکہ اس گھوڑی کی لگام میرے گلے کا بائھی۔

(۶۴) فَعَلَوْتُ مُرْتَقِبًا عَلَى ذِي هَبْوَةٍ حَرَجَ إِلَى أَغْلَامِهِنَّ قَتَامُهَا

ترجمہ: تو میں (قبیلہ کی حفاظت کے لئے) ایک ایسے ٹیلہ پر چڑھا جو تنگ اور غبار آلود تھا۔ جس کا غبار ان کے جھنڈوں تک (اڑ رہا) تھا۔

حَلَّ عِبَارَت: (عَلَوْتُ) متکلم، میں چڑھا (مُرْتَقِبًا) مُرَقَّبٌ سے جمع مُرَاقِبٌ نگرانی کی جگہ، اونچی جگہ جہاں سے نگرانی کی جائے، (هَبْوَةٌ) گرد و غبار، جمع: أَهْبَاءٌ (خَلَفَ قِيَّاس) (خَوَجَ) انتہائی تنگ و سخت، قرآن پاک میں ہے۔ يَجْعَلُ صَدْرَهُ ضَيْقًا حَرَجًا (أَغْلَامٌ) عَلَمٌ کی جمع: جھنڈا، پرچم (قَتَامٌ) سیاہ غبار، سیاہ گرد۔

تَشْرِیح: یعنی میں نے اس اس قبیلہ کی مدد کیلئے ایک غبار آلود تنگ اور بلند چوٹی پر بیٹھ کر دشمن پر نظر رکھی اور اس ٹیلے کا غبار اڑا کر

دشمن کے جھنڈوں تک پہنچ رہا تھا۔

(۶۵) حَتَّىٰ إِذَا الْفَتْ يَدَا فِي كَافِرٍ وَأَجَنَّ عَوْرَاتِ الشُّغُورِ ظِلَامُهَا
ترجمہ: یہاں تک کہ سورج نے جب اپنے آپ کو تاریکی میں ڈال دیا (غروب ہو گیا) اور سرحد کی خوفناک جگہوں کو ان کی تاریکی نے چھپا لیا۔ (یعنی بالکل رات ہو گئی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَتَّىٰ) تک، تاکہ، یہاں تک کہ، نیز، حرف جرائز غایت کے لئے (الْفَتْ) اس کا فاعل مخذوف شمس ہے یعنی سورج، چھپ گیا۔ (كَافِرٍ) تاریکی، رات، تاریکی اور سیاہی، جمع کُفُورٌ اور كَافِرٌ، واحد كُفُورٌ (أَجَنَّ) ای أَجَنَّ الشَّيْءُ، بمعنی چھپانا (عَوْرَاتِ) عَوْرَةُ کی جمع بمعنی ہر وہ مکان جس میں ایسا شگاف ہو کہ اس سے دشمن کے گھس آنے کا خوف ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔ "يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ" وہ کہتے ہیں کہ ہمارے گھر شگاف دار ہیں حالانکہ وہ شگاف دار نہیں ہیں۔ خوفناک جگہ (الشُّغُورُ) سرحدات (ظِلَامٌ) ظلم کی جمع ہے بمعنی اندھیرا، تاریکی۔

تَشْرِيجٌ: یعنی جب رات مکمل طور پر چھا گئی اور دن کی روشنی رات کی تاریکی میں چھپ گئی اور سرحد کی خوفناک جگہوں کو رات کی تاریکی نے چھپا لیا تو (جواب اگلے شعر میں ہے)

(۶۶) أَسْهَلْتُ وَأَنْتَصَبْتُ كَجِدْعٍ مُّضِيفَةٍ جَرْدَاءٍ يَحْصِرُ دُونَهَا جُرَامُهَا
ترجمہ: تو میں نیچے اتر آیا اور میری گھوڑی اس پتوں سے نگلی بلند کھجور کے تنہ کی طرح سیدھی کھڑی ہو گئی جس کے پتے (یا پھل) توڑنے والے (اس کی لمبائی کی وجہ سے) تنگ دل ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَسْهَلْتُ) ہموار و سطح زمین میں آنا۔ (أَنْتَصَبْتُ) (أَنْتَصَبْتُ) مصدر باب افتعال سے کھڑا ہونا (الْجِدْعُ) کھجور کے درخت کا تنہ جمع: الْجُدُوعُ و الْجُدُوعُ (مُضِيفَةٍ) اونچا (الْجَرْدَاءُ) اجرد کی مؤنث ہے۔ بے بالوں کا آدمی، گنجا، سر منڈا، اس سے مراد پتوں سے نگلی کھجور، جمع: أَجْرَادٌ (يَحْصِرُ) حَصَرَ، يَحْصِرُ، حَصْرًا سے تنگ دل ہونا۔ (جُرَامُ) پھل توڑنے والا۔

تَشْرِيجٌ: غرض میں تمام دن قبیلہ کی حفاظت میں اس ٹیلہ پر مصروف رہا۔ جب بالکل شام ہو گئی اور سرحد کی گھانیاں چھپ گئیں تو ٹیلہ سے نیچے اتر آیا اور میری گھوڑی گردن بلند کر کے کھڑی ہو گئی۔

(۶۷) رَفَعْتُهَا طَرْدَ الزَّعَامِ وَشَلَّهٖ حَتَّىٰ إِذَا سَخِنَتْ وَخَفَّ عِظَامُهَا
ترجمہ: میں نے اس (گھوڑی) کو شتر مرغ جمع کرنے والی رفتار پر دوڑایا بلکہ اس سے بھی زیادہ حتیٰ کہ وہ جب گرم ہو گئی اور اس کی ہڈیاں ہلکی ہو گئیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَفَعْتُ) ایسی دوڑ دوڑانا کہ ایک دوسرے سے زیادہ تیز ہو۔ خوب دوڑانا وَفَعْتُ، میں نے دوڑایا۔

(طَرْدًا) طَرْدٌ، يَطْرُدُ، طَرْدٌ مصدر بمعنى چوپاؤں کو ادھر ادھر سے اکٹھا کرنا (نَعَامٌ) وَنَعَامٌ نَعَامَةٌ کی جمع بمعنی شتر مرغ (مذکر و مؤنث) اب طَرْدٌ نَعَامٌ کا معنی ہوگا، شتر مرغ جمع کرنا۔ (شَلٌّ) ہنکانا (سَخْنٌ) مصدر سُخِّنَ گرم ہونا۔
تَشْبِيْهِاتُ: جس طرح شتر مرغوں کو گھیرنے اور ایک جگہ اکٹھا کرنے کیلئے سواری کو جس تیز رفتاری سے دوڑایا جاتا ہے میں نے بھی
 اپنی گھوڑی کو اسی طرح دوڑایا، تیز دوڑنے کی وجہ سے جب وہ خوب گرم ہوگئی تو اس کی ہڈیاں ہلکی ہو گئیں۔ تو (جواب شرط اگلے شعر میں ہے)

(۶۸) قَلِقْتُ رَحَالَهَا وَأَسْبَلَ نَحْرُهَا وَأَكْتَلَّ مِنْ زَبَدِ الْحَمِيمِ حِزَامُهَا
تَرْجَمَةٌ: اس کا چار جامہ ہلنے لگا اور اس کا سینہ تر ہو گیا اور پسینہ کے جھاگوں سے اس کا تنگ بھگ گیا۔
حَلٌّ عِبَارَتٌ: (قَلِقْتُ) قَلِقَ، يَقْلِقُ، قَلَقًا سے بمعنی ہلنا، کسی ایک جگہ قرار پذیر نہ ہونا، کسی ایک حال پر قائم نہ رہنا (الرَّحَالَةُ) زین، کی زین جس میں لکڑی نہ لگی ہو۔ جمع: رَحَائِلُ (أَسْبَلُ) اسْبَالٌ مصدر سے آنسو بہانا، پانی گرانا، مراد تر ہونا (النَّحْوُ) سینہ کا بالائی حصہ، سینہ (الزَّبَدُ) ہر چیز کا جھاگ، جمع اَزْبَادُ (الْحَمِيمُ) پسینہ، قرآن پاک میں ہے۔ ”لَا يَكْدُ قُوْنٌ فِيْهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا“ (الحِزَامُ) پیٹی، پیکنگ کی رسی وغیرہ، جمع حُزُمٌ۔
تَشْبِيْهِاتُ: مطلب نیچے اتر کر قبیلہ کی دیکھ بھال کے لئے میں نے اسے اتار دوڑایا کہ وہ پسینہ پسینہ ہوگئی اور کمر کی تری کی وجہ سے اس کا چار جامہ کمر پر نہ جما۔

(۶۹) تَرَقَّى وَتَطْعَنُ فِي الْعِنَانِ وَتَنْتَحِي وَرْدَ الْحَمَامَةِ إِذَا جَدَّ حَمَامُهَا
تَرْجَمَةٌ: وہ گردن ابھار کر چلتی ہے۔ باگ کو جھٹکے دیتی ہیں۔ گردن موڑ کر اس طرح تیز چلتی ہے جس طرح کبوتری پانی پر اترتی ہے جب اس کا (نر) تیزی دکھارہا ہو۔

حَلٌّ عِبَارَتٌ: (تَرَقَّى) مصدر رَفَى سے گردن اٹا کر بخوشی چلنا، گردن ابھار کر چلنا (تَطْعَنُ) طَعَنَ مصدر سے بمعنی تیز چلنا، جو گھوڑا گردن جھکا کر بخوشی چلتا ہے اہل عرب اسے طَعْنُ الْفَرَسِ فِي الْعِنَانِ کہتے ہیں۔ (الْعِنَانُ) لگام کی ڈوری جس سے جانور کو پکڑا جاتا ہے۔ لگام، مہار، جمع: أَعْنَتٌ (تَنْتَحِي) مصدر انْتَحَأَ سے ایک پہلو پر جھک کر چلنا یعنی گردن مروڑ کر چلنا (حَمَامَةُ) حَمَامٌ کا واحد، ایک کبوتر (نر اور مادہ دونوں کے لئے) جمع: حَمَائِمُ (أَجَدَّ) تیز چلنا، تیزی دکھانا۔
تَشْبِيْهِاتُ: گھوڑی کی تیز روی کو پیاسی کبوتری کی پرواز سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷۰) وَكثِيرَةٌ غُرَبَاؤُهَا مَجْهُوْلَةٌ تَرْجَى نَوَافِلُهَا وَيُخْشَى ذَامُهَا
تَرْجَمَةٌ: بہت سے ایسے گھرانے ہیں جن کے مسافر (مہمان) ایک دوسرے سے ناواقف ہیں اور ان کے عطایا کی امید کی جاتی ہے اور ان کے عیب سے بچا جاتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عُرباًءُ) غَرِيبُ کی جمع ہے بمعنی اجنبی، پردیسی، مسافر، نامانوس (مَجْهُولٌ) نامعلوم، غیر معروف (نَوَافِلُ) نَافِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی عطیہ، بخشش (ذَامٌ) عیب۔

تَشْبِیْحٌ: ان گھرانوں سے بادشاہوں کے گھر مراد ہیں۔ اور ان اشعار میں شاعر اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ربیع کو نعمان بن مندر شاہ عرب کے دربار میں پیش آیا تھا۔

(۷۱) **غُلْبٌ تَشْدَرُ بِالذُّحُولِ كَانَهَا** **جِنُّ الْبَدِيِّ رَوَاسِيًا أَقْدَامُهَا**
تَرْجِمَةٌ: (وہ گھروالے) موٹی گردن کے شیر ہیں جو (بہادری کی وجہ سے) آپس میں ایک دوسرے کو اپنے کینوں سے ڈراتے ہیں گویا کہ وہ (مقام) بدی کے جن ہیں جو اپنے قدموں کو جمائے ہوئے ہیں (اور کسی طرح میدان سے نہیں ملتے)۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (غُلْبٌ) اَغْلَبُ بمعنی موٹی گردن والا، شیر (تَشْدَرُ) باہم اختلاف کرنا۔ باب تَفَعُّلٌ سے مصدر تَشْدَرُ بمعنی ڈرانا (ذُحُولٌ) وَاذْحَالٌ جمع ذُحُلٌ کی بمعنی کینہ، بغض (بدی) جگہ کا نام ہے۔ (رَوَاسِيٌ) رَاسِيَةٌ کی جمع: جما ہوا۔
تَشْبِیْحٌ: گویا کہ ان گھروں کے رہنے والے موٹی گردن کے شیر معلوم ہوتے ہیں باہمی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف مقام بدی کے جنوں کی طرح میدان میں ڈٹے رہتے ہیں۔

(۷۲) **اَنْكَرْتُ بَاطِلَهَا وَبُؤْتُ بِحَقِّهَا** **عِنْدِي وَلَمْ يَفْخَرْ عَلَيَّ كِرَامُهَا**
تَرْجِمَةٌ: میں نے اس (گھر) کے باطل (قول) کا انکار کر دیا اور جو میرے نزدیک اس کا حق تھا اس کا اقرار کر لیا تو مجھ پر اس گھر کے شرفاء فخرفروں میں غالب نہ آئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بُؤْتُ) مصدر بُؤً سے اقرار کرنا (كِرَامٌ) كَرَمٌ کی جمع: شریف لوگ۔
تَشْبِیْحٌ: یعنی جو بات میرے نزدیک حق تھی اُس بات کا اقرار کرتے ہوئے اس پر ڈٹا رہا اور جو ناحق تھی اس کا صاف انکار کیا۔ اس وجہ سے ان گھروں میں رہنے والے معززین مجھ پر غلبہ حاصل کرنے میں ناکام رہے اور میں ہی غالب رہا۔

(۷۳) **وَجَزُورٍ اَيْسَارٍ دَعَوْتُ لِحَتْفِهَا** **بِمَغَالِقٍ مُتَشَابِهٍ اَجْسَامُهَا**
تَرْجِمَةٌ: قمار بازوں کے (مناسب) بہت سے اونٹ ہیں جن کو ذبح کرنے کے لئے ایسے تیروں کے ذریعہ میں نے (یار) واجباب کو بلایا جن کے اجسام ہم شکل تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْجَزُورُ) قابل ذبح اونٹنی (لفظ مونث ہے) جمع: جَزَائِرُ وَ جَزُورٌ (اَيْسَارٌ) جمع یَاسِرٌ، جوئے میں تیر ڈالنے والا یا تیروں سے جوا کھیلنے والا، قمار باز (حَتْفٌ) بمعنی موت جمع حُتُوفٌ۔ (مَغَالِقٌ) مفرد مُغْلَقٌ بمعنی جوئے کے تیر (اَجْسَامٌ) مفرد جِسْمٌ جس میں طول، عرض، اور عمق ہو۔

تَشْبِیْحٌ: اپنے اونٹوں کے ذبح کرنے پر فخر کرتا ہے۔ بمغالق الخ کا مطلب یہ ہے کہ تیروں کے ذریعہ قمرہ اندازی کر کے ذبح

کرنے کے لئے ان میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

(۷۴) بَاءُ وَابِهِنَّ لِعَاقِرٍ أَوْ مُطْفِلٍ بَذَلْتُ لِحِجْرَانِ الْجَمُوعِ لِحَامُهَا

ترجمہ: میں ان تیروں کے ذریعہ بانجھ یا بچہ دار اونٹنی کے لئے بلاتا ہوں جس کا گوشت تمام ہمایوں میں تقسیم کیا جائے۔
حَافِ عِبَارَاتٍ: (بَاءُ وَ) ای اَدْعُو میں بلاتا ہوں۔ (عَاقِرُ) بانجھ عورت، جمع: عَوَاقِرُ (المُطْفِلُ) بچہ والی عورت یا جانور مادہ، جمع: مُطَافِلُ (بَذَلْتُ) بَذَلُ یَبْذُلُ بَذْلاً سے مجہول بمعنی تقسیم کرنا، خارج کرنا (حِجْرَانُ) وَاجْوَارُ، وَجِیْرَةٌ جمع ہیں، جَارِکی بمعنی پڑوسی۔

تشریح: کم درجہ کی اونٹنی ذبح نہیں کرتا بلکہ بیش قیمت ذبح کرتا ہوں۔

(۷۵) فَالضَّيْفُ وَالْجَارُ الْجَنِيبُ كَانَمَا هَبَطَا تَبَالَةً مُخَصَّبًا أَهْضَامُهَا

ترجمہ: پس مہمان اور اجنبی پڑوسی (گوشت کی کثرت اور فراوانی کی وجہ سے) گویا کہ وادی تبالہ میں جاتے جس کے نیلے سرسبز ہیں۔

حَافِ عِبَارَاتٍ: (الْجَنِيبُ) پردیسی، جمع: جُنُبُ (جَارُ الْجَنِيبِ) کا معنی اجنبی پڑوسی۔ (هَبَطَا) هَبَطَ، يَهْبِطُ،

هُبُوطًا سے بمعنی اترنا، نیچے آنا (تَبَالَةً) یمن کے ایک وادی یا شہر کا نام ہے (المُخَصَّبُ) سرسبز و شاداب (أَهْضَامُ) وَهَضْمٌ، جمع هَضْمٌ کی بمعنی پست زمین وادی کا نچلا حصہ، مراد نیلہ۔

تشریح: ان پر رزق کی اتنی فراوانی ہوئی جیسے وادی تبالہ میں بسنے والوں پر۔

(۷۶) تَأْوِي إِلَى الْأَطْنَابِ كُلِّ رَذِيَّةٍ مِثْلِ الْبَلِيَّةِ قَالِصٍ أَهْدَامُهَا

ترجمہ: (میرے یا میری قوم کے) خیموں کے طنابوں کی طرف ہر ایسی ضعیف (عورت) پناہ لیتی ہے جس کے پرانے کپڑے (بھی) بدن سے کوتاہ ہوں اور (قبر پر بندھی ہوئی) اونٹنی کی طرح (لاغر) ہو۔

حَافِ عِبَارَاتٍ: (تَأْوِي) پناہ لیتی ہے (أَطْنَابُ) وَطَنْبَةٌ جمع: طُنْبُ کی بمعنی خیمہ یا شامیانہ وغیرہ باندھنے کی رسی (رَذِيَّةٌ)

ای رَذِيَّةُ النَّسَاقَةِ، اونٹنی میں چلنے کی طاقت بالکل ختم ہو جانا، زمین سے نہ اٹھا جانا لیکن یہاں ضعف اور کمزوری مراد ہے (الْبَلِيَّةُ) لاغر اونٹنی، مصیبت و آزمائش (قَالِصُ) کوتاہ (أَهْدَامُ) وَهْدَامُ، جمع، هَذْمٌ کی پیوند لگا ہوا پرانا کپڑا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی قوم کی غریب پروری کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری قوم غریب کی پرور ہے اور انتہائی کمزور، اور غریب لوگ ان کی پناہ میں آ جاتے ہیں اور یہ بلا امتیاز سب کو اپنی پناہ میں لے لیتے ہیں جو ان کی بہت بڑی خوبی ہے۔

(۷۷) وَيُكَلِّلُونَ إِذَا الرِّيحُ تَنَاحَتْ خُلْجَاتُ مَدُّ شَوَارِعًا أَيُّسَامُهَا

ترجمہ: جب ہوائیں بالمقابل چلیں (ایام قحط میں چوٹرنی ہوائیں چلنے لگیں) تو وہ ایسے بڑے پیالوں کو (جو چھوٹی نہر کے

مانندی) اوپر تک پہنچا دیتے ہیں جن میں (کھانے کا) اضافہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ ان کے یتیم (بچے وسعت اور کھانے کی فراوانی کی وجہ سے گویا کہ) تیرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يُكَلِّلُونَ) تَكْلِيلُ مصدر سے بمعنی تاج پہنانا، مراد یہ ہے کہ جب وہ پیالوں میں گوشت کے ٹکڑے تہ بہ تہ رکھتے ہیں تو وہ تاج کی طرح لگتے ہیں۔ (تَسَاوُحٌ) وہ ہوائیں جو ایک دوسرے کے مقابلے میں چلیں یعنی چوٹرنی ہوائیں (حُلْجًا) و حُلْجَان، جمع: حُلْجِج کی بمعنی چھوٹی نہر جو بڑی دریا سے کاٹ کر نکالی جائے۔ مراد بڑے پیالے (تُمْدُ) مصدر مُدُّ سے بڑھایا بڑھانا، قرآن پاک میں ہے: "وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ"۔ وہ سمندر جس کے پانی کو سات دریا بڑھاتے ہیں (شَوَارِعُ) جمع بمعنی تیرنے والا (اَيْتَامُ) مفرد، یتیم۔

تَشْرِیح: یہ کہ جب قسط سالی ہو تو میری قوم غریبوں اور مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتی ہے اور ان کے کھانے کے برتن کو بوٹیوں سے ایسے بھر دیتے ہیں جیسے کہ انہیں تاج پہنایا گیا ہو۔ کھانے کی وسعت اور فراوانی کی وجہ سے ایسے شوق سے کھاتے ہیں گویا کہ وہ ان میں تیر رہے ہوں۔

(۷۸) اِنَا اِذَا التَقَتِ الْمَجَامِعُ لَمْ يَزَلْ مِنْ اِلْزَاوٍ عَظِيْمَةٍ جَسَامُهَا تَرْجَمُ: جب جماعتیں ملیں (ایک جگہ جمع ہوں) تو ہمیشہ ہم میں سے بڑے کام کا ذمہ دار اور اس کی تکلیف برداشت کرنے والا ضرور رہے گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَجْمَعٌ) جمع بمعنی جمع ہونے یا جمع کرنے کی جگہ، مجلس، (لَمْ يَزَلْ) ہمیشہ رہے گا (لِزَاوٍ) دروازہ کی چٹنی، مراد ذمہ دار آدمی (العَظِيْمَةُ) مَوْنُ الْعَظِيْمُ کی بمعنی مصیبت، آفت، تکلیف، جمع عَظَائِمُ (جَسَامُ) مشت برداشت کرنے والا۔

تَشْرِیح: جب کبھی قبائل کا اجتماع ہوتا ہے تو وہاں ہمارا ایک سردار لازمی طور پر ہوتا ہے جو معاملات طے کرتا ہے۔

(۷۹) وَمُقَسِّمٌ يُعْطِي الْعَشِيْرَةَ حَقَّهَا وَمُعْذِمٌ لِحَقُوْقِهَا هَضَامُهَا تَرْجَمُ: (اور قبائل کے اجتماع کے وقت ہوا) ایسا سردار ضرور ہوتا ہے جو مال غنیمت تقسیم کرنے والا ہے جو قبیلہ کو اس کے حقوق دیتا ہے اور ایک ایسا با اختیار سردار ہے جو (ضرورت کے وقت) قبیلہ کے حقوق کی خاطر (اپنے) حقوق کو کم کر دیتا ہے (یا قبیلہ ہی کے حقوق کم کر دیتا ہے اور اس پر کوئی معترض نہیں ہو سکتا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُقَسِّمٌ) اسم فاعل تقسیم کرنے والا (الْعَشِيْرَةُ) قبیلہ، جمع: عَشَائِرُ (مُعْذِمٌ) صیغہ اسم فاعل، وہ سردار جو اپنی قوم کے ساتھ انصاف یا زیادتی کرنے کے معاملہ میں خود مختار ہو۔ (هَضَامٌ) هَضَمَ بمعنی حقوق گھٹانا۔

تَشْرِیح: یعنی قبائل کے اجتماع کے وقت تقسیم حقوق کے لئے ایک سردار ضرور موجود ہوتا ہے۔ ایسا سردار جو تقسیم حقوق کے بارے میں مکمل طور پر با اختیار ہوتا ہے جس کو جتنا چاہے دے سکتا ہے اس کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

(۸۰) فَضْلاً وَذُو كَرَمٍ يُعِينُ عَلَى النَّدَى سَمَحَ كُسُوبٌ رَغَائِبٍ غَنَامُهَا
ترجمہ: یہ سب کچھ بزرگی کی وجہ سے کرتا ہے اور (ہم میں سے) ایک ایسا صاحب کرم (رہتا ہے) جو سخاوت (کرنے) پر
(لوگوں کی) مدد کرتا ہے۔ نئی عمدہ چیزیں کمانے والا اور ان کو قیمت بنانے والا ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (فضلاً) احسان و کرم، بزرگی (ذو کرم) صاحب کرم (یُعِينُ) عوناً مصدر سے مدد کرنا (النَدَى) سخاوت
و کرم، جمع: اَنْدَاءٌ و اَنْدِيَةٌ (السَّمَحُ) بمعنی نخی، فراخ دل، (الْكُسُوبُ) و الْكُسَابُ بمعنی بہت کمانے والا (رَغَائِبُ) جمع
رَغِيبٌ جمع: رَغِيبٌ کی بمعنی بڑا عطیہ، عمدہ، بہت بخشش (غَنَامُ) بکریوں کا چرواہا، یا گھراں مراد قیمت بنانے والا۔
تَشْرِیح: یہ کہ ہم جو سردار مقرر کرتے ہیں وہ اپنی بزرگی اور سخاوت کی وجہ سے لوگوں کی عمدہ اور نفیس مال سے امداد کرتا ہے۔

(۸۱) مِنْ مَعْشَرٍ سَنَنْتَ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَاِمَامُهَا
ترجمہ: (یہ سردار) ایسے گروہ سے ہے جس کے واسطے اس کے آباء نے یہ طریقہ جاری کر دیا ہے اور ہر قوم کا ایک طریقہ اور
اس طریقہ کا رہنما ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (مَعْشَرٌ) ایک طرز کے لوگ، جماعت، گروہ، قرآن پاک میں ہے۔ يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْانْسِ اَلَمْ
يَايْكُمُ رُسُلٌ مِّنْكُمْ۔ جمع: مَعَاشِرُ (اِمَامٌ) امام، قائد، پیشوا، سربراہ، جمع: اِئِمَّة۔
تَشْرِیح: اس سردار نے یہ تمام عمدہ افعال آباد اجداد سے سیکھے ہیں۔

(۸۲) لَا يَطْبَعُونَ وَلَا يَبُورُ فَعَالُهُمْ اِذْ لَا يَوِيلُ مَعَ الْهَوَىٰ اَخْلَامُهَا
ترجمہ: وہ اپنی آبرو خراب نہیں کرتے اور نہ ان کے کام فاسد ہوتے ہیں بلکہ الہی کی عقل خواہشات نفسانی کے تابع نہیں
ہوتیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (يَطْبَعُونَ) طَبَعَ، يَطْبَعُ طَبْعًا سے جمع مذکر بمعنی خراب کرنا، میلا ہونا۔ (يَبُورُ) مصدر بُورٌ سے فاسد
ہونا۔ (الْهَوَىٰ) خواہش نفس جمع اَهْوَاءُ (اَخْلَامُ) حِلْمٌ کی جمع بمعنی عقل و خرد۔ قرآن پاک میں ہے، "اَمْ تَأْمُرُهُمْ
اَخْلَامُهُمْ بِهٰذَا۔"

تَشْرِیح: ہر کام عقل کی روشنی میں کرتے ہیں۔ تو نہ ان کی آبرو پر کبھی دھبہ آتا ہے اور نہ ان کا کوئی کام خراب ہوتا ہے۔

(۸۳) فَاقْنَعُ بِمَا قَسَمَ الْمَلِيكَ فَاِنَّمَا قَسَمَ الْخَلَائِقُ بَيْنَنَا عَلَامُهَا
ترجمہ: تو (اے حاسد) خدائی قسمت پر صبر کر اس لئے کہ عادتوں کو ہمارے درمیان بہت زیادہ جان کار نے تقسیم کیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (اقْنَعُ) صیغہ امر، قناعت کر/ صبر کر (الْمَلِيكَ) بادشاہ، جمع: مُلْكَاء۔ یہاں مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے
قَسَمَ الْمَلِيكَ خدائی تقسیم (خَلَائِقُ) خَلِيقَةٌ کی جمع بمعنی مخلوق خدا، خلق خدا، طبیعت، عادت، فطرت اور یہاں عادت مراد

ہے۔ (عَلَامٌ) بڑا عالم، خوب واقف، بہت زیادہ جاننے والا۔

تَشْرِیْحُ : اگر ہمیں اچھی عاتیں دی گئی ہیں اور تمہیں بُری۔ تو اس پر ہی صبر کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ تقسیم کسی انجان کی نہیں ہے بلکہ دانائے راز نے یہ تقسیم کی ہے وہ ہر ایک کو سرناپ کر ٹوپی عنایت کرتا ہے۔

(۸۴) وَإِذَا الْأَمَانَةُ قُسِّمَتْ فِي مَعْشَرٍ أَوْفَى بِأَوْفَرِ حَظِّنَا قَسَامُهَا
ترجمہ : جب اقوام (عالم) میں امانت تقسیم کی گئی تو امانت کے قسام (ازل) نے ہمارا کثیر مکمل حصہ کا حامل بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم تمام قبائل عرب میں بہت زیادہ امین ہیں۔

حَلَقُ عِبَارَتِ : (اَوْفَى) باب افعال مصدر ایفاء سے پورا حق دینا (اَوْفَدَ) بڑھانا، زیادہ کرنا۔ (حَظٌّ) حصہ، نصیب، جمع: حُظُوظٌ (قَسَامٌ) بہت تقسیم کرنے والا۔ قسمتوں اور حصوں کا بنانے اور طے کرنا والا۔

تَشْرِیْحُ : قسام ازلی یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے امانت کا کثیر اور کامل حصہ دنیا کی تمام قوموں سے زیادہ ہماری قوم کو عطا کیا۔ اس لئے ہم تمام قبائل عرب میں سب سے زیادہ امین ہیں۔

(۸۵) فَبَنَىٰ لَنَا بَيْتًا رَفِيعًا سَمُّكُهُ فَسَمَّا إِلَيْهِ كَهْلُهَا وَغُلَامُهَا
ترجمہ : خدا نے ہمارے (شرف و بزرگی کا) ایک ایسا مکان بنایا جس کی چھت بہت بلند ہے پس قبیلہ کے ادھیڑ عمر اور نوجوان اس کی طرف چڑھے۔

حَلَقُ عِبَارَتِ : (رَفِيعٌ) بلند، بلند مقام (السَّمْكُ) چھت یا چھت کی موٹائی جمع: سُمُوكٌ (سَمًا) سُمُوءًا و سَمَاءًا، اونچا ہونا، بلند ہونا، چڑھنا (الكَهْلُ) ادھیڑ عمر کا، تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی، جمع: كَهْلُولٌ (غُلَامٌ) نوجوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں۔ جمع: غِلْمَانٌ وَغِلْمَةٌ

تَشْرِیْحُ : خدا نے ہمیں بزرگی کا ایک بلند مکان عنایت فرما دیا ہے تو اب قوم کے افراد اس کی بلندی پر نظر آتے ہیں۔

(۸۶) وَهُمْ السُّعَاةُ إِذَا الْعَشِيرَةُ افْطَعَتْ وَهُمْ فَوَارِسُهَا وَهُمْ حُكَّامُهَا
ترجمہ : جب قبیلہ کسی خطرناک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے تو وہی لوگ کوشاں ہیں اور وہی (جنگ کے وقت) شہسوار اور (جھگڑے نمٹانے کے وقت) حاکم ہوتے ہیں۔

حَلَقُ عِبَارَتِ : (سُعَاةٌ) مفرد سَاعٌ سے کوشش کرنے والا (افْطَعَتْ) امر قبیح میں مبتلا کرنا، خطرناک مصیبت میں مبتلا کرنا۔ (فَوَارِسُ) فَارِسٌ کی جمع بمعنی گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، مرد میدان۔

تَشْرِیْحُ : غرض ہر طرح سے قبیلہ کے محافظ و نگراں وہی لوگ ہیں۔

(۸۷) وَهُمْ رَبِيعٌ لِّلْمُجَاوِرِ فِيهِمْ وَالْمُرْمِلَاتِ إِذَا تَطَاوَلَ عَامُهَا
 تَرْجُمَةً: وہی لوگ اپنے پڑوسیوں اور بیواؤں کے لئے جب (افلاس کی وجہ سے) ان کی عدت دراز ہو جائے (اور کٹنی دو بھر ہو جائے) تو موسم ربیع (کا کام دیتے) ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الرَّبِيعُ) موسم بہار، جمع: أَرْبَعَاءُ، وَرَبَاعٌ وَأَرْبَعَةٌ (مُرْمِلَاتُ) اُرْمَلُ مصدر سے عورت کے خاوند کا مر جانا، بیوہ ہونا، یا مفرد مُرْمَلَةٌ معنی بیوہ / مصیبت زدہ عورت۔

تَشْرِیح: یعنی وہ قبیلہ کمزور، بیواؤں، ضعیف عورتوں اور اپنے پڑوسیوں کیلئے موسم ربیع کا کام دیتا ہے اس وقت جب ان کے طویل افلاس کے دن کاٹنا مشکل ہو جائے۔

(۸۸) وَهُمْ الْعَشِيرَةُ أَنْ يُبْطِئَ حَاسِدٌ أَوْ أَنْ يَمِيلَ مَعَ الْعَلُوِّ لِنَامُهَا
 تَرْجُمَةً: وہی قبیلہ کے مصلح اور مددگار ہوتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں حاسد امداد میں تاخیر نہ کرے یا قبیلہ کے کینے دشمنوں سے میل جول نہ کر بیٹھیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هُمْ الْعَشِيرَةُ) اصل میں هُمْ مُصْلِحُو تھ ضرورت شعری کے پیش نظر مضاف حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ (يُبْطِئُ) تَبْطِئُ مصدر معنی دیر کرنا۔ (لِنَامُ) مفرد لَيْئِمٌ۔ نالائق، کمینہ۔
 تَشْرِیح: آپس کے اختلاف مٹا کر سب کو باہمی اعانت پر آمادہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ قبیلے کے لوگ مصلح اور مددگار ہیں۔

عمرو بن کلثوم کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

﴿پیدائش اور حالات زندگی﴾

عمرو بن کلثوم بن مالک تغلبی نے جزیرہ فرات میں قبیلہ بنی تغلب کے معزز و باحساب لوگوں میں پرورش پائی، جوان ہونے پر وہ بڑے لوگوں کی طرح خوددار، غیور، بہادر اور فصیح و خوش گفتار ہو گیا، پندرہ برس کا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اپنی قوم میں معزز اور قبیلہ کا سردار بن گیا۔ بسوس کی وجہ سے بکر و تغلب (کے دو خاندانوں) کے درمیان لڑائیاں ہوتی تھیں۔ ان لڑائیوں میں یہی روح رواں تھا، جس نے پوری مستعدی و جان بازی سے ان لڑائیوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ بالآخر دونوں قبیلوں نے متفقہ طور پر آل منذر کے شاہان حیرہ میں سے ایک بادشاہ عمرو بن ہند کے ہاتھ پر صلح کر لی، مگر یہ صلح کچھ زیادہ مدت تک باقی نہ رہی اور جلد ہی ان کے سرداروں میں پھوٹ پڑ گئی ان کی رگ حمیت پھڑکنے لگی، حتیٰ کہ انہوں نے عمرو بن ہند کے دربار ہی میں جھگڑنا شروع کر دیا، قبیلہ بکر کا مشہور شاعر حارث بن حلزہ کھڑا ہوا، اور اپنا مشہور آفاق معلقہ وہاں پڑھ کر سنایا جس کی وجہ سے بادشاہ کی نظر عنایت اس کی قوم کی طرف ہو گئی، حالانکہ پہلے وہ تغلبیوں کا طرفدار تھا، اس پر عمرو بن کلثوم بادشاہ سے ناراض ہو کر وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے خاص درباریوں سے پوچھا، عرب میں کوئی ایسا شخص تم بتا سکتے ہو؟ ”جس کی ماں میری خدمت کرنا ذلت و عار سمجھے۔ انہوں نے جواب دیا ”عمرو بن کلثوم کی ماں لیلیٰ کے سوا ہمیں کوئی ایسی عورت نظر نہیں آتی، اس لئے کہ اس کا باپ مہملہ بن ربیعہ ہے، چچا کلیب وائل ہے، شوہر کلثوم بن عتاب عرب کا جوان مرد شہسوار ہے اور اس کا بیٹا عمرو بن کلثوم اپنی قوم کا مایہ ناز سردار ہے۔“ اس پر عمرو بن ہند نے عمرو بن کلثوم کو بلوایا اور یہ کہلا بھیجا کہ میری ماں سے اپنی ماں کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم بنی تغلب کی معزز جماعت کے ساتھ اپنی ماں کو لیکر جزیرہ سے عمرو بن ہند کی ملاقات کیلئے پہنچا، بادشاہ نے فرات و حیرہ کے درمیان شامیہ نے تنوائے، اپنی حکومت کے امراء و روساء کو بھی بلوایا اور وہ سب وہاں جمع ہو گئے، ادھر عمرو بن ہند نے اپنی ماں کو سمجھا دیا تھا کہ آپ لیلیٰ بنت مہملہ سے کوئی کام کرنے کیلئے کہنا۔ جب لیلیٰ شامیہ میں جا کر اطمینان سے ایک جگہ بیٹھ گئی تو بادشاہ کی ماں نے اس سے کہا ”وہ سنی مجھے اٹھا کر لا دو۔“ لیلیٰ نے عزت و وقار برقرار رکھتے ہوئے کہا ”جسے کوئی کام ہو وہ اپنا کام خود کر لے۔“ جب بادشاہ کی ماں نے زیادہ اصرار کیا تو لیلیٰ چلائی، ”ہائے میری ذلت!!“ یہ آواز اس کے بیٹے نے سن لی اور وہ برا فرخستہ ہو کر اٹھا اور عمرو بن ہند (بادشاہ) کو وہیں بھرے دربار میں قتل کر دیا، پھر فوراً اپنی ماں کو لیکر جزیرہ واپس چلا گیا وہاں پہنچ کر اپنا مشہور قصیدہ کہا اس قصیدے کی ابتداء تغزل اور ذکر مے سے کی، پھر بادشاہ عمرو بن ہند کے ساتھ جو کچھ گزرا۔ اس کا بیان

ہے ساتھ ہی اپنی اور اپنی قوم کی عزت اور بڑائی کا فخر یہ تذکرہ ہے، یہ قصیدہ مجلسوں میں کثرت سے پڑھا گیا اور زبان زد خاص و عام ہو گیا۔ خاص طور پر خاندان تغلب میں اس قصیدے کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور انہوں نے اسے خوب گایا، اور عوام میں پھیلا یا۔ اس کی شہرت و مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ایک شاعر نے کہا ہے:

أَلْهَنِي أُبْنَى تَغْلِبَ عَنْ كُلِّ مَكْرَمَةٍ
قَصِيدَةُ قَالِهَا عَمْرُو بْنُ كَلْثُومٍ

يَفَاخِرُونَ بِهَإِذَا مَذْكَانِ أَوَّلَهُم

يَا لِبَرِّ جَالٍ لَشَعْرٍ غَيْرِ مَسْنُومٍ

عمرو بن کلثوم کے قصیدہ نے خاندان تغلب کو اس درجہ سرفراز کر دیا ہے کہ اب ان کو مزید کسی قسم کے کارنامے انجام دینے کی ضرورت نہیں ہے، اس قصیدہ کے ذریعے خاندان تغلب اپنے جد اعلیٰ پر فخر و ناز کرتے رہیں گے۔ اے لوگوں! دیکھو یہ ہے وہ شاعری جس سے کبھی دل برگشتہ اور سیر نہیں ہوتا۔ چھٹی صدی عیسوی کے اواخر میں اس کا انتقال ہوا۔

﴿عمرو بن کلثوم کی شاعری﴾

عمرو بن کلثوم برجستہ گو شاعر تھا اس کا طرز بیان اور مضمون نہایت پاکیزہ و بلند ہوتا ہے یہ کہ کم گو شاعر ہے اس نے شاعری کی بہت سی صنفوں میں طبع آزمائی نہیں کی، نہ اپنی فطری قابلیت کو آزاد چھوڑا، نہ اپنی خداداد طبیعت کے سامنے سر تسلیم خم کیا، اس کی شاعری کی کل کائنات ایک تو اس کا یہی مشہور معلقہ ہے باقی کچھ دوسرے قطعات ہیں، جن کا موضوع معلقہ کے موضوع سے ہٹا ہوا نہیں ہے۔



المعلقة الخامسة لعمر بن كلثوم التغلبي

وقال عمرو بن كلثوم يذكر أيام بني تغلب، ويفتخرو بهم:
 یہ معلقہ عمرو بن کلثوم تغلبی کا ہے۔

(۱) أَلَا هَبِّي بِصَحْنِكَ فَاصْبَحِينَا وَلَا تَبْقِي خُمُورَ الْأَنْدَرَيْنَا

ترجمہ: ہاں (اے محبوبہ) بیدار ہو اور اپنے بڑے پیالہ سے ہمیں شراب پلا اور (مقام) اندرین کی شرا میں (غیر کیلئے) باقی نہ چھوڑ۔

حالاتِ عبارت: (الام) حرف تنبیہ، جملہ کے شروع میں آتا ہے بمعنی خبردار، لیکن کبھی مخاطب کو متوجہ کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ (ہبی) صیغہ امر از هُبُوْتُ سے نیند سے بیدار ہونا۔ (الصحن) بڑا پیالہ، جمع: اصْحَنُّ و صَحَانٌ و صُحُونٌ (اصْبَحِينَا) از باب فتح سے صیغہ امر واحد مونث بمعنی شراب پلا (خُمُورٌ) خَمْرُ کی جمع: شراب (لفظ مونث ہے کبھی مذکر بھی آتا ہے، ہر نشہ آور مشروب (اندرین) جگہ کا نام ہے۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ سے کہتا ہے کہ اے محبوبہ نیند سے بیدار ہو اور ہمیں مقام اندرین کی شراب بڑے بڑے پیالوں میں پلا اور ساری شراب ہمیں ہی پلا دیں۔ غیروں کیلئے بچا کر نہ رکھ۔

(۲) مُشْعَشَعَةً كَأَنَّ الْحُصَّ فِيهَا إِذَا مَا الْمَاءُ خَالَطَهَا سَخِينَا

ترجمہ: پانی ملی ہوئی (شراب پلا) جب اس میں گرم پانی ملے تو گویا اس میں زعفران معلوم ہو۔

حالاتِ عبارت: (مُشْعَشَعَةً) پانی ملی ہوئی شراب، (الحص) زعفران، سرخ رنگ کی ایک گھاس جس سے رنگائی کی جاتی ہے۔ جمع: حُصُوصٌ و أَحْصَاصٌ (خَالَطَ) خَلَطًا مصدر سے ملانا، آمیزش کرنا۔ (سَخِينَا) سَخْنًا مصدر سے گرم ہونا۔ هُوَ سَخِينٌ وَهِيَ سَخِينَةٌ۔

تشریح: یہ ترجمہ تو اس وقت ہے جب کہ سخین بمعنی گرم ہو اور اگر سخینا صیغہ جمع متکلم ہو تو پھر ترجمہ یہ ہوگا: ”پانی ملی ہوئی شراب پلا گویا کہ اس میں زعفران ہے جب اس میں پانی ملتا ہے تو ہم سخی بن جاتے ہیں“ اور مال کے خرچ میں کوئی باک نہیں کرتے۔

(۳) تَجُورُ بِذِي اللَّبَانَةِ عَنْ هَوَاهُ إِذَا مَا ذَاقَهَا حَتَّى يَلْمِسَنَا

ترجمہ: جو صاحبِ حاجت کو اس کی دلی تمنا سے غافل کر دے جب کہ وہ اسے (ذرا) چکھ لے حتیٰ کہ وہ نرم پڑ جائے (اور بکل

کی تختی اس سے یکسر دور ہو جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَجُورُ) جَارٌ، يَجُورُ، جَوْرًا سے غافل کر دینا، روک دینا (الْبَلَانَةُ) حاجت، ضرورت، خواہش، ذوالبلانہ، صاحب حاجت، حاجت والا جمع: لُبَانٌ (هُوَ) خواہش نفس، دلی تمنّاجمع: اَهُوَاءُ (يَلِيْنُ) لِيْنٌ سے نرمی، نرم، ملائم۔
تَشْيِيْحٌ: یعنی اے میری محبوبہ تو ایسی شراب پلا جسے پیتے ہی صاحب حاجت کو اس کی دلی تمنّا سے غافل کر دے۔ جو اس شراب کو چکھتے ہی نرم پڑ جائے اور بخل کی تختی اس سے یکسر دور ہو جائے۔

(۴) تَرَى اللَّحْزَ الشَّحِيحَ إِذَا أُمِرْتُ عَلَيْهِ لِمَالِهِ فِيهَا مُهَيَّنًا
تَرْجَمَةٌ: (ایسی شراب) کہ بخل کنجوس کے آگے اس کا دور آئے تو اے مخاطب! تو اس کو (شراب) کے بارے میں اپنا مال بے دریغ خرچ کرتے دیکھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (لَحْزٌ) لَحْزٌ، يَلْحُزُ، لَحْزًا سے کنجوس و بخل ہونا، هُوَ لَحْزٌ وَلَحْزُ (الشَّحِيحُ) بخل، کنجوس، حریص، جمع شَحَاحٌ وَاشْحَاءٌ قرآن پاک میں ہے ”سَلِّقُوا كُمُ بِالسِّنَةِ حِدَادٍ اِشْحَاءً عَلٰى الْخَيْرِ“ (مُهِينًا) مال خرچ کرنا۔

تَشْيِيْحٌ: اس قدر لذیذ شراب پلا کہ بخل انسان بھی اس کے لئے بے دریغ مال صرف کر ڈالے اور اس کی لذت اس کے مال کی قدر و قیمت کو بچ کر دے۔

(۵) صَبْنَتِ الْكَاسَ عَنَّا امَّ عَمْرٍو وَكَانَ الْكَاسُ مَجْرَاهَا الْيَمِينَا
تَرْجَمَةٌ: اے ام عمرو! تو نے ہم سے پیالہ پھیر دیا حالانکہ دور دہنی جانب سے تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (صَبَنَ) از باب ضرب صَبْنًا مصدر سے روک دینا، پھیر دینا (الْكَاسُ) پیالہ، گلاس، جام جو شراب سے بھرا ہوا ہو، جمع: اَكْوُسٌ، وَكُوُوسٌ (امَّ عَمْرٍو) محبوبہ کا نام، اس پہلے حرف ندا اخذوف ہے۔ (مَجْرَى) دور، کنارہ، دھارا۔ (الْيَمِينُ) داہنا ہاتھ یا دہنی جانب، جمع: اَيْمَنٌ، اَيْمَانٌ۔

تَشْيِيْحٌ: اے ام عمرو! شراب کا دور دائیں جانب سے چلانا تھا اور تو مجھے شراب سے محروم رکھنے کیلئے بائیں جانب سے چلایا حالانکہ میں دائیں جانب بیٹھا ہوا تھا۔

(۶) وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ امَّ عَمْرٍو بِصَاحِبِكَ الَّذِي لَا تَصْبَحِيْنَا

تَرْجَمَةٌ: اے ام عمرو! تیرا وہ دوست جس کو تو صبحی نہیں پلاتی (یعنی میں) ان تینوں سے (جن کو تو شراب پلا رہی ہے) بدتر نہیں (تو پھر اس کے کوئی معنی نہیں کہ تو دوسروں کو پلائے اور میں منہ نکوں)

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الشَّرُّ) فساد، فتنہ، خرابی، بداخلاقی، شرارت، جمع: شُرُورٌ (تَصْبَحِي) مصدر صَبَاحَةٌ سے بمعنی صبح کی

شراب پلانا۔ لَا تَضَحِينَا تَوْصِيحِ كِي شَرَابِ نِيَسِ پِلَاتِي۔

تَشْرِيجُ: اے ام عمرو! تو اپنے جس دوست کو شراب سے محروم کرنا چاہتی ہے وہ ان تینوں سے کم درجے کا نہیں ہے جن تینوں کو تو نے شراب پلائی یہ ان کے برابر کا ہے بلکہ ان سے اعلیٰ درجے کا ہے۔

(۷) وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِعَلْبِكَ وَأُخْرَى فِي دَمَشَقٍ وَقَاصِرِينَا

تَرْجُمَہ: بہت سے (شراب کے) پیالے میں نے بعلمک میں پئے اور بہت سے دمشق اور قاصرین میں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (کأس) وہ پیالا جو شراب سے بھرا ہوا ہو۔ (بعلمک) لبنان کا ایک شہر (دمشق اور قاصرین) دونوں شہروں کے نام ہیں۔

تَشْرِيجُ: میں پرانے خوار ہوں تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ یہاں محروم رہوں۔

(۸) وَإِنَّا سَوْفَ تُدْرِكُنَا الْمَنَايَا مُقَدَّرَةً لَّنَا وَ مُقَدَّرِينَا

تَرْجُمَہ: اور ہمیں عنقریب موتیں آدبا ئیں گی درآنحالیکہ وہ ہمارے لئے مقدر رہیں اور ہم ان کے لئے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (سَوْفَ) بمعنی عنقریب، بنی برفتح فعل مضارع پر داخل ہو کر مستقبل کے لئے خاص کر دیتا ہے اور اس کے اور فعل کے درمیان کوئی فاصل نہیں ہوتا۔ (تُدْرِكُ) دُرُكُ، يَدْرُكُ سے مصدر دُرُكُ، پالینا لاحق ہونا، فعل مجہول۔ (مَنَايَا) مَنِيَّةٌ مَجَّعٍ بمعنی موت، فیصلہ (مُقَدَّرَةٌ) غرض کردہ، تقدیر میں لکھا ہوا۔ مقدر میں ہونا، قسمت میں ہونا۔

تَشْرِيجُ: تو پھر اس چند روزہ زندگی میں یہ نکل اور کشیدگی مناسب نہیں ہے۔ ذوق:

اے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے

(۹) فِي قَبْلِ التَّفَرُّقِ يَاطَّعِينَا نُخَبِّرُكَ الْيَقِينِ وَتُخْبِرِينَا

تَرْجُمَہ: اے ہودج نشین (محبوبہ) جدائی سے پہلے (ذرا) ٹھہرتا کہ ہم تجھے یقینی باتوں کی خبر دیں (جن سے فراق کے بعد ہمیں دوچار ہونا ہے) اور تو ہمیں اپنے احوال بتلا۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (فَقِي) وَقَفَ، يَقِفُ، وَتَوَقَّفَا سے صیغہ امر واحد مؤنث بمعنی ٹھہرنا، رکنا۔ (التَّفَرُّقُ) ہر ایک کا اپنی اپنی راہ لینا، جدا ہونا (طَوَّعِنَا) پاکی میں بیٹھی ہوئی عورت، جمع: طَعَانٍ وَ طَعْنٌ وَ اَطْعَانٌ

تَشْرِيجُ: یعنی اے محبوبہ اب ہم جدا ہو رہے ہیں اس لئے ایک دوسرے کو صحیح صحیح خبریں دیدیں۔ کیونکہ جدائی کے بعد ہمیں ان سے دوچار ہونا ہے۔

(۱۰) قَفِي نَسْأَلُكَ هَلْ أُخْدِثْتُ صَرْمًا لِسُؤْلِكَ الْبَيْتِ أَمْ خُنْتُ الْأَمِينَ
ترجمہ: ٹھہر کہ ہم تجھ سے دریافت کریں آیا تو نے قطع تعلق فراق کے قریب ہو جانے کی وجہ سے کیا یا ایک امانتدار (مجھ) سے
(عہد محبت میں) خیانت کی۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (اُخْدِثْتُ) بمعنی ارتکاب کرنا۔ (صَرْمًا) کاٹنا قطع تعلق کرنا (وَسُؤْلُكَ) نزدیکی، قریب (الْبَيْتِ) جدائی،
فاصلہ (خُنْتُ) خیانت کی (أَمِينَ) دیا نیتدار، امانتدار، قابل اعتماد، جمع: اُمَنَاءُ
تَنْبِيْج: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ اے محبوبہ یہ تو بتاتی جاؤ کہ مجھ سے قطع تعلق کی وجہ کیا ہے۔

(۱۱) يَوْمَ كَرِهَتْهُ ضَرْبًا وَطَعْنَا أَقْرَبَهُ مَوَالِيكَ الْعُيُونَا
ترجمہ: (ہم تجھے) لڑائی کے دن (کی خبر دیں) جس میں ہم نے خوب تلوار بازی اور نیزہ بازی کی (جس کو دیکھ کر) تیرے
چچا زاد بھائیوں نے (اپنی) آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (الْكَرْهِيَّةُ) مؤنث الکریہ بمعنی کھسمان کی لڑائی، جنگ یا جنگ کی شدت: جمع: کَرَائِه (ضَرْبًا) شمشیر
زنی، تلوار چلانا (طَعْنَا) نیزہ زنی کرنا۔ نیزہ زنی میں مقابلہ کرنا (أَقْرَبَهُ) ٹھنڈک میں داخل ہونا (أَقْرَبَ الْعُيُونِ) آنکھ ٹھنڈی ہونا۔
(مَوَالِي) مؤنث کی جمع ہے بمعنی چچا یا چچا زاد بھائی (عُيُونٌ) وَاَعْيُنٌ، عَيْنٌ کی جمع بمعنی آنکھ۔

تَنْبِيْج: شاعر معشوقہ کو وہ جنگ یاد دلا کر احسان جتاتا ہے جس میں اس نے معشوقہ کے عزیز و اقرباء کی مدد کی اور اس کی وجہ سے
انہیں فتح اور کامرانی میسر آئی۔

(۱۲) وَإِنَّ غَدًا وَإِنَّ الْيَوْمَ وَهْنٌ وَبَعْدَ غَدٍ بِمَا لَا تَعْلَمِينَا
ترجمہ: آج کا دن اور کل اور پرسوں ایسے واقعات کے ساتھ متعلق ہے جن سے تو واقف نہیں لہذا واقعات ماضی کی ہی خبر دیتا
ہوں۔ (ہونے والے معاملات کا خدا ہی کو علم ہے)

حَلَّ عِبَارَتُ: (غَدٌ) الغد بمعنی کل آئندہ، مستقبل (وَهْنٌ) متعلق بمعنی مَرَّهُونٌ
تَنْبِيْج: یعنی اے محبوبہ! ہم تجھے آج کل اور پرسوں جو واقعات رونما ہوئے۔ آپ کو آگاہ کرتے ہیں جنہیں تو نہیں جانتی اور
آنے والے معاملہ کا علم خدا ہی کو ہے۔

(۱۳) تُرِيكَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى خَلَاءٍ وَقَدْ أَمِنْتَ عُيُونََ الْكَاشِحِينَا
ترجمہ: (محبوبہ) تجھے جب کہ تو خلوت میں اس کے پاس پہنچے اور وہ رقیبوں کی آنکھ سے محفوظ ہو دکھائے گی (تُرِيكَ) کا
مفعول دوسرے شعر میں مذکور ہے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (الْخَلَاءُ) خلوت گاہ یا خالی جگہ جہاں کوئی نہ ہو۔ (الْكَاشِحُ) شدید دشمن۔

تَشْبِيْهِ: یعنی جب تو ایسے علیحدگی میں اس کے پاس پہنچے اور اس سے تنہائی میں ملے کہ وہ رقیبوں کی نظروں سے محفوظ ہو تو وہ تجھے دکھائے گی کیا دکھائے گی وہ اگلے شعر میں بیان ہوا ہے۔

(۱۴) ذِرَاعِيْ عِيْطَلٍ اَذْمَاءُ بَكْرِ هَجَانِ اللّٰوْنِ لَمْ تَقْرَأْ جَنِيْنًا
ترجمہ: دراز گردن، سفید رنگ، نوجوان، ناقہ کے (سے) پر گوشت دو بازو (دکھائے گی) جو کہ خالص سفید رنگ ہے اور جس کے شکم میں کبھی بچہ نہیں رہا۔

حَلّ عبارت: (ذِرَاعِيْ) تشبیہ، مفرد، ذراع، ہر جانور کا ہاتھ، گائے اور بکری کا ذراع، پنڈلی سے اوپر کا حصہ ہوتا ہے اونٹ کا اور دوسرے سم والے جانوروں کا ذراع پنڈلی کے پتلے حصہ کے اوپر شروع ہوتا ہے۔ انسان کا ذراع کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک ہوتا ہے۔ ذراع مؤنث ہے اور کبھی مذکر کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ جمع: اَذْرُعُ و ذُرْعَانُ (العِيْطَلُ) دراز گردن والا "اِمْرَاةٌ عِيْطَلٌ" دراز گردن والی حسین عورت (اَذْمَاءُ) مؤنث جمع اَذْمٌ بمعنی گندم گوں ہونا (البَكْرِ) کنوارا مرد، کنواری عورت (الهِجَانُ) خالص و عمدہ چیز، هَجَانُ اللّٰوْنِ، خالص سفید رنگ جمع: هَجَانٌ و هُجْنٌ و هَجَانِيْنٌ (لَمْ تَقْرَأْ) مصدر قرؤ جمع کرنا، حاملہ ہونا۔ الجَنِيْنُ پوشیدہ چیز، رحم مادر میں رہنے والا بچہ، جمع: اَجْنَةٌ و اَجْنٌ۔
تَشْبِيْهِ: شاعر محبوبہ کا حلیہ بیان کرتا ہے اور اس کے پر گوشت بازوؤں کو ناقہ کے دو بازوؤں سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۱۵) وَثَدِيْاً مِّثْلَ حُجِّ الْعَاجِ رَخْصاً حَصَاناً مِّنْ اَكْفِ اللَّامِسِيْنَ
ترجمہ: اور پستان جو ہاتھی دانت کی ڈبیہ کی طرح نرم و نازک ہیں اور چھونے والے کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔
حَلّ عبارت: (الْوَدِيْ) پستان مرد اور عورت کا جمع: اَثْدٌ و ثَدِيٌّ ثَدِيَّاتٌ، بڑے پستان والی عورت (الْحَقُّ) ہاتھ دانت یا کانچ کی ڈبیہ جمع اَحْقَاقٌ و حِقَاقٌ و حُقُوفٌ (رَخْصاً) رَخَاصَةً و رُخُوصَةً و رُخْصَاناً، نرم و نازک ہونا، تروتازہ ہونا۔ هُوْرٌ رَخِصٌ (حَصَاناً) خَصْنٌ، يَخْصُنُ، حَصَانَةً، مضبوط و محفوظ ہونا۔ (اَكْفٌ) و كُفُوفٌ جمع الكَفِّ کی بمعنی تھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ (الْمَسَمُ) مَلَامَسَةً و لِمَاساً، کسی کے بدن پر ہاتھ پھیرنا چھونا۔
تَشْبِيْهِ: پستان کو گولائی اور صفائی میں ہاتھی دانت کی ڈبیہ سے تشبیہ دی لیکن اس تشبیہ سے مشبہ میں سختی کا گمان پیدا ہوتا تھا۔ جس کو نسا کے ذریعہ دور کر دیا۔

(۱۶) وَ مَتْنِيْ لَدَنَةٍ سَمَقَتْ وَ طَالَتْ رَوَاذِفُهَا تَنْوُءُ بِمَا وَاكَيْنَا
ترجمہ: (محبوبہ) دراز لچکدار قد کی لچک (دکھائے گی) اس کے (بڑے بھاری) سرین مع ان اعضاء کے جو ان سے ملے ہوئے ہیں بمشقت اٹھتے ہیں۔

حَلّ عبارت: (مَتْنِيْ) لچک (لَدَنَةٌ) مؤنث جمع لَدَانٌ بمعنی لچکدار ہونا۔ (سَمَقَتْ) سَمَقٌ، يَسْمُقُ، سَمَقًا و

سَمُوْقًا سے بمعنی لمبا اور اونچا ہونا، دراز قد ہونا۔ (رَوَادِفُ) جمع رَادِفَةُ کی بمعنی سرین، نچھ، ثانیہ (تَنُوْمُ) نُوءٌ سے کوئی چیز مشقت سے اٹھانا (وَلَّی) وَلَّیَا سے قریب ہونا، ملا ہوا ہونا۔

تَشْبِیْخ: معشوقہ کے دراز قد اور ثقل ارادف کی تعریف کرتا ہے۔

(۱۷) وَمَا كَمَّةٌ يَضِيقُ الْبَابَ عَنْهَا وَكَشْحًا قَدْ جُنِنْتُ بِهِ جُنُونًا
تَرْجَمًا: اور ایسا سرین (دکھائے گی) جس کے گزرنے کے لئے دروازہ تنگ ہو جاتا ہے اور ایسی کمر جس کی وجہ سے میں دیوانہ بن گیا ہوں۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (مَّا كَمَّةٌ) وَالْمَا كَمَّةٌ بمعنی سرین، جمع: مَّا كَمَّةٌ (الْكَشْحُ) پہلو، کمر، جمع: كُشُوح (جُنِنْتُ) دیوانہ کر دیا گیا ہو میں۔ جُنُونًا دیوانہ ہونا۔

تَشْبِیْخ: سرینوں کے پُر گوشت ہونے اور کمر کے حسین ہونے کو بیان کرتا ہے۔

(۱۸) وَسَارِيَتِي بَلَنْطٍ أَوْ رُخَامٍ يَبْرُنُ خَشَاشَ حَلِيهِمَا رَكِينًا
تَرْجَمًا: اور ہاتھی دانت یا سنگ مرمر کے دوستوں (پنڈلیوں) دکھائے گی جن کی پازیوں کا کھپا ہوا ہونا ہلکی ہلکی آواز پیدا کرتا ہے یا جن کی پھنسی ہوئی پازیں ہلکی آواز پیدا کرتی ہیں۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (السَّارِيَةُ) مفرد سَارِيَتِي تشبیہ، جمع: سوار بمعنی ستون، کھمبا، پول، بانس (بَلَنْطٍ) سنگ مرمر جیسا ایک پتھر، مراد ہاتھی دانت (الرُّخَامُ) سنگ مرمر، واحد، رُخَامَةٌ (خَشَاشٌ) کسی چیز میں داخل ہونا، پھنسا ہوا ہونا۔ (حَلِيٌّ) زریوراس سے مراد یازیب ہے، جمع: حَلِيٌّ (رَكِينٌ) آواز، ہلکی ہلکی آواز، جھنکار، گھنٹی کی آواز۔

تَشْبِیْخ: پنڈلیوں کے پُر گوشت ہونے کی وجہ سے پاؤں میں گھوم نہیں سکتی اس لئے آواز ہلکی نکلتی ہے۔

(۱۹) فَمَا وَجَدْتُ كَوْجِدِي أَمْ سَقَبٌ أَضَلَّتْهُ فَرَجَّعَتِ الْحَيْنَا
تَرْجَمًا: (فراق محبوبہ کے وقت) میری طرح وہ اونٹنی بھی غمگین نہیں ہوتی جس نے اپنے بچہ کو گم کر دیا ہو اور درد بھری آواز بار بار نکالتی ہو (بلکہ میرا رنج و درد اس سے بھی سوا ہے)۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: وَجَدْتُ وَجَدًا سے رنجیدہ ہونا، غمگین ہونا (سَقَبٌ) اونٹنی کا نوزائیدہ بچہ، جمع: اسْقَبٌ وَسُقُوبٌ وَ سَقَابٌ وَ سَقْبَانٌ یہاں اَمْ سَقَبٌ یعنی اونٹنی مراد ہے۔ (رَجَّعَ) تَرْجِيعُ سے آواز کو بار بار لوٹانا، آواز کو رُک رُک کر نکالنا (حَيْنٌ) تڑپ، درد، حد سے بڑھا ہوا شوق۔

تَشْبِیْخ: یعنی فراق محبوبہ کے وقت جو غم مجھے درپیش ہوتا ہے وہ اس اونٹنی کو بھی نہیں ہوتا جب اس کا بچہ گم ہو جائے حالانکہ جب اونٹنی کا بچہ گم ہو جائے تو وہ دردناک آواز سے روتی پھرتی ہے۔ شاعر اپنے غم کو اس سے سنگین قرار دیا ہے۔

(۲۰) وَلَا شَمُطَاءُ لَمْ يَتْرُكْ شَقَاهَا لَهَا مِنْ تِسْعَةٍ إِلَّا جَنِينًا
ترجمہ: (میری طرح) نہ وہ بوڑھی عورت غمگین ہوئی ہے جس کی بدبختی نے اس کے نو بچوں میں سے ہر ایک کو دفن کر کے
چھوڑا۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (شَمُطَاءُ) مؤنث جمع: شَمُطُ بمعنی سیاہ سفید بالوں والا مراد بوڑھی عورت (شَقَاءُ) بدبختی، بد حالی
(تِسْعَةُ) اس سے مراد نو بچے ہیں (جَنِينٌ) وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو یا قبر میں ہو۔ کیونکہ جَنِينُ کا ایک معنی قبر بھی ہے اور ہر
پوشیدہ چیز کو جنین کہتے ہیں۔ جمع: أَجْنَةُ و أَجْنُونٌ
تَشْرِیح: بوڑھا پے میں اولاد کا صدمہ سخت جانگسل ہوتا ہے جب کہ آئندہ اولاد کی امید بھی باقی نہیں رہتی۔

(۲۱) تَذَكَّرْتُ الصَّبَا وَاشْتَقْتُ لَمَّا رَأَيْتُ حُمُولَهَا أَصْلًا حُدَيْنَا
ترجمہ: مجھے محبت کی یاد تازہ ہوئی اور میں (سخت) شوق میں مبتلا ہوا جب کہ میں نے محبوبہ کے اونٹوں کو دیکھا کہ وہ شام کے
وقت ہنگائے جا رہے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (الصَّبَا) صَبَابَةٌ سے بمعنی عشق و محبت (حُمُولٌ) اور أَحْمَالٌ، حَمَلٌ کی جمع بمعنی وہ اونٹ جس پر ہودج
لگا ہوا ہو۔ (أَصْلًا) أَصِيلٌ کی جمع: أَصْلٌ و أَصَالٌ و أَصَائِلٌ بھی أَصِيلٌ کی جمع ہیں بمعنی وقت شام۔ (حُدَى) حُدَاةً سے
اونٹ کو ہکانا اور حُدَى ہو تو معنی (اونٹ کو ہکانیکا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔
تَشْرِیح: معشوقہ کی رواجی کی تیاری کو دیکھ کر جذبہ عشق فزوں ہوا اور آتش محبت میں اور اضافہ ہو گیا۔

(۲۲) فَأَعْرَضْتُ الْيَمَامَةَ وَاشْمَخَرْتُ كَأَسَافٍ بِأَيْدِي مُصْلِتِينَ
ترجمہ: پس یمامہ ظاہر ہوا اور اس طرح بلند ہوا جیسا کہ تلوار کھینچنے والوں کے ہاتھوں میں تلواریں۔
حَلَّ عِبَارَتِ: (أَعْرَضْتُ) عَرَضًا و عَرَاضَةً سے أَعْرَضَ الشَّيْءُ ظاہر ہونا، سامنے آنا (الْيَمَامَةُ) جگہ کا نام
ہے۔ یا یمامۃ فاختہ، جمع: يَمَامٌ آتی ہے۔ (أَشْمَخَرْتُ) بہت اونچا ہونا (أَسَافٍ) و سَيُوفٌ یہ جمع ہیں سَيْفٌ کی بمعنی تلوار
(مُصْلِتِينَ) تلواروں کو نیام سے کھینچنا۔

تَشْرِیح: یمامہ کے ظاہر ہونے کو میمانوں میں سے کھینچی ہوئی تلواروں کے ظہور سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۳) أَبَاهُنْدٍ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْنَا وَأَنْظِرْنَا نَخْبِرَكَ الْيَقِينَا
ترجمہ: اے ابو ہند! (عمر و بن ہند) ہم سے جلد بازی نہ کر اور ہمیں کچھ مہلت دے تاکہ تجھے یقینی واقعات کی خبر دیں (جو
ہمارے شرف و کرم پر دال ہیں اور وہ یہ کہ)

حَلَّ عِبَارَتِ: (أَبَاهُنْدٍ) اس سے مراد عمر بن ہند ہیں (تَعْجَلْ) جلدی کرنا تیزی دکھانا (أَنْظِرْ) اشی مہلت دینا

(البَقِیْن) بے شک و شبہ علم۔

تَشْرِیْح: اے عمرو بن ہند! ہمارے ساتھ لڑائی جھگڑے میں جلد بازی سے کام نہ لے بلکہ ہمیں مہلت دینے میں تیرے لئے فائدہ ہے کیونکہ ہم تجھے ان یقینی واقعات سے آگاہ کریں گے جو کھرے اور سچے ہیں۔

(۲۴) بِأَنَّ نُورِدُ الرِّایَاتِ بِيضاً وَنُصْدِرُهُنَّ حُمْراً قَدَرُوْیَسْنَا
تَرْجَمَہ: ہم جھنڈوں (نیزوں) کو (میدان جنگ میں) اس حال میں اتارتے ہیں کہ وہ سفید ہوتے ہیں اور انہیں اس حال میں واپس کرتے ہیں کہ (دشمنوں کے خون سے) سرخ اور سیراب ہو چکے ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (نورِد) وُزُوْدُ مصدر سے یا اِیْزَاْدُ مصدر سے اونٹوں کو پانی پر اتارنا لیکن یہاں مطلق اتارنے کے معنی میں ہے (الرِّایَات) جھنڈا۔ مفرد رَايَة (نُصْدِرُ) واپس کرنا، لوٹانا (حُمْر) سرخ، سرخ رنگ جس سے رنگائی کی جاتی ہے۔ (الرَّوْی) مکمل سیرابی۔

تَشْرِیْح: اس شعر میں شاعر اپنی بہادری کے اظہار کیلئے کہتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کے سینوں میں سفید نیزے اتارتے ہیں اور جب انہیں نکالتے ہیں تو خون سے لت پت ہوتے ہیں۔

(۲۵) وَأَيَّامٍ لَّنَا غُرٌّ طَوَالِ عَصِيْنَا الْمَلِكَ فِيهَا أَنْ نَدِينَا
تَرْجَمَہ: اور ہماری بہت سی دراز اور مشہور لڑائیاں ہیں جن میں ہم نے بادشاہ کی نافرمانی تابعداری سے بچنے کے لئے کی۔
حَلِّ عِبَارَت: (ایام) یوم کی جمع یعنی دن یہاں ایام العرب مراد ہے یعنی عربوں کی جنگیں (عَرَّ) سفید پیشانی والا گھوڑا یہاں مشہور کے معنی میں ہے۔ (عَصِيْنَا) مَعْصِيَةٌ و عَصِيَانًا سے جمع متکلم، نافرمانی کرنا، حکم کی خلاف ورزی کرنا۔ (ندینا) دِينَ بمعنی تابعداری۔ جمع اَذِيْنُ و دُيُونُ و اَذِيَانُ

تَشْرِیْح: ہم اس قدر دلیر و شجاع ہیں کہ اطاعت کو عین ذلت خیال کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی خاطر بادشاہ کی نافرمانی کر ڈالتے ہیں۔

(۲۶) وَسَيِّدٍ مَعَشَرٍ قَدْ تَوَجَّوْهُ بِتَاجِ الْمُلْكِ يَحْمِي الْمَحْجَرِيْنَا
تَرْجَمَہ: گروہوں کے بہت سے سردار کہ جن کے سر پر انہوں نے تاج شاہی رکھا اور جو پہناہ گزینوں کی حمایت کرتے ہیں۔
حَلِّ عِبَارَت: (السَّيِّد) مالک، بادشاہ، آقا جس کے پاس غلام اور نوکر چاکر ہو۔ جمع سَادَةٌ و سَيَّائِدُ (مَعَشَر) جماعت جس کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہو جمع: مَعَاشِرُ (تَوَجَّوْا) تَاج، يَتَوَجَّوْنَ، تَوَجَّجَا سے تاج پہننا، تَوَجَّوْهُ اس کو تاج پہنایا۔ (تَاج) تاج، سہرا جمع: يَتَجَنَّوْنَ و اَتَوَّاجُ (المَحْجَرِيْن) پریشان حال مراد پہناہ گزین۔

تَشْرِیْح: یعنی بہت گروہوں کے ایسے سردار ہیں جن کو تاج شاہی پہنایا گیا وہ ایسے سردار ہیں جو پہناہ گزینوں کی حمایت کرتے ہیں

تو (جواب اگلے شعر میں)

(۲۷) تَرْكُنَا الْخَيْلَ عَاكِفَةً عَلَيْهِ مُقَلَّدَةً اَعْتَهَا صُفُونَا

ترجمہ: ہم نے ان پر اپنے گھوڑوں کو لا کھڑا کیا۔ (ان کو مقہور اور ذلیل کر دیا) اس حال میں کہ ان کی باگیں ان کے گلوں میں ہار کی طرح پڑی ہیں اور وہ (ان کے پاس) تین ٹانگوں پر کھڑے ہیں۔

حَاشِ عِبَارَتُ: (الْخَيْلُ) گھوڑے، گھڑسواروں کی جماعت، جمع: اَخْيَالٌ وَ خِيُولٌ (عَاكِفَةً) مصدر عَكُوفاً اور عَكْفًا باب نصر سے کس جگہ ٹھہرنا، کھڑا کرنا (مُقَلَّدَةً) ہار پہننے کی جگہ، (اَعْتَهَا) عَنْانُ کی جمع ہے، لگام کی دوڑی جس سے جانور کو پکڑا جاتا ہے۔ لگام، مہار، باگ (صُفُونًا) صَفْنٌ، يَصْفُنُ، صُفُونًا سے بمعنی گھوڑے کا تین ٹانگوں اور چوتھی ٹانگ کے صرف کھیر پر کھڑا ہونا۔

تَشْيِخٌ: یعنی باوجود یہ کہ وہ لوگ بہت قبائل کے معزز سردار ہونے کے ہم نے ان پر اپنے گھوڑے اس طرح لا کھڑے کئے کہ وہ سردار ذلیل و خوار ہو گئے۔

(۲۸) وَاَنْزَلْنَا لَيْمُوْتَ بِذِي طُلُوحٍ اِلَى الشَّامَاتِ نَنْفِي الْمُوْعِدِينَ

ترجمہ: ہم نے اپنے مکانات (مقام) ذی طلوح سے (کوہ) شامات تک جا بسائے در آنحالیکہ ہم دھمکی دینے والوں (اپنے دشمنوں) کو جلا وطن کر رہے تھے۔

حَاشِ عِبَارَتُ: (اَنْزَلْنَا) مصدر اَنْزَالٌ سے اتارنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَقُلْ رَبِّ اَنْزِلْنِي مُنْزِلًا مُّبَارَكًا۔ "اے پروردگار مجھے مبارک منزل پر اتار، یہاں بسانے کے معنی میں ہے۔ (لَيْمُوْتَ) بَيْتُ کی جمع۔ گھر (ذِي طُلُوح) جگہ کا نام ہے۔ (شَّامَاتِ) بلاد شام (نَفَى) جلا وطن کیا ہوا، پھینکی ہوئی چیز۔ مصدر نَفَى سے جلا وطن کرنا۔ (مُوْعِدِينَ) دھمکی دینے والا یعنی عَدُوُّ سے دشمن۔

تَشْيِخٌ: ان تمام مقامات پر ہم اپنی قوت اور زور کے بل پر قابض ہوئے اور ہم نے اپنے دشمنوں کو مار بھگایا۔

(۲۹) وَقَدْ هَرَّتْ كِلَابُ الْحَيِّ مَنَا وَشَذَبْنَا قَتَادَةَ مَنْ يَلِينَا

ترجمہ: (چونکہ ہم نے عرصہ دراز تک جنگ کی اور کثرت سے اسلحہ پہنے جس کی وجہ سے ہماری بیت متغیر ہو گئی اور قبیلہ کے کتے ہمیں نہ پہچان سکے تو) قبیلہ کے کتے ہماری وجہ سے بھڑک اٹھے اور ہم نے اپنے دشمنوں کے کیل کا نئے چھانٹ دیئے جو ہم سے قریب تھے (ان کو ہر طرح سے ذلیل و خوار کر دیا)۔

حَاشِ عِبَارَتُ: (هَرَّتْ) هَرِيرٌ مصدر سے کتے کا غرانا (شَذَبْنَا) چھانٹنا، چھیلنا، تراشنا، کاٹ تراش کر عمدہ بنانا۔ (قَتَادَةَ) قَتَادَةُ ایک سخت درخت جس کے کانٹے سوئی کی طرح ہوتے ہیں۔ یا کانٹوں والی کوئی بھی درخت یا مطلق کا شمار ادا ہے۔

(یَلِیْنَا) ہم سے قریب تھے۔

تَشْرِیْح: یعنی ہمارے جو بھی دشمن ہمارے قریب آیا تو ہم نے اس کا سراپا کے تن سے اس طرح جدا کر دیا جیسے کانٹے دار درخت کے کانٹے چھانٹے جاتے ہیں۔

(۳۰) مَتٰی نَنْقُلُ اِلٰی قَوْمٍ رَحٰنًا یَّکُونُوْا فِی اللِّقَآءِ لَهَا طَٰحِیْنًا

ترجمہ: جب ہم کسی قوم پر اپنی (جنگ کی) چکی چلاتے ہیں تو وہ لڑائی میں اس کا آٹا بن جاتی ہے۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (مَتٰی) کب، جب کبھی۔ ظرف ہے زمانہ، فعل کو دریافت کرنے کیلئے آتا ہے۔ (نَنْقُلُ) از باب نصر مصدر نَقَلَ سے چلانا (رَحٰنًا) رَحٰی بمعنی چکی، جمع اَرْح و اَرْحَاء و رُحٰی و اَرْحِیَّةُ (اللقاء) مذہیئر، مقابلہ، لڑائی۔ (طَٰحِیْنًا) پرا ہوا غلہ وغیرہ، آٹا۔

تَشْرِیْح: ہمارے ہاتھ سے کسی قوم کا بیج لگانا دشوار ہے۔ ہمیشہ ہمیں فتح اور دشمن کو شکست ہوتی ہے۔

(۳۱) یَّکُوْنُ ثَفَالُهَا شَرْقِیَّ نَجْدٍ وَلَهُوْتُهَا قَضَاعَةُ اُجْمَعِیْنَا

ترجمہ: اس چکی کا سفرہ نجد کی شرقی جانب بنتی ہے اور اس کا گلہ (جو دانہ چکی میں پڑتا ہے) سارے بنوقضاعہ ہیں۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (ثَفَالُ) چکی کے نیچے والا چڑایا کپڑا جس پر آٹا گرتا ہے۔ اس کو سفرہ بھی کہتے ہیں، چکی کا نچلا پتھر، جمع: ثَفَالٌ (اللَّهُوَةُ) چکی کے منہ میں ڈالنے کا مٹھی بھر غلہ، جمع: لُهَا (قَضَاعَةُ) قبیلہ کا نام ہے۔

تَشْرِیْح: شاعر اس شعر میں جنگ کے پھیلاؤ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب جنگ کی چکی چلتی ہے تو نجد کی شرقی جانب اس کا سفرہ ہوتا ہے اور پورا قبیلہ بنوقضاعہ اس کا گلہ ہوتا ہے۔ یعنی جنگ مرنے والے اور نقصان اٹھانے والے بنوقضاعہ ہی ہیں۔

(۳۲) نَزَلْتُمْ مِّنْزِلِ الْأَضِیَافِ مِنَّا فَأَعْجَلْنَا الْقُرٰی اَنْ تَشْتُمُوْنَا

ترجمہ: تم ہمارے یہاں بطور مہمان آئے تو ہم نے اس خوف سے کہ تم کہیں (مہمانی میں تاخیر کی وجہ سے ہمیں) گالیاں نہ دو کھانے میں جلدی کی۔

حَلِّ عِبَارَاتٍ: (مَنْزِلُ) بمعنی نزول، اترنا، انا (أَضِیَافُ) وَ ضِیُوفُ وَ ضِیَافُ وَ ضِیْفَانُ، یہ جمع ہیں ضِیْفُ کی بمعنی مہمان، ملاقاتی (الْقُرٰی) بمعنی طعام ضیافت۔ (تَشْتُمُوْنَا) شَتْمٌ، یَشْتُمُ، شَتَامَةٌ سے بمعنی گالی دینا، کوسنا۔ اسی سے شَتْمٌ گالی گلوچ، دشنام۔

تَشْرِیْح: جنگ کے میدان میں اترنے کو استہزاء مہمانداری کے ساتھ تعبیر کرتا ہے۔

(۳۳) قَرِیْنًا کُمْ فَعَجَّلْنَا قِرَاکُمْ فُبَیْلَ الصُّبْحِ مِرْدَاةٌ طَحُوْنَا

ترجمہ: ہم نے تمہاری ضیافت کی تو ہم نے صبح سے کچھ پہلے ہی تمہاری ضیافت کے طور پر ایک پتھر پھوڑ پیس ڈالنے والے

تھوڑے کو بجلت پیش کیا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (قَرَى) از باب سَمِعَ سے قَرَى الضیف بمعنی مہمان کی ضیافت کرنا۔ قَرِئَاءُ جمع متکلم ہم تمہاری ضیافت کی۔ (الْمُرْدَاةُ) پھر توڑنے کا مضبوط پتھریا آلہ، جمع: المَرَادِی (طَحُونُ) پیسنے والا، تھوڑا، فوجیوں کا بھاری دستہ جو ہر چیز کو پس ڈالے، پیسنے کا آلہ جمع: طَوَاحِیْنُ۔

لَتَشْرِیْحٍ: غرض صبح سے قبل ہی ہم نے تمہیں لڑائی کی مونگری سے پس ڈالا۔

(۳۲) نَعْمُ اَنَاسْنَا وَكَعَفُ عَنْهُمْ وَكَحْمَلُ عَنْهُمْ مَا حَمَلْنَا
تَرْجُمَةً: ہم اپنے لوگوں پر اپنی عطا عام کر دیتے ہیں اور ان سے کچھ نہیں چاہتے اور وہ جو کچھ ہم پر (تاوان کا) بوجھ ڈالتے ہیں ہم برداشت کرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (نَعْمُ) عَمَّ، يَعْمُ، عُمُومًا سے جمع متکلم بمعنی عام کر دینا (اَنَاسْنَا) اَنَسُ کی جمع انسان (كَعَفُ) مصدر عَفَّ سے درگزر کرنا کچھ طلب نہیں کرتے اور اگر عَفَّةً و عَفَافًا ہو تو معنی ناپسندیدہ قول و فعل سے بچنا ہے۔
لَتَشْرِیْحٍ: یعنی ہم ایسے لوگ ہیں کہ اپنے تمام قبائل کو عطیات سے بھی نوازتے ہیں اور اگر ان پر ان کی جرائم کی وجہ سے کوئی تاوان وغیرہ ہو تو وہ بھی ادا کر دیتے ہیں۔

(۳۵) نَطَاعِنُ مَا تَرَ أَخَى النَّاسِ عَنَّا وَنَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ إِذَا غَشِينَا
تَرْجُمَةً: لوگ جب تک ہم سے ذرا فاصلہ پر رہتے ہیں تو ہم نیزہ بازی کرتے ہیں اور جب ہم ڈھانپ لئے جاتے ہیں (اور نیزہ بازی کرنے کا موقع نہیں رہتا) تو پھر تلوار بازی شروع کر دیتے ہیں۔
حَلَّ عِبَارَاتٍ: (نَطَاعِنُ) باہم نیزہ زنی یا نیزہ بازی کرنا۔ (تَرَ أَخَى) ای تَرَ أَخَى مَا بَيْنَهُمَا۔ دو چیزوں کے درمیان دوری ہونا، دور ہونا، (نَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ) تلوار سے ایک دوسرے کو مارنا، یعنی تلوار بازی کرتے ہیں (غَشِينَا) غَشَى مصدر سے ڈھانپنا۔ جو گھیرے میں آجائے وہ ہر طرف سے ڈھانپ لیا جاتا ہے۔

لَتَشْرِیْحٍ: یعنی دشمن اگر کچھ دور ہو تو نیزہ بازی کرتے ہیں اور اگر دشمن ہمارے قریب ہو تو اپنی تلواروں سے ان کا صفایا کر دیتے ہیں یعنی ہم نیزہ زنی اور شمشیر زنی دونوں میں مہارت رکھتے ہیں۔

(۳۶) بِسُمْرٍ مِّنْ قَنَا الْخَطِیِّ لَدُنْ ذَوَابِلَ أَوْ بِيضٍ يَخْتَلِينَا
تَرْجُمَةً: گندم گوں۔ لچک دار، خشک نیزوں کے ذریعہ جو خط کے بنے ہوئے نیزوں میں سے ہیں (ہم نیزہ بازی کرتے ہیں) اور ایسی چمک دار تلواروں کے ذریعہ جو (سبز گھاس کی طرح گردوں کو) کاٹی ہیں (تلوار بازی کرتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (سُمْرُ) اَسْمَرُ کی جمع ہے بمعنی گندی رنگ کا نیزہ، سانولے رنگ کا (قَنَا) مفرد قَنَلٌ بمعنی نیزہ

(الْخَطَّیُّ) مقام ”خط“ کا نیزہ (خط) بحرین کے ایک مقام کا نام ہے۔ جہاں نیزے بکتے تھے (لَدُنْ) چک دار (ذَوَابِلُ) و ذُبُلُ، و ذُبُلُ یہ جمع ہیں ذَابِلُ کی پتلا نیزہ، باریک مرجھایا ہوا یعنی خشک (بِیْضُ) عمدہ چمکدار تلوار (یَخْتَلِیْنُ) مصدر اِخْتِلَاءُ سے گھاس کاٹنا۔

تَشْرِیْح: یعنی ہم لوگ اپنے دشمنوں کو میدان جنگ میں نیزوں اور تلواروں سے اس طرح کاٹتے ہیں جیسے بزرگھاس کاٹی جاتی ہے۔

(۳۷) كَانَ جَمَاجِمَ الْأَبْطَالِ فِيهَا وَوُسُوقٌ بِالْأَمَاجِرِ يَرْتَمِينَ

تَرْجِمَةٌ: لڑائی میں بہادروں کی کھوپڑیاں گویا کہ (اونٹوں کے) بوجھ ہیں جو پتھریلی زمینوں میں گر رہے ہیں۔
حَلَّ عِبَارَتٍ: (جَمَاجِمُ) و جُمُجُمُ جمع ہیں۔ جُمُجُمَةُ کی بمعنی کھوپڑی (أَبْطَالُ) بَطْلُ کی جمع بمعنی بہادر، ہیرو، شہسوار (وُسُوقُ) و اَوْسُقُ بوجھ، اونٹ یا گاڑی یا جہاز و کشتی پر لادا جانے والا بوجھ (سامان)۔ (أَمَاجِرُ) اَمْعَزُ کی جمع بمعنی پتھریلی سخت زمین (يَرْتَمِينَ) مصدر اِزْتِمَاءُ سے بمعنی گرنا۔

تَشْرِیْح: دشمنوں کے سروں کو کھلانی میں اونٹوں کے بوجھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۳۸) نَشَقُّ بِهَارُ وُوسِ الْقَوْمِ شَقًّا وَنَخْتَلِبُ الرِّقَابَ فَتَخْتَلِیْنَا

تَرْجِمَةٌ: تلواروں کے ذریعہ ہم دشمنوں کے سر خوب پھاڑتے ہیں اور بے دانت کی درانتی (تلوار) سے گردنوں کو کاٹتے ہیں تو وہ کٹ جاتی ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (نَشَقُّ) از باب نصر سے شَقًّا مصدر بمعنی پھاڑنا، چیرنا (نَخْتَلِبُ) خَلَبًا سے بمعنی پودے کو کاٹنا (رِقَابُ) وَرَقُبُ، جمع ہیں رِقْبَةُ کی بمعنی گردن۔

تَشْرِیْح: یعنی تلواروں کے ذریعہ ہم دشمنوں کی گردنوں پر وار کرتے چلے جاتے ہیں تو ان کے سر تن سے جدا ہوتے جاتے ہیں۔

(۳۹) وَإِنَّ الضَّغْنَ بَعْدَ الضَّغْنِ يَبْلُوْهُ عَلَيْكَ وَيُخْرِجُ الدَّاءَ الدَّفِیْنَ

تَرْجِمَةٌ: کینہ کے بعد کینہ (علامات کے ذریعہ) تجھ پر ظاہر ہو جائے گا اور پوشیدہ بیماری کو نکال دے گا (یعنی وہ محرک انتقام ہوگا جس سے دل کے داغ دھل جائیں گے)۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الضَّغْنُ) زبردست کینہ، سخت چھپی دشمنی قرآن پاک میں ہے ”فَيُخْرِجُكُمْ تَبْخُلُوْا وَيُخْرِجُ أَضْغَانَكُمْ“ جمع: أَضْغَانُ (يَبْلُوْهُ) بَلَاءُ، يَبْلُوْهُ بَلَاءٌ و بِلَاءٌ بمعنی ظاہر ہونا (دَاءُ) از باب فتح سے مصدر دَوَّءُ و دَاءٌ و دَاءٌ قَبَارٌ ہونا، هُوَ دَاءٌ جمع: دَوَّاءٌ (دَفِیْنُ) چھپی ہوئی، دَاءٌ دَفِیْنٌ بمعنی چھپی ہوئی بیماری جس کی اذیت ابھی ظاہر نہ ہوئی ہو۔

تَشْرِیْح: یعنی دشمنی چاہے جتنی بھی چھپی ہوئی ہو، کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو ہی جاتی ہے اور جب چھپی ہوئی دشمنی ظاہر ہو جائے تو

اس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔

(۴۰) وَرُئِنَا الْمَجْدَ قَدْ عَلِمْتُ مَعَهُ نُطَاعِينَ دُونَهُ حَتَّى يَبِينَا
ترجمہ: قبیلہ معد بن عدنان جانتا ہے کہ ہم بزرگی کے (اپنے بڑوں سے) وارث ہوئے ہیں ہم اس کے ورے (اس کی حفاظت کے لئے) نیزہ بازی کرتے ہیں تاکہ وہ (سب پر اچھی طرح) ظاہر ہو جائے۔

حَقِّ عِبَارَت: (وَرَثْنَا) وَرَثْنَا وَوَرِثْنَا وَوَرِثْنَا وَوَرِثْنَا بِمَعْنَى كَسَى كَ مَرْنَى كَ بَعْدَ اس كَا وَارِثٌ هُوَا، اس كَ مَالِ كَا مَالِكٌ وَحَقِّ دَارِ هُوَا۔ هُوَ وَارِثٌ جَمْعُ: وَرَثَةٌ وَوَرَاثٌ (الْمَجْدُ) شَرِافٌ وَعِظْمٌ، بَزْرُغٌ، جَمْعُ: اَمْجَادٌ (مَعْدُ) سَ مَرَادُ قَبِيلَةٍ مَعْدُ بْنُ عَدْنَانَ هُوَ (ذُوْنَ) ظَرْفِ مَكَانٍ مَنْصُوبٍ، مَضَافٌ اِلَيْهِ كَ مُطَابِقِ اس كَ مَعْنَى مُخْتَلَفٌ هِيَ۔ (بَيْيُنُ) بَيِّنٌ، بَيْنًا وَبَيُّوْنَا ظَاهِرٌ هُوَا، وَاضِحٌ هُوَا۔

نتیجہ: یعنی قبیلہ معد بن عدنان کو اس بات کا علم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ہمیں عظمت اور شرافت وراثت میں ملی ہے اور ہم اس کے مالک ہیں اس لئے ہم اپنی عظمت و شرافت کو بچانے کیلئے شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرتے ہیں تاکہ وہ سب پر ظاہر ہو جائے۔

(۴۱) وَنَحْنُ إِذَا عَمَدُ الْحَيِّ خَرَّتْ عَنْ الْأَحْفَاضِ نَمْنَعُ مَنْ يَلِينَا
ترجمہ: (خوف کے وقت) جب کہ (خیموں کے) ستون سامان پر گر پڑیں (عجلت سے خیمے اکھاڑے جاویں) تو ہم ان حضرات کو جو ہم سے قریب ہوتے ہیں (پڑوسیوں کی) حفاظت کرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (نَحْنُ) ہم (ضمیر مرفوع منفصل برائے تشنیع جمع و مذکر مؤنث (۲) کبھی اپنی عظمت کے اظہار کے لئے واحد کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ (عِمَادُ) ستون، سہارے کی چیز، کھمبا، جمع: عُمَدُ (خَوَثُ) خَرَّ، يَخْرُو، خَرَّ و خَرِيرًا و خُرُورًا سے بمعنی منہ کے بل گرنا، زمین پر گرنا، نیچے گرنا۔ (اَحْصَاؤُ) و حِفَاؤُ بمعنی گھر کا سامان، وہ سامان جو لادنے کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ مفرد الحِفَاؤُ (نَمْنَعُ) مصدر مَنَعَ سے بمعنی روکنا، یعنی سامان ان پر گرنے سے روکتے ہیں مطلب ان کی حفاظت کرتے ہیں (يَكُنُّ) قریب ہونا۔

نتیجہ: شاعر یہاں بھی اپنی اور اپنی قوم کی بہادری کے اظہار کیلئے کہتا ہے کہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ خوف اور گھبراہٹ میں جب ہمارے دشمنوں میں افراتفری مچ جائے اور گھبراہٹ میں اپنے خیمے اکھڑنے لگیں تو وہ ان کے مال و متاع پر جاگرتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی ہم ان کی مدد کرتے ہیں جو ہمارے قریب رہتے ہیں۔

(۴۲) نَجِدُ رُؤُوسَهُمْ فِي غَيْرِ بَرٍّ فَمَا يَلْمُوكَ مَاذَا يَتَّقُونَ
ترجمہ: (کے بارے) میں ہم ان (دشمنوں) کے سر قلم کرتے ہیں تو وہ نہیں جانتے کہ کس طرح ہم سے بچیں۔

حَاقَ عِبَارَتِ: (نَجْدٌ) جَدٌّ، يَجْدُ، جَدًّا سے توڑنا، کاٹنا، جمع منکلم، ہم ان کے سر کاٹتے ہیں، سر قلم کرتے ہیں

هُوَ جَزِيدٌ وَمَجْدُودٌ، قرآن پاک میں ہے۔ ”عَطَاءٌ غَيْرُ مَجْدُودٍ“ (بش معنی فرماں بردار، جمع: اَبْرَارٌ (غیر بر) کا معنی ہوگا نافرمان (يَتَّقُونَ) بچیں وہ، اخر میں الف اشباع کا ہے۔

تَشْرِیح: ہم ہر طرف سے انہیں گھیر لیتے ہیں اس لئے ان سے کوئی مُفَرِّق باقی نہیں رہتا۔

(۴۳) كَانَ سُيُوفَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ مَخَارِيقُ بَايْدِي لَاعِينَا
تَرْجَمَةٌ: ہماری تلواریں ان میں اور ہم میں گویا کہ کھینے والوں کے ہاتھوں میں لکڑی کی تلواریں (یا کپڑے کے کوڑے) ہیں۔
حَلَقُ عِبَارَتٍ: (مَخَارِيقُ) جمع مَخْرَافٍ کی بمعنی تلوار وہ (لَاعِبٌ) کھلاڑی کھیل کا ماہر، وہ کپڑا جس کو بٹ کر بچے ایک کھیل میں اس سے مارتے یا ڈراتے ہیں۔

تَشْرِیح: جس طرح کہ کھینے والے لکڑی کی تلواریں بے دھڑک چلاتے ہیں اسی طرح ہم میں تلواریں چلتی ہیں۔

(۴۴) كَانَ ثِيَابَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ خُضْبُنَ بَارْجُوانٍ أَوْ طُلِينَا
تَرْجَمَةٌ: گویا کہ ہمارے کپڑے ان کے اور ہمارے خون سے رنگ ارغوانی میں ہلکے یا گہرے رنگ دیئے گئے ہیں۔
حَلَقُ عِبَارَتٍ: (خُضْبُنَ) خِصَابٌ بمعنی گہرا رنگ، صیغہ جمع مَوْنُثْ غائب فعل ماضی مجہول۔ (أَرْجُوانُ) ارغوانی رنگ یعنی گہرا سرخ رنگ (طُلِينُ) ہلکا رنگ۔

تَشْرِیح: جہاں خون کے ہلکے دھبے پڑے ہیں ان پر ہلکا ارغوانی رنگ اور جہاں گہرا خون لگا ہے وہاں گاڑھا ارغوانی رنگ معلوم ہوتا ہے۔

(۴۵) إِذَا مَاعَيَّ بِالْإِسْنَفِ حَيُّ مِنَ الْهَوْلِ الْمُشَبَّهِ أَنْ يَكُونَا
تَرْجَمَةٌ: جب کہ کوئی قوم قریب الوقوع خوف کی وجہ سے پیش قدمی سے عاجز ہو جائے (جواب ”إِذَا“ اگلے شعر میں ہے)۔
حَلَقُ عِبَارَتٍ: (الْعَيُّ) مفید مطلب کام سے عجز و بے بسی (إِسْنَفٌ) ای اسْنَفَ الامر، مضبوط اور پختہ کرنا۔ (الْهَوْلُ) خوف، گھبراہٹ جمع: اَهْوَالٌ وَهُوْلٌ: (الْمُشَبَّهُ) تَشْبِيْهُ مصدر سے حاضر کر دینا۔
تَشْرِیح: یعنی جب کوئی قوم کسی ایسی خوف کی وجہ سے اپنے معاملات پر غور و فکر نہ کریں جو قریب الوقوع اور یقینی ہو تو (جواب اگلے شعر میں ہے)

(۴۶) نَصَبْنَا مِثْلَ رَهْوَةٍ ذَاتِ حَدٍّ مُحَافَظَةً وَكُنَّا السَّابِقِينَ
تَرْجَمَةٌ: (جب لوگ گھبرا جاتے ہیں) تو ہم صاحب شوکت رہوہ (پہاڑ) جیسا لشکر (اپنے احساب کی) حفاظت کے لئے قائم کر دیتے ہیں اور ہم ہی سب سے آگے رہتے ہیں۔

حَلَقُ عِبَارَتٍ: (نَصَبٌ) از باب ضرب سے نصباً، گاڑنا، کھڑا کرنا (الرَّهْوَةُ) وہ نشیبی جگہ جہاں پانی اکٹھا ہو جاتا ہو۔ جمع:

رَهَاء۔ یہاں اس سے مراد ایک مخصوص پہاڑ ہے جس کا نام رهوة پہاڑ ہے (حَدِّ) شوکت ذاتِ حدِّ بمعنی صاحب شوکت (مُحَافَظَةً) حفاظت کرنا، خیال رکھنا۔ (سَابِقِينَ) مفرد سَابِقٌ، آگے رہنے والا۔
تَشْرِیح: تو ہم اپنی عزت و ناموس کی حفاظت ایسے لشکر سے کراتے ہیں جو صاحب شوکت و دبدبہ ہے۔ اپنی لشکر کی مضبوطی کو رهوة پہاڑ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴۷) بِشَبَّانٍ يَرَوْنَ الْقَتْلَ مَجْدًا وَشَيْبٍ فِي الْحُرُوبِ مُجَرَّبِينَ
تَرْجَمَةٌ: (بَشَبَّانٍ) شاب کی جمع بمعنی جوان لڑکا جو بالغ ہو گیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہوا ہو، مَوْنٌ شبَابٌ جمع شَوَاتٍ (شَيْبٍ) اشْيَب کی جمع بمعنی بوڑھا، سفید بالوں والا، جَبِلٌ اشْيَبٌ، برف سے ڈھکا ہوا سفید پہاڑ۔ (حُرُوبِ) حُرُوب کی جمع: لڑائی، جنگ (مُجَرَّبِينَ) تجربہ کار، آزمودہ کار۔ (مُجَرَّبٍ) آزمایا ہوا، تجربہ کر کے دیکھا ہوا۔
تَشْرِیح: یعنی ہم اپنی عظمت و شرافت کی حفاظت جس لشکر سے کرتے ہیں وہ لشکر بہادر و جوانوں اور تجربہ کار اور جنگ آزمودہ بوڑھوں پر مشتمل ہے۔

(۴۸) حَدِيثَ النَّاسِ كُلِّهِمْ جَمِيعًا مُقَارَعَةً بَيْنَهُمْ عَنْ بَنِيْنَا
تَرْجَمَةٌ: ہم تمام لوگوں سے اپنی بزرگی میں مقابلہ اور معارضہ کرتے ہیں اور ان پر غالب آتے ہیں اور ان کی اولاد کو اپنی اولاد سے دفع کرنے کے لئے تلواروں سے مارتے ہیں۔
حَدِيثَ: (حَدِيثًا) بروزن ثَرِيًّا بمعنی مقابلہ کرنا۔ (مُقَارَعَةً) ٹکرانا/لڑانا۔
تَشْرِیح: ہم اپنی اولاد اور حریم کی حفاظت کے لئے ان کی اولاد کو قتل کرتے ہیں اور ہم ہر قوم کو اس امر کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہماری جیسی بزرگی پیش کریں۔

(۴۹) فَأَمَّا يَوْمَ خَشِينَا عَلَيْهِمْ فَتَصَبَّحَ خَيْلُنَا غَضَبًا ثِينًا
تَرْجَمَةٌ: جس دن کو ہم ان (اپنی اولاد) پر (دشمنوں کا) خوف کرتے ہیں تو ہمارا لشکر جماعت در جماعت (حفاظت کے لئے) پھیل جاتا ہے۔

حَدِيثَ: (خَشِينَا) ہم ان پر خوف کرتے ہیں (الْخَيْلُ) گھوڑے سواروں کی جماعت مراد لشکر، جمع: اَخْيَالٌ وَ خَيُْولٌ (غَضَبًا) جماعت گروہ در گروہ، جماعت در جماعت، مفرد غَضَبَةٌ (ثِينًا) ثَبِيَّتِي جمع: جماعت متفرقہ، پھیلا ہوا لشکر۔
تَشْرِیح: یعنی جس دن ہمیں یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں دشمن ہماری اولاد پر حملہ آور نہ ہو تو اس دن ہم جماعت اور جماعت ان کی

حفاظت کرتے ہیں۔

(۵۰) وَأَمَّا يَوْمَ لَفَخْشَمَى عَلَيْهِمْ فَنُمُوعُنْ غَارَةً مَتَلَبِينَا

ترجمہ: لیکن جس روز ہمیں ان پر کوئی خوف نہیں ہوتا تو پھر ہم مسلح ہو کر غار نگری میں غلت کرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَات: (نَخْشَى) از باب سَخ سے خَشْيَةٌ مصدر سے خوف ہونا، ڈرتے رہنا (نُمُوعُنْ) اَمْعَانْ مصدر سے کسی چیز کی گہرائی میں اترنا (غَارَةً) غار نگری کرنا۔ (مَتَلَبِينَا) تَلَبُّبٌ مصدر سے ہتھیار باندھنا/ مسلح ہونا۔

تَشْرِیح: جس روز ہمیں اعداء کے حملہ کا خوف ہوتا ہے تو قبیلہ کی حفاظت میں مصروف ہوتے ہیں ورنہ پھر ہم خود پیش قدمی کر کے حملہ آور بنتے ہیں۔

(۵۱) بِرَأْسٍ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بَكْرٍ نَذُوقُ بِهِ السُّهُولَةَ وَالْحَزُونََنَا

ترجمہ: بنو جشم بن بکر کے ایک سردار کے ساتھ (ہم غار نگری کرتے ہیں) جس کے ساتھ ہم نرم اور سخت زمینوں کو کچل ڈالتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَات: (رَأْسٍ) سردار (بنو جشم بن بکر) ایک قبیلہ کا نام ہے۔ (نَذُوقُ) ذُقْ، بِذُقْ، ذُقَّا سے بمعنی کچل ڈالنا، پینا، چورہ کرنا، کوٹنا، توڑنا۔ (السُّهُولَةَ) نرمی، ہمواری، (حَزُونََنَا) جمع حَزْنٌ کی بمعنی سخت زمین، سخت جگہ، اکھڑ مزاج آدمی۔

تَشْرِیح: نرم اور سخت زمینوں سے ضعیف اور قوی دشمن مراد ہیں۔ غرض ہم اپنے ہر دشمن کو اس سردار کی سرکردگی میں فنا کر ڈالتے ہیں۔

(۵۲) أَلَا لَا يَعْلَمُ الْأَقْوَامُ أَنَّا تَضَعُضَعُنَا وَأَنَا قَدْ وَكِينَا

ترجمہ: سن لو! قومیں ہر گز یہ گمان نہ کرائیں کہ ہم ذلیل ہو گئے ہیں یا ہم (کچھ) ست پڑ گئے ہیں (نہیں نہیں بلکہ ہم میں وہی سابق عزت و قوت باقی ہے)

حَلَّ عِبَارَات: (تَضَعُضَعُ) ذلیل ہونا ہی تَضَعُضَعُ الدَّهْرُ زمانہ کا کسی کو ذلیل کرنا۔ (وَكِينَا) وَكَيْتًا وَوَكَيْتًا وُكَيْتًا سے ست ہونا، عاجز ہو جانا۔

تَشْرِیح: اس شعر میں شاعر یہ بتلانا چاہتا ہے کہ خبردار رہو ہم کسی حکمت عملی کے تحت کچھ ست پڑ گئے ہیں ہماری تواضع اور انکساری کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے بلکہ اب بھی ہم میں وہ سابقہ عزت و پھرتی باقی ہے۔

(۵۳) أَلَا لَا يَجْهَلُونَ أَحَدًا عَلَيْنَا فَجْهَلُ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِينَ

ترجمہ: خبردار! ہم سے کوئی جہالت کا معاملہ نہ کرے ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا سلوک کریں گے۔

حَافِ عِبَارَاتٍ: (يَجْهَلُنْ) مصدر جَهْلٌ بمعنی جہالت (أَحَدٌ) ایک، اکلا، اتوار، جمع: آحاد (عَلَيْنَا) عَلٰی حرف جز بمعنی یر یا او پر، قریب کی جگہ پر (فَوْقُ) ظرف مکاں، بلندی وار تقاع کے بیان کیلئے، اضافت کی صورت میں منصوب ہوتا ہے۔
تَشْرِیح: جہالت کی جز کو جہالت سے محض مشاکلت کی بنا پر تعبیر کر دیا ہے ورنہ وہ جہالت نہیں۔

(۵۴) بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمُرُو بَنَ هِنْدٍ نَكُونُ لِقَيْلُكُمْ فِيهَا قَطِينًا

تَرْجُمَہ: اے عمرو بن ہند! یہ تیری کوئی تمنا ہے کہ ہم تیرے اس گورز کے خدام بن جائیں جو ہم پر مسلط ہے۔
حَافِ عِبَارَاتٍ: (الْمَشِيئَةُ) ارادہ، مرادی معنی تَمَنَّا ہے (الْقَيْلُ) زمانہ جاہلیت میں ملوک بن کا لقب، جمع: اقوال و اقبال (قَطِينٌ) نوکر چاکر، خدام و مصاحبین، (واحد، جمع دونوں کیلئے یا اس کی جمع قَطُنٌ ہے)۔
تَشْرِیح: باوجودیکہ ہم میں کچھ ضعف نہیں پیدا ہوا۔ پھر تیری یہ خواہش آخر کیوں ہے؟ یہ نہیں ہو سکتا بالکل ناممکن ہے۔

(۵۵) بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمُرُو بَنَ هِنْدٍ تُطِيعُ بِنَا الْوُشَاةَ وَتَزْدَرِينَا

تَرْجُمَہ: اے عمرو بن ہند! یہ تیری کیا خواہش ہے کہ تو ہمارے بارے میں چغلوں کی تابعداری کرتا ہے اور ہماری تحقیر کرتا ہے (یعنی یہ طریقہ آخر کیا ہے؟ اور یہ طرز عمل تو نے کس لئے اختیار کر رکھا ہے جو سراسر غلط اور باطل ہے)۔
حَافِ عِبَارَاتٍ: (الْوُشَاةُ) وَاَش کی جمع ہے بمعنی چغلوں کی کرنا، جھوٹ کی خوب ملع سازی کرنا۔ سلطان سے کسی کی شکایت کرنا۔ (تَزْدَرِي) مصدر اِزْدِرَاء بمعنی حقیر جاننا، تحقیر کرنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ“۔
تَشْرِیح: یعنی اے عمرو بن ہند تو چغلوں کی بات مان کر ہماری تحقیر کیوں کرتا ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے اور یہ طرز عمل جو تو نے اختیار کر رکھا ہے یہ بالکل غلط اور باطل ہے۔

(۵۶) تَهَلْدُنَا وَأُوْعِدُنَا رُودًا مَتَى كُنَّا لِأَمْلِكَ مُقْتَوِينَا

تَرْجُمَہ: تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے اور ڈراتا ہے ٹھہر جا۔ ہم کب تیری ماں کے خدام تھے (کہ تیری یہ دھمکیاں برداشت کریں اور یہ جھڑکیاں کہیں)۔

حَافِ عِبَارَاتٍ: (تَهَلْدُ) تَهْدِيْد سے ڈرانا، دھمکی دینا (تُوْعِدُ) مصدر اِيعَاد سے ڈرانا (رُودًا) اسم فعل بمعنی اُمِہْل رک جا، ٹھہر جا۔ (مُقْتَوِي) نوکر، خادم جمع: مَقَاتِيَةٌ و مَقْتَوُونَ۔

تَشْرِیح: کیا ہم تیری ماں کے خادم ہیں جو تو ہمیں اس طرح دھمکیاں دے کے ڈراتا ہے اور یہ یاد رکھ ہم تیری دھمکیاں برداشت کرنے والے نہیں ہیں۔

(۵۷) فَبِنَا قَنَاتِنَا يَا عَمْرُو أَعْيَتْ عَلَى الْأَعْدَاءِ قِبْلَكَ أَنْ تَلِينَا

تَرْجُمَہ: اے عمرو بن ہند! ہمارے نیزے (عزت) نے تیرے دور سے قبل (بھی) دشمنوں کے مقابلہ میں لگنے سے انکار کر دیا

ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْفَنَاءُ) کھوکھلا نیزہ جمع: فَنَوَات، فَنَاءٌ (اَعْيَتْ) مصدر اَعْيَاءُ اس کا صلہ علی آنے کی وجہ سے معنی، سخت، دشوار ہے۔ (يَكْنِي) لِيْن مصدر سے بمعنی نرم ہونا۔

تَشْنِجٌ: ہم آج تک کسی شہنشاہ سے نہیں دے ہماری عزت ہمیشہ محفوظ رہی ہے۔

(۵۸) **اِذَا عَصَّ الشَّقَافُ بِهَا اَشْمَاژُتْ** **وَوَلَّتْهُ عَشْوَزَنَةٌ زُبُونَا**
تَرْجَمَتُ: جب بالکھ (نیزہ سیدھا کرنے کا آلہ) اس کی گرفت کرتا ہے تو وہ سخت بن جاتا ہے اور اس کو وہ نیزہ اس حال میں پھیر دیتا ہے کہ سخت اور دفع کرنے والا ہوتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَصَّ) عَصَّ، يَعُصُّ، عَصًا و عَصِيضًا سے بمعنی مضبوطی سے تھامنا (الشَّقَافُ) نیزوں کو سیدھا کرنے کا اوزار یعنی آلہ۔ جمع: اَشْقَفَةٌ و ثُقُفٌ (اشْمَاژُتْ) مصدر اَشْمِزُازُ، خوفزدہ ہونا/منقبض ہونا/اور کراہت کی وجہ سے نفرت کرنا۔ (وَوَلَّتْ) منہ پھیر دینا۔ (عَشْوَزَنَةٌ) سخت (زُبُونُ) زُبْنَا سے دھکیلنا۔ دور کرنا، ہٹانا، دفع کرنا، کہتے ہیں زُبْنَتِ النَّاقَةِ وَلَكِنَّا وَحَالَتِهَا عَنْ ضَرْعِهَا۔ اونٹنی کا اپنے بچہ اور دودھ نکالنے والے کولات مار کر تھن سے ہٹا دینا۔ زُبْنُ عَنْهُ الشَّيْءُ، کسی سے کسی چیز کو دفع کرنا، الگ کرنا۔

تَشْنِجٌ: ہماری عزت کسی کے قابو میں نہیں آئی اور ہمیں کوئی رام نہیں کر سکا۔ جب کسی نے سخت گیری کی ہم نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے بے نیل مرام واپس ہونا پڑا۔

(۵۹) **عَشْوَزَنَةٌ اِنْقَلَبَتْ اُرْكُتْ** **تَشْنُجٌ قَفَا الْمُشَقِّفِ وَالْجَبِينَا**
تَرْجَمَتُ: (وہ نیزہ) سخت ہے جب دبایا جاتا ہے تو چڑچڑاتا ہے اور سیدھا کرنے والے کی گدی اور پیشانی کو زخمی کر دیتا ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (اِنْقَلَبَتْ) باب افتعال مصدر اِنْقِلَابٌ سے بمعنی پلٹنا، الٹنا اور ندھا ہونا۔ (اُرْكُتْ) رَنَّ، يَرْنُ، رَيْنًا بمعنی آواز نکالنا جیسے اُرْكُتِ الْقَوْسُ فِي اَنْبَاضِهَا، اُرْكُتِ السَّحَابَةُ فِي رَعْدِهَا۔ ان مثالوں میں زور سے آواز نکالنے کے معنی ہیں۔ زور سے آواز نکالنا/چڑچڑانا (تَشْنُجٌ) از باب نَصَرَ يَنْصُرُ مصدر شَجَّاعٌ سے زخمی کرنا۔ شَجَّ رَأْسُهُ، سر کو زخمی کرنا۔ و شَجَّ وَجْهَهُ و فیه، چہرہ کو زخمی کرنا (القَفَا) گدی (گردن کا پچھلا حصہ مذکر و مؤنث، ہر چیز کا پچھلا حصہ، جمع: اَقْفَاءٌ و قُفُيٌّ (الْجَبِينُ) پیشانی، جمع: اَجْبِنٌ و اَجْبِنَةٌ و جَبْنٌ۔

تَشْنِجٌ: جس نے ہمیں رام اور ذلیل کرنے کی کوشش کی اس کو خود نقصان اٹھانا پڑا اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(۶۰) **فَهَلْ حُدِّثْتُ فِي جُشَمِ بْنِ بَكْرِ** **بِنَقْصٍ فِي خُطُوبِ الْأَوَّلِينَ**
تَرْجَمَتُ: کیا تو نے (قبیلہ) جشم بن بکر کے اندر گزشتہ لوگوں کی شان میں کوئی کھوئی (یا عہد شکنی کی) بات سنی (کہ تجھے ہم کو

تابع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جشم بن بکر) سے مراد قبیلہ جسم بن بکر ہے (النقص) کی، خامی، عیب، فقدان، کھوٹ، گروٹ (خُطُوب) خطب کی جمع ہے بمعنی حال، حالت قرآن پاک میں ہے۔ ”قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ“ (اولین) مفرد اوّل پہلا، سبقت لے جانے والا، متقدم، جمع: اوائل و اولون۔
تَشْرِیح: کیا تجھے قبیلہ جسم بن بکر کے اندر گزشتہ لوگوں کی شان میں کوئی کھوٹی یا عہد شکنی کی بات پہنچی ہے کہ تیرا رویہ ان کے ساتھ ایسا گھٹیا ہے۔

(۶۱) **وَرِثْنَا مَجْدَ عَلْقَمَةَ بْنِ سَيْفٍ أَبَاحَ لَنَا حُصُونَ الْمَجْدِ دِينَا**
تَرْجُمَةٌ: ہمیں اس علقمہ بن سیف کی بزرگی و ورثہ میں ملی جس نے بزرگی کے قلعے جبراً ہمارے لئے مباح کر دیے ہیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَجْدًا) شرافت و عظمت، بزرگی، عزت، جمع: امجاد (علقمہ بن سیف) قبیلہ کا نام ہے (حُصُونٌ) و اُحْصَانٌ و حصنة: الحصن کی جمع بمعنی قلعہ، محفوظ مقام (دینا) زبردستی، جبراً۔
تَشْرِیح: علقمہ اپنے معصروں پر غالب آکر بزرگی کا مالک بنا اور اس کی بزرگی وراثہ ہمیں ملی اس لئے کہ ہم اس کے صحیح جانشین ہیں۔

(۶۲) **وَرِثْتُ مُهْلِلًا وَالْخَيْرَ مِنْهُ زُهَيْرًا نِعْمَ ذُخْرُ الذَّاخِرِ نَا**
تَرْجُمَةٌ: میں مہلہل اور اس سے بہتر زہیر کی بزرگی کا وارث بنا جو جمع کرنے والوں کے لئے بہترین سرمایہ (افتخار) ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُهْلِلٌ) یہ عمرو بن کلثوم کا نانا تھا (زُهَيْرًا) نیزہ زہیر نامی شخص اس کا دادا تھا۔ ان کی طرف اشارہ ہے۔ (الذُّخْرُ) ذخیرہ جمع شدہ چیز جمع: اذخار۔ (ذَّاخِرٌ) ذخیرہ کنندہ۔
تَشْرِیح: یعنی نانا مہلہل اور دادا زہیر سے بزرگی اور شان و شوکت مجھے وراثت میں ملی ہے اور میرے وہ دونوں بزرگ صاحب فضیلت تھے۔

(۶۳) **وَعَتَّابًا وَكُلْثُومًا جَمِيعًا بِهِمْ نَلْنَا ثَرَاتِ الْأَكْرَمِينَا**
تَرْجُمَةٌ: اور (اپنے دادا) عتاب اور (اپنے باپ) کلثوم (کی میراث کا مالک بنا) انہی کے ذریعہ ہم نے شرفاء کی میراث پائی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَتَّابًا) شاعر کا دادا (کلثوم) ان کا باپ (نَلْنَا) از باب نصر سے نُولًا یا لینا (الْأَكْرَمُ) شرفاء
تَشْرِیح: ہم نے ان کے مآثر اور مفار کا احاطہ کیا لہذا ہمیں شرافت اور بزرگی حاصل ہوئی۔

(۶۳) وَكَذَا الْبُرَّةُ الَّذِي حُدِّثَتْ عَنْهُ
تَرْجَمَةٌ: اور ذی البرہ جس کے بارے میں (بہادری کے کارنامے) تو نے سنے ہوں گے (اس کے ترکہ کے بھی ہم مالک ہیں) اسی کے ذریعہ ہم محفوظ ہیں اور غرباء کی حمایت کرتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (ذالبرہ) کعب بن زہیر کا لقب۔ (نُحْمَى) مصدر حِمَايَة: پہلا مجہول اور دوسرا معروف ہے معنی حفاظت، مگر انی (مُحَجَّرِينَ) پناہ گزین، غُرَابَاءَ
تَشْرِيح: اور ذی البرہ کے بارے میں تو سنی ہی ہوگی کہ وہ کتنے با عظمت اور با کردار تھے ہم لوگ ان کے بھی وارث ہیں انہی کی وجہ سے لوگ ہماری حمایت کرتے ہیں اور ہم لوگوں کی حمایت کرتے ہیں۔

(۶۵) وَمِنَّا قَبْلَهُ السَّاعِي كُلِيْبٌ فَلَايُ الْمَجْدِ إِلَّا وَقَدْ وَلَيْنَا
تَرْجَمَةٌ: اور اس (ذوالبرہ) سے قبل (مفاخر میں) کوشاں (کَلِيْب) ہم ہی میں سے تھا پس کوئی بزرگی نہیں کہ جس کے ہم وارث نہ ہوئے ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (السَّاعِي) مصدر سَعَى کوشش کرنا۔ (كَلِيْبٌ) امرؤ القیس کا لقب کلب تھا (فَلَايُ) اگرچہ استفہام کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں نفی کے معنی کو متضمن ہے۔
تَشْرِيح: کلب عرب کے بہت ہی با عزت اور متکبر لوگوں میں سے تھا اس کا نام امرؤ القیس ہے چونکہ اس نے ایک کتے کا بچہ پال رکھا تھا اور جہاں تک اس کی آواز جاتی تھی اس کو یہ اپنا حتمی سمجھتا تھا اور لوگوں کو اس حصہ زمین میں تصرف کرنے سے روکتا تھا اس وجہ سے اس کا نام کلب پڑ گیا تھا۔ اس کو حسان نے قتل کر ڈالا تھا۔ جس کی بناء پر عرب کی مشہور لڑائی حرب بسوس رونما ہوئی۔

(۶۶) مَتَى نَعْقِدُ قَرِيْتَنَا بِحَبْلٍ تَجْذُّ الْحَبْلُ أَوْ تَقْصِ الْقَرِيْنَا
تَرْجَمَةٌ: جب ہم اپنی اونٹنی کا رسی کے ذریعہ (کسی دوسری اونٹنی) جوڑ پھانس دیتے ہیں تو وہ یا رسی کو توڑ ڈالتی ہے یا دوسری اونٹنی کو ہلاک کر دیتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (نَعْقِدُ) عَقْدًا مصدر سے گرہ لگانا (قَرِيْتُنِ) وہ اونٹ جو دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہو۔ جمع: قُرْنَاءُ (الْحَبْلُ) رسی، رسا، ڈوری، تلی۔ (تَجْذُّ) جَذًّا، يَجْذُّ، جَذًّا بمعنی توڑنا، کاٹنا (تَقْصِ) (تَقْصِ) وقْصًا سے گردن توڑنا، یعنی ہلاک کر دیتی ہے۔

تَشْرِيح: ہم جب بھی کسی قوم کے مقابلہ میں آئے تو وہ جنگ ختم ہوئی یا وہ قوم اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(۶۷) وَتُوجَدُ نَحْنُ أَمْنُهُمْ ذِمَارًا وَأَوْفَاهُمْ إِذَا عَقَلُوا يَمِينَنَا
تَرْجَمَةٌ: ہم ہی تمام لوگوں میں ذمہ داری کے اعتبار سے فائق پائے جائیں گے۔ اور جب لوگ عہد کریں تو ہم ہی سب سے

زیادہ اس کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَمْسَعُهُمْ) مصدر مَنَعٌ سے روکنا/ منع کرنا (السَّمَانُ) قابل حفاظت شے جس کا دفاع لازم ہو۔
هو حَافِي الدِّمَارِ۔ وہ اپنے گھریا اپنی آبرو کا محافظ ہے۔ (عَقَدُوا) عَقْدًا سے عہد و پیمان کرنا۔ (يَوْمَيْنِ) حلف اٹھانا، یعنی پورا کرنا۔

تَشْرِیح: ہم تمام اقوام میں سب سے زیادہ عہد و پیمان کو نبھاتے ہیں کسی طرح عذر کو رد نہیں رکھتے۔

(۶۸) وَنَحْنُ عِدَاةٌ أَوْقَدَ فِي خَزَازِي رَفَدْنَا فَوْقَ رَغْدِ الرَّافِدِينَا

ترجمہ: جس صبح کو (کوہ) خزاڑی پر آگ روشن کی گئی تو ہم ہی نے تمام دینے والوں سے بڑھ کر اعانت کی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَوْقَدَ) وَقَدَ ووقودًا سے آگ جلنا۔ اِنْقَادٌ سے آگ روشن کرنا (خَزَازِي) پہاڑ کا نام ہے (رَفَدْنَا) رَفَدَ، يَرْفُدُ رَفْدًا ورفادہ بمعنی عطا کرنا اسی سے رَفْدٌ عطیہ، بخشش قرآن پاک میں ہے۔ ”بَسَّسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ“ براہے انعام میں دیا ہوا عطیہ، جمع: اِرْقَادٌ ورفُودٌ۔

تَشْرِیح: یعنی جب قبائل کے درمیان لڑائی ہوتی تو وہ خزاڑی پہاڑ پر آگ جلاتے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو مدد کی ضرورت ہے اور ان کے مددگار ان کی مدد کیلئے پہنچ جاتے۔ شاعر کہتا ہے کہ ایسے موقعوں پر بھی ہماری مدد اور حمایت دوسروں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

(۶۹) وَنَحْنُ الْحَابِسُونَ بِذِي أُرَاطَى تَسْفُ الْجِلَّةُ الْخُورُ الدَّرِينَا

ترجمہ: اور ہم نے ہی (مقام) ذی اُرَاطِ پر (اونٹوں کو) روک رکھا (اور مصروف جنگ رہے) در آنحالیکہ موٹی تازی دودھیل اونٹیاں پرانی خشک گھاس چبا رہی تھیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَابِسُونَ) اسم فاعل، مفرد حَابِسٌ بمعنی روکنے والا، حراست میں رکھنے والا، جمع: حَوَابِسُ (ذِي أُرَاطَى) جگہ کا نام ہے۔ تَسْفُ، يَسْفُ، سَفًّا سے سوکھی گھاس چبانا، خشک گھاس چرنا (الْجِلَّةُ) موٹی تازی مفرد جِلَالٌ یا جَلِيلٌ (خُورٌ) جمع: حَوَارَةٌ کی بمعنی بہت دودھ والی اور آسانی سے دوہ جانے والی اونٹنی (الدَّرِينُ) پرانی خشک چراگاہ کی سوکھی گھاس۔

تَشْرِیح: ہم نے اپنی قابلِ قدر اونٹیوں کو بھی کوئی پرواہ نہ کی اور مصروف پیکار رہے۔

(۷۰) وَكُنَّا الْأَيْمَنِينَ إِذَا التَّقِيْنَا وَكَانَ الْأَيْسَرُونَ بَنُو آبِينَا

ترجمہ: جب ہماری (لڑائی میں دشمنوں سے) مٹھ بھڑ ہوئی تو ہم ہی دہنی جانب تھے اور بائیں جانب ہمارے بھائی تھے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَيْمَنُ) وَاَيْمَانٌ وَاَيْمَانٌ، جمع میں يَوْمَيْنُ کے داہنا ہاتھ یا دہنی جانب (التَّقِيْنَا) تَلْقَاءُ سے ایک

دوسرے کا آمناسا منا ہونا، مذ بھڑ ہونا (اَيْسَرُوْنَ) بائیں جانب، بائیں طرف جمع: يُسْرٌ۔
تَشْرِیْح: ہم برابر لشکر کے مینہ پر رہے اور ہمارے بھائی میسرہ پر۔

(۷۱) فَصَالُوا صَوْلَةً فِيمَنْ يَلِيهِمْ وَصُلْنَا صَوْلَةً فِيمَنْ يَلِينَا
ترجمہ: تو انہوں نے ان دشمنوں پر حملہ کیا جو ان سے ملے ہوئے تھے اور ہم نے ان پر حملہ کیا جو ہم سے قریب تھے۔
حَلِّ عِبَارَت: (فَصَالُوا) صَال، يَصُول، صَوْلًا وَّ صَوْلَانًا سے حملہ کرنا، کسی پر جست لگانا، (الصَّوْلَةُ) حملہ، جست
 ذُو صَوْكِهِ، طاقتور بہادر۔ (يَلِيهِمْ) وِلَا سے قریب ہونا، ملا ہوا ہونا۔
تَشْرِیْح: یعنی ہم اور ہمارے بھائیوں نے اپنے اپنے قریبی دشمنوں پر حملہ کیا۔

(۷۲) فَأَبُوا بِالنَّهَابِ وَبِالسَّبَايَا وَأُنَّا بِالْمُلُوكِ مُصَفَّدِينَ
ترجمہ: پس وہ اموال غنیمت اور قیدی لے کر لوٹے اور ہم بادشاہوں کو قید کر کے لائے (ہم نے علوہمت کی وجہ سے مال کی
 کچھ پروا نہیں کی)۔

حَلِّ عِبَارَت: (أَبُوا) أَب، يَأْبُ، أَوْبًا وَّ أَوْبَةً وَّ اِيَابًا سے لوٹنا۔ (نَهَاب) وَّ نُهُوبٌ جمع نَهَبٌ کی بمعنی مال غنیمت،
 لوٹی ہوئی چیز۔ (سَبَايَا) سَبْيٌ کی جمع ہے بمعنی قیدی (خاص طور پر عورت) (مُلُوك) وَّ اَمْلَاكٌ، جمع: مَلِكٌ کی بادشاہ، کسی قوم یا
 قبیلہ کا با اختیار حاکم، (مُصَفَّدِينَ) صَفَّدَا سے جھکڑی لگانا اسی سے مُصَفَّدٌ جھکڑی لگا ہوا، قید کیا ہوا۔
تَشْرِیْح: یعنی اس لڑائی میں پلڑا ہمارا بھاری رہا ہمارے بھائی مال غنیمت اور قیدی عورتوں کو لیکر لوٹے اور ہم نے سرداروں کو قیدی
 بنایا۔ ہم نے علوہمت کی وجہ سے مال کی کچھ پروا نہیں کی۔

(۷۳) اِلَيْكُمْ يَا بَنِي بَكْرِ اِلَيْكُمْ اَلْمَا تَعْرِفُوا مِنَّا الْيَقِيْنَا
ترجمہ: ہٹو اے بنی بکر ہٹو (ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو) کیا اب تک تم نے ہماری واقعی بہادری کو نہیں پہچانا (کہ تم پھر ہمارے
 مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہو)۔

حَلِّ عِبَارَت: (اِلَيْكُمْ) اسم فعل بمعنی دور ہو جاؤ/ ہٹ جاؤ۔ (بَنِي بَكْرِ) قبیلہ کا نام ہے۔ (اَلْمَا) میں ہمزہ استفہام کا
 ہے اور کَمَا بمعنی لَمْ ہے۔

تَشْرِیْح: اے بنی بکر! ہمارے ساتھ اتنی لڑائیاں آزمانے کے بعد بھی دوبارہ ہم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ تم نے ابھی تک
 ہماری بہادری کو نہیں پہچانا؟

(۷۴) اَلْمَا تَعْلَمُوا مِنَّا وَمِنْكُمْ كَتَائِبَ يَطْعُونَ وَيَرْتَمِيْنَا
ترجمہ: کیا تم نے اپنے اور ہمارے لشکروں کو اب تک نہیں جانا جو نیا زہ بازی اور تیر اندازی کرتے تھے (نہیں بلکہ تم کو اچھی

طرح ہمارے لشکر کی قوت کا علم ہو گیا ہے پھر تمہاری یہ جرأت بیوقوفی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (کَتَاب) کُتِبَتْ کی جمع بمعنی فوج فوج کا بڑا دستہ یا لین جس کے تحت کپنیاں ہوتی ہیں، سیرایا، "کَتَبَ الْکُتَّابُ"، فوجی دستے تیار کرنا (یَطْعُون) نیزہ بازی کرنا۔ (یُرْتَمِئُونَ) اِرْتِمَاءُ مصدر سے تیر اندازی کرنا۔
تَشْرِیح: اس شعر میں بھی اپنے لشکر کی نیزہ بازی اور تیر اندازی کو بیان کرتے ہوئے قبیلہ بنی بکر سے کہتا ہے جب تمہیں ہمارے لشکر کی قوت کا علم بخوبی ہو گیا ہے، پھر تمہاری یہ جرأت بیوقوفی ہے۔

(۷۵) عَلَيْنَا الْبَيْضُ وَالْيَلْبُ الْيَمَانِي وَأَسْيَافُ يَقْمُنَ وَيَنْحَنِينَا
تَرْجُمَہ: اور ہمارے اوپر (سروں پر) خود (بدنوں پر) یعنی زر ہیں اور (ہاتھوں میں) ایسی تلواریں تھیں جو سیدھی کی جاتی تھیں اور (بوقت ضرب) ٹیڑھی ہو جاتی تھیں (یا ہمارے وقت ٹیڑھی پڑ جاتی تھیں اور پھر بدستور سیدھی ہو جاتی تھیں)۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (بَيْضٌ) بَيْضَةُ کی جمع ہے بمعنی خود (يَلْبُ) چڑے کی ڈھال، کھال مراد زر ہیں (أَسْيَافٌ) وَسُيُوفٌ جمع سَيْفٌ کی بمعنی تلوار (يَقْمُنَ) قَامَ، يَقُومُ، قَوْمًا وَقِيَامًا و قَوْمَةً سے صیغہ جمع مؤنث غائب بمعنی سیدھا ہونا، کھڑا ہونا۔ (يَنْحَنِينَا) اِنْحِنَا از باب ضَرْبٍ سے حَنِيًا و حَنَايَةً معنی موڑنا اور اِنْحِنَا مصدر سے بمعنی ٹیڑھا ہونا۔
تَشْرِیح: یعنی ہمارے لشکر کے پاس سامان جنگ وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(۷۶) عَلَيْنَا كُلُّ سَابِغَةٍ دَلَاصٍ تَرَى فَوْقَ النَّطَاقِ لَهَا غُضُونَا
تَرْجُمَہ: ہمارے بدنوں پر ایسی وسیع چمکدار زر ہیں تھیں (کہ ان کی کشادگی اور فراخی کی وجہ سے) تو پتکے پر ان کی شکلیں دیکھ گاہ۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (السَّابِغَةُ) زرہ، جمع: سَوَابِغُ (دَلَاصٌ) جمع دَلَصٌ کی بمعنی چمکانا لام اور چمکدار (النَّطَاقُ) کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا (غُضُونٌ) غَضَضٌ کی جمع بمعنی شکن۔
تَشْرِیح: یعنی ہماری کمر پر ایسی چوڑی اور چمکدار زر ہیں ہیں جنہیں مسلسل پٹکوں پر باندھنے کی وجہ سے پٹکوں میں شکنیں نمودار ہو گئی ہیں۔

(۷۷) إِذَا وُضِعَتْ عَنِ الْأَبْطَالِ يَوْمًا رَأَيْتَ لَهَا جُلُودَ الْقَوْمِ جُورًا
تَرْجُمَہ: جب کسی دن بہادروں (کے بدن) سے وہ (زر ہیں) اتاری جائیں (تو ہر وقت ان کو پہنے رہنے کی وجہ سے) تو قوم (کے بدن) کی کھالوں کو سیاہ پائے گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (وُضِعَتْ) مجہول، وُضِعَ و مَوْضُوعًا سے رکھا، اتارنا (أَبْطَالٌ) جمع بَطْلٌ کی بمعنی بہادر، بَطْلُ الحریہ مجاہد آزادی (جُلُودٌ) وَأَجْلَادٌ جمع جِلْدٌ کی بمعنی کھال، چمڑا، جلد (جُورٌ) جَان، يَجُورُ، جُورًا و جُورَةً سے کالا ہونا،

جُونُ بمعنی کالا، بھید، روشنی، تاریکی، جمع جُونُ
تَشْرِیح: یعنی زرہوں کو مسلسل پہننے کی وجہ سے ہمارے جسم کی کھال سیاہ ہو چکی ہیں۔

(۷۸) كَانَ مُتُونُهُنَّ مُتُونُ عُذْرٍ تُصَفِّقُهَا الرِّيحُ إِذَا جَرَيْنَا
تَرْجَمَةً: ان (بہادروں) کی پشتیں (زرہیں پہنے ہوئے) گویا ان حوضوں کی بالائی سطح ہے کہ جن سے ہوائیں چلتے ہوئے
نکل آئیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُتُون اور مَسَان) مَسْنُ کی جمع ہیں بمعنی، کمر، پیٹھ، پشت (مذکر و مؤنث دونوں کیلئے) دوسرے مُتُون
سے مراد بالائی سطح ہے۔ (عُذْرٍ) وَعُذْرَانٌ عُذْرُ کی جمع بمعنی حوض کچا تالاب، جو ہڑ (وہ پانی جو سیلاب کے بعد کسی جگہ اکٹھا ہو جاتا
ہو۔ (تُصَفِّقُ) باب تَفْعِيل مصدر تَصْفِيقٌ سے بمعنی حرکت دینا (رِّيح) وَاوْءٌ وَاوْءٌ بمعنی چلتی ہوئی ہوائیں، تیز
ہوائیں، مفرد رِيح (مؤنث) ہے۔

تَشْرِیح: بہادروں کی پشتوں کو حوضوں کی بالائی سطح سے تشبیہ دے کر ان شکنوں کو جو درع کی وسعت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں پانی
کی پٹاروں سے تشبیہ دی ہے۔

(۷۹) وَتَحْمِلُنَا غَدَاةَ الرَّوْعِ جُرْدٌ عُرْفُنَا نَقَائِدَ وَاقْتِلَيْنَا
تَرْجَمَةً: لڑائی کی صبح کو ہمیں ایسے کم و باریک بالوں والے گھوڑے (اپنی پشتوں پر) اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں جو ہمارے
مشہور گھوڑے ہیں اور وہ (دشمنوں کے غلبہ کے بعد ان کے ہاتھوں سے) چھڑائے گئے ہیں (ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کی
ہے اور دشمنوں کو نہ لے جانے دیا) اور ان کا دودھ چھڑا دیا گیا ہے (بچپن سے ہم نے ان کو پرورش کیا ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَحْمِلُ) حَمَلٌ، يَحْمِلُ، حَمَلًا بوجھ اٹھانا، بچہ کا عورت کے پیٹ میں ہونا۔ (الرَّوْعُ) جَنگ، لڑائی،
”غَدَاةُ الرَّوْعِ“ لڑائی کی صبح (جُرْدٌ) أَجْرَدٌ کی جمع بمعنی وہ گھوڑا جس کے بدن پر بہت کم بال ہوں اور یہ گھوڑے کی خوبی میں شمار
ہوتی ہے۔ (نَقَائِدُ) نَقِيدٌ کی جمع ہے بمعنی دشمن کے قبضہ سے چھڑایا ہوا مال۔ فَرَسٌ نَقْدٌ، کسی کے پاس سے لیا ہوا گھوڑا۔
(اَقْتَلَيْنَا) مصدر اِقْتِلَاءُ باب اِنْعَال سے دودھ چھڑانا، پرورش کرنا۔

تَشْرِیح: یعنی جب ہم میدان جنگ میں اترتے ہیں تو ایسے گھوڑوں پر جو کم و باریک بالوں والے ہیں جنہیں ہم نے دشمنوں سے
چھین کر ان کی پرورش کی ہے۔

(۸۰) وَرَكْنٌ ذَوَارِغٌ وَخَرَجْنَ شُعْبًا كَأَمْثَالِ الرِّصَائِعِ قَدْ بَلَيْنَا
تَرْجَمَةً: وہ گھوڑے پاکھر پہنے ہوئے (میدان جنگ میں) اترے اور بال نکھرے ہوئے اور لگام کی گرہوں کی مانند کہنہ اور
خستہ ہو کر (میدان سے) نکلے (چونکہ میدان میں انہیں بہت زیادہ تگ و دو کرنی پڑی)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (وَرَدْنٌ) وُرود کا بمعنی آنا، اترنا (ذَوَارِغًا) مفرد ذارع بمعنی زرہ پوشی، گھوڑے کی زرہ کو پا کھر کہا جاتا ہے۔ (مُتَعَنَّ) پراگندہ حال، بالوں کا کھرا، ہوا اور غبار آلود ہونا۔ (رَصَائِعُ) لگام کی گرہ، مفرد: رَصِيعَةٌ (بَلِیُّنُ) بلی و بلاء سے بوسیدہ ہونا، خستہ حال ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی وہ گھوڑے ایسی حالت میں میدان میں اترے جو کہ تازہ دم اور پا کھر پہنے ہوئے تھے اور میدان جنگ میں بہت زیادہ تک و دو کی وجہ سے پراگندہ بال اور لگام کی گرہوں کی طرح کہنے اور خستہ حال نکلے۔

(۸۱) وَرَدْنَاهُمْ عَنْ آبَاءِ صَدِّقٍ وَنُورِ ثَمَّارٍ إِذَا مُتَعَنَّابَيْنَا تَرَجَّمْنَا: وہ گھوڑے ہمیں اپنے صادق العمل آباء کے ورثہ میں ملے ہیں اور ہم جب مریں گے تو اپنی اولاد کو ان کا وارث بنا دیں گے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (آبَاءُ صَدِّقٍ) ایسے آباؤ اجداد جو قول و عمل کے اعتبار سے سچے تھے۔ (مُتَعَنَّابَيْنَا) ہم مریں گے (بَيْنُنَا) اِبن کی جمع بمعنی اولاد، بیٹا۔
تَشْرِیح: یہ ہمارے خاندانی گھوڑے ہیں ہم کبھی انہیں دشمنوں کے ہاتھوں میں نہ جانے دیں گے۔

(۸۲) عَلٰی اَنَارِنَا بَيْضٌ حَسَانٌ نَحَافِرُ اَنْ تُقَسِّمَ اَوْ تَهْوِنَا تَرَجَّمْنَا: ہمارے پیچھے (میدان جنگ میں) خوب صورت حسین عورتیں ہیں جن کے متعلق ہمیں اندیشہ ہے کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دشمنوں کے ہاتھوں) تقسیم کر لی جائیں یا ذلیل ہوں۔ (لہذا ہم ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور میدان جیت لیتے ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَنَارٍ) آنر کی جمع بمعنی پیچھے، نشان، اثر، (بَيْضٌ) بَيْضَةُ کی جمع بمعنی باعصمت گوری عورت (حَسَانٌ) جمع حَسَن کی بمعنی حسین، خوبصورت اور (حَسَانٌ) مذکر و مؤنث دونوں کے لئے جمع ہے (نَحَافِرُ) حَذَرٌ مصدر سے ڈرنا، اندیشہ ہونا (تَهْوِنُ) هَوْنٌ مصدر سے ذلیل ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی جب ہم میدان جنگ میں دشمن کے مقابلے کے لئے نکل جاتے ہیں تو ہماری عورتیں پیچھے رہ جاتی ہیں ہمیں ان کی حفاظت کا بھی خیال رہتا ہے لہذا ہم ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور میدان جیت لیتے ہیں۔

(۸۳) اَحَذُنْ عَلٰی بُعُولَتِهِنَّ عَهْدًا اِذَا لَاقَوْا كِتَابَ مُعَلِّمِنَا تَرَجَّمْنَا: جنہوں نے اپنے شوہروں سے عہد لیا کہ جب وہ (دشمنوں کے) لشکروں سے اس حال میں ملاقاتی ہوں کہ ان کے نشانہائے امتیاز لگے ہوئے ہوں (تو وہ میدان جنگ میں پامردی دکھائیں، بھاگیں نہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بُعُولٌ) وِبَعَالٌ و بُعُولَةٌ، جمع: بُعُلٌ کی بمعنی شوہر، بیوی دونوں پر بولا جاتا ہے (كِتَابٌ) کِتْبَةُ کی جمع

بمعنی لشکر (مُعلَّم) نشان راہ، نشانہائے امتیاز۔

تَشْرِیْح: یعنی جس طرح ہم بہادر اور دلیر ہیں اسی طرح ہماری عورتیں بھی بہادر اور دلیر ہیں۔

(۸۴) لَيْسْتَ لِبْنٍ أَقْرَأَ سَأً وَبَيْضاً وَأُسْرَى فِي الْحَدِيدِ مُقَرَّنِينَ
تَرْجُمَةً: کہ وہ (شہر دشمنوں کے) گھوڑوں اور خودوں (یا بچھی ہوئی تلواروں) اور رسیوں (یا بیڑیوں) میں با یکدیگر بستہ قیدیوں کو ضرور چھینیں گے۔

حَالِ عِبَارَت: (يَسْلُبْنَ سَلْبً، يَسْلُبُ سَلْبًا سے بمعنی زبردستی لینا، چھیننا۔ (الْفَرَسُ) و فُؤُوسٌ۔ گھوڑا، گھوڑی (مذکر و مؤنث) مفرد فُؤُوس (بِیضاً) خودوں، مفرد بَيْضَةٌ ایک خود (أُسْرَى) اساری، جمع اَسِيرٌ کی بمعنی قیدی، جنگی قیدی (الْحَدِيدُ) لوہا، لوہے کی سلاخ، جمع: حَدَائِدُ (مُقَرَّنِينَ) مصدر تَقَرُّنٌ سے ملا کر باندھنا۔

تَشْرِیْح: یعنی انہوں نے ہم سے اس بات کا بھی عہد لیا ہے کہ جب ہم میدان جنگ جیت کر لوٹیں تو دشمنوں کے ساز و سامان اور ان کے تمام قیدیوں سمیت لوٹیں۔

(۸۵) تَرَانَا بَارِزِينَ وَكُلُّ حَيٍّ قَدْ اتَّخَذُوا مَخَافَتَنَا قَرِينًا
تَرْجُمَةً: تو ہمیں کھلے میدان میں ٹکٹا دیکھے گا (کیونکہ ہمیں کسی کا ڈر گھروں میں نہیں گھساتا) اور ہر قبیلہ نے ہمارے (حملہ کے) خوف سے (دوسرے قبیلہ کو) ساتھی (حلیف) بنا رکھا ہے۔

حَالِ عِبَارَت: (بَارِزِينَ) تَبَرُّزٌ مصدر سے کھلی جگہ میں آنا، کھلے میدان میں مقابلہ کے لئے آنا (الْقَرِينُ) ساتھی، مصاحب جمع فُرَنَاءُ۔

تَشْرِیْح: شاعر اس شعر میں بھی اپنی بہادری کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم ایسے بہادر لوگ ہیں کہ جب ہمیں کسی سے لڑنا ہو تو دوسرے قبیلوں کی طرح ہم کسی کو حلیف نہیں بناتے۔

(۸۶) إِذَا مَارَحُنْ يَمْشِينَ الْهُوَيْنَى كَمَا اضْطَرَبَتْ مُتُونُ الشَّارِبِنَا
تَرْجُمَةً: جب وہ (عورتیں جو جنگ میں ہمارے پیچھے ہیں) چلتی ہیں تو نہایت نزاکت سے چلتی ہیں جیسا کہ مست شراب نوشوں کی (بوقت رفتار) کمریں لچکتی ہیں۔ (اسی طرح ان کی کمریں لچکتی ہیں)۔

حَالِ عِبَارَت: (رُحْنٌ) رَوَاحٌ سے بمعنی شام کے وقت چلنا، بلا قید و وقت چلنا یا آنا، (الْهُوَيْنَى) باوقار چال، نزاکت سے چلنا، ہی تَمْشَى الْهُوَيْنَى، وہ خراماں خراماں چلتی ہے۔ (اضْطَرَبَتْ) لچکتی ہیں (مُتُون) مَتْنٌ کی جمع کمر (شَارِبٌ) اسم فاعل، پینے والا، مراد شراب پینے والے۔

تَشْرِیْح: یعنی میدان جنگ میں وہ حسین عورتیں ہمارے پیچھے ناز و انداز سے چلتی ہیں جیسا کہ مست شرابی شراب پینے کے بعد

چلتا ہے۔

(۸۷) یَقْتُنَ جِادَنَا وَیَقْلُنَ لَسْتُمْ بُعُولُنَا اِذَا لَمْ تَمْنَعُوْنَا
 تَرْجَمَةٌ: وہ بنی چشم بن بکر کی ہودج نشین عورتیں ہیں جنہوں نے حسن کے ساتھ بھلائی اور دین کو (اپنے اندر) جمع کر لیا ہے۔
 حَلَقَ عِبَارَتٌ: (یَقْتُنَ) قُوْتُ مصدر سے کھانا دینا، چارہ دینا، وہ چارہ دیتی ہیں۔ (جِیَادٌ) جمع جَوَادُ کی بمعنی عمدہ نسل کا گھوڑا (بُعُول) بَعْل کی جمع بمعنی شوہر، بیوی۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی ہماری عورتیں جہاں ہماری سوار یوں کو چارہ وغیرہ ڈالتی ہیں وہاں یہ بات بھی کہتی ہیں کہ جب تک تم دشمنوں سے ہماری حفاظت کرتے رہو تم ہمارے شوہر ہو۔ جس دن تم لوگ ہماری حفاظت نہ کر سکے تو تمہیں شوہر ہونے کا حق حاصل نہیں۔ یعنی ہمیں غیرت دلا کر غلبہ پر برا بھینٹہ کرتی ہیں۔

(۸۸) طَعَائِنَ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنِ بَكْرٍ خَلَطْنَ بِمِیْسَمٍ حَسَبًا وَدِیْنًا
 تَرْجَمَةٌ: وہ ہمارے گھوڑوں کو چارہ دیتی ہیں اور کہتی ہیں ”تم ہمارے شوہر نہیں اگر ہمیں (دشمنوں کی) دستبرد سے نہ بچاؤ۔“
 حَلَقَ عِبَارَتٌ: (طَعَائِنُ) طَعْنَةُ کی جمع بمعنی ہودج نشین عورتیں (بنی چشم بکر بن) قبیلہ کا نام ہے (خَلَطْنَ) خَلَطٌ، یَخْلُطُ، خَلَطًا سے بمعنی ملانا، آمیزش کرنا۔ (مِیْسَم) حسن و جمال، (حَسَبًا) خاندانی شرافت والا ہونا۔
 تَشْرِیْحٌ: یعنی وہ عورتیں ظاہری حسن و جمال کے ساتھ ساتھ باطنی حسن سے بھی مکمل طور پر موزین ہیں۔

(۸۹) وَمَا مَنَعَ الطَّعَائِنَ مِثْلُ ضَرْبٍ نَرَى مِنْهُ السَّوَاعِدُ كَالْقُلُوبِ
 تَرْجَمَةٌ: عورتوں کی حفاظت اس تلوار بازی کی طرح کسی چیز نے نہیں کی جس کی وجہ سے تو (دشمنوں کی) کلاہیاں گلیوں کی طرح (کٹ کٹ کر گرنا) دیکھے۔

حَلَقَ عِبَارَتٌ: (ضَرْبُ) مار، چوٹ، پٹائی مراد تلوار بازی، شمشیر زنی جمع اضْرَابٌ وَاَصْرَبٌ وُضْرُوبٌ (سَوَاعِدُ) کلائی، بازو (مذکر ہے) مفرد سَاعِدٌ کہتے ہیں ”سَدَّ اللّٰهُ عَلٰی سَاعِدِكَ“ اللہ تمہاری مدد کرے۔ (قُلُوبُ) قَلْبٌ کی جمع ہے بمعنی گلی۔ یعنی بچوں کا گلی ڈنڈا اٹھیلنا (قَلَّ الصَّبِيُّ الْعُلَّةَ) او الکرة گلی ڈنڈا یا گیند بلا کھیلنا۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی جس طرح گلی ڈنڈا اٹھیلنے وقت گلی اچھلتی اور زمین پر کٹ کر گر گئی ہے۔ ہم نے اسی طرح اپنے تلواروں سے دشمنوں کی کلاہیاں کاٹ کر اپنی عورتوں کی حفاظت کی۔

(۹۰) كَانَا وَالشُّيُوفُ مُسَلَّلَاتٌ وَلَكِنَّا النَّاسَ طُرًّا أَجْمَعِينَ
 تَرْجَمَةٌ: جب تلواریں ستی ہوئی ہوں تو (ہم اس طرح قبائل کی حفاظت کرتے ہیں) گویا ہم نے تمام (قبائل کے) لوگوں کو جتنا

ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (سُيُوف) سَيْف کی جمع تلوار (مُسَلَّلَات) سَلَّتْنَا، سَوْنَتْنَا، مُسَلَّلَات سَتِي ہوئی ہونا۔ (وَلَدًا وِلَادَةً سے حاملہ کا بچہ جننا، ولادت ہونا (طُرًّا) طُرٌّ کی جمع بمعنی جماعت، گروہ (أَجْمَعِينَ) أَجْمَعُ کی جمع بمعنی سب سار، عموم کی تاکید کے لئے جیسے جاءَ القومُ أَجْمَعُهُمْ لوگ سب کے سب آئے۔

تَنْبِيْجٌ: جس طرح باپ اپنی اولاد کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتا ہے اسی طرح ہم قبائل کی عین جنگ میں حفاظت کرتے ہیں۔

(۹۱) يُدْهِنُونَ السُّرُوسَ كَمَا تُدْهِدِي حَزَاوِرَةٌ بِأَبْطَحِهَا الْكُرَيْنَا
تَرْجَمَةً: وہ (دشمنوں کے) سروں کو (کاٹ کر) اس طرح لڑھکاتے ہیں جس طرح قوی زور آور لڑکے پست اور وسیع زمین میں گیندوں کو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (دَهَنُوا) دَهْدَةً مصدر سے لڑھکانا (حَزَاوِرَةٌ) حَزَوْرُ کی جمع ہے، طاقتور نوجوان لڑکا۔ (أَبْطَحُ) پست اور کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو، جمع: أَبْطَحُ (كُرَى) كُرَةُ اللَّعْبِ۔ گیند جس سے کھیلا جائے مفرد كُرَةٌ
تَنْبِيْجٌ: یعنی جس طرح بہادر اور طاقتور لڑکے وسیع زمین میں گیندوں کو اچھالتے ہیں اسی طرح ہم اپنے دشمنوں کے سروں کو کاٹ کر اچھالتے ہیں۔ یہاں بھی اپنی بہادری کا اظہار مقصود ہے۔

(۹۲) وَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ مِنْ مَعَدٍّ إِذَا قُبِبَ بِأَبْطَحِهَا بُزَيْنَا
تَرْجَمَةً: معد بن عدنان کے تمام قبائل نے جب کہ ان کے قبے وسیع زمینوں پر نصب کئے گئے یہ جان لیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْقَبَائِلُ) الْقَبِيلَةُ کی جمع ہے ایک باپ ایک دادا کی اولاد، قبیلہ، خاندان، کنبہ (مَعَدٍّ) قبیلہ معد بن عدنان مراد ہے۔ (قُبِبَ) قَبَابٌ، جمع: قُبَّةٌ کی بمعنی گنبد، چھوٹا خیمہ یا شامیانہ جو اوپر سے گول ہو۔ (بُئِينَ) بنائے گئے ہیں یا نصب کئے گئے ہیں۔ بِنَاءٌ وَ بُيُنَانٌ مصدر سے۔

تَنْبِيْجٌ: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ کہتا ہے کہ ہماری بہادری اور عظمت کو معد بن عدنان کے تمام قبائل جانتے ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

(۹۳) بَأْنَا الْمُطْعَمُونَ إِذَا قَدَرْنَا وَأَنَا الْمُهْلِكُونَ إِذَا ابْتُلِينَا
تَرْجَمَةً: کہ ہم ہی قدرت کے وقت (محتاجوں کو) کھانا کھلانے والے ہیں اور جب (دشمنوں کے ساتھ) جتلا کر دیئے جائیں تو ہم ہی (دشمنوں کو) ہلاک کرنے والے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قَدَرْنَا) مصدر قَدَرُ سے قدر و منزلت، صاحب استطاعت ہونا (اَبْثَلْنَا) اَبْثَلَاءُ مصدر سے آزمائش/بتلا ہونا۔

تَشْرِیْح: یعنی ہم لوگ جہاں اپنے دشمنوں سے انتقام لینے پر قادر ہیں تو ہم سخاوت کے میدان میں بھی پیچھے نہیں ہیں۔ ہم محتاجوں کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

(۹۴) وَأَنَا الْمَانِعُونَ لِمَا أَرَدْنَا وَأَنَا النَّازِلُونَ بِحَيْثُ شِئْنَا تَرْجَمَةٌ: اور ہم ہی ہیں کہ جس چیز کو چاہیں روک دیں اور ہم ہی ہیں کہ جہاں چاہیں اتر پڑیں (کوئی کسی حالت میں ہمارا مزاحم نہیں ہم اپنے افعال میں آزاد و مختار ہیں)

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْمَانِعُونَ) مصدر مَنَعَ، روکنے والا (نَازِلُونَ) نَزُولُ مصدر سے اترنے والے۔
تَشْرِیْح: یعنی ہم لوگ اپنے افعال میں آزاد و مختار ہیں جہاں چاہیں اتریں جس کو چاہیں روک دیں۔ ہمیں کوئی روکنے اور ٹوکنے والا نہیں

(۹۵) وَأَنَا التَّارِكُونَ إِذَا سَخَطْنَا وَأَنَا الْآخِذُونَ إِذَا رَضِينَا تَرْجَمَةٌ: اور ہم ہی (اپنے معتب کے ہدایا کو) ترک کر دیتے ہیں جب ناخوش ہوتے ہیں اور جب خوش ہوتے ہیں تو ہم ہی (عطایا) لینے والے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَارِكُونَ) تَرَكَ مصدر سے چھوڑنے والے (سَخَطْنَا) سَخَطًا و سَخُطًا سے کسی سے ناراض ہونا (اُخِذُونَ) اُخَذَ، يَأْخُذُ، اِخْذًا و تَأْخِذًا و مَأْخِذًا سے لینے والے۔ (رَضِينَا) ہم خوش ہوتے ہیں۔
تَشْرِیْح: یعنی جب ہم کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو ان کے تحائف کو رد کر دیتے ہیں اور جب کسی سے راضی ہوتے ہیں تو قبول کر لیتے ہیں۔

(۹۶) وَأَنَا الْعَاصِمُونَ إِذَا أَطَعْنَا وَأَنَا الْعَارِضُونَ إِذَا عُصِينَا تَرْجَمَةٌ: ہم ہی (اپنے پڑوسیوں کو ذلت سے) بچانے والے ہیں جب کہ ہماری اطاعت کی جائے اور ہم ہی سخت گرفت کرتے ہیں جب کہ ہماری نافرمانی کی جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَاصِمُونَ) عَصَمَ مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا (عَارِضُونَ) عَارِضًا سے سخت گرفت کرنے والے۔
تَشْرِیْح: ہماری خود مختاری کا یہ عالم ہے کہ جو ہماری اطاعت کرتے ہیں چاہے پڑوسی ہی کیوں نہ ہو تو ہم اس کی حفاظت کو اپنے اوپر لازم کر دیتے ہیں اور نافرمانوں کو سخت سزا دیتے ہیں۔

(۹۷) وَنَشْرَبُ اِنْ وَرَدْنَا الْمَاءَ صَفْوًا وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا كَدِرًا وَطِينًا

ترجمہ: ہم اگر (گھاٹ پر) اترتے ہیں تو صاف تھرا پانی پیتے ہیں اور دوسرے گدلا پانی اور کچڑ پیتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (وَرَدْنَا) مصدر وُرُوْدٌ ہے بمعنی اترنا (صَفْوًا) از باب نصر سے صَفَوًا و صَفَاءٌ بمعنی صاف اور خالص

ہونا، بے غبار ہونا "صفا الماء ونحوہ۔" پانی وغیرہ کا گاد وغیرہ سے صاف ہونا (کَدِرًا) کَدِرٌ، یَكْدُرُ، کَدَرًا سے

کَدِرُ الْمَاءِ۔ گدلا ہونا۔ کَدُرٌ، یَكْدُرُ، کَدَارَةٌ و کُدُوْرَةٌ سے گدلا ہونا۔ (طِیْنٌ) کچڑ، گارا (پانی ڈال کر مٹی کا بنایا ہوا مسالا۔

تَشْرِیْح: ہم سردار ہیں ہر اچھی چیز کے مالک بن جاتے ہیں اور دوسرے لوگ بچے کچے کے مالک ہوتے ہیں۔

(۹۸) اَلَا اُبْلِغُ بَنِي الطَّمَّاحِ عَنَّا وَدُعْمِيًّا فَكَيْفَ وَجَدْتُمُونَا

ترجمہ: اے (مخاطب) بنی طماح اور (قبیلہ) دُعی کو ہمارا پیغام پہنچا دے کہ تم نے ہمیں (لڑائی میں) کیسا پایا (بہادور یا نامرد)

حَلَّ عِبَارَتِ: (بنی طَمَّاح) سے مراد قبیلہ بنی اسد اور (دُعْمِی) سے مراد بنی ربیعہ کا قبیلہ ہے۔

تَشْرِیْح: اے مخاطب! وہ قبیلہ بنی اسد اور قبیلہ بنی ربیعہ بھی ہماری بہادری اور شجاعت کو پہچانتے ہیں۔

(۹۹) اِذَا مَا الْمَلِكُ سَامَ النَّاسِ خَسَفًا اَبَيْنَا اَنْ نُّقِرَّ الذِّلَّ فِیْنَا

ترجمہ: جب بادشاہ، لوگوں کو ذلت میں مبتلا کرتا ہے تو ہم اس سے انکار کر دیتے ہیں کہ ذلت کو ہم اپنے (لوگوں) میں قرار

پکڑنے دیں یا ہم اپنے اندر ذلت کو عزت تصور کریں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (سَامَ) ای سام النَّاسِ نحوہ، سَوَمٌ مصدر سے کسی کے ساتھ ذلت و حقارت کا برتاؤ کرنا۔ (خَسَفًا)

خَسَفٌ، یَخْسِفُ خَسْفًا سے ذلیل کرنا۔ (نُقِرُّ) قَرَّ، یَقِرُّ، قَرًّا، و قَرَارًا و قُرُوْرًا بمعنی قرار پانا۔

تَشْرِیْح: ہم ذلت اور خواری کے قبول سے انکار کر دیتے اور اطاعت قبول نہیں کرتے۔

(۱۰۰) مَلَانَا الْبَرَّ حَتَّى ضَاقَ عَنَّا وَمَاءَ الْبَحْرِ نَمْلُوهُ سَفِیْنًا

ترجمہ: ہم نے اپنے گھروں سے خشکی کو پر کر دیا حتیٰ کہ اس میں ہماری گنجائش نہ رہی اور ہم دریا کو کشتیوں سے بھر دیتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (مَلَانَا) مَلَّ، یَمَلُّ، مَلْنَا سے ہم نے بھردیا، پر کر دیا۔ (ضَاقَ) ضَبَقٌ مصدر سے تنگ ہونا (سَفِیْنٌ) و

سَفْنٌ و سَفَیْنٌ جمع سَفِیْنَةٍ کی بمعنی کشتی۔

تَشْرِیْح: اس شعر میں بھی شاعر اپنی بہادری کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جہاں خشک زمین پر ہمارا حکم چلتا ہے تو دریاؤں پر بھی

ہمارا تسلط ہے۔

(۱۰۱) إِذَا بَلَغَ الْفُطَامَ لَنَا صَبِيٌّ تَخْرُثُ لَهُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِينَ
 تَرْجَمَةً: جب ہمارا کوئی بچہ دودھ چھڑانے کی مدت کو پہنچتا ہے (دو ڈھائی سال کا ہو جاتا ہے) تو (دوسری اقوام کے) حکمران
 (سردار) اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے سرنگوں ہوتے ہیں۔

حَقِّ عِبَارَتٍ: (الفطام) دودھ چھڑائی، دودھ چھڑانے کا عمل یا زمانہ (تخرث) گرجاتے ہیں (جبابر) جبار کی جمع بمعنی
 سرکش بادشاہ، مغرور و حکمران بادشاہ۔

تَرْجَمَةً: یعنی تمام قبائل عرب پر ہمارا ایسا دبدبہ ہے کہ قبائل کے بڑے بڑے متکبر اور سرکش بھی ہمارے بچوں کے حکم کی تعمیل کرنا
 اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ ہمارے رعب اور خوف کی وجہ سے ہے۔

تمت المعلقة الخامسة لعمر بن كلثوم

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

عنترہ عبسی کی حالات زندگی اور شاعری

﴿پیدائش اور حالات زندگی﴾

یہ ابوالغسل عنترہ بن شداد عبسی ہے اس کا باپ شریف النسل تھا اور ماں زہیہ نامی ایک حبشہ تھی، اس کا شمار عرب کی بدسلو اور غیر عربوں میں ہوتا ہے۔ جب وہ پیدا ہوا تو اس کے باپ نے جاہلی دستور کے مطابق اپنی لونڈی کے پیٹ کے بچہ کو اپنا بچہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ خود یہ لڑکا بھی اپنی غلامی سے متنفر و بیزار رہا۔ اس نے جنگی تربیت حاصل کی، سپہ گری اور شہسوار کی خوب مشق کر لی اور ایک دن بالآخر وہ مرد میدان اور سالار لشکر ہو گیا، ایک مرتبہ عرب کے کچھ قبیلوں نے بنی عبس پر حملہ کر دیا اور ان کے اونٹ لے بھاگے، عبسیوں نے ان حملہ آوروں کا تعاقب کیا عنترہ بھی ان میں شریک تھا۔ اس کے باپ نے کہا: ”اے عنترہ آگے بڑھو اور حملہ کرو۔“ باپ کے غلام بنائے رکھنے کی وجہ سے وہ جلا ہوا تو تھا ہی، فوراً جواب دیا ”غلام حملہ کرنے میں ہوشیار نہیں ہوتا، وہ دودھ دوہنا اور تھن باندھنا خوب جانتا ہے۔“ باپ نے کہا ”حملہ کر! تو آزاد ہے۔“ یہ سننا تھا وہ دشمن پر ٹوٹ پڑا اور جی توڑ کر لڑا، حملہ آوروں کو شکست ہوئی، لوٹے ہوئے اونٹ ان سے واپس لے لئے گئے۔ تب اس کے باپ نے اسے اپنا بیٹا تسلیم کر لیا۔ اسی دن سے اس کا نام مشہور ہوتا چلا گیا، حتیٰ کہ بہادری، پیش قدمی اور بے باکی و جرأت میں وہ ضرب الشل بن گیا۔ اپنی بہادری اور ناموری کی جو معقول توجیہ اس نے کی ہے۔ اسے یہاں بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کسی نے اس سے دریافت کیا ”کیا آپ سب سے زیادہ دلیر و بہادر ہیں؟“ اس نے جواب دیا ”نہیں“ اس نے پوچھا ”تو پھر یہ بات لوگوں میں کیوں مشہور ہو گئی؟“ اس نے کہا ”میں جب آگے بڑھنے میں مصلحت دیکھتا تو پیش قدمی کرتا اور جب پیچھے ہٹنے میں احتیاط اور ہوشیاری دیکھتا تو پیچھے ہٹ جاتا اس جگہ کبھی نہ گھستا جہاں داخل ہو جانے کے بعد واپسی کا راستہ نظر نہ آتا ہو، بزدل اور کمزور کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھتا اور پوری طاقت سے اس پر وار کرتا جسے دیکھ کر بہادر کے اوسان خطا ہو جاتے پھر پلٹ کر اس بہادر کو بھی مار ڈالتا۔“

داحس غمراء کی مشہور لڑائی میں عنترہ نے نہایت عمدگی سے عبس کے فوجی دستوں کی سالاری کے فرائض انجام دیئے اور سرداری کے بلند مقام پر پہنچ گیا۔ اس نے بڑی عمر پائی بڑھاپے کی وجہ سے اس کی ہڈیاں کمزور اور کھال لٹک گئی تھی، تقریباً 615ء میں قتل کیا گیا۔

﴿عنترہ عبسی کی شاعری﴾

غلامی کے دوران میں نہ تو اس کے اچھے شعر منقول ہیں نہ بُرے، اس لئے کہ غلامی دل پر زنگ چڑھاتی اور آتش جذبات کو سرد کرتی ہے۔ مگر جب باپ نے اسے اپنا بیٹا تسلیم کر لیا، جملہ میں فتح حاصل ہوئی اور عبلہ کی محبت نے اس کے دل میں پلچل بچادی تو شاعری کا طوفان اس کے سینہ میں موجیں مارنے لگا اور وہ نہایت عمدہ و پر جوش شعر کہنے لگا اس کی شاعری میں تشبیب و تغزل کی چاشنی اور سنجیدہ فخر کی آمیزش ہے، لیکن اس کی شاعری کا بیشتر حصہ مصنوعی ہے جسے اس کی شاعری سے بجز اس کی کوئی نسبت نہیں کہ وہ طرز بیان اور موضوع میں اس کے اشعار سے ملتا جلتا ہے اس کی خالص اور غیر مخلوط شاعری میں اس کا وہ شاہکار معلقہ ہے جس سے اس نے اپنی شاعری کا مکہ جمانے اور اپنی فصاحت کی دھاک بٹھانے کیلئے نظم کیا تھا۔ اس کے متعلق ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ عبس خاندان کے ایک فرد نے اس سے بدکلامی کی۔ ماں کی طرف بد نسل اور سیاہ ہونے کا طعنہ دیا۔ عنترہ نے اس سے کہا ”میں جنگ میں حصہ لیتا ہوں مجھے مال غنیمت میں سے پورا حصہ دیا جاتا ہے، دست سوال بڑھانا ناپسند کرتا ہوں، اپنے مال سے سخاوت کرتا ہوں، اہم مواقع پر آگے بڑھایا جاتا ہوں۔“ بدکلامی کرنے والے نے کہا ”میں تجھ سے بہتر شاعر ہوں۔“ عنترہ نے کہا ”یہ بھی جلدی تم کو معلوم ہو جائیگا۔“ پھر صبح ہی لوگوں کے سامنے اپنا مشہور قصیدہ ”مَذْہَبُہ“ پیش کیا جس نے اس کے حریف کا منہ بند کر کے اس کی بڑی بات کو نیچا کر دکھایا۔



المُعَلَّقَةُ السَّادِسَةُ لِعَنْتَرَةَ

وَقَالَ عَنْتَرَةُ بْنُ شَدَادٍ الْعَبْسِيُّ: یہ قصیدہ عنترہ بن شداد عبسی کا ہے۔

(۱) هَلْ غَادَرَ الشُّعْرَاءُ مِنْ مُتْرَدِّمٍ أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمٍ؟
ترجمہ: کیا شعراء (قدیم) نے کوئی قابل اصلاح جگہ چھوڑی ہے؟ (جس پر طبع آزمائی کی جائے یعنی کوئی جگہ باقی نہیں چھوڑی، پھر اس کلام سے اضطراب کر کے دوسرا مضمون شروع کرتا ہے) کیا شک وہم کے بعد تو نے (معشوقہ کے) گھر کو پہچان لیا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (غادر) مُغَادِرَةً وَغَدَارًا بمعنی چھوڑنا (شُعْرَاءُ) شاعروں کی جمع شعر کہنے والا (الْمُتْرَدِّمُ) پیوند یا رنو کی جگہ، درست کیا جانے والا۔

تَشْرِیح: اگر مصرعہ ثانی میں اُم سے بُل کے معنے لئے جائیں اور هَلْ بمعنی قَدْ ہو تو ترجمہ یہ ہوگا 'بلکہ تو نے گھر کو یقیناً شک کے بعد شناخت کر لیا' تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں مناسبت ہو جاتی ہے۔ گو شعر کہنے کی گنجائش نہ تھی لیکن چونکہ معشوقہ کے گھر کی شناخت ہوئی تو طبیعت شعر گوئی پر مجبور ہو گئی۔

(۲) يَادَاكَ عِبْلَةَ بِالسَّجْوَاءِ تَكَلَّمِي وَعَمِي صَبَاحًا دَارَ عِبْلَةَ وَأَسْلَمِي
ترجمہ: اے (معشوقہ) عبلہ کے گھر جو (مقام) جواء میں واقع ہے بول (اور محبوبہ کا حال بتا) اے عبلہ کے گھر! خدا کرے تو صبح کے وقت خوش اور سالم رہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (عبلہ) محبوبہ کا نام (جواء) جگہ کا نام (عَمِي) اِنْعَمٰی تھا الف اور نون بطور تخفیف کے حذف کر دیا بمعنی خوش و خرم رہ۔ (أَسْلَمِي) سَلَمَے بمعنی سالم رہنا۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ کے گھر کو ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے حفاظت کیلئے دعا دیتا ہے۔ کیونکہ ڈاکو عام طور پر صبح کے وقت گھروں کو لوٹتے تھے۔ اس لئے صباح کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(۳) فَوَقَفْتُ فِيهَا نَافَتِي وَكَأَنَّهَا فَلَنْ لَا قَضِي حَاجَةَ الْمُتَلَوِّمِ
ترجمہ: میں نے اس (گھر) میں اپنی اونٹنی ٹھہرائی تاکہ میں ٹھہرنے والے کی (یعنی اپنی) حاجت کو (آہ و بکا کے ذریعہ) پورا

کروں اور وہ اونٹنی (جسامت و ضخامت میں) گویا کہ ایک قلعہ تھی۔

حَلَّتْ عِبَارَاتٌ: (وَقَفْتُ) وَقُوفًا سے بمعنی ٹھہرنا، واحد متکلم میں نے ٹھہرائی (نَاقَةُ) اونٹنی (فَلَنْ) محل، قلعہ، جمع: اَفْدَانٌ (الْمُتْلُومُ) بمعنی اپنی ضرورت کی تکمیل کا منتظر یعنی ٹھہرنے والا۔

تَشْرِیح: شاعر اس شعر میں اپنے محبوبہ کے مکان میں ٹھہرنے اور اپنی اونٹنی کی مضبوطی اور جسامت کو بیان کیا ہے۔

(۴) وَكَحُلَّ عِبْلَةً بِالْجَوَاءِ وَأَهْلُنَا بِالْحَزَنِ فَالْمُتْلَمِ تَجَمُّدًا: (عبلہ) (محبوبہ) جواء (مقام) میں ٹھہرتی ہے اور ہمارے اہل حزن پھر صمان پھر متلم میں ٹھہرے ہوئے ہیں (تواب اتنی بعد مسافت کے بعد ملاقات کیسے نصیب ہو)۔

حَلَّتْ عِبَارَاتٌ: (تَحَلُّ) خُلُولًا سے بمعنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔ يَحُلُّ ٹھہرتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے "أَوْ تَحُلَّ قَرْيَةً مِّنْ دَارِهِمْ" (حَزَنٌ اور ثَمَانٌ اور متسلم) جگہوں کے نام ہیں۔

تَشْرِیح: میری محبوبہ مقام جواء میں قیام پذیر ہے اور ہمارے لوگ حزن، صمان اور متلم میں تو پھر عبِلہ سے ملاقات کیسے ممکن ہے۔

(۵) حَيَّتْ مِنْ طَلَلٍ تَقَادَمَ عَهْدُهُ أَقْوَى وَأَقْفَرَ بَعْدَ أَمِّ الْهَيْثِمِ تَجَمُّدًا: اے (محبوبہ کے گھر کے) ٹیلے! تو سلامت رہے (یا تجھے ہمارا سلام پہنچایا جائے) جو قدیم زمانہ کا ہے (یا جس کو اپنے اہل سے ملے عرصہ گزر گیا) اور جو کہ ام الہیثم (عبلہ) کے (سفر کے) بعد خالی اور ویران ہو گیا ہے۔

حَلَّتْ عِبَارَاتٌ: (حُيَّيتُ) از باب تفعیل، مصدر تَحْيَةٍ بمعنی سالم رہنا/ باقی رکھنا (الطَّلَلُ) کنڈر، مکانات کے بچے کچے آثار و نشانات (الْقَوَى) خالی ہو جانا (الْأَقْفَرُ) بیابان/ ویران۔ (أُمُّ الْهَيْثِمِ) عبِلہ کی کنیت۔

تَشْرِیح: یعنی اپنی محبوبہ کے گھر کے بچے کچے نشانات کی سلامتی کی دعا کر کے شاعر اپنے دل کو تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے۔

(۶) حَلَّتْ بِأَرْضِ الزَّائِرِينَ فَاصْبَحَتْ عَسْرًا عَلَيَّ طِلَابُكَ ابْنَةُ مَخْرَمِ تَجَمُّدًا: (محبوبہ) شیر صفت دشمنوں کی زمین میں جا بسی تو اب اے مخرم کی بیٹی! تیری طلب میرے اوپر دو بھر ہوئی۔

حَلَّتْ عِبَارَاتٌ: (حَلَّتْ) ضَرْبٌ سے واحد مؤنث غائب بمعنی جا بسی (زائرون) زائر کی جمع مصدر زَوَّجَ بمعنی شیر دل دشمن (عَسْرًا) عَسْرًا، يَعْسُرُ، عَسْرًا سے بمعنی دشوار ہونا، مشکل ہونا۔ قرآن پاک میں ہے۔ "مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِيرٌ" (طِلَابٌ) بمعنی مطلوب (همزہ) حرف ندا ہے (ابنة مَخْرَمٍ) مخرم کی بیٹی مراد عبِلہ ہے۔

تَشْرِیح: یعنی اے مخرم کی بیٹی یعنی اے میری محبوبہ تو ایسی دشمنوں کے سر زمین میں قیام پذیر ہوئی جو بہادر ہیں تو اب تجھ سے ملنا انتہائی دشوار اور ناممکن ہے۔

(۷) عُلِقْتُهَا عَرَضًا وَأَقْتُلُ قَوْمَهَا زَعَمًا لَعَمْرُؤُا بِيكَ لَيْسَ بِمَزْعَمٍ
ترجمہ: میں بدون قصد و ارادہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور (وصال کے) لالچ میں اس کی قوم کو قتل کرتا ہوں۔ قسم تیری زندگانی کی یہ طبع و لالچ کا مقام نہیں (کیونکہ اس طرح سے اس کا وصال میسر نہیں آ سکتا)۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (عُلِقْتُ) تعلق مصدر سے کسی سے محبت کرنا، اس پر فریفتہ ہونا (عَرَضًا) یونہی، اتفاقاً، بے سوچے، جیسے جاء هذا الرأي عَرَضًا عُلِقْتُهَا عَرَضًا۔ اتفاقی طور پر وہ سامنے آ گئی تو اس پر میرا دل آ گیا۔ (زَعَمٌ) زعم، يزعم، زعمًا و زعمًا لالچ کرنا، لالچی ہونا (مَزْعَمٍ) لالچ کی چیز، جمع مزاعم۔
تشریح: یہ کہ میں تجھ سے ملاقات کیلئے تیری قوم سے لڑتا تھا لیکن میری یہ سوچ درست نہیں ہے۔

(۸) وَلَقَدْ نَزَلْتُ فَلَا تَظُنِّي غَيْرُهُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ الْمُحِبِّ الْمُكْرَمِ
ترجمہ: (اے عبلہ) تو نے میرے دل میں عزیز دوست کی جگہ لے لی (اگرچہ تیری قوم سے میری عداوت تھی) تو اب تو اس کے علاوہ اور کوئی بدگمانی نہ کر۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (نَزَلْتُ) نزل، ينزل، نزلًا سے واحد مؤنث حاضر اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ (ظَنُّ) گمان کرنا ظنٌّ، يظنُّ، ظنًا سے کسی بات کا علم ہونا، گمان ہونا، خیال کرنا (مُحِبِّ الْمُكْرَمِ) مہربان، شریف، عزیز دوست۔
تشریح: یعنی اے عبلہ! میرا تجھ سے محبت ایسی ہے جیسے دودستوں کے درمیان ہوتی ہے لہذا تو اس معاملے میں مجھ سے بدگمانی نہ کر۔

(۹) كَيْفَ الْمَزَارُ وَقَدْ تَرَبَّعَ أَهْلُهَا بِعُنَيْزَتَيْنِ وَأَهْلُنَا بِالْغَيْلِمِ
ترجمہ: اب ملاقات کیسے ممکن ہے جب کہ ایام ربیع میں اس کے خاندان والے (مقام) عنیزتین میں مقیم ہیں اور ہمارا خاندان غیلیم میں اقامت گزیر ہے۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (تَرَبَّعَ) ایام ربیع یعنی موسم بہار کے دن الربیع مصدر سے موسم بہار، جمع اربعاء و رباع و اربعة (عنیزتین) جگہ کا نام ہے (غیلیم) جگہ کا نام ہے۔

تشریح: جب کہ دونوں خاندانوں کی اقامت گاہوں میں اس قدر فاصلہ ہے تو اب دیدار و وصال میسر ہونا بظاہر ناممکن ہے۔

(۱۰) إِنْ كُنْتَ أَرْمَعْتَ الْفِرَاقَ فَلَمَّا زُمْتُ رِكَابُكُمْ بِلَيْلٍ مُظْلَمٍ
ترجمہ: اگر تو نے جدائی کا پختہ ارادہ کر لیا ہے (تو میرے لئے) یہ چیز کوئی غیر متوقع نہیں کیونکہ (جب) تاریک رات میں تمہاری سواریوں کے ٹکلیں ڈالیں گئیں تھیں (اسی وقت میں سمجھ گیا تھا کہ اب تم آمادہ سفر ہو)۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (أَرْمَعْتَ) از افعال مصدر ارمع بمعنی پختہ ارادہ کرنا (زُمْتُ) فعل ماضی مجہول مصدر زمام بمعنی لگام

ذالنا/نکیل ذالنا (رِکَابُ) سواری کا اونٹ، وہ اونٹ جس پر بوجھ لدا ہوا ہو مطلق سواری کو بھی رکاب کہتے ہیں، جمع: رُکَبٌ (لِکَلِّ مُظْلَمٌ) اندھیری رات۔

تَشْرِیْح: یہ ترجمہ اس وقت ہوگا جب کہ اِنْ شَرِطِیْہ ہو۔ اگر اس کو حرف تاکید مانا جائے تو پھر ترجمہ یہ ہوگا۔ تو نے یقیناً فراق کی ٹھان لی ہے اس لئے کہ شب تاریک میں تمہاری سواریوں کے نکلیں ڈال دی گئی ہیں۔

(۱۱) مَا رَاَعَنِیْ اِلَّا حُمُوْلَةٌ اَهْلُہَا وَ سَطَّ الدِّیَارِ تَسْفُ حَبَّ الخُمْخُمِ تَرْجَمَ: مجھے محبوبہ کے خاندان کے بار برداری کے اونٹوں نے ہی خوفزدہ کر دیا درآٹھا لیکہ وہ پڑاؤ کے درمیان خوب کلاں چبا رہے تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَاعَیَ) رَاعَ، یَرُوْعُ، رَوَّعًا سے ڈرنا، گھبرانا رَاعَیَ،، مجھے خوف زدہ کر دیا (حُمُوْلَةٌ) بار بردار اونٹ (دَبَّارٌ) کہتے ہیں مابالذَّار دَبَّارٌ: گھر میں کوئی نہیں ہے پڑاؤ، ٹھہرنے کی جگہ (تَسْفٌ) سَفًا بمعنی کھانا/پھانکنا (حَبٌّ) حَبَّة کی جمع بمعنی دانہ (خُمْخُمٌ) ایک خاردار گھاس۔ جس کو خوب کلاں کہتے ہیں۔

تَشْرِیْح: اونٹوں کو خوب کلاں کھاتا دیکھ کر میں یہ سمجھ گیا تھا کہ اب کارواں آمادہ سفر ہے اور محبوبہ سے فراق ہو جائے گا۔

(۱۲) فِیْہَا اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ حَلُوْبَةٌ سُوْدًا کَخَافِیَةِ الْغُرَابِ الْاَسْحَمِ تَرْجَمَ: ان اونٹوں میں بیالیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں جو سیاہ کوئے کے پوشیدہ رہنے والے پروں کی طرح سیاہ تھیں۔ حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَلُوْبٌ) الْحَلُوْبَةُ (واحد جمع دونوں کے لئے) دودھ والی اونٹنی یا بکری۔ جمع: حَلَائِبٌ و حُلُبٌ (سُوْدٌ) بمعنی سیاہی کالی۔ السَّوْدَاءُ کی جمع ہے (الْخَافِیَةُ) پوشیدہ چیز، پرندے کے چار پروں میں سے ایک پر جو بازو سمیٹنے کے وقت چھپ جاتا ہے (جمع)، خَوَافٍ (اَسْحَمٌ) سَحْمٌ، یَسْحَمُ، سَحْمًا و سَحْمَةً بمعنی کالا ہونا سیاہ ہونا، ہوا کم، جمع سَحْمٌ

تَشْرِیْح: قید محبوبہ کے صاحب ثروت ہونے کو بیان کرتا ہے اور سودا کَخَافِیَةِ الْغُرَابِ سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اونٹنیاں نہایت تیز رو ہیں محبوبہ کو بہت جلد جدا کر دیں گی۔

(۱۳) اِذْ تَسْتَبِیْکَ بِذِیْ غُرُوْبٍ وَاَصْحِ عَذْبٍ مُّقْبِلُہُ لَذِیْدِ الْمَطْعَمِ تَرْجَمَ: اس وقت کو یاد کر جب کہ محبوبہ تجھے ایسے دانتوں کے ذریعے اسیر (محبت) بنا رہی تھی جو باریک و چمکدار تھے اور جن کی بوسہ گاہ (دہن) نہایت شیریں اور جن کا لعاب دہن نہایت لطف بخش تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَسْتَبِیْ) باب افعال مصدر استبأ سے بمعنی قیدی بنانا/ سَبِیٌّ مصدر از باب ضرب یضرب سے قید کرنا، گرفتار کرنا، اسی سے السَّبِیُّ بمعنی قیدی جمع سَبَکِیَا (غُرُوْبٌ) غُرُوْبٌ کی جمع بمعنی دھار، نوک ذِیْ غُرُوْب سے مراد دھاری

داردانت (واضح) وضّح کی جمع بمعنی چمکدار ہونا، سفید ہونا (العذب) میٹھا، شیرین، جمع: عذاب وعذوب (مُکبل) بوسہ لینے کی جگہ، بوسہ گاہ (مُطعم) کھانا، کھانے کا ہوٹل لیکن یہاں اس سے مراد لعاب دہن ہے۔
تثنیہ: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ کی مسکراہٹ اور دانتوں کی چمک اور خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بلاشبہ محبوبہ کی بوسہ گاہ یعنی ہونٹ اور لعاب دہن بہت ہی شیرین ہے۔

(۱۴) وَكَانَ فَارَةً تَاجِرٍ بِقَسِيمَةٍ سَبَقَتْ عَوَارِضَهَا إِلَيْكَ مِنَ الْفَمِ تَرْجَمَتُ: گویا کہ حسینہ (محبوبہ) کے پاس تاجر عطر کا نافہ مشک ہے جس کی مہک دانتوں کے کھلنے سے پہلے ہی دہن (معشوقہ) سے تیری طرف پہنچ گئی ہے۔

حکایت عبارت: (الفارۃ) مشک کی خوشبو، مشک دان (قَسِيمَةُ) قَسِيمَةُ بمعنی عطر فروش کی صندوقچی (سَبَقَتْ) سَبَقًا سے بمعنی کسی شے کی طرف کسی سے آگے بڑھنا (عَوَارِضُ) عَارِضُ کی جمع ہے بمعنی دانتوں کی کچلی۔ (الْفَمُ) منہ، دہانہ جمع: أَفْئَامُ **تثنیہ**: محبوبہ! ابھی تسم ریز بھی نہیں ہوئی کہ اس کے دہن سے نہایت معطر خوشبو مہکنے لگی۔

(۱۵) أَوْ رَوْضَةً أَفْئَاتُ ضَمَنَ نَيْتَهَا غَيْثٌ قَلِيلُ الدِّمْنِ لَيْسَ بِمُعْلَمٍ تَرْجَمَتُ: یا (محبوبہ کے پاس) ایک اچھوتا سبزہ زار ہے جس کی گھاس کا ذمہ دار ایک ابر کثیر المعطر بن گیا ہے۔ (لہذا وہ ہمیشہ شاداب رہے گا) جس میں گندگی قطعاً نہیں (جس سے اس کی فضا خراب ہو) اور نہ اس پر پیروں کے نشانات لگے ہیں (جس سے اس کی سرسبز میں فرق آئے)۔

حکایت عبارت: (الرَّوْضَةُ) خوبصورت باغ، شاداب زمین، جمع: رَوْضٌ وَرَيْاضٌ (أَفْئَاتُ) (أَفْئَاتُ) جدید، تازہ، جسے ابھی استعمال نہ کیا ہو۔ (بُكْتُ) نہاٹ سے گھاس، پودا، سبزہ، جمع: بُكَاتَاتُ (الغَيْثُ) بارش جمع اَغْيَاتُ وَغَيُوثُ (الدِّمْنُ) بمعنی غلاظت، گندگی، کھاد۔ (المُعْلَمُ) نشان راہ جمع مَعَالِمُ۔

تثنیہ: یعنی اپنی محبوبہ کو ایک خوبصورت سبزہ زار سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جس میں کسی جانور کے قدموں کے نشانات نہیں ہیں جس سے اس کے سرسبز میں فرق آئے اور وہ سبزہ زار ہر طرح کی گندگی اور خرابی سے پاک ہے۔

(۱۶) جَادَتْ عَلَيْهِ كُلُّ بَكْرٍ حُرَّةٍ فَتَرَكُنْ كُلَّ قَرَارَةٍ الدَّرْهِمِ تَرْجَمَتُ: اس گھاس پر ایسے کثیر المطر ابر نے پانی برسایا کہ جس میں اولاً بجلی نہ تھی یہاں تک کہ اس نے (سبزہ زار کے) ہر گھڑے کو درہم کی طرح (چمکدار) بنا دیا۔

حکایت عبارت: (جَادَتْ) جَوْدَةٌ مصدر سے جَادَ الْمَطَرُ الارض، زمین پر خوب پانی برسا، بارش برسا (بَكْرٍ) وہ بادل جو پانی سے پر ہو (حُرَّةٌ) اِی سَحَابَةٌ حُرَّةٌ: بہت برسنے والا بادل (الْقَرَارَةُ) گہرائی، پانی ٹھہرنے کی نشی جگہ، نشی باغ جمع قَرَارٌ

تَشْرِیْح: پانی سے پرگڑھے کو درہم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۱۷) سَحًّا وَتَسْكَابًا فَكُلَّ عَشِيَّةٍ يَجْرِي عَلَيْهَا الْمَاءُ لَمْ يَتَصَرَّمْ

تَرْجُمہ: اس ابرنے برابر اس پر بارش برساتی۔ تو ہر شام کو اس پر اس قدر پانی بہتا ہے جو ٹوٹنے میں نہیں آتا۔
حَلَّ عِبَارَت: (سَحًّا) از باب نَصْرُ يَنْصُرُ سے لگا تا خوب پانی برسانا۔ (تَسْكَابًا) السَّكْبُ سے لگا تا بارش، لگا تا برسنے والا (عَشِيَّةُ) الْعَشِيُّ جمع: عَشَايَا بمعنی شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی تک کا وقت (تَصَرَّمْ) بالکل کٹ جانا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

تَشْرِیْح: اس شعر میں کثرت بارش کو بیان کیا ہے۔

(۱۸) وَخَلَا الذُّبَابُ بِهَا فَلَيْسَ بِبَارِحٍ غَرِدًا كَفَعْلِ الشَّارِبِ الْمُتَرَنِّمِ

تَرْجُمہ: اور کھیاں اس میں خلوت گزریں ہوئیں تو وہ ٹلنے میں نہیں آتیں۔ اس حال میں کہ وہ گنگنانے والے شرابی کی طرح زمرہ سرائی کرتی ہیں۔

حَلَّ عِبَارَت: (خَلَا) خُلُوٌّ وَخُلُوٌّ وَخُلُوٌّ وَخُلُوٌّ سے کسی کے ساتھ خلوت میں ہونا۔ (الذُّبَابُ) مکھی، بھر جمع اُذْبَانٌ و اُذْبَانٌ (بَارِحٍ) اسم فاعل از باب سَمْعُ سے بٹنے والا، الگ ہونے والا (غَرِدًا) غَرَدٌ، يَغْرُدُ، غَرْدًا سے گانا گانا، نغمہ سرائی کرنا، پرندے کا چہمانا (مُتَرَنِّمِ) ترنم سے پڑھنا، نثر پیدا کرنا۔

تَشْرِیْح: یعنی اس سبزہ زار میں شہد کی کھیاں گنگنانے والے مست شرابی کی طرح بھنبھنارہی ہیں اور اڑ، پھر رہی ہیں۔

(۱۹) هَزَجًا يَحْكُ ذِرَاعَهُ بِذِرَاعِهِ قَذَحَ الْمُكَبِّ عَلَى الزَّنَادِ الْأَجْدَمِ

تَرْجُمہ: وہ کھیاں گاتی ہیں اس حال میں کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح رگڑتی ہیں جس طرح کے چھماق پر اوندھا پڑا ہوا اور انگلیاں کٹا ہوا انسان (چھماق رگڑتا ہے)۔

حَلَّ عِبَارَت: (هَزَجًا) هَزَجُ از باب سَمْعُ سے ترنم سے گانا، لے سے پڑھنا۔ (يَحْكُ) حَكًّا سے بمعنی رگڑنا، (مُكَبِّ) از باب نَصْرُ سے مُكَبٌّ بمعنی اوندھا ہونا، منہ کے بل گرا ہوا (الزَّنَادُ) چھماق جس کو رگڑ کر آگ نکالی جائے (جَدَمٌ) جَدَمٌ، يَجْدُمُ، جَدَمًا، ہاتھ کٹ جانا، آدی کا کٹی ہوئی انگلیوں والا ہونا۔ هُوَ أَجْدَمُ جمع: جُدَمٌ

تَشْرِیْح: یعنی چھماق رگڑنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے مکھیوں کے بھنبھننے کو اس آواز سے تشبیہ دے کر ان مکھیوں کی کثرت کو بیان کیا ہے۔

(۲۰) تُمَسِّي وَتُصْبِحُ فَوْقَ ظَهْرِ حَشِيَّةٍ وَأَبَيْتُ فَوْقَ سَرَاةٍ أَذْهَمَ مُلْجِمِ

تَرْجُمہ: (عبلہ) صبح و شام کو گدے بستر پر گزرتی ہے اور میں تمام شب لگام لگائے ہوئے ادھم گھوڑے کی پشت پر

گزارتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْحَشِيَّةُ) کذا، روئی کی گدی جس کو عورت اپنے سرین پر اس لئے باندھتی ہے کہ وہ بڑا نظر آئے جمع حشایا۔ لیکن یہاں کذا ہی مراد ہے (أَبِئْتُ) بَاتٌ، يَبِئْتُ يَبِئْتُ وَ بَيَّاتًا وَ مَبِئْتُا وَ بَيُّوتَةً سے رات گزارنا (سَرَاةً) ہر چیز کا بالائی حصہ (أَذْهَمَ) سیاہ گھوڑا، أَذْهَمَ الْفَرَسُ گھوڑے کا سیاہ ہونا (مُلْجَمٌ) لگام لگایا ہوا۔
تَشْنِيجٌ: یعنی میری محبوبہ ساری رات آرام دہ اور نرم بستر پر سو کر رات گزارتی ہے اور میں ساری رات گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر سفر کرتا ہوں۔

(۲۱) وَ حَشِيَّتِي مَرْحٌ عَلَى عِبْلِ الشَّوَى نَهْدٍ مَرَاكِلَهُ نَبِيلِ الْمَحْزَمِ
تَرْجَمَةٌ: میرا نرم بستر زین ہے جو مضبوط ہاتھ پیر کے گھوڑے پر (کسی ہوئی) ہے جس کے ایڑہ لگانے کی جگہ ابھری ہوئی ہے اور تک کھینچنے کی جگہ اونچی ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَشِيَّةُ) گدا، مرا نرم بستر (السَّرْجُ) زین، جمع: سُرُوجٌ (عِبْلٌ) مولے بازوؤں اور بھاری پیروں والا گھوڑا جمع: عِبَالٌ (الشَّوَى) ہاتھ پیر، عِبْلُ الشَّوَى، مضبوط ہاتھ پیر والا گھوڑا۔ (النَّهْدُ) بلند شے، ابھری ہوئی چیز، پستان، جمع: نَهْدٌ (مَرَاكِلُ) مَرَاكِلُ جمع یعنی جانور کو ایڑ لگانے کی جگہ (نَبِيلٌ) اونچا، شریف، معزز، جمع: نُبَلَاءُ (مَحْزَمٌ) پٹی کسنے کی جگہ

تَشْنِيجٌ: یعنی میں سختی اور جفا کش ہوں ہر وقت مضبوط اور قوی گھوڑے کی پشت پر ہوتا ہوں جو میرا بستر ہے۔

(۲۲) هَلْ تُبْلَغُنِي دَارَهَا شَدْنِيَّةٌ لُعْنَتٌ بِمَحْرُومِ الشَّرَابِ مُصْرَمٌ
تَرْجَمَةٌ: کاش! مجھے محبوبہ کے گھر تک موضع شدن کی وہ اونٹنی پہنچا دے جس کو دودھ نہ دینے کی بددعا ہو اور منقطع اللبن ہو۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (شَدْنِيَّةٌ) شَدْنِي: جگہ کا نام ہے جہاں کی اونٹنیاں عمدہ شمار کی جاتی ہیں (لُعْنَتٌ) بھلائی سے محروم ہونا لُعْنًا مصدر سے فعل ماضی مجہول لعنت کی گئی ہو، مراد بددعا ہو (شَرَابٌ) یعنی پینے کی چیز مراد دودھ (مُصْرَمٌ) منقطع اللبن، جس کا دودھ ختم ہو گیا ہو۔

تَشْنِيجٌ: لُعْنَتُ الخ کی شرط اس بنا پر لگائی گئی ہے کہ ایسی ناقتوی ہوگی۔

(۲۳) خَطَّارَةٌ غِيبُ الشَّرَى زِيَّافَةٌ تَطْسُ الْإِكَامَ بِوُخْدِ خُفِّ مِثْمِ
تَرْجَمَةٌ: تمام شب چلنے کے بعد (بھی) دم ہلا کر (نشاط سے) اپنے آپ کو بنا کر چلے اور روندنے والے پیر کے ذریعہ ریت کے ٹیلوں کو مسل ڈالے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (خَطَّارَةٌ) از باب ضَرْبٍ سے مصدر خَطَرٌ بمعنی دم مالا نا اور خَطَّارَةٌ: اونٹوں کا بازار۔ (غِيبٌ) بمعنی کبھی

کھارج: اَغْبَابٌ پیچھے/بعد (الشَّوْی) پوری رات کا سفر (مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے) (زَيَافَةُ) مصدر زُيُوفًا سے جھومتے ہوئے اور اتراتے ہوئے چلنا۔ (تَطَسُّسٌ) مصدر وَطَسٌ سے مسلنا، پکلنا (اِکَامٌ) وَاكَمٌ وَاكَمٌ جمع اُكْمَةٌ کی بمعنی ریت کا ٹیلہ (وَحْدٌ) اونٹ کا لمبا قدم جمع وُحُوْدٌ (خُفٌّ) ٹاپ، قدم، جمع: خِفَافٌ وَاخْفَافٌ (مِیْثَمٌ) روندنے والے خُفٌّ مِیْثَمٌ، روندنے والے پیر۔

تَشْبِیْحٌ: یعنی وہ اونٹنی ساری رات مسلسل چلنے کے باوجود نہیں تھکتی بلکہ ناز و انداز سے چلتی ہے اور اپنے روندنے والے پیروں کے ذریعے ریت کے ٹیلوں کو روندتی اور مستی چلی جاتی ہے۔

(۲۴) وَكَأَنَّمَا تَطَسُّسُ الْإِكَامَ عَشِيَّةً بِقَرِيبٍ بَيْنَ الْمُنْسِمِينَ مُصْلَمٌ
تَرْجَمَةٌ: شام کے وقت ٹیلوں کو مسلتے ہوئے گویا کہ کن کٹے شتر مرغ کی سی تیز روی کے ساتھ چلتی ہے جس کے پیروں کا فاصلہ کم ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تَطَسُّسٌ) مصدر وَطَسٌ سے پکلنا/مسلنا، روندنا (الْبَيْنُ) جدائی، فاصلہ (الْمُنْسِمُ) اونٹ یا شتر مرغ کے یاؤں (الْمُصْلَمُ) کن کٹا۔

تَشْبِیْحٌ: ناقہ کو سرعت رفتار میں شتر مرغ سے تشبیہ دی گئی ہے اور آئندہ اشعار میں مشبہ بہ کے اوصاف ذکر کرتا ہے۔

(۲۵) تَأْوِي لَهُ قُلُوصُ النَّعَامِ كَمَا أَوْتُ حَزَقٌ يَمَانِيَّةُ الْأَعْجَمِ طُمُطُمٌ
تَرْجَمَةٌ: نوجوان شتر مرغیاں اس شتر مرغ کے پاس اس طرح آتی ہیں جس طرح عجمی تو تلے (چرواہے) کی طرف یعنی اونٹوں کی جماعتیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (قُلُوصٌ) مفرد قُلُوصٌ بمعنی قریب البلوغ مادہ شتر مرغ (أَوْتُ) اُوی، یاؤی، پناہ لینا (حَزَقٌ) حَزَقَةٌ کی جمع بمعنی جماعت، آدمیوں اور جانوروں کا گروہ (الْأَعْجَمُ) گونگا، بے زبان، غیر عربی جمع: أَعْجَمُونَ (طُمُطُمٌ) تو تلا، بلکت والا۔

تَشْبِیْحٌ: شتر مرغ کو سیاہی میں جیسی چرواہے سے اور شتر مرغیوں کو یمنی اونٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور چونکہ شتر مرغ کے لئے گویائی نہیں اس وجہ سے چرواہے کی طمطم صفت لائی گئی۔

(۲۶) يَتَبَعْنَ قُلَّةَ رَأْسِهِ وَكَأَنَّهُ حَذَجٌ عَلَى نَعَشٍ لَهُنَّ مُخِيَمٌ
تَرْجَمَةٌ: وہ شتر مرغیاں اس شتر مرغ کے بلند سر کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور گویا کہ وہ (شتر مرغ) یا اس کا سر ایک ہودج ہے ان کی بلند جگہ پر شکل خیمہ۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْقُلَّةُ) بلند حصہ جمع قُلُلٌ وُقُلَالٌ قُلَّةٌ رَأْسٌ، سر کی بلندی (حَذَجٌ) کجاوہ، ہودج، ڈولی جمع حُدُوجٌ

وَحُدُجٌ (مُخَيَّم) خیمہ کی شکل کیا گیا۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی شتر مرغ کے بلند سر کو ہودج سے تشبیہ دی ہے۔

(۲۷) صَعْلٌ يَعُوذُ بِذِي الْعُشَيْرَةِ بَيْضُهُ كَالْعَبْدِ ذِي الْفَرَوِ الطَّوِيلِ الْأَصْلَمِ
ترجمہ: وہ شتر مرغ چھوٹے سر کا ہے جو (مقام، ذی العشیرہ) میں اپنے انڈوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ بوچے لمبی پوتین والے غلام کی طرح ہے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (صَعْلٌ) وہ شتر مرغ جس کا سر چھوٹا ہو (ذی الْعُشَيْرَةِ) صمان پہاڑ کے قریب ایک جگہ کا نام (ذی الْفَرَوِ) فُرو پوتین (أَصْلَمٌ) صُلَمٌ مصدر سے بمعنی جس کے کان جڑ سے کٹے ہوں۔
تَشْرِیْحٌ: شتر مرغ کو سیاہی اور بازوؤں کی درازی کی وجہ سے اس غلام سے تشبیہ دی گئی جو طویل پوتین پہنے ہوئے ہو۔

(۲۸) شَرِبْتُ بِمَاءِ الدُّحْرِ ضَيْنٍ فَأَصْبَحْتُ زَوْرَاءَ تَنْفِرٍ عَنْ حِيَاضِ الدَّلِيلِمِ
ترجمہ: اس ناقد نے دحرض اور وسیع (دو مشہور چشموں) کا پانی پیا ہے تو اب وہ روگردانی کرتی ہے اور دیلیم (ہمارے دشمنوں) کے حوضوں سے نفرت کرتی ہے اور ان کا پانی پینا پسند نہیں کرتی۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (دُّحْرُ ضَيْنٍ) یہ دُحْرُض کا تشبیہ ہے دحرض اور وسیع دو چشمے جو ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں اور وہی دونوں چشمے مراد ہیں اور شاعر نے تغلیباً وسیع کو دحرض کے تابع کرتے ہوئے دُحْرُض ضَیْنِ کہہ دیا، جیسے سورج اور چاند کے بارے میں کہا جاتا ہے قرین اوقران یا مغرب اور عشاء کے بارے میں عشائین کہہ دیتے ہیں (زوراء) دور دراز مراد روگردانی (تَنْفِرٌ) نَفَرًا مصدر سے نفرت کرنا (حِيَاضٌ) وَأَحْوَاضٌ جمع: حَوْضٌ کی بمعنی حوض یعنی پانی جمع ہونے کی جگہ (الدَّلِيلِمِ) دیلیم لوگ جو آذربائیجان کے قرب وجوار میں رہتے تھے۔ اور یہاں کے لوگوں کو عربوں سے عداوت تھی۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی جس طرح دیلیم کے لوگوں کو عربوں سے عداوت تھی اسی طرح میری اونٹنی کو بھی میری دشمنوں سے اس قدر نفرت ہے کہ ان کے حوضوں کا پانی بھی پینے کیلئے تیار نہیں۔

(۲۹) وَكَأَنَّمَا تَنَأَى بِجَانِبِ دِفْهَا الْوَحْشِيِّ مِنْ هَزَجِ الْعَشِيِّ مُوَوِّمٍ
ترجمہ: (وہ ناقدہ کوڑے کی آواز یا نشاط کی وجہ سے اس طرح اپنے پہلو کو بچاتی چلتی ہے) گویا کہ وہ بدبیت بڑے سروالے شام کو بولنے والے بلے کی آواز سے اپنی دائیں جانب کو دور کرتی ہے۔

حَقَائِقُ عِبَارَاتٍ: (تَنَأَى) از باب فتح مصدر نَأَى هُوْنِيٌّ وَنِيٌّ بمعنی دور ہونا (الدَّفْ) ہر چیز کا پہلو یا چہرہ جمع: دُفُوفُ (الْوَحْشِيِّ) وَحْشٌ کا واحد بمعنی ہر چیز کا دایاں پہلو (هَزَجٌ) گلا پڑی ہوئی آواز، یا آواز (عَشِيِّ) شام کے وقت، هَزَجُ الْعَشِيِّ: کا معنی ہوگا، شام کو بولنے والے، شام کے وقت آواز نکالنا (مُوَوِّمٌ) بد شکل/موٹے سروالی۔

تشریح: یعنی جب شام کے وقت کوئی خوفناک بلا کھاتے ہوئے غراتا ہے۔ تو اس آواز سے اونٹ بہت ڈرتا ہے اسی طرح میری اونٹنی بھی کوڑے کی آواز سے خوف زدہ ہو کر اپنے پہلو کو بچاتی ہے۔

(۳۰) **هَرَّ جَنْيِبٌ كَلَّمَا عَطَفَتْ لَهُ غَضِبِي اتَّقَاهَا بِالْيَدَيْنِ وَبِالْفَمِ تَجَمَّرَ:** وہ بلا اس کے پہلو میں ہے جب کبھی وہ ناقہ غضبناک ہو کر اس کی طرف مڑتی ہے تو وہ اس ناقہ سے اپنے دونوں ہاتھوں اور منہ کے ذریعہ بچتا ہے (بچوں سے نوچتا ہے اور منہ سے کاٹتا ہے تاکہ ناقہ اس کو ستانہ سکے)۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (الہر) زبلی، جمع: **هَرَّةٌ** مادہ **هَرَّ** (جَنْيِبٌ) (جَنْيِبٌ) بمعنی پہلو، جمع **جُنُوبٌ** و **أَجْنَابٌ** (عَطَفْتُ) عَطَفَ، يَعْطِفُ، عَطَفًا و عَطُوفًا سے بمعنی مڑنا، جھکنا (غَضِبِي) اَغْضَبُ کا مونث بمعنی شدید غصہ (اتَّقَاهَا) مصدر اتَّقَاءً سے بمعنی بچنا۔

تشریح: یعنی جب وہ اونٹنی غضبناک ہو کر اس بلا پر حملہ آور ہوتی ہے تو وہ بلا بچوں اور منہ سے اپنا بچاؤ کرتا ہے۔

(۳۱) **بَرَكَتٌ عَلَى جَنْبِ الرِّدَاعِ كَانَمَا بَرَكَتٌ عَلَى قَصَبٍ أَجَشٌّ مُهْضَمٌ تَجَمَّرَ:** وہ چشمہ رداع کے کنارہ پر گویا ایک پھٹے ہوئے موٹی آواز کے بانس پر بیٹھی۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (بَرَكَتٌ) بَرَكَ، يَبْرُكُ، بُرُوكًا و بُرُوكًا سے بمعنی اونٹ کا بیٹھنا (الرِّدَاعِ) چشمہ کا نام ہے (قَصَبٌ) قَصَبَةٌ کی جمع ہے بمنی بانس، ہر وہ نبات جس کا تپا کھوکھلا اور گانٹھ دار ہو۔ (أَجَشٌّ) موٹی اور بیٹھی ہوئی آواز (مُهْضَمٌ) کھوکھلا بانس جس میں سوراخ کئے گئے ہوں۔

تشریح: تب و مشقت کے بعد ناقہ کے بیٹھنے کی آواز کو یا چشمہ کے کنارے پر خشک مٹی پر بیٹھنے کی وجہ سے مٹی کے ٹوٹنے کی آواز کو جھو جڑے ٹوٹے ہوئے بانس کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۲) **وَكَأَنَّ رَبَّاءً أَوْ كَحَيْلًا مُعْقَدًا حَسَّ الْوَقُودُ بِهِ جَوَانِبَ قُمْقُمٍ تَجَمَّرَ:** گویا کہ (تیل کی) کیٹھ یا گاڑھا تار کول جس کو (پیتل کی) شیشی کے اطراف میں ڈال کر اس کے نیچے آگ روشن کر دی گئی ہو، (اس کا پسینہ ہے)۔

حَلَقَ عِبَارَاتٍ: (رَبَّاءٌ) تلچھٹ، وہ میل جو شربت وغیرہ کی بوتل میں نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ جمع: **رُبُوبٌ** و **رَبَابٌ** (كَحَيْلًا) تار کول، رقیق کالا پٹرول جو اونٹوں کو ملا جاتا ہے۔ (مُعْقَدًا) جما ہوا/گاڑھا (حَسَّ) حَسَّ، يَحْسُ، حَسًّا سے آگ جلانا (وَقُودٌ) ایندھن (الْقُمْقُمُ) تانبے یا چاندی کی بوتل، پانی گرم کرنے کے لئے تانبے کا چھوٹے منہ کا گھڑا، جمع: قُمْقُمٌ۔

تشریح: یہ ترجمہ تو اس صورت میں ہے جب کہ کُئَانِ کی خبر مخدوف مانی جائے اور اگر یبعاغ کو خبر بنایا جائے تو اس شعر کا ترجمہ دوسرے شعر کے ترجمہ کے ساتھ ملا لیا جائے۔

(۳۳) يَنْبَاعُ مِنْ ذَفْرَى غَضُوبٍ جَسْرَةٍ زَيْفَاةٍ مِثْلَ الْفَيْنِقِ الْمُكْدَمِ
تَرْجُمَةً: ایسے کڑوے مزاج کی قوی ساندنی کی گپٹی سے بہتا ہے جو اکڑ کر چلتی ہے اور جو (بحالت مستی) زخمی ساندنی کی طرح

ہے۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَنْبَاعُ) مصدر انْبِیَاعُ سے بمعنی بہنا از باب افعال (ذَفْرَى) کان کے پیچھے کی ابھری ہوئی ہڈی، گپٹی، جمع: ذَفَارَى وہ ہڈیاں دوہوتی ہیں۔ هُمَا ذَفْرَانِ (غَضُوبُ) بہت تیز مزاج (الْجَسْرَةُ) ذیل ڈول کی عورت، قوی اور مضبوط اونٹنی (زَيْفَاةٌ) ذَافٌ، يَزِيْفُ، زَيْفَاوُ زَيْوْفًا سے جھومتے ہوتے اور اتراتے ہوئے چلنا، مٹک کر چلنا (الْفَيْنِقُ) ساند اونت، جمع: فُنُقُ (مُكْدَمٌ) دانت سے کاٹا ہوا، زخمی۔

تَشْرِيحٌ: اگر کسان کی خبر یباع ہے تو یباع کی ضمیر اسم کسان کی طرف راجع ہے اور اگر خبر محذوف ہے تو ضمیر اس کی طرف راجع ہے۔

(۳۴) اِنْ تُغْدِفِي ثُوْنِي الْقِنَاعَ فَبَانِي طَبٌّ بِأَخْذِ الْفَارِسِ الْمُسْتَلِيمِ
تَرْجُمَةً: اگر تو مجھ سے برقعہ کے ذریعہ چھپے (تو بے فائدہ ہے) اس لئے کہ میں درع پوش شہسوار کے پکڑنے میں (بھی) ماہر ہوں (لہذا تو بچ کر کہاں جا سکتی ہے یا جب کہ میں اس قدر بہادر ہوں تو مجھ سے نفرت مناسب نہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (تُغْدِفِ) اَغْدَفَ مصدر سے چہرے پر نقاب لگانا (ثُوْنِي) میری وجہ سے (الْقِنَاعُ) اور ہنسی، دوپٹا، نقاب، جمع: قُنْعٌ وَاَقْبَعَةٌ (الطُّبُّ) ماہر و ہوشیار، مہارت و ہوشیاری (الْفَارِسُ) گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، جمع: فَوَارِسُ (الْمُسْتَلِيمُ) زرہ پوش۔

تَشْرِيحٌ: یعنی اے محبوبہ! تو مجھ سے منہ چھپا کے کہا جاتی ہے میں تو زرہ پوش شہسوار کے پکڑنے میں بھی ماہر ہوں یا تو نفرت کی وجہ سے مجھ سے منہ چھپاتی ہے تو یہ بھی مناسب نہیں ہے۔

(۳۵) اِثْنِي عَلَيَّ بِمَا عَلِمْتَ فَبَانِي سَمْعٌ مُخَالِقَتِي إِذَا لَمْ أَظْلَمِ
تَرْجُمَةً: جو کچھ تجھے (میری بھلائی) معلوم ہے۔ اس کے ذریعہ میری تعریف کر اس لئے کہ جب مجھ پر ظلم نہ کیا جائے (اور میرے حقوق غصب نہ ہوں) تو میرا حسن سلوک نہایت بہتر ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اِثْنِي) مصدر اِثْنَاءُ سے میری تعریف کر (السَّمْعُ) فراخ دل، نرمی (مُخَالِقَتِي) میرا حسن سلوک۔
تَشْرِيحٌ: یعنی میری محبوبہ مجھ سے نفرت نہ کر بلکہ میری بھلائیوں کے بارے میں جو کچھ معلومات تیرے پاس ہیں تو اس کے ذریعے میری تعریف کر۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ جب مجھ پر زیادتی نہ کی جائے تو میں ہر ایک کے ساتھ پیش آتا ہوں۔

(۳۶) وَإِذَا ظَلِمْتُ فَإِنَّ ظُلُمِي بَاسِلٌ مُرَّ مَذَاقُهُ كَطَعْمِ الْعَلَقِمِ

ترجمہ: اور جب مجھ پر ظلم کیا جائے تو پھر میرا ظلم نہایت سخت ہے جس کا مزہ حظل کے مزے کی طرح نہایت تلخ ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الباسِل) سخت، جری، بہادر جمع: بُسِلٌ و بَوَاسِلُ (المُرُّ) کڑوا، تلخ، جمع: اَمْرَارٌ (مُذَاقُهُ) ذائق، یذوق، ذوقاً و ذوقاً سے ذائقہ، مزہ (عَلَقِمٌ) ہر کڑوی چیز جیسے اندرائن، حظل۔

تَشْرِیح: یعنی میں اپنے اوپر زیادتی اور ظلم کرنے والے کے حق میں سخت ترش مزاج اور نہایت کڑوا آدمی ہوں۔

(۳۷) وَلَقَدْ شَرِبْتُ مِنَ الْمُدَامَةِ بَعْدَمَا رَكَدَ الْهَوَاجِرُ بِالْمَشُوفِ الْمُعْلَمِ

ترجمہ: جب کہ دوپہر کی گرمیاں جم گئیں تو میں نے شفاف دینار کے ذریعہ خوب شراب نوشی کی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مُدَامَةُ) شراب (رَكَدَ، يَرَكَدُ، رُكُودٌ) بمعنی جمنّا، ٹھہرنا، حرکت بند ہونا۔ (هَوَاجِرُ) هَجَرٌ جمع بمعنی دوپہر کی سخت گرمیاں (مَشُوفٌ) شفاف، مزین و آراستہ (مُعْلَمٌ) مہر لگایا ہوا، مراد چاندنی۔

تَشْرِیح: عرب قمار بازی اور شراب نوشی پر فخر کرتے ہیں اور ان کو آثار سخاوت میں سے شمار کرتے ہیں۔

(۳۸) بِزُجَاجَةٍ صَفْرَاءَ ذَاتِ أَسْرَقٍ قُرْنَتْ بِأَزْهَرِ فِي الشِّمَالِ مُقَدَّم

ترجمہ: (میں نے) زرد رنگ دھاریدار پیانہ سے (شراب پی) جو ایسی سفید صراحی سے ملایا گیا تھا جس کے منہ پر صافی بندھی ہوئی تھی اور وہ بائیں ہاتھ میں تھی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الزُّجَاجَةُ) بوتل یا شیشی، شیشہ کا برتن، قرآن پاک میں ہے۔ "مَثَلُ نُورِهِ كَمِثْقَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ، الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ (صَفْرَاءُ) زرد رنگ، جمع: صُفْرٌ (نَذَرُ) أَصْفَرُ (قُرْنَتْ) از باب ضَرْبٍ اور نَصْرٍ سے قُرْنَا مصدر باندھنا، ملانا (أَزْهَرُ) چمک دار و صاف رنگ، سفید و صاف رنگ (مُقَدَّمٌ) مٹکے، برتن جن کے منہ بندھے ہوئے ہوں۔

تَشْرِیح: داہنے ہاتھ میں میں زرد رنگ کا پیانہ تھا اور بائیں ہاتھ میں سفید صراحی۔ اس طرح میں پیانہ کو بار بار پر کرتا تھا اور شراب نوشی کرتا تھا۔

(۳۹) فَإِذَا شَرِبْتُ فَإِنِّي مُسْتَهْلِكٌ مَالِي وَعِرْضِي وَافِرٌ لَمْ يُكَلِّمْ

ترجمہ: پس جب میں شراب پی لیتا ہوں تو اپنے مال کو لٹاتا ہوں اور میری آبرو بہت زیادہ ہوتی ہے جس پر کوئی زدن نہیں آتی۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مُسْتَهْلِكٌ) مال کو لٹانے والا، خرچ کرنے والا (وَافِرٌ) مصدر وُفِرَ اُضافہ ہونا (لَمْ يُكَلِّمْ) زخمی نہیں ہوئی۔

تَشْرِیح: مجھے شراب نوشی بھی بھلائی کی رغبت دلاتی ہے اور میں برائی سے دور رہتا ہوں۔

(۴۰) وَإِذَا صَحَوْتُ فَمَا أَقْصِرُ عَنْ نَدَى وَكَمَا عَلِمْتَ شَمَائِلِي وَتَكْرُمِي
ترجمہ: اور میں جب نشہ سے ہوش میں آتا ہوں تو بھی سخاوت میں کمی نہیں کرتا اور (اے محبوبہ!) جیسے کہ تو جانتی ہے میرے
اخلاق اور شرافت (ہر حالت میں) ویسے ہی رہتے ہیں۔

حَلَّيْ عِبَارَتُ: (صَحَوْتُ) از باب نَصَرَ سے صَحْوٌ مصدر بمعنی جاگنا، بیدار ہونا، ہوش میں آنا۔ (أَقْصِرُ) میں کمی
نہیں کرتا۔ (النَّدَى) سخاوت، جمع: انْدَاءٌ وَانْدِيَةٌ (شَمَائِلُ) شمال کی جمع بمعنی عادت۔
تَشْرِیح: یعنی اس بات کو تو اچھی طرح جانتی ہے کہ میرے اندر جتنی بھی اچھی عادتیں ہیں وہ ہر حالت میں برقرار رہتی ہیں یعنی
میری شراب نوشی میرے لئے مضرت نہیں۔

(۴۱) وَحَلِيلُ غَانِيَةٍ تَرَكْتُ مُجَدَّلًا تَمْكُو فَرِيصَتُهُ كَشِدْقِ الْأَعْلَمِ
ترجمہ: نازنین خوب رو عورتوں کے بہت سے شوہروں کو میں نے زمین پر پچھاڑ کر اس حال میں چھوڑا کہ ا کے شانہ کا گوشت
ہونٹ کے شخص کی باجھ کی طرح آواز کرتا تھا۔

حَلَّيْ عِبَارَتُ: (الْحَلِيلُ) حَلِيلُ الرَّجُلِ بیوی حَلِيلُ الْمَرْأَةِ خاوند جمع: أَحِلَاءُ (الْغَانِيَةُ) پیکر حسن و جمال جو زیب و
زینت سے بے نیاز ہو، جمع: غَوَانُ (مُجَدَّلًا) بچھاڑے ہوئے تَمْكُو مصدر مُكَّاءُ سے آواز نکالنا (الْفَرِيصَةُ) مونڈھے اور
سینے کے درمیان کا گوشت جو خوف کے وقت حرکت کرنے لگتا ہے یہ دونوں طرف ہوتا ہے جنہیں فَرِيصَتَانِ کہتے ہیں۔ جمع
فَرِيصٌ (الشِّدْقُ) باجھ، جڑ، جمع: اشْدَاقٌ وَ شُدُوقٌ (الْأَعْلَمِ) جس کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔
تَشْرِیح: خون بہنے کی آواز کو ہونٹ کے کی باجھ سے نکلنے والی آواز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

(۴۲) سَبَقْتُ يَدَايَ لِهَ بِعَاجِلِ طُعْنَةٍ وَرَشَاشٍ نَافِذَةٍ كُلُّونِ الْعَنْدَمِ
ترجمہ: میرے دونوں ہاتھوں نے (اس غانیہ کے شوہر کے لئے) ایک پھر تیلے زخم کیساتھ جلد بازی کی اور دوسرے آ رہا زخم
کے چھینٹوں کے ساتھ جودم الاخوین کے رنگ کی طرح تھے۔

حَلَّيْ عِبَارَتُ: (طُعْنَةٍ) ایک حملہ، ایک چھینٹا جمع طُعْنٌ (رَشَاشٍ) رَشَاشَةُ کی جمع ہے بمعنی چھینٹیں (نَافِذَةٍ) نیزے کی
آ رہا ضرب، اس سے مراد آ رہا زخم، (الْعَنْدَمِ) دم الاخوین
تَشْرِیح: میں نے نہایت عجلت کے ساتھ اس کے دو کاری زخم رسید کر دیئے۔

(۴۳) هَلَّا سَأَلْتُ الْخَيْلَ يَابَنَةَ مَالِكٍ إِنْ كُنْتَ جَاهِلَةً بِمَالِمُ تَعْلَمِي
ترجمہ: اے مالک کی بیٹی! (محبوبہ عبلہ) اگر تو ناواقف تھی تو وہ واقعات جن سے تو بے خبر ہے (ان) لشکریوں سے کیوں نہیں
دریافت کر لئے (جو میدان میں موجود تھے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (السَّخِيلُ) گھوڑے سواروں کی جماعت، لشکری، جمع أَخْيَالٌ و خِيُولٌ (بِسْمَةِ مَالِك) سے مراد عہلہ جو شاعر کی محبوبہ ہے (جَاهِلَةُ) بے خبر۔

تَشْرِيحٌ: یعنی میدان جنگ میں جو لوگ موجود تھے ان سے میری بہادری اور شجاعت کے بارے میں تو دریافت کر لیا ہوتا تو اے محبوبہ تو بے خبر نہ رہتی۔

(۴۴) اِذْ لَا اَزَالُ عَلَى رِحَالِهِ سَابِحٌ نَهْدٌ تَعَاوَرُهُ الْكُمَاةُ مُكَلِّمٌ تَرْجَمُهُ: جب کہ میں برابر ایک ایسے قوی، بھل تیز رو گھوڑے کی زین پر جما ہوا تھا جس پر اسلحہ بند پے در پے حملہ آور ہو رہے اور وہ زخمی ہو چکا تھا (یعنی باوجود دشمنوں کے زخم کے میں اس پر جمار ہا اور قطعاً ہر اسان نہ ہوا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الرَّحَالَةُ) زین، جمع: رَحَائِلُ (السَّابِحُ) تیراک تیرتا ہوا، مراد تیز رو (النَّهْدُ) طاقتور اور قوی بھل گھوڑا، جمع: نُهْدٌ (تَعَاوَرُوا) کسی چیز کو باہم لینا، پے در پے لینا (الْكُمَاةُ) الْكُمُيُّ، ہتھیار بند، زرہ پوش، بہادر جمع: الْكُمَاءُ (مُكَلِّمٌ) زخمی

تَشْرِيحٌ: باوجود میرا گھوڑا زخمی ہونے کے میں دشمنوں کے زخم میں اس پر جمار ہا اور قطعاً ہر اسان نہ ہوا۔

(۴۵) طَوْرًا يُجَرِّدُ لِلطَّعَانِ وَ تَارَةً يَأْوِي إِلَى حَصَدِ الْقَيْسِيِّ عَرْمَرَمٌ تَرْجَمُهُ: کبھی وہ گھوڑا (دشمنوں سے) نیزہ بازی کے لئے (دوستوں کی صف سے) نکالا جاتا تھا اور کبھی ایسے لشکر کی طرف لوٹ آتا تھا جو کڑی کمائوں والا اور کثیر ہے (یعنی اپنا لشکر)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (طَوْرٌ) دفعہ (جیسے ایک دفعہ یا دو دفعہ) کبھی، (کبھی ایسا کبھی ویسا) جمع: اَطْوَارٌ قرآن پاک میں ہے، "وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا" (يُجَرِّدُ) نکالا جاتا (طَعَانٌ) نیزہ زنی (یاوی) متوجہ ہوتا ہے (حَصَدٌ) مستحکم/ مضبوط (عَرْمَرَمٌ) لشکر کثیر۔

تَشْرِيحٌ: یہ ترجمہ زنی کے بیان کے مطابق ہے، دوسری شروع سے معلوم ہوتا ہے کہ اے حصد القیسئی دشمنوں کے لشکر کا بیان ہے تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں دشمنوں پر حملہ آور ہونے کا بیان ہوگا۔

(۴۶) يُجْبِرُكَ مَنْ شَهِدَ الْوَقِيعَةَ اَنَّنِي اَغْشَى الْوَعْغَى وَاَعْفُفُ عِنْدَ الْمَغْنَمِ تَرْجَمُهُ: جو لوگ لڑائیوں میں موجود تھے تجھے بتلا دیں گے کہ میں لڑائی پر چھا جاتا ہوں اور تقسیم غنیمت کے وقت دامن کشاں رہتا ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْوَقِيعَةُ) لڑائی میں مدد بھیڑ تصادم، حملہ (اَغْشَى) عشیان مصدر سے ڈھانپ لینا/ چھا جانا (الْوَعْغَى) جنگ، ہنگامہ خیز جنگ، لڑائی۔ (اَعْفُفُ) دامن کشاں یا پا کدامن رہتا ہوں۔ عِفَّةٌ مصدر سے پاک دامن ہونا۔ (الْمَغْنَمُ):

الْغَنِیْمَةُ: جمع: مَغَانِمُ کی الغنیمۃ کی جمع غَنَائِمُ ہے بمعنی جنگ میں حاصل کیا ہوا مال، مال مفت۔

تَشْرِیْح: یعنی میں ایسا جنگجو ہوں کہ لڑائی کے میدان میں میرا مقصد اظہار شجاعت ہوتا ہے نہ کہ حصول غنیمت۔

(۴۷) وَمُدَجَّجٌ كَرَّةَ الْكُمَاةِ نِزَالَهُ لَا مُعِينَ هَرَبًا وَلَا مُسْتَسْلِمٌ تَرْجَمَةً: بہت سے ایسے کامل اسلحہ بند ہیں کہ بہادران کے مقابلہ سے (خوف و ہراس کی وجہ سے) بچتے ہیں، نہ وہ (میدان حرب سے) بھاگنے میں جلد باز ہیں اور نہ (مقابلہ سے) عاجز۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (الْمُدَجَّجُ) مکمل طور پر پر ہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس (الْكُمَاةُ) بہادر (النِّزَالُ) رو برو لڑائی، میدانی مقابلہ (مُعِينٌ) مصدر اِمْعَانٌ بمعنی غور فکر کرنا، سوچنا (هَرَبًا) عاجز، بھاگنا (مُسْتَسْلِمٌ) مصدر اِسْتِسْلَامٌ باب اِسْتِفْعَالٌ سے تابعداری کرنا۔

تَشْرِیْح: یعنی بہت سے ایسے کامل اسلحہ بند ہیں کہ بہت سے بہادران کے خوف و ہراس کی وجہ سے ان کے مقابلے سے بچتے ہیں میں ان میں سے نہیں ہوں بلکہ میں ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہوں اور بھاگنے کی نہیں سوچتا۔

(۴۸) جَادَتْ لَهُ كَفِّيْ بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ بِمُثَقِّفٍ صَلَقِ الْكُعُوبِ مُقَوِّمٌ تَرْجَمَةً: میرے ہاتھ نے سیدھے گھیلے پوروں کے نیزے کے ذریعے بجلت ایک زخم اس کے رسید کیا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مُثَقِّفٌ) برابر کیا ہوا۔ (كُعُوبٌ) و كَعَابٌ جمع كَعْبٌ کی ہر دو ہڈیوں کا جوڑ۔ (مُقَوِّمٌ) سیدھا کیا ہوا۔ تَشْرِیْح: نیزے کے زخم کو جو دو عطا سے تعبیر کرنا علی سبیل الاستہزاء ہے۔

(۴۹) فَشَكَّكَتْ بِالرُّمُحِ الْأَصَمِّ ثِيَابَهُ لَيْسَ الْكَرِيمُ عَلَى الْقَنَابِ بِمَحْرَمٍ تَرْجَمَةً: میں نے ٹھوس نیزے سے اس کا دل چھید دیا۔ (گو وہ کتنا بڑا سردار سہی لیکن) شریف آدمی نیزے پر حرام تو نہیں ہے۔ (کہ نیزہ اس کو نہ ستا سکے)۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (فَشَكَّكَتْ) شَكٌّ مصدر سے چپک جانا، چپکا دیا، چھید دیا۔ (الرُّمُحُ) نیزہ (وہ ڈنڈا جس کی سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے)، جمع: رِمَاحٌ (أَصَمُّ) ٹھوس اور سخت ہونا۔ (ثِيَابُهُ) مفرد ثَوْبٌ، مراد مقتول (قَنَابٌ) کھوکھلا نیزہ۔ تَشْرِیْح: یعنی میں نے ٹھوس نیزے کے ذریعے مقتول کو پرو دیا، چونکہ جس کو میں نے قتل کیا تھا وہ قبیلے کا سردار اور شریف آدمی تھا۔ وہ مقابلے سے نہیں گھرایا۔

(۵۰) فَتَرَكْتُهُ جَزَرَ السَّبَاعِ يَنْشُنُهُ يَقْضَمُنْ حُسْنَ بَنَانِهِ وَالْمَعْصَمِ تَرْجَمَةً: میں نے اسے ان درندوں کی خوراک بنا دیا جو اسے نوچتے تھے اور اس کی خوب صورت انگلیوں اور پہنچے کو اگلے دانتوں سے چباتے تھے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (الْجَلَنُ) وہ گوشت جسے درندے کھاتے ہیں، وہ مکڑے جو پرندوں اور درندوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ (السَّبَاعُ) وَاسْبُعُ وَسُبُوعٌ جمع السَّبُعِ کی بمعنی درندہ (يُنْشَنُّ) وہ اسے نوچتے تھے (يَقْضَمُنَ) الْبَنَانُ انگلیوں کے پوروے (الْمِعْصَمُ) کلائی جمع معاصم۔

تَشْرِیح: یعنی میں اس مقتول کو بطور خوراک درندوں کے لئے ڈال دیا جو اس کی خوبصورت انگلیوں اور کلائیوں کو چباتے تھے۔

(۵۱) وَمَشَكَ سَابِغَةً هَتَكْتُ فُرُوجَهَا بِالسَّيْفِ عَنْ حَامِي الْحَقِيقَةِ مُعْلَمٍ
ترجمہ: بہت سی مکمل، گھنے حلقوں والی زرہ ہیں جن کے حلقوں کو تلوار کے ذریعہ ایسے سردار (کے بدن) سے پھاڑ کر پھینک دیا جو نشان زدہ اور غیرت مند تھے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (وَأُو) بمعنی رُبَّ (مَشَكَ) چڑے کا باریک تسمہ جس سے سلائی کی جائے، اس سے مراد مضبوط حلقے (السَّابِغَةُ) زرہ، جمع سَوَابِغُ (هَتَكْتُ) ہتکا سے پردہ چاک کرنا، بے نقاب کرنا (الْفُرُوجُ) فَرْج کی جمع بمعنی شکاف پھن، (حَامِي الْحَقِيقَةِ) غیرت مند/ بہادر۔

تَشْرِیح: میں نے اس کی زرہ کاٹ ڈالی اور اس پر حملہ آور ہوا۔

(۵۲) رَبِّدِي يَدَاهُ بِالْقَدَاحِ إِذَا شَتَا هَتَاكَ غَايَاتِ التَّجَارِ مُلُومٍ
ترجمہ: جب کہ وہ قحط میں مبتلا ہو تو اس کے ہاتھ جوئے کے تیروں کو نہایت سرعت سے چلاتے ہیں (تا کہ جو اکھیل کر غرباء کی امداد کرے اور اس بلا کاٹے نوش ہے کہ) شراب کے تاجروں کے جھنڈے گرا دے (ساری شراب پی کر ختم کر دے) اور فضول خرچی میں لوگ اس کو بہت ملامت کرتے ہیں۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (رَبِّدِي) سریع الحركت، کام میں پھرتیلا۔ (الْقَدَاحِ) أَقْدَاحُ وَأَقْدَحُ جمع قَدَحُ کی جوئے کا تیر، بے پروا اور بلا پھل کا تیر (هَتَاكَ) هَتَكَ مصدر سے توڑنا (غَايَاتِ) غَايَةُ کی جمع بمعنی جھنڈا۔ (مُلُومٌ) از باب تفعیل اسم مفعول بمعنی ملامت کیا ہوا۔

تَشْرِیح: یعنی میرا ممدوح ایسا فضول خرچ ہے کہ شراب کی جتنی بھی دکانیں ہیں تمام دکانوں سے ساری شراب خریدتا ہے بلا قسم کا شرابی ہے اور لوگ اس کی فضول خرچی پر اسے ملامت کرتے ہیں۔

(۵۳) لِمَا رَأَيْتُ قَدْ نَزَلْتُ أُرِيدُهُ أَبْذِي نَوَاجِذَهُ لِغَيْرِ تَبَسُّمٍ
ترجمہ: جب اس (مرد شجاع) نے دیکھا کہ میں (گھوڑے سے) اس کے (قتل کے) ارادہ سے اتر پڑا تو اس نے بدون تبسم کے اپنے دانت نکال دیئے۔

حَالِ عِبَارَاتٍ: (نَزَلْتُ) مصدر نَزُولٌ، اترنا، مراڑ ڈالنے کے لئے تیار ہونا (أَبْذِي) أَبْذَاءُ مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا

(نَوَاجِدُ) دانت، کچلیاں۔

تَشْبِيْهِ: یعنی جب میں اس سے لڑنے کے لئے آگے بڑھا تو غایت خوف و ہراس کی وجہ سے وہ گڑگڑانے لگا۔

(۵۴) عَهْدِيْ بِهَمْ مَدَّ النَّهَارِ كَاَنَّمَا خُضِبَ الْبَنَانُ وَرَأْسُهُ بِالْعِظْلَمِ

ترجمہ: دن بھر میری اس سے مٹھ بھڑ رہی تو گویا کہ اس کی انگلیوں کے پوروے اور سروسمہ کے ساتھ رنگ دیا گیا تھا۔

حَلَقِ عِبَارَتِ: (عہدی) میری ملاقات، عہد مصدر جب اس کا صلہ یا آجائے تو ملاقات کا معنی دیتا ہے۔ (مَدَّ النَّهَارِ)

بمعنی دن کی روشنی پھیلنا، دن چڑھنا، دن بھر (خُضِبَ) فعل ماضی مجہول از خُضِبًا و خُضُوبًا سے رنگ دار ہونا، رنگین ہونا۔

(البنان) پوروے (عِظْلَمُ) نیل یا اسی کا پودا، وسمہ

تَشْبِيْهِ: اس کے سر پر اور انگلیوں پر تیغ زنی کی وجہ سے خون جمع کروسمہ کی طرح ہو گیا تھا۔

(۵۵) فَطَعْنَتْهُ بِالرُّمْحِ ثُمَّ عَلَوْتُهُ بِمَهْنَدٍ صَافِي الْحَدِيدِ وَمُخْذَمٍ

ترجمہ: پس میں نے اس کے نیزہ مارا۔ پھر میں اوپر کی جانب سے ایک ایسی ہندی ساخت کی تلوار سے اس پر حملہ آور ہوا جو

خالص لوہے کی تھی اور بہت زیادہ تیز اس تھی۔

حَلَقِ عِبَارَتِ: (فَطَعْنَتْهُ بِالرُّمْحِ) پس میں نے اس کو نیزے سے مارا یا میں نے اس کو نیزہ مارا۔ (مُهْنَدٌ) ہندوستانی

لوہے کی بنی ہوئی تلوار۔ (الصَّافِي) خالص، بے غبار، بے آمیزش، پاک صاف (الْحَدِيدُ) لوہا، لوہے کی سلاخ، جمع: حَدَائِدُ

(الْمُخْذَمُ) تیز تلوار سیف قاطع، جمع: مَخَاذِمُ۔

تَشْبِيْهِ: یعنی پہلے اس کو نیزہ مارا اور پھر ایسی ہندی ساخت کی تلوار سے اس پر حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا اور وہ تلوار خالص لوہے کی

ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ بھاری تھی۔

(۵۶) بَطْلُ كَانَ ثِيَابَهُ فِي سَرْحَةٍ يُحْذِي نَعَالِ السَّبْتِ لَيْسَ بِتَوَّءٍ مِّ

ترجمہ: وہ ایسا بہادر ہے (اس کے تادار ہونے کی وجہ سے) گویا کہ اس کے کپڑے بڑے تندہ والے درخت پر ہیں۔ نرمی کا جوتہ

پہنا یا جاتا ہے (سردار ہے) (ماں کے پیٹ سے) جوڑواں نہیں (پیدا ہوا) یعنی بہت قوی ہے۔

حَلَقِ عِبَارَتِ: (الْبَطْلُ) بہادر، سوار، ہیرو، شہسوار، ممتاز کھلاڑی۔ (سَرْحَةٌ) لمبے اور بڑے درخت، جمع: سَرْحٌ

(يُحْذِي) حذاء مصدر سے احتذاء الحذاء بمعنی جوتا پہننا، الْحِذَاءُ جوتا (السَّبْتِ) صاف کی ہوئی یارنگی ہوئی کھال، (النَّعَالُ

السَّبْنِيَّةُ) صاف رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے، مراد نرمی کے جوتے (التَّوَّءُ) جوڑواں بچہ جمع: تَوَائِمُ وَتَوَائِمُ۔

تَشْبِيْهِ: یعنی جس آدمی کو میں قتل کیا وہ اتنا طویل قامت ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ اس کے کپڑے کسی اونچے درخت کو پہنایے گئے

ہیں مالدار ہونے کی وجہ سے نرم جوتے پہنتا ہے۔ بہت بہادر ہے۔

تشریح: یعنی میری محبوبہ عہلہ اور میرے قبیلہ کے درمیان جنگ اگر نہ ہوتی تو اس محبوبہ سے صاف ممکن تھا لیکن ایسا نہ ہوا۔

حَلَّ عِبَارَاتٌ: (بَعَثْتُ) بَعَثَ، يَبْعَثُ، بَعْثًا وَبَعْثَةً سَ بَهِيمًا، وَنَدَّ بَهِيمًا، (الْجَارِيَةُ) بَانْدِي، نوکرانی، خادمہ، جمع: جَوَار (نَجَسَ) تَفْثِش کرنا، سراغ لگانا۔

(۵۹) قَالَتْ: رَأَيْتُ مِنَ الْأَعَادِي غِرَّةً وَالشَّاةُ مُمَكِّنَةٌ لِمَنْ هُوَ مُرْتَمٍ
ترجمہ: (واپس آکر) خادمہ نے کہا میں نے دشمنوں کی جانب سے غفلت دیکھی ہے اور وہ بکری (عبلہ) اسی شخص کو حاصل
 ہو سکتی ہے جو تیرا انداز ہو (اور جسارت سے کام لے)۔

(۶۰) وَكَانَ مَا التَفَتَ بِجِدِّ جَدَايَةِ رَشَاءٍ مِنَ الْغَزْلَانِ حُرِّ ارْتِمٍ
ترجمہ: (شاعر اس کے بعد اپنی ملاقات کی کیفیت کو بیان کرتا ہے) اس (محبوبہ) نے گویا کہ اس آہو بچہ کی گردن کے ساتھ

التفاف فرمایا جو ہرنوں میں سے چلنے پر قادر ہو گیا ہو اور سفید رنگ ہو جس کی ناک اور ہونٹوں پر سفید دھبہ ہو۔
حَلَّی عِبَارَت: (جَبْدُ) گردن، گردن کا اگلا حصہ، جمع: أَجْبَادٌ وَ جَبْدٌ (جَدَائِدُ) ہرن کا چھ ماہ کا بچہ جو توانا ہو گیا ہو، نر اور مادہ دونوں کیلئے جمع: جَدَايَا (الرَّشَاءُ) ہرن کا بچہ جب کہ وہ ہرنی کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہو جائے جمع: أَرْشَاءٌ (غَزْلَانٌ) وَ غَزْلَةٌ جمع غَزَالٌ کی بمعنی ہرن (السُّحْرُ) خالص ہر قسم کی آمیزش سے پاک، مراد خالص سفیدی (أَرْثَمٌ) صیغہ صفت ناک اور ہونٹ پر سفیدی ہونا۔

تَشْرِیْح: معشوقہ نے جب التفات کیا تو اس کی گردن اس آہو بچہ کی گردن کی طرح خوب صورت معلوم ہوتی تھی جو ان صفات کے ساتھ متصف ہو۔

(۶۱) بُئْتُ عَمْرًا غَيْرَ شَاكِرٍ نِعْمَتِي وَالْكَفْرُ مَخْبِئَةٌ لِنَفْسِ الْمُنْعَمِ
تَرْجُمہ: مجھے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ عمرو میرے انعامات کا شکر گزار نہیں اور ناپاسی انعام کرنے والے کے نفس کے لئے سبب خباثت بن جاتی ہے (یعنی پھر وہ احسان کرنے سے باز رہتا ہے)۔

حَلَّی عِبَارَت: (بُئْتُ) مجھے بتایا گیا ہے (كُفْرٌ) ناشکری (مَخْبِئَةٌ) بھل، باعث خباثت۔
تَشْرِیْح: یعنی عمرو میرے بے شمار احسانات کے باوجود ان سے انکاری ہے جب احسان کرنے والے کی احسان کی ناشکری کی جائے تو پھر وہ احسان کرنے سے باز رہتا ہے۔

(۶۲) وَلَقَدْ حَفِظْتُ وَصَاةَ عَمِّي فِي الْوَعْيِ إِذْ تَقَلَّصُ الشَّفَتَانِ عَنْ وَضْحِ الْفَمِ
تَرْجُمہ: (شجاعت و دلیری کے متعلق) میں نے اپنے چچا کی وصیت کو میدان جنگ میں اس وقت (بھی) یاد رکھا جب کہ (بہادوروں کے) ہونٹ (خوف کی وجہ سے) دانتوں سے سکر گئے (اور دانت کھل گئے، یعنی گھبراہٹ کے وقت بھی میں نے دلیری سے کام لیا)۔

حَلَّی عِبَارَت: (حَفِظْتُ) حَفِظْتُ، يَحْفَظُ، حَفِظًا سے محفوظ رکھنا (وَصَاةٌ) الوصیۃ بمعنی وصیت، نصیحت، ہدایت، جمع: وَصَايَا (الْوَعْيُ) لڑائی، میدان جنگ (تَقَلَّصُ) قَلَّصَ، يَقْلُصُ، قَلْوَصًا سے بمعنی سکرنا، ملنا یعنی ہونٹ دانتوں سے سکر کر ہٹ گئے۔ (وَضَحٌ) سفیدی، ہر چیز کی سفیدی جمع: أَوْضَاحٌ۔

تَشْرِیْح: یعنی میں نے شجاعت اور دلیری کے متعلق اپنے چچا کی وصیت کو میدان جنگ میں اس وقت بھی یاد رکھا جبکہ بڑے بڑے بہادوروں کے ہونٹ خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے خشک ہو گئے۔

(۶۳) فِي حَوْمَةِ الْحَرْبِ الَّتِي لَا تَشْتَكِي غَمَرَاتِهَا الْأَبْطَالُ غَيْرَ تَغْمُغِمِ
تَرْجُمہ: (میں نے چچا کی وصیت) لڑائی کے ایسے شدید دور میں (یاد رکھی) کہ جس کے شدائد کی شکایت سوائے لگنٹانے کے

بہادر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ یعنی ایسی سخت جنگ میں کہ بڑے سے بڑے بہادروں کی زبان بھی ان واقعات کے بیان کرنے سے عاجز ہو جائے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حَوْمَةُ الْحَرْبِ) لڑائی کی شدت، معرکہ کارزار (عَمَرَات) وَغَمَارٌ وَغُمَرٌ جمع: الغُمَرَةُ کی بمعنی سختی، مصیبت، شدائد (أَبْطُلَ) بَطُلَ کی جمع: بہادر مرد میدان (الغَمُغَمَةُ) لڑائی جنگ بازوں کا شور، جمع: غَمَاغَمٌ۔

تشریح: یعنی میں نے اپنے چچا کی وصیت لڑائی کے ایسے شدید دور میں یاد رکھی کہ بڑے سے بڑے مرد میدان بھی ان شہداء کی شکایت سوائے لگنے کے نہیں کر سکتے یعنی بڑے سے بڑے بہادروں کی زبان ان واقعات کے بیان کرنے سے عاجز ہو جائے۔

(۶۳) اِذْ يَتَّقُونَ بِِیَ الْاٰیٰتِ لَمْ اِخْمُ عَنْهَا وَلٰكِنِّیْ تَصٰیقٌ مُّقَدِّمِیْ
ترجمہ: جب کہ وہ (بنوعس) میرے ذریعہ نیزوں سے بچ رہے تھے (یعنی میں ان کی ڈھال اور سپر بنا ہوا تھا) تو میں نے
بزدلی نہیں دکھائی (ہاں) لیکن مجھے آگے بڑھنے کا موقع نہ ملا۔

حَلَّ عِبَارَت: (اسنۃ) مفرد سنان معنی نیزہ (لَمْ اِخْم) مصدر خیم معنی پیچھے ہٹنا/ بزدل ہونا (تَضَایِق) مادہ (ضِیق) بمعنی تنگی (مُقَدَّمی) میرا آگے بڑھنا۔

تشریح: یعنی میں نے اپنے چچا کے وصیت پر عمل کرتے ہوئے ایسی دلیری سے کام لیا کہ میری بہادری کی وجہ سے قبیلہ بنو عبس نیزوں سے محفوظ رہے یعنی میں ان کی ڈھال اور سپر بنا ہوا تھا لیکن مجھے آگے بڑھنے کا موقع نہ ملا۔

(۶۵) لَمَّا رَأَيْتُ الْقَوْمَ اقْبَلْ جَمْعُهُمْ يَتَذَمَّرُونَ كَرَرْتُ غَيْرَ مُذَمِّمٍ
ترجمہ: جب میں نے دیکھا کہ دشمنوں کی تمام جماعت ایک دوسرے کو بھڑکاتی ہوئی (ہم پر) ٹوٹ پڑی تو میں نے ایسی
حالت میں حملہ کیا کہ میں مستحق مذمت نہ تھا۔ (یعنی خوب دادشجاعت دی)۔

حَلَّ عِبَارَت: (اَقْبَل) متوجہ ہونا، اس سے مراد حملہ کا ارادہ کرنا۔ (يَتَذَامَرُونَ) تَذَامُر مصدر سے ایک دوسرے کو برا سمجھتے کرنا، بھڑکانا۔ (كَرِهْتُ، يَكْرَهُ، كَرِهًا) سے حملہ کرنا۔ عَلَى الْعَدُوِّ دُشمن پر حملہ کرنا۔ (مُتَمِّم) ندمت کیا ہوا، مستحق ندمت۔

تشریح: یعنی جب دشمنوں نے ہمارے خلاف متحدہ محاذ بنا کر ہم پر حملہ کرنا چاہا تو میں خوب دوشجاعت دیتے ہوئے ان پر ٹوٹ پڑا کہ جس کی سب تعریف کرنے لگے۔

(۶۶) يَدْعُونَ عَنُتَرَ وَالرِّمَاحُ كَانَتْهَا
 أَشْطَانُ بُئْرِ فِي لَبَانِ الْأَذْهِمِ
 ترجمہ: بنو عیسٰی عترة کہہ کر (مجھے) اس حال میں (امداد کے لئے) پکارتے تھے کہ نیزے (میرے گھوڑے) ادہم کے سینہ
 میں کونیں کی رسیوں کی طرح (آ جا رہے) تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَنْتَر) شاعر کا نام (رَمَاح) رُمُح کی جمع بمعنی نیزہ (الشَّطَنُ) الشَّطْنُ کی جمع بمعنی ڈول کی رسی۔
جانور کو باندھنے کی رسی (اللَبَانُ) دونوں پستانوں کے درمیان سینہ کا حصہ۔

تَنْشِیْخٌ: یعنی میں اس حال بنو عیس کی پکار کا جواب دلیری سے دیا ہے کہ نیزے میرے گھوڑے کے سینہ میں کونیں کی رسیوں کی طرح آ جا رہے تھے۔

(۶۷) مَا زِلْتُ اُرْمِيْهِمْ بِشُغْرَةٍ نَّحْرِهِ وَلُبَانِهِ حَتَّى تَسْرُبَلَ بِالْدَّمِ
تَرْجَمَةٌ: میں برابر اس (ادہم) کے میانہ گردن اور سینہ کو ان (دشمنوں) پر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ وہ خون میں لت پت ہو گیا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (اُرْمِيْهِمْ) رَمَاء سے بڑھنا۔ اُرْمِيْهِمْ میں ان کی طرف بڑھاتا رہا۔ (الشُّغْرَةُ) رخنہ، شکاف، درہ، درمیانی حصہ، جمع: ثُغُر (النَّحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ، گردن (اللَبَانُ) سینہ (سَرَبَلَ) کرتا پھینکا، مرادی معنی لت پت ہونا "تَسْرُبَلَ بِالْدَّمِ" بمعنی خون میں لت پت ہو گیا۔

تَنْشِیْخٌ: یعنی میں نے اپنے گھوڑے ادہم کو برابر دشمنوں کی طرف بڑھاتا رہا اور ان پر تیر اندازی کرتا رہا یہاں تک کہ ان کے جوانی حملے سے میرا گھوڑا خون سے لت پت ہو گیا۔

(۶۸) فَارْوَرُّ مِنْ وَقْعِ الْقَنَا بِلْبَانِهِ وَشُكَا اِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحْمُحُمِ
تَرْجَمَةٌ: پس اپنے سینہ پر نیزوں کے واقع ہونے کی وجہ سے وہ ہٹا اور اس نے نہہنا کر اور آنسو کے ذریعہ مجھ سے شکایت کی۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَرْوَرُّ) ہٹنا، منحرف ہونا (عَبْرَةٌ) ایک آنسو، جمع: عَبْرٌ (تَحْمُحُمِ) ای تَحْمُحُمُ الْفَرَسُ بمعنی نہہنا۔

تَنْشِیْخٌ: یعنی میرے گھوڑے پر مسلسل نیزے پڑنے کی وجہ سے میدان سے ہٹا اس کے آنسو نکل آئے اور نہہنا لگا۔ گویا کہ وہ اپنے آنسوؤں اور نہہنا کر مجھ سے شکایات کر رہا تھا۔

(۶۹) لَوْ كَانَ يَدْرِي مَا الْمُحَاوَرَةُ اِشْتَكَى وَلَوْ عَلِمَ الْكَلَامَ مُكَلِّمِي
تَرْجَمَةٌ: اگر وہ بات چیت کرنی جانتا تو ضرور شکایت کرتا اور اگر گفتگو کرنی جانتا تو ضرور مجھ سے گفتگو کرتا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الْمُحَاوَرَةُ) گفتگو، بات چیت، بحث و مباحثہ، مکالمہ (اِشْتَكَى) شکایت کرتا۔ (مُكَلِّمِي) صیغہ اسم فاعل از باب تفعیل بمعنی گفتگو کرنے والا۔

تَنْشِیْخٌ: زبان حال سے اس کی شکایت اس بناء پر تھی کہ وہ زبان قال سے گفتگو کرنی نہیں جانتا تھا ورنہ وہ ضرور زبان سے اپنی شکایات بیان کرتا۔

(۷۰) وَلَقَدْ شَفَى نَفْسِي وَأَذْهَبَ سَقْمَهَا قِيلُ الْفَوَارِسِ: وَيَكْ عَنَّتْ رَأْقِدِمُ
ترجمہ: میرا دل ٹھنڈا کر دیا اور اس کے تمام غصہ (یا بیماری) کو شہسواروں کے اس قول سے زائل کر دیا کہ اے کبختی کے مارے
عنترہ آگے بڑھ۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (شَفَى) از باب ضَرَبَ سے شَفَاءٌ بمعنی شفا دینا۔ (سَقْمُ) السَقْمُ وَالسَقْمُ، وَالسَقَامُ بمعنی
بیماری (وَيْك) تیرا برا ہو۔ (أَقْدَمُ) آگے بڑھ۔

تَشْرِیْحُ: چونکہ تمام اصحاب کو میرے اوپر اعتماد تھا اس لئے سب نے مجھ ہی سے امداد کی التجا کی، اس وجہ سے دل کے داغ دھل
گئے اور میں بہت خوش ہوا۔

(۷۱) وَالْخَيْلُ تَقْتَحِمُ الْخَبَارَ عَوَابِسًا مِنْ بَيْنِ شَيْظَمَةٍ وَأَجْرَدَ شَيْظَمِ
ترجمہ: اس حال میں کہ گھوڑے ترش رو ہو کر نرم زمین میں داخل ہو رہے تھے اور وہ دراز قد گھوڑیوں اور کم بال والے طویل
گھوڑوں میں منقسم تھے۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (الْخَيْلُ) گھوڑے، جمع: أَخْيَالٌ وَخُيُولٌ (تَقْتَحِمُ) مصدر اقْتَحَمَ از باب اِفْعَالَ سے، داخل ہونا
(الْخَبَارُ) نرم زمین جس میں جانور کے پیرھنس جائیں (عَوَابِسُ) عِبَاسُ بہت ترش رو، وہ شخص جس کے پیشانی پر شکن پڑے
رہتے ہیں۔ (شَيْظَمَةٌ) دراز قامت گھوڑی (أَجْرَدُ) وہ گھوڑا جس کے بدن پر کم بال ہو (شَيْظَمٌ) دراز قد گھوڑا۔
تَشْرِیْحُ: گھسان کی جنگ ہو رہی تھی اس کے باوجود طویل قامت گھوڑے اور گھوڑیاں نرم زمین پر ترش روئی کے ساتھ آگے
بڑھ رہے تھے۔

(۷۲) ذُلُّ رِكَابِي حَيْثُ شِئْتُ مُشَايِعِي قَلْبِي وَأَخْفِزُهُ بِأَمْرِ مُبْرَمٍ
ترجمہ: میری سواریاں تابعدار ہیں میں جہاں چاہوں (لے جاؤں) میری عقل میری معین و مددگار ہے اور میں اس کو رائے
محکم کے ساتھ چلاتا ہوں۔ (عقل جس امر کی متقاضی ہوتی ہے اس کو عزم بالجزم سے پورا کرتا ہوں)۔

حَلَّ عِبَارَتِ: (ذُلُّ) ذُلُّوْلُ کی جمع، بمعنی فرماں بردار، تابعدار (رِكَابُ) سواری، سواری کا اونٹ، جمع: رُكَبٌ
وَرِكَابٌ (مُشَايِعِي) بمعنی ہمراہی، ساتھی، رفیق (مُبْرَمٌ) مضبوط و مستحکم، قطعی۔

تَشْرِیْحُ: یعنی میری سواریاں تابعدار ہیں جہاں چاہتا ہوں جاتی ہیں۔ میری عقل میری معین و مددگار ہے۔ عقل جس امر کی
متقاضی ہوتی ہے اس کو عزم بالجزم سے پورا کرتا ہوں۔

(۷۳) وَلَقَدْ خَشِيتُ بَأْنَ أُمُوتَ وَلَمْ تَكُنْ لِلْحَرْبِ دَائِرَةً عَلَى ابْنِي ضَمُضِمٍ
ترجمہ: بخدا مجھے محض اس کا ڈر ہے کہ میں مر جاؤں اور ضمضم کے دو بیٹوں (حصین و ہرم) پر لڑائی کی چکی اچھی طرح نہ

گھوے۔

حَاقِ عِبَارَات: (خَشِیْتُ) خَشِی، یَحْشِی، خَشِیَّةً بمعنی ڈرتے رہنا (ابنی ضمضم) ضمضم کے دو بیٹے مراد حصین اور ہرم ہیں۔

تَشْرِیح: (میرادل جب ہی ٹھنڈا ہوگا جب دل کھول کر ان سے بدلہ لے لوں گا)

(۷۴) الشَّامِیُّ عَرَضِی وَلَمْ أَشْتُمُهُمَا وَالنَّافِذِیْنِ إِذَا لَمْ الْقَهْمَا دَمِی
ترجمہ: دونوں میری آبروریزی کرنے والے ہیں حالانکہ میں نے کبھی انہیں گالی (جو بہادری کے شیوہ کے منافی ہے) نہیں دی اور جب میں ان سے نہیں ملتا (غائب ہوتا ہوں) تو وہ میرے خون کی منقشیں مانتے ہیں (اور جب سامنے آتا ہوں تو میرا کچھ بھی نہیں بنا سکتے)۔

حَاقِ عِبَارَات: (شَامِی) بد زبان، دشنام طراز (أَشْتُمُهُمَا) میں نے انہیں گالی نہیں دی (نَافِذِیْنِ) نذر ماننے والا۔
تَشْرِیح: یعنی وہ میرے خلاف ہر قسم کے بڑے حربے استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ میرے قتل کے درپے ہیں۔

(۷۵) اِنْ یَفْعَلَا فَلَقَدْ تَرَكْتُ اَبَاهُمَا جَزَرَ السَّبَاعِ وَكُلَّ نَسْرِ قَشْعَمِ
ترجمہ: اگر وہ ایسا کرتے بھی ہیں (تو کوئی تعجب نہیں) اس لئے کہ میں نے ان کے باپ کو (مار کر) درندوں اور ہر بڑھے گدھ کی خوراک بنا کر چھوڑا ہے۔

حَاقِ عِبَارَات: (جَزَرَ السَّبَاعِ) وہ گوشت جسے درندے کھاتے ہیں (۲) وہ ٹکڑے جو پرندوں اور درندوں کے کھانے کیلئے چھوڑ دیئے گئے ہوں (النَّسْرُ) گدھ (قَشْعَمُ) ہر بڑی اور پرانی یا عمر رسیدہ چیز۔

تَشْرِیح: اگر وہ دونوں میری برائی کرتے ہیں تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے آخر میں نے ان کے باپ کو قتل کر کے درندوں اور گدھوں کی خوراک بنا دیا ہے۔

(۷) حارث بن حلزہ کے حالات اور شاعری

﴿پیدائش اور حالات زندگی﴾

ساتویں معلقہ کے شاعر کا پورا نام ابو ظلمیم حارث بن حلزہ یشکری بکری ہے۔ شاعر کو خاندان بکر میں وہی مرتبہ و مقام حاصل تھا جو عمرو بن کلثوم کو بنی تغلب میں۔ اس کی شہرت کا باعث وہ مشہور قصیدہ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے وہ قصیدہ بادشاہ کے سامنے فی البدیہہ کہا تھا، تاکہ اس کے ذریعے بادشاہ کی ہمدردی و تائید اسے حاصل ہو جائے اور ان الزامات کا ازالہ بھی ہو جائے جو اس کی قوم پر لگائے گئے تھے۔ اس قصیدہ کے کہنے کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بنی بکر و بنی تغلب کے قبیلوں نے عمرو بن ہند کے سامنے ہتھیار ڈال کر یہ طے کیا کہ وہ دونوں قبیلوں سے ضمانتیں لیکر مظلوم کو ظالم سے حق دلوائے۔ اس موقع پر دونوں قبیلے ایک دوسرے پر الزامات اور ہتھتیں لگانے لگے۔ ”الزامات کی وجہ یہ تھی کہ بادشاہ نے تغلب کے ایک قافلہ کو اپنے کسی کام کے لئے روانہ کیا تھا اور وہ قافلہ تباہ ہو گیا، تغلبی کہتے ہیں کہ ہمارے آدمی قبیلہ بکر کے گھاٹ پر اترے تھے جہاں سے ان کو بکر کے لوگوں نے بھگا کر جنگل میں پہنچا دیا اور وہ پیاسے مر گئے، بکر قبیلہ کے لوگوں نے کہا کہ ہم نے ان کو پانی پلایا اور ان کو زہر پر لگا دیا تھا، لیکن وہ راستہ بھٹک گئے اور تباہ ہو گئے۔“ تغلب قبیلہ نے قبیلہ بکر پر غداری کا الزام لگایا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ فریقین بادشاہ کے سامنے زبانی جھگڑے سے بڑھ کر ہاتھ پائی پر اتر آئے اور بادشاہ تعلیموں کی طرف مائل تھا، اس جانب داری نے شاعر کے جذبات کو ابھارا، جو اس مجلس میں حاضر تھا، ایک دم وہ کھڑا ہوا اور اس نے برجستہ اپنا قصیدہ سنانا شروع کر دیا، اس وقت وہ اپنی کمان سے ٹیک لگائے ہوئے تھا، کہتے ہیں کہ جوش غضب میں وہ اس قدر بے خود ہو گیا تھا کہ اس کا ہاتھ کٹ گیا اور اسے احساس تک نہ ہوا قصیدے میں اس نے بادشاہ کی مدح اس عمدگی سے بیان کی کہ اسے اپنا ہم خیال بنا کر اپنے قبیلے کا طرفدار بنا لیا، اور اس کے دل میں قبیلہ بکر کے اس وقت کے سردار نعمان بن ہرم کی جلد بازی سے جو کینہ پیدا ہو چکا تھا اسے بھی فرو کر دیا۔ حارث نے بڑی لمبی عمر پائی حتیٰ کہ اصمعی کا خیال ہے کہ اس قصیدے کو سناتے وقت وہ ایک سو پینتیس (135) برس کا تھا۔

﴿حارث بن حلزہ کی شاعری﴾

اس کا پورا کلام اس معلقہ کے علاوہ چند قطعات ہیں جن سے نہ تو اس کی ناموری کا سبب معلوم ہوتا ہے نہ اس کے طبقے کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اس کی مثال اس بارے میں طرفہ اور عمرو بن کلثوم کی سی ہے۔ اس کا لمبا قصیدہ، سلامت اور نیرنگی مضامین کی بناء پر خوب مقبول ہوا۔ بالخصوص ایک ہی جگہ پر اس قدر طویل قصیدہ برجستہ کہے جانے کی وجہ سے

بہت پسند کیا گیا۔ ابو عمرو شیبانی کا تو کہنا ہے کہ اگر وہ اس قصیدے کو ایک برس میں بھی کہتا تب بھی قابل ملامت نہ ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کوڑھ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے حارث نے یہ قصیدہ پردے کے پیچھے کھڑے ہو کر سنایا تھا لیکن بادشاہ نے اس کی عزت افزائی اور شاعری کی داد دیتے ہوئے حکم دیا کہ درمیان سے پردہ اٹھا دیا جائے اس قصیدے کی ابتداء اس نے تغزل سے کی ہے بعد ازاں اپنی اونٹنی کی تعریف کی، پھر تعلیموں کو ان لڑائیوں کا طعنہ دیا جن میں خاندان بکران پر غالب رہا۔ عرب کے قابل ذکر واقعات بھی بیان کئے ہیں، پھر بادشاہ عمرو بن ہند کی مدح کی ہے اور آخر میں بادشاہ کے سامنے اپنی قوم کی بڑائی اور اس کے بلند کارناموں کا فخر یہ ذکر کیا ہے۔



المعلقة السابعة للحارث

وقال الحارث بن حلزہ الشکری: یہ قصیدہ حارث بن حلزہ شکری بکری کا ہے۔

(۱) آذَنْتُنَا بِبَيْتِهَا أَسْمَاءُ رَبِّ ثَاوِيٍّ مَلٍّ مِنْهُ الثَّوَاءُ
تَرْجَمَ: (محبوبہ) اسماء نے ہمیں اپنی جدائی کی خبر دی۔ بہت سے مقیم ہیں کہ ان کی اقامت سے رنج پہنچتا ہے (لیکن محبوبہ اسماء تو ان لوگوں میں سے نہیں بلکہ اس کی اقامت تو باعثِ راحت و سکون ہے پھر وہ کیوں سفر کرتی ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (آذَنْتُنَا) اِيْدَانٌ مصدر سے باخبر کرنا، خبر دینا (بَيْتِ) جدائی (رَبِّ) حرف جرجوزف نکرہ کو مجرور کرتا ہے اور زائد حرف کے حکم میں ہوتا ہے کسی لفظ سے متعلق نہیں ہوتا۔ (ثَاوِيٍّ) مقیم، میزبان، مَوْنُث، ثَاوِيَّةُ (يُمَلُّ) از باب سَمِعَ مصدر مَلَّلاً و مَلَّالاً و مَلَّالَةً سے بمعنی کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آ جانا، رنج پہنچنا (الثَّوَاءُ) از باب ضَرَبَ مصدر ثَوَاءٌ و ثَوِيًّا سے ٹھہرنا، قیام کرنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًّا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ۔“

تَشْرِيح: یعنی میری محبوبہ اسماء نے اپنے کوچ کر جانے کی خبر خود دی کیونکہ بہت سے مقیم ایسے ہیں کہ ان کی زیادہ اقامت کی وجہ سے رنج پہنچتا ہے۔ لیکن اسماء تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے بلکہ اس کی اقامت تو باعثِ راحت و سکون ہے پھر وہ کیوں سفر کرتی ہے۔

(۲) بَعْدَ عَهْدٍ لَنَا بِرُقَّةٍ شَمَاءُ فَأَذْنَى دِيَارَهَا الْخُلَصَاءُ
تَرْجَمَ: (محبوبہ نے جدائی کی خبر) اس ملاقات کے بعد دی جو (مقام) شماء کی پتھر ملی زمین میں ہوئی جس کے قریب ترین مکانات میں سے (مقام) خلصاء ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (بِرُقَّةٍ) البرقاءُ بمعنی سخت زمین جس میں پتھر، ریت اور مٹی ملے ہوئے ہو۔ جمع: بَرَاقِي (شَمَاءُ) جگہ کا نام ہے۔ (أَذْنَى) دَنَا، يَدْنُو، دُنُوًّا و دَنَاوَةً سے نزدیک ہونا، قریب آنا۔ هُوَ دَانَ جَمْع: دُنَاةٌ (خُلَصَاءُ) جگہ کا نام ہے۔
تَشْرِيح: باوجودیکہ ایک عرصہ دراز تک ان مقامات مذکور میں محبوبہ سے ملاقات رہی لیکن پھر بھی اس نے کوئی پروا نہیں کی اور مجھ کو چھوڑ کر چلی گئی۔

(۳) فَاَلْمُحَيَّاءُ فَالْصَّفَاحُ فَاعْتَنَاقُ فَتَاقٍ فَعَاذِبٌ فَالْوَفَاءُ

ترجمہ: پھر (مقام) محیاۃ میں پھر (کوہ) صفاح میں پھر (کوہ) فتاق کی چوٹیوں پر، پھر (مقام) عاذب (مقام) وفاء۔
حارث عبادت: (محیاۃ، صفاح) دونوں جگہوں کے نام ہیں (اعتناق) عشق کی جمع بمعنی ہر چیز کا بالائی حصہ مراد اس سے چوٹی ہے۔ (فتاق اور عاذب اور وفاء) تینوں جگہوں کے نام ہیں۔ جہاں اسماء سے شاعر کی ملاقات ہوئی۔
تشریح: یعنی شاعر کی ملاقات ان کے محبوبہ اسماء سے مقامات مذکورہ میں ہوتی رہی۔

(۴) فَرِيَاضُ الْقَطَا فَاَوْدِيَةُ الشَّرْبِ بُبٍ فَالشُّعْبَتَانِ فَالْأَبْلَاءُ

ترجمہ: پھر (مقام) ریاض القطا پھر شرب کی وادیوں میں، پھر (مقام) الشعبتان و ابلآ میں ہوئی۔
حارث عبادت: (ریاض القطا و شرب و شعبتان و ابلآ) چاروں جگہوں کے نام ہیں۔ جہاں شاعر کی ملاقات ان کی محبوبہ سے ہوئی تھی۔

تشریح: مذکورہ مقامات بھی وہی ہیں جہاں شاعر کی ملاقات ان کے محبوبہ سے ہوتی رہی۔

(۵) لَا أَرَى مَنْ عَهِدْتُ فِيهَا فَاَبْكِي الْيَوْمَ دَلْهًا وَمَا يُحِيرُ الْبُكَاءُ

ترجمہ: میں اس محبوبہ (اسماء) کو نہیں دیکھتا جس سے ان مقامات (مذکورہ) میں ملاقات ہوئی تھی پس آج شدت غم ورنج میں رو رہا ہوں اور کیا رونا کوئی چیز واپس دلا سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں بلکہ اب داویلا بالکل غیر نافع اور بے سود ہے)۔

حارث عبادت: (عہدت) ملاقات کرنا۔ عہد مصدر سے (ابکی) بکئی، بکئی و بُکائی و بُکاء بمعنی رونا۔ (دلکھا) غم یا عشق وغیرہ کی وجہ سے کھوئے ہوئے دل والا ہونا، دیوانہ ہو جانا، محبت یا عشق کا کسی کو وارفتہ کر دینا۔ (یحیر) احارۃ سے واپس لانا۔

تشریح: شاعر اپنی محبوبہ کو یاد کر کے اور جن مقامات میں ان سے ملاقات ہوتی رہی تھی یاد کر کے رو رہا ہے اور پھر خود ہی اپنے زخمی دل کو دلا سادیتے ہوئے کہتا ہے کہ اب رونے اور داویلا کرنے سے کیا فائدہ۔ اب محبوبہ سے دوبارہ ملاقات ناممکن ہے۔

(۶) وَبَعَيْنِكَ اَوْقَدْتُ هُنْدُ النَّا رَاصِيلاً تُلْوِي بِهَا الْعَلْيَاءُ

ترجمہ: اور تیری دونوں آنکھوں کے سامنے ہند نے شام کے وقت آگ روشن کی جس کو پہاڑ کی چوٹی ابھار رہی تھی۔
حارث عبادت: (اوقدت) اوقاد مصدر سے روشن کرنا، جلانا۔ (اصیلاً) شام کے وقت (تلوی) اللواء مصدر سے ابھارنا، اشارہ کرنا۔ (علیاء) پہاڑ کی چوٹی۔

تشریح: یعنی تیرے دونوں آنکھوں کے سامنے ہند نے پہاڑ کی چوٹی پر آگ روشن کر کے میری وہاں موجودگی کا اشارہ دیا۔

(۷) فَتَنَوْرَتْ نَارَهَا مِنْ بَعِيدٍ بِخَزَا زِي هَيْهَاتَ مِنْهُ الصَّلَاةُ

ترجمہ: پس تو نے اس (ہند کی) آگ کو (کوہ) خزاڑی پر دور سے دیکھا اور اس آگ سے تانپا (یا وہ شعلہ) تجھ سے بہت دور تھا۔

حَلَّ عِبَارَت: (تَنَوَّرَتْ) ای تَنَوَّرَ النَّارُ بمعنی دور سے آگ کو نور کر کے دیکھنا، باب تَفَعَّلَ سے (خَزَاڑی) پہاڑی کا نام ہے۔ (هِيَهَاتُ) اسم فعل بمعنی بَعُدَ، دور، وعدم امکان، قرآن پاک میں ہے ”هِيَهَاتَ هِيَهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ۔“ (الصَّلَاةُ) آگ تانپا۔

تَشْرِیح: تو اس آگ سے متع نہ ہو سکا کیونکہ وہ تیری قسمت میں ہی نہ تھی۔

(۸) اَوْقَدْ تَهَا بَيْنَ الْعَقِيقِ فَشَخْصِصْنِ بِعُودٍ كَمَا يَلُوحُ الصَّيَاءُ
ترجمہ: اس (محبوبہ) نے (مقام) عقیق و شخصین کے درمیان خوشبودار لکڑی سے اس آگ کو اس طرح روشن کیا جس طرح صبح کی روشنی چمکتی ہے۔

حَلَّ عِبَارَت: (عَقِيقُ) اور شَخْصِصْنِ جگہوں کے نام ہیں (العُودُ) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے۔ جمع: اَعْوَادٌ وَعِيدَانٌ (يَلُوحُ) لَاحَ، يَلُوحُ، لَوَّحًا سے چمکنا، واضح اور منکشف ہونا، جھلکانا، (الصَّيَاءُ) ضَوْءُ سے روشنی، صبح کی روشنی۔

تَشْرِیح: یعنی مقام عقیق اور شخصین کے درمیان ایسی آگ روشن کی گویا کہ صبح کی روشنی نمودار ہوئی۔

(۹) غَيْرَ اِنِّي قَدْ اُسْتَعِينُ عَلَى الْهَمِّ اِذَا خَفَّ بِالشَّوِيِّ النَّجَاءُ
ترجمہ: لیکن (باوجود اس عشق و فریفتگی کے) میں اس وقت جب کہ (شدائد اقامت کی وجہ سے) مقیم پر سفر آسان ہو جائے مصائب کے خلاف (اس ناقہ سے جس کی صفات آئندہ اشعار میں بیان کی گئی ہیں) مدد چاہتا ہوں (اور وقت کوٹانے کے لئے سفر کر جاتا ہوں)۔

حَلَّ عِبَارَت: (اُسْتَعِينُ) اِسْتَعَانَةً سے مدد چاہنا (الْهَمُّ) رنج، غم، فکر، مصائب، تکالیف، دشواری، مشکلات، جمع: هُمُومٌ (ثَوِي) مقیم (النَّجَاءُ) بمعنی تیز رفتار اونٹنی، مراد سفر۔

تَشْرِیح: یعنی باوجود اس عشق و فریفتگی کے جب اقامت دشوار ہو گئی تو پھر میرے لئے سفر آسان ہو گیا۔ جسے شدائد اقامت کی وجہ سے مقیم پر سفر آسان ہو جاتا ہے اس لئے میں نے ایسی اونٹنی کے ذریعے کوچ کا مکمل ارادہ کر لیا جس کی صفات آئندہ اشعار میں بیان کی گئی ہیں۔

(۱۰) بِزُفُوفٍ كَانَهَا هَقْلَةً اَمْ رَنَالٍ دَوِيَّةٌ سَقْفَاءُ

ترجمہ: ایک ایسی تیز روانہ کے ذریعہ جو (تیز راوی میں) گویا کہ ایک طویل کبڑی کمر والی اور بچوں والی جنگلی مادہ شتر مرغ

ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الزَّفَوْف) تیز رفتار اونٹنی (هَقْلَةُ) مادہ شتر مرغ (هَقْلُ) زشتر مرغ (أُمُّ رِئَالٍ) بچوں والی (دَوِيَّةٌ) جنگل بیابان، مراد جنگل کی پروردہ (سَقْفَاءُ) شتر مرغ کا ٹیڑھی گردن والا ہونا جمع: سَقْفٌ۔

تَشْرِیح: شاعر اس شعر میں اس اونٹنی کی اوصاف بیان کرتے ہوئے اس کو تیز رفتاری میں ایسی مادہ شتر مرغ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو اچھی سل طویل القامت اور جھکی ہوئی کمر والی اور جنگل کی کھلی فضا میں پلی ہوئی ہو۔

(۱۱) **أَنَسْتُ نَبَاةً وَأَفْزَعَهَا الْقُنَاصُ عَصْرًا وَقَدْ ذَنَّا الْإِمْسَاءُ تَجَمُّدٌ:** (ایسی مادہ شتر مرغ) جس نے (ایک قسم کی) کھسکھاہٹ سنی اور (جس کو) شام کے وقت جب کہ شب میں داخل ہونے کا وقت قریب تھا شکاریوں نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہو۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (أَنَسْتُ) اِنْسَامًا مصدر سے بمعنی سنا، اس نے سنی (نَبَاةٌ) کھسکھاہٹ/ آہٹ (قُنَاصُ) قَانِصُ کی جمع بمعنی شکاری (عَصْرًا) شام کو/ عصر کے وقت (مَسَاءُ) نصف شب تک، وقت، جمع اُمْسِيَّةٌ **تَشْرِیح:** ان اوصاف سے بہت زیادہ تیز رفتار ہونے کی طرف اشارہ ہے اس لئے شتر مرغ ایک تو پہلے ہی کافی تیز رفتار اور متوش ہوتا ہے۔ پھر جب یہ اوصاف بھی اس میں موجود ہوں تو اس کی تیز روی کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔

(۱۲) **فَتَرَى خَلْفَهَا مِنَ الرَّجُوعِ وَالْوُقْعِ مَبِينًا كَأَنَّهُ أَهْبَاءُ تَجَمُّدٌ:** پس تو (اے مخاطب) اس ناقہ کے پیچھے تیز روی اور وسعت گامی کی وجہ سے باریک ذرات کو مثل غبار (اڑتا) دیکھے گا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الرَّجُوعِ) وسعت قدم، (وُقْعِ) آہٹ، قدموں کی چاپ، مراد تیز روی، (مَبِينًا) کمزور، باریک (أَهْبَاءُ) مَبُوءَةُ کی جمع بمعنی گرد غبار، ذرہ خاک۔

تَشْرِیح: یعنی اے مخاطب! اس ناقہ کے پیچھے اس کی تیز رفتاری اور چوڑے قدموں کی وجہ سے ایسا غبار اڑتا ہوا نظر آتا ہے جیسے کسی سوانح میں مٹی کے ذرات چمکے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(۱۳) **وَطَرَأْنَا مِنْ خَلْفِهِنَّ طَرَأٌ سَاقِطَاتٌ أَلَوْتُ بِهَا الصَّحْرَاءُ تَجَمُّدٌ:** نعل کے ایسے کڑے (تو دیکھے گا) جن کے پیچھے اور کڑے گرے ہوئے ہوں گے جنہیں جنگل (میں تیز روی) نے فاسد بنا دیا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الطَّرَاقُ) چڑے کا کڑا دوسرے چڑے پر رکھا ہوا، جوتے کا پیوند (سَاقِطَاتٌ) گرے ہوئے (أَلَوْتُ) (الصَّحْرَاءُ) فاسد بنا دیا ہے (الصَّحْرَاءُ) بیابان، جنگل جمع: (الصَّحَارَى)

تَشْرِیْح: نائقہ کی تیز روی کی وجہ سے اس کے نعل کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

(۱۴) اَتَلَهَىٰ بِهَا الْهُوَاجِرَ اِذْ كُلُّ ابْنِ هَمٍّ بَلِيَّةٌ عُمِيَاءُ تَجَمُّمٌ: میں اس نائقہ سے دوپہر میں کھیل کودتا ہوں جب کہ (گرمی کی وجہ سے) ہر صاحب عزم و ارادہ قبر پر بندھی ہوئی اندھی اونٹنی (کی طرح در ماندہ گھر میں پڑا ہوا) ہو۔

حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (اَتَلَهَىٰ) باب تَفَعَّلَ مصدر تَلَهَّى سے کسی چیز سے کھیلنا۔ (هُوَاجِرُ) وَهَاجِرَاتُ، جمع: هَاجِرَةٌ کی بمعنی دوپہر کی گرمی (ابن ہَمٍّ) صاحب عزم و ارادہ (بَلِيَّةٌ) وہ اونٹنی جو اس دور کے جبلاء مردے کی قبر پر اس لئے باندھتے تھے کہ یہ مردہ قیامت کے دن اس پر سوار ہوگا اس اونٹنی کو گھاس، پانی وغیرہ بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ اسی طرح وہ اونٹنی مرجاتی تھی۔ جسے اسی مردے کے پہلو میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ (عُمِيَاءُ) اندھی۔

تَشْرِیْح: اپنی جھاکشی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دوپہر کی سخت گرمی میں تیز رفتار نائقہ کے ذریعہ سفر کرنے کو مذاق اور کھیل سمجھتا ہوں۔

(۱۵) وَاتَّانَا مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْاَنْبَاءِ خَطْبٌ نَعْنَى بِهِ وَنُسَاءُ تَجَمُّمٌ: ہمارے اوپر واقعات اور خبروں کی وجہ سے وہ مصیبت ٹوٹی ہے جس سے ہم مشقت اور تکلیف میں مبتلا کر دیئے گئے۔ **حَلَقُ عِبَارَاتٍ:** (اتَّانَا) آتی، یاتیی، اتَّانَا وَاتَّانَا سے بمعنی انا (حَوَادِثُ) حَادِثَةٌ کی جمع ہے بمعنی واقعہ، سانحہ، مصیبت، واردات۔ (الْاَنْبَاءُ) خبریں (الْخُطْبُ) پریشانی، حادثہ، مصیبت، جمع: (خُطُوبٌ، نُسَاءُ) سُوءٌ سے بمعنی تکلیف و اذیت۔

تَشْرِیْح: شاعر اپنے اوپر آنے والے مصائب اور تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حوادث زمانہ اور پریشان کن خبروں سے ہمیں انتہائی دکھ پہنچا ہے اور ہم سخت پریشان اور رنجیدہ ہیں۔

(۱۶) اِنَّ اِخْوَانَنَا الْاَرَاْقِمَ يَغْلُوْنَ عَلَيْنَا فِي قُبُلِهِمْ اِحْفَاءُ تَجَمُّمٌ: ہمارے اراقم بھائی ہم پر حد سے تجاوز کرتے ہیں اس حال میں کہ ان کے کلام میں (بے جا) مبالغہ ہوتا ہے (وہ خواہ خواہ ہم کو مجرم گردان رہے ہیں اور ہم پر تہمتیں تراش رہے ہیں)۔

حَلَقُ عِبَارَاتٍ: (اَرَاْقِمُ) قبیلہ کا نام (يَغْلُوْنَ) غُلُوًّا و غِلَاءً سے زیادتی کرنا، حد سے زیادہ ہو جانا، بڑھ جانا، تجاوز کرنا (قُبُلُ) بات، قول، لفظی تکرار (اِحْفَاءُ) مبالغہ۔

تَشْرِیْح: یعنی قبیلہ اراقم والے ہمارے بھائی ہونے کے باوجود ہم پر ہر معاملے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں اور مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے ہمیں مجرم گردان رہے ہیں۔

(۱۷) يَخْلُطُونَ الْبَرِيءَ مِنْ اَبْدِي الذَّنْبِ وَلَا يَنْفَعُ الْخَلِيَّ الْخَلَاءُ
ترجمہ: وہ (اراقم) ہم میں سے بری کو گنہگار کے شامل حال کر رہے ہیں اور (طرفہ یہ کہ) بری کو برات بھی کچھ فائدہ نہیں دے رہی ہے (یعنی وہ کسی طرح ہمارے برأت کو تسلیم نہیں کرتے)
حارث عبارت: (يَخْلُطُونَ) خلط، يَخْلُطُ خلطاً سے ملانا، آمیزش کرنا (البری) بری، بے گناہ (الذنب) گناہ، جرم، غلطی (خلی) بے فکر و بے غم۔

تشریح: یعنی ہمارے اراقم اتنے نا انصاف ہیں کہ قصور وار اور بے قصور میں فرق نہیں کرتے۔

(۱۸) زَعُمُوا اَنْ كُلَّ مَنْ ضَرَبَ الْعِيْرَ مُوَالٍ لَنَا وَاَنَا الْوَلَاءُ
ترجمہ: ان (اراقم) نے یہ خیال رکھا ہے کہ جو بھی غیر کو مارے وہ ہمارا حلیف ہے اور ہم اس کے (اسی بناء پر وہ دوسروں کے الزام میں ہمیں ماخوذ کرتے ہیں)۔
حارث عبارت: (زَعُمُوا) زَعَمَ، يَزْعُمُ، زَعَمًا گمان کرنا، خیال کرنا، (العیر) گدھا، گور خر، مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، یہاں اس عیور سے مراد لوگ ہیں اس قبیلہ کے (موال) موالی کی جمع بمعنی ابن عم، رشتہ دار، مددگار، مراد حلیف (ولاء) بمعنی مدد کرنا۔

تشریح: اُن کی سوچ اس قدر محدود ہے کہ جو بھی اُن کے مخالفین کی سرزنش کر دے تو یہ اسے اپنا خیر خواہ اور اپنا حلیف سمجھ لیتے ہیں۔

(۱۹) أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ بِلَيْلٍ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أَصْبَحَتْ لَهُمْ ضَوْضَاءُ
ترجمہ: انہوں نے شام کے وقت پختہ ارادہ کیا۔ پس جب انہوں نے صبح کی (تو ارادے کی تکمیل سے پہلے ہی) شور و غل ہونا شروع ہو گیا۔

حارث عبارت: (أَجْمَعُوا) جمع ہوئے ہیں مصدر إجماع سے پکارا ارادہ کرنا (أَصْبَحُوا) صبح کی (الضوضاء) الضوضی بمعنی شور و غل، ہنگامہ، چیخ و پکار۔

تشریح: یعنی اراقم رات کے وقت ہمیں قتل کر دینے کے ارادے سے اپنا تمام لشکر جمع کیا اور کوچ کا ارادہ کر دیا۔ لیکن صبح کے وقت اتنا شور و غل تھا کہ اس شور و غل کی وجہ سے اپنا ارادہ پورا نہ کر سکے۔ شور کی وجہ اگلے شعر میں۔

(۲۰) مِنْ مُنَادٍ وَمِنْ مَجِيبٍ وَمِنْ نَصْهَالٍ خَيْلٍ خِلَالِ ذَاكَ رُغَاءُ
ترجمہ: یہ (شور و غل) پکارنے والے، جواب دینے والے اور گھوڑوں کے ہنہانے کا تھا اور گھوڑوں کے ہنہانے کے درمیان اونٹوں کا بلبلانا بھی تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُسَادٍ مُنَادَاً) سے پکارنے والا (مُجِيبٌ) جواب دینے والا (تَصْهَالُ) الصَّهَالُ وَالصَّهِيلُ بمعنی گھوڑے کے ہنہانے کی آواز (خَيْلٌ) گھوڑا (خِلَالُ) دو چیزوں کے بیچ کی کشادگی، جمع: أَخِلَّةٌ (الرُّغَاءُ) اونٹ کی بلبلاہٹ، اونٹ کی آواز۔

تَشْرِیح: وہ ار اقم جب ہمارے قتل کے ارادے سے صبح کو آئے تو لوگوں کے پکارنے، گھوڑوں کے ہنہانے اور اونٹوں کے بلبلانے سے ایک شور و غل برپا تھا اس لئے وہ گھبرا گئے اور اپنے ارادے کی تکمیل کے بغیر واپس چلے گئے۔ باقی لشکر کی جمعیت اور تیاری کا صرف دو شعروں میں اس قدر سماں باندھ دینا شاعر کا کمال ہے اور علماء نقد شعر نے اس مضمون کو اس قدر کم الفاظ میں ادا کر دینے پر بہت زیادہ شاعر کی تعریف کی ہے۔

(۲۱) أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُرْقِشُ عَنَّا عُبْدَ عُمُرٍ وَهَلْ لِدَاكَ بَقَاءُ
تَرْجُمَنَّا: اے (عمر بن کلثوم!) چغلوں اور ہماری جانب سے عمرو بن ہند (بادشاہ) کے پاس جا کر بات بنانے والے! کیا اس (چغلوں کی) کے لئے بقا ہو سکتی ہے؟ (ہرگز نہیں، بادشاہ جب تحقیق حال کر لے گا تو تیرا سارا جھوٹ کھل جائیگا۔)

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الناطق) بولنے والا مرادى معنی چغلوں کی ہے۔ (مرقش) مصدر ترقیش سے ایسا جھوٹ جو سچ معلوم ہو۔

تَشْرِیح: اے عمرو بن کلثوم! تو ہمارے بارے میں بادشاہ عمرو بن ہند کے پاس جا کر بات بناتے ہو جسے وہ سچ سمجھتا ہے کیا اس چغلوں کی کیلئے بقا ہو سکتی ہے جب اس بات کی تحقیق ہوگی تو تیرا سارا کذب بیانی کا پول کھل جائیگا۔

(۲۲) لَا تَخْلُنَا عَلَى غِرَاتِكَ إِنَّا قَبْلُ مَا قَدَوْشَى بِنَا الْأَعْدَاءُ
تَرْجُمَنَّا: باوجود یہ کہ تو نے عمرو بن ہند کو ہماری طرف سے بھڑکایا ہے پھر بھی ہمیں عاجز نہ خیال کر۔ اس لئے کہ بسا اوقات (اس سے قبل بھی) دشمنوں نے ہماری چغلیاں کھائی ہیں۔ (اور ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (غرات) اغراء سے بمعنی کسی شے کی رغبت دلانا، اکسانا، بھڑکانا (وَشَى) (وَشَايَةً) سے سلطان سے کسی کی شکایت کرنا (أَعْدَاءُ) وِعْدَى جمع: عَدُوٌّ کی بمعنی دشمن (مذکر و مؤنث اور واحد و جمع سب کے لئے)۔

تَشْرِیح: یعنی تو نے بادشاہ کو ہمارے خلاف بھڑکایا ہے لیکن اس کی کوئی پروا نہیں اس سے قبل بھی ہمارے دشمن ہماری شکایتیں کر چکے ہیں اور وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔

(۲۳) فَبَقِينَا عَلَى الشَّنَاءِ قَوْمُنَا حُصُونٌ وَعِزَّةٌ قَعَسَاءُ
تَرْجُمَنَّا: پھر بھی ہم اس حالت پر قائم رہے کہ ہم کو (ہمارے) قلعے اور (ہماری) متکبر عزت دشمنوں سے بغض رکھنے میں بڑھاتی رہی (تو آج تیری اس حرکت سے ہم ذلیل نہیں ہو سکتے)۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (الشَّائِءَةُ) سخت بغض و دشمنی (تَنَمَّى) بڑھاتی رہی از باب نَمَاءٌ سے بڑھنا (حُصُونٌ) و أَحْصَانٌ و حصنة، جمع: حصن کی بمعنی قلعہ محفوظ مقام (العِزَّةُ) طاقت و غلبہ، بڑائی، غیرت و حمیت، قرآن پاک میں ہے۔ ”وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ“ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈرو تو اس کی بڑائی اور حمیت اسے گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے۔ (قَعَسَاءُ) مونث اقْعَسُ جمع: قُعَسٌ بمعنی باعزت ہونا، مضبوط ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی بہت سے پغلوخوروں نے ہمارے خلاف سازش کی بڑی کوشش کی لیکن ان کی سازش سے ہماری مضبوط و مستحکم عزت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

(۲۴) قَبْلَ مَا لِيَوْمٍ يَبْضُتُ بِعُيُونِ النَّاسِ فِيهِمَا تَغِيْظٌ وَإِبَاءٌ
تَرْجِمَةٌ: آج سے پہلے بھی جب کہ اس (ہماری عزت) نے لوگوں کی آنکھوں کو اندھا اور خیرہ کر دیا تھا اس میں (دشمنوں پر اظہار) غضب اور ہیکڑ پن تھا۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (يَبْضُ) بینائی ختم ہو جانا تَبْيِضُ مصدر سے اندھا کرنا (عُيُونٌ) عَيْنٌ کی جمع بمعنی آنکھ (تَغِيْظٌ) غِيْظٌ بمعنی غصہ سے بھڑکانا اِغْطَاطٌ سے غصہ سے بھڑکنا (إِبَاءٌ) وَالْإِبَاءُ خود داری، بڑائی، ہیکڑ پن اسی کو کہتے ہیں۔
تَشْرِیح: ہم آج تک کسی سے نہیں دبے جو بھی ہمارے مقابلہ میں آیا وہ ہمارا امور و عتاب و غضب ہوا۔

(۲۵) فَكَانَ الْمُنُونُ تَرْدِيْ بِنَارٍ عَنْ جَوْنَا يَنْجَابُ عَنْهُ الْعَمَاءُ
تَرْجِمَةٌ: زمانہ جو ہم پر مصائب ڈھا رہا ہے تو گویا وہ ایک ایسے سیاہ بلند پہاڑ (کی مانند لشکر) پر مصائب ڈھا رہا ہے جس کی بلندی کی وجہ سے بادل پھٹ جاتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (الْمُنُونُ) بمعنی زمانہ، موت (تَرْدِيْ) رَدَّى مصدر سے بمعنی صدمہ پہنچانا (أَرْعَنُ) ای جبلٌ أَرْعَنُ بمعنی ابھرواں بلند کناروں والا پہاڑ، بلند چوٹیوں والا پہاڑ (جَوْنٌ) کالا، سرخی مائل سیاہ جمع: جُؤُنٌ (يَنْجَابُ) مصدر اِنْجِيَابٌ سے پھٹ جانا (عَمَاءُ) بادل۔

تَشْرِیح: ہم ایک مضبوط بلند پہاڑ کی طرح ہیں لہذا زمانہ کے مصائب ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(۲۶) مُكْفِهَرًا عَلَى الْحَوَادِثِ لَا تَرُ نُوهُ لِّلْدَهْرِ مُؤَيَّدٌ صَمَاءُ
تَرْجِمَةٌ: (ایسا بلند پہاڑ جو حوادث زمانہ سے مرعوب ہونے کے بجائے) حوادث پر خشکیاں ہے زمانہ کی سخت سے سخت مصیبت بھی اس کو ضعیف نہیں بنا سکتی۔

حَلَّ عِبَارَاتٍ: (الْمُكْفِهَرُ) تیوری چڑھاوا، ترش رو، (تَرُنُو) رَنُو سے مشتق ہے بمعنی مرغوب ہونا، کمزور بنانا (دَهْرٌ) زمانہ دراز جمع: أَدْهَرُ و دَهْوَرٌ (مُؤَيَّدٌ) سخت، پختہ سنگین معاملہ (الصَّمَاءُ) بڑی مصیبت، سخت زمین

تَشْبِیْہ: یعنی وہ ایسی بلند چوٹی ہے کہ اس کو بڑے سے بڑے حوادث زمانہ مرغوب نہیں کر سکے۔

(۲۷) اِرْمِیْ بِمِثْلِهِ جَالَتْ الْخَيْلُ وَتَأْبَى لِحَصْمِهَا الْأَجْلَاءُ

تَرْجَمَہ: وہ (عمرو بن ہند بادشاہ) ارم بن سام کی نسل کا ہے اس ہی جیسے بادشاہ کے ساتھ گھوڑے دوڑے ہیں اور اس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ دشمن کی وجہ سے (اپنے وطن چھوڑ کر) جلاوطن ہوں۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (اِرْمِیْ) ارم بن شام کی طرف منسوب ہے اسی طرح اس کے شاہی خاندان سے ہونیکا اظہار کیا ہے۔ (جَالَتْ) جَوَلُ، جَوَلَانٌ سے بمعنی دوڑنا (تَأْبَى) اِبَاءٌ مصدر سے بمعنی انکار کرنا۔ (الْحَصْمُ) مقابل، مخالف، حریف، فریق، دشمن (الْأَجْلَاءُ) جُلَاءٌ و جَلَوُا سے جلاوطن ہونا۔

تَشْبِیْہ: یعنی عمرو بن ہند بادشاہ ارم بن سام کی اولاد میں سے ہے یعنی خاندانی ہے اور خاندانی آدمی کے ساتھ گھوڑے بھی دوڑنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور دشمن کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑنے کیلئے ہرگز تیار نہیں۔

(۲۸) مَلِکٌ مُّقْسِطٌ، وَأَفْضَلُ مَنْ یَّمْشِیْ، وَمِنْ دُونَ مَالِ دِیْہِ الثَّنَاءُ

تَرْجَمَہ: وہ ایک منصف بادشاہ ہے اور تمام لوگوں میں بہتر و افضل ہے اور تعریف اس کے صفات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ حَلَّ عِبَارَتٍ: (الْمُقْسِطُ) بمعنی انصاف پرور (اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے) عادل (أَفْضَلُ) ممتاز، بہت باکمال، جمع: تصحیح أَفْضَلُونَ (مَوْثُ) فَضْلُی، جمع: فَضْلٌ و فَضْلِیَّاتُ (مَنْ یَّمْشِیْ) جو چلتا ہے مراد لوگ۔ (الثَّنَاءُ) تعریف، مدح، شکر یہ، جمع: اَثْنٌ

تَشْبِیْہ: یعنی وہ ایسا بادشاہ ہے جو انصاف کرنے کو پسند کرتا ہے اور تمام لوگوں سے افضل ہے اور اس میں اس قدر فضائل و کمالات ہیں کہ ہر تعریف اس کی فضائل و کمالات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

(۲۹) اَیْمًا خُطَّةً أَرَدْتُمْ فَأَدُّوْا هَا إِلَیْنَا تَشْفِیْ بِهَا الْأَمْلَاءُ

تَرْجَمَہ: تم جو نسا معاملہ چاہو ہمارے سپرد کر دو (ہم اس کا ایسا بہتر فیصلہ کر دیں گے کہ) اس سے تمام جماعتوں کے شکوک و شبہات جاتے رہیں گے (اور تمام جماعتیں اس کو بخوشی منظور کر لیں گی۔ پس یہ ہماری انتہائی دانائی اور سیادت کی کافی دلیل ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (اَیْمًا) کون، کونسا، جو نسا بھی (خُطَّةً) فیصلہ/معاملہ (تَشْفِیْ) مصدر شَفَاءٌ، زائل کرنا (الْأَمْلَاءُ) مفرد مَلَأٌ بمعنی شریف آدمی۔

تَشْبِیْہ: تم جو نسا معاملہ ہو ہمارے سامنے پیش کر دو۔ ہم اس کا ایسا بہتر فیصلہ کر دیں گے کہ تمام لوگوں کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے۔ اور یہ ہم جیسے دانا لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

(۳۰) اِنْ نَبَشْتُمْ مَابَيْنَ مِلْحَةٍ فَالْصَّا قِبَ فِيْهِ اَلْمَوَاتُ وَالْاَحْيَاءُ
 تَرْجَمْتُمْ: اگر تم اس زمین کی کھود کرید کرو گے جو (مقام) ملحہ اور صاقب کے درمیان ہے تو اس میں کچھ مردے (تمہاری قوم کے مقتولین جن کا خون بہا نہیں لیا گیا) اور کچھ زندہ (ہماری قوم کے وہ مقتول جن کا بدلہ لے لیا گیا ہے) ملیں گے۔
 حَلَّ عِبَارَت: (نَبَشْتُمْ) نَبَشَ، يَنْبِشُ، نَبَشًا سے کچھ نکالنے کے لئے کوئی چیز کریدنا یا کھودنا (مِلْحَہ اور صاقب) جگہوں کے نام ہیں (اَمَوَات) جمع مَوْت کی موت، فنا، ہلاکت، زوال۔
 تَنْشِيْخ: اقوام عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ جن مقتولین کا خون بہا لے لیا جائے وہ زندہ ہیں اور جن کا خون بہا نہ لیا جائے وہ مردہ۔ اسی کو بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ مقام ملحہ اور صاقب کے درمیان کچھ مدفون تمہاری قوم کے جن کا خون بہا نہیں لیا گیا اور کچھ مدفون ہماری زندہ جن کے خون کا بدلہ لے لیا گیا ہے۔

(۳۱) اَوْ نَقَشْتُمْ فَالْنَّقْشُ يَجْشُمُهُ النَّاسُ وَفِيْهِ الْاِسْقَامُ وَالْاِبْرَاءُ
 تَرْجَمْتُمْ: یا اگر تم نکتہ چینی کرو گے ”پس نکتہ چینی سے لوگ تکلیف اٹھاتے ہیں۔“ تو اس میں کچھ اچھائیاں ہیں۔ (جو ہم سے وابستہ ہیں) اور کچھ برائیاں ہیں (جو تم سے متعلق ہیں)۔
 حَلَّ عِبَارَت: (نَقَشْتُمْ) نَقَشَ، يَنْقُشُ، نَقْشًا سے بمعنی تحقیق و تفتیش، نکتہ چینی (يَجْشُمُهُ) جَشُمَ مصدر سے بمعنی تکلیف اٹھانا (اِسْقَامُ) بفتح الهمزة سَقَمَ کی جمع: بیماریاں اگر بکسر الهمزہ ہو تو معنی ہوگا بیمار کرنا، مراد برائیاں (اِبْرَاءُ) اگر بُرء کی جمع ہو تو معنی صحت اور اگر بُرء مصدر سے ہو تو معنی تندرست کرنا ہوگا۔
 تَنْشِيْخ: یعنی اگر تم اس معاملے کی تحقیق و تفتیش کرو گے تو تمہیں خاصی تکلیف ہوگی کیونکہ اس میں جتنے بھی برائیاں ہیں وہ سب تمہارے متعلق ہیں۔ اچھائیوں کا تم سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

(۳۲) اَوْ سَكْتُمْ عَنَّا فَكُنَّا كَمَنْ اَغْمَضَ عَيْنَا فِيْ جَفْنِهَا الْاَقْدَاءُ
 تَرْجَمْتُمْ: یا اگر تم ہمارے ساتھ خاموشی برتو گے (اور ہمیں نہ چھیڑو گے) تو ہم بھی اس آدمی کی طرح ہو جائیں گے جس کی آنکھ کے پونے میں تنکا ہو اور اس نے آنکھ بند کر لی ہو۔

حَلَّ عِبَارَت: اَغْمَضَ مصدر اَغْمَضَ سے جان بوجھ کر آنکھیں بند کرنا، چشم پوشی کرنا۔ (جَفْنُ) پلک، پونے جمع اَجْفُنْ وَاَجْفَانْ وَاَجْفُونْ (بالا کی اور تحتانی) (اَقْدَاءُ) وُقْدَى جمع قَدَى کی بمعنی، تنکا یا ذرہ جو آنکھ میں گر جائے۔
 تَنْشِيْخ: ہم بھی خاموش ہو جائیں گے اور اپنے دل کے غبار کو کچھ دنوں کے لئے قابو میں رکھیں گے۔

(۳۳) اَوْ مَنَعْتُمْ مَا تَسْأَلُوْنَ فَمَنْ حُدَّ ثَمُوْهُ لَهٗ عَلَيْنَا الْعَلَاءُ؟
 تَرْجَمْتُمْ: اور اگر تم اس (صلح) سے انکار کرو گے جس کی تم سے خواہش کی گئی ہے تو (لڑائی میں ہمارا کچھ نہیں بگڑتا اس لئے کہ)

وہ کون ہے جس کے متعلق تم نے سنا ہو کہ اسے ہم پر برتری و فوقیت حاصل ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَعْنُهُ) انکار کیا تو نے (مَا تَسْأَلُونَ) جو چیز تم سے مانگی گئی۔ (عَلَاءُ) فوقیت، بلندی، برتری۔

تَشْرِیح: یعنی ہم نے صلح کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا ہے اب تم پر ہے آمادگی ظاہر کرو یا انکار۔ اگر انکار کرو گے تو ہمیں تم سے کوئی خوف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم پر برتری و فوقیت کسی کو حاصل نہیں ہے۔

(۳۴) هَلْ عَلِمْتُمْ أَيَّامَ يُتَهَبُ النَّاسُ غَوَارًا الْكُلِّ حَيَّ غَوَاءُ

ترجمہ: یقیناً تم نے (ہماری بہادری کا حال) ان ایام میں جان لیا ہے جب کہ قبائل میں عام غارتگری پھیل گئی تھی اور ہر قبیلہ چیخ و پکار کر رہا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (هَلْ) بمعنی قد استعمال ہوا ہے، تحقیق (يُتَهَبُ) انتہاب مصدر سے لوٹا، غارتگری کرنا۔ (غَوَارًا) غاور القوم معاوڑہ و غوارا بمعنی ایک دوسرے پر حملہ کرنا، یورش کرنا، دھاوا بولنا (حَيَّ) حملہ، قبیلہ، جمع: أَحْيَاءُ (غَوَاءُ) کتوں کے بھونکنے کی آواز، چیخ و پکار۔

تَشْرِیح: یعنی ہماری جرأت و بہادری کا حال تم نے اس وقت بھی دیکھ لیا تھا جب مختلف قبائل ایک دوسرے کے خلاف لوٹ مار کر رہی تھیں اور ہر طرف چیخ و پکار ہو رہی تھی۔

(۳۵) إِذْ رَفَعْنَا الْجِمَالَ مِّنْ سَعَفِ الْبَحْرِينِ سِيرًا حَتَّى نَهَاها الْحَسَاءُ

ترجمہ: (اس زمانہ میں) جب کہ ہم نے بحرین کے نخلستان سے اپنے اونٹوں کو بڑھایا یہاں تک کہ انہیں (مقام) حساء نے روکا (وہ وہاں ٹھہرے اور ہم تمام سرکش قبائل کو دباتے چلے گئے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (رَفَعْنَا) از باب فتح، رَفَعًا سے بڑھنا (الْجِمَالَ) وَجُمْلٌ وَأَجْمَلٌ وَأَجْمَلٌ وَجِمَالُهُ، جمع: جَمَلٌ بمعنی اونٹ بڑا، دو کوہان والے کو بھی جمل کہتے ہیں۔ (السَّعَفُ) کھجور کی شاخ اور اس کا پتا، یہاں اس سے مراد نخلستان ہے۔ جمع: سَعُوفٌ (سِيرًا) کسی کے نقش قدم پر چلنا (حَسَاءُ) ایک مقام کا نام ہے۔

تَشْرِیح: یعنی ہم اپنے اونٹوں کو بحرین کے نخلستان سے مقام حساء تک لے آئے۔ کسی کو ہم پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور ان کو مقام حساء میں ٹھہرا کر ہم تمام سرکش قبائل کو دبانے چلے گئے۔

(۳۶) ثُمَّ مَلْنَا عَلَى تَمِيمٍ فَأَحْرَمْنَا وَفِينَا بَنَاتُ قَوْمِ إِمَاءُ

ترجمہ: پھر ہم تمیم بن مرہ پر پل پڑے تو حرام مہینوں میں اس حال میں داخل ہوئے کہ بنی مرہ کی لڑکیاں ہم میں باندیاں تھیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (مَلْنَا) مِلَّ مصدر سے متوجہ ہونا/ قصد کرنا۔ مراد حملہ کرنا۔ (تَمِيمٌ) سے تمیم بن مرہ مراد ہے (أَحْرَمٌ)

حرام والے مہینے یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ربیعہ چار مہینے ”الشہر الحرام“ کہلاتے ہیں۔ ان مہینوں میں جنگ و جدل حرام ہے۔ شاعر کہتا ہے ہم نے ان مہینوں میں بھی جنگ و جدل کئے ہیں۔ (إِمَاءٌ وَ آمٌ جَمْعُ أُمَّةٍ کی بمعنی باندی۔ تَشْبِيْخٌ: ہم نے ان پر فتح پائی اور ان کی لڑکیوں کو قید کر کے ہم نے اپنی باندیاں بنالیں۔

(۳۷) لَا يُقِيمُ الْعَزِيزُ بِالْبَلَدِ السَّهْلِ وَلَا يَنْفَعُ الذَّلِيلَ النَّجَاءُ

تَرْجِمَةٌ: (اس حال میں کہ) عزت مند آدمی کھلے میدان میں (بجر قلعوں کے) نہیں ٹھہر سکتا تھا اور ذلیل کو بھاگنا نافع نہ تھا۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (يُقِيمُ) مصدر قومًا و قِيَامًا و قَوْمَةً سے بمعنی ٹھہر جانا (الْعَزِيزُ) غالب اور طاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو۔ عزت مند، معزز (السَّهْلُ) نرم اور ہموار زمین، کشادہ اور مسطح زمین، جمع: سُهُولٌ (ذَلِيلٌ) بے وقعت بے عزت، ذلیل و حقیر، کمزور، جمع: اَذِلَّةٌ (النَّجَاءُ) چھٹکارا، فرار۔

تَشْبِيْخٌ: غرض ایک عام شروفساد تھا جس سے نہ شریف بچ سکتا تھا اور نہ ذلیل۔

(۳۸) لَيْسَ يُنْجِي الذِّي يُوَانِلُ مِنَّا رَأْسُ طَوْدٍ وَحَرَّةٌ رَجُلَاءُ

تَرْجِمَةٌ: جو شخص ہم سے (بچ کر) بھاگے گا اس کو نہ پہاڑ کی چوٹی بچا سکتی ہے اور نہ سخت پتھر لی زمین (جو جہاں بھی جائے گا پکڑ لیا جائے گا اور مارا جائے گا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يُوَالُّ) مُوَالَّةٌ مصدر سے بمعنی بھاگنا (الطَّوْدُ) بمعنی بلند اور زبردست پہاڑ، پہاڑی سلسلہ، کوہستان، جمع: أَطْوَادٌ وَ طَوْدَةٌ (الْحَرَّةُ) کالے پتھر والی زمین جو جلی ہوئی دکھائی دے۔ جمع: حَرَارٌ (رَجُلَاءُ) سخت زمین۔

تَشْبِيْخٌ: یعنی جو بھی شخص ہم سے بچ کر بھاگنے کی کوشش کرے گا اس کو کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی جہاں بھی جائے گا پکڑ لیا جائے گا اور مارا جائے گا۔

(۳۹) مَلِكٌ اضْرَعُ الْبُرِيَّةَ لَا يُوجَدُ فِيهَا لِمَالٍ دِيْهِ كِفَاءُ

تَرْجِمَةٌ: وہ (عمر بن ہند) ایسا بادشاہ ہے جس نے تمام مخلوق کو عاجز و ذلیل بنا دیا ہے جو قوت و بہادری اس میں ہے اس کی نظیر تمام مخلوق میں نہیں ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اضْرَعُ) مصدر سے بمعنی عاجز و ذلیل بنانا۔ (الْبُرِيَّةُ) مخلوق، جمع: بُرَايَا (الْكِفَاءُ) مماثل، برابر لا کفء لہ، اس کا کوئی برابر کا نہیں۔

تَشْبِيْخٌ: یعنی بادشاہ عمرو بن ہند بہادر اور طاقتور بادشاہ ہے قوت و بہادری میں تمام مخلوق میں کوئی اس کا ہم پلہ نہیں۔ تمام لوگ اس کے تابع اور اس کے سامنے عاجز ہیں۔

(۴۰) كَتَكَالَيْفِ قَوْمِنَا إِذْ غَزَا الْمُنْذِرُ هَلْ نَحْنُ لَابْنِ هُنْدٍ رِعَاءُ؟
ترجمہ: (کیا تم نے اس وقت ہماری قوم کی طرح تکالیف برداشت کیں؟ جب کہ منذر نے لڑائی لڑی اور کیا ہم عمرو بن ہند کے چرواہے ہیں؟

حَلَّ عِبَارَتٍ: (غَزَا) غَزَوْا وَ غَزَوْنَا سے بمعنی لڑنا، لڑنے کے لئے جانا (رِعَاءُ) چرواہا۔
تَشْرِیح: ہرگز نہیں بلکہ محض دوستانہ ہمدردی کی بناء پر ہم نے امداد کی اور منذر کا ساتھ دیا۔ تم نے اس وقت غدار کی جس کی وجہ سے تم اچھی طرح قتل کئے گئے۔

(۴۱) مَا أَصَابُوا مِنْ تَغْلِبِي فَمُطْلُوٌّ عَلَيْهِ إِذَا أُصِيبَ الْعَفَاءُ
ترجمہ: جس تغلبی کو انہوں نے مارا اس کا خون بہا بھی نہیں لیا گیا (گویا ایسا ہوا کہ) جب اس کو قتل کیا گیا تو اس پر مٹی ڈال دی گئی (تہیں محض اسی غدار کی وجہ سے یہ سزا اور ذلت بھگتی پڑی)۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (مَا) موصولہ بمعنی مَنْ (أَصَابُوا) قتل کیا انہوں نے (الْمُطْلُوُّ) طَلِيلُ بمعنی بلا قصاص چھوڑا ہوا خون، جمع: أَطْلَةٌ وَ طُلٌّ وَ طَلَّةٌ وَ طَلَانِلٌ م۔ (أُصِيبَ) إصَابَةٌ سے بمعنی پہنچانا۔ (الْعَفَاءُ) مٹی، زوال، ہلاکت۔
تَشْرِیح: یعنی جب تغلبی کو انہوں نے قتل کیا اس کا خون بہا بھی نہیں لیا گیا۔ یعنی تہیں محض اس غدار کی وجہ سے یہ سزا اور ذلت بھگتی پڑی۔

(۴۲) إِذْ أَحَلَّ الْعُلِيَاءُ قُبَّةَ مَيْسُونَ فَأَذْنَى دِيَارَهَا الْعَوَصَاءُ
ترجمہ: اس (عمرو بن ہند) نے میسون کا ڈولہ علیاء میں لا اتارا پھر (مقام) عوصاء میں جو (بادشاہ کے لحاظ سے) اس کے قریب ترین مقامات سے تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (أَحَلَّ) قیام کرایا، یعنی اتارا (عُلِيَاءُ) جگہ کا نام ہے (القُبَّةُ) چھوٹا خیمہ یا شامیانہ جو اوپر سے گول ہو، ڈولا، جمع: قُنَابٌ وَ قُبٌّ (مَيْسُونُ) لڑکی کا نام ہے (عَوَصَاءُ) مقام کا نام ہے۔
تَشْرِیح: تو اس وقت ہم نے بھی عمرو بن ہند کا ساتھ دے کر مصائب برداشت کئے۔

(۴۳) فَتَأَوَّتْ لَهُ قَرَاظِبَةٌ مِنْ كُلِّ حَيٍّ كَانَتْهُمْ الْقَاءُ
ترجمہ: پس اس (عمرو بن ہند کی مدد) کیلئے ہر قبیلہ سے بہادر ڈاکو جمع ہو گئے۔ (جو چستی و چالاکی میں) شاہینوں کی طرح تھے۔

حَلَّ عِبَارَتٍ: (تَأَوَّتْ) تَأَوُّتُ مصدر سے جمع ہونا۔ (قَرَاظِبَةٌ) قِرَاضِبُ کی جمع ہے بمعنی چور، ڈاکو۔ (الْقَاءُ) وَلِقَاءُ جمع لقوة کی بمعنی تیز رو اور پھر تیرا عقاب۔

تَسْنِیْلُ : یعنی ہر قبیلہ سے ایسے ڈاکو جو جستی و چالاکی میں شاہینوں جیسے تھے عمرو بن ہند کی مدد کے لئے اور اس کا ساتھ دینے کیلئے جمع ہو گئے۔

(۳۳) فَهَذَا هُمْ بِالْأَسْوَدَيْنِ وَأَمْرُ اللَّهِ بَلُغٌ تَشْفَى بِهِ الْأَشْقِيَاءُ
تَرْجُمَةٌ : پس (عمرو بن ہند نے) پانی اور کھجور (کا توشہ) ہمراہ لے کر ان کی قیادت کی اور خدائی حکم نافذ ہو کر رہتا ہے جس سے بد بختوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ : (أَسْوَدَيْنِ) اَسْوَدَاں بمعنی پانی اور کھجور، پانی اور دودھ، سانپ اور بچھو، سیاہ پتھر پلے زمین اور رات۔ لیکن یہاں مراد پانی اور کھجور ہیں۔ (بَلُغٌ) نافذ (تَشْفَى) نقصان پہنچانا (أَشْقِيَاءُ) شقی کی جمع ہے بمعنی بد بخت، ناکام و نامراد، اللہ کے دشمن۔

تَسْنِیْلُ : پس بادشاہ نے بنی غسان کے مقابلے میں ان کو زرادراہ دے کر بھیجا، حکم خداوندی نافذ ہو کر رہتا ہے جس سے بد بختوں ہی کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۳۵) إِذْ تَمْنُونُهُمْ غُرُورًا فَسَاقَتْهُمْ إِلَيْكُمْ أَمْوِيَّةٌ أَشْرَاءُ
تَرْجُمَةٌ : جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں ان لوگوں کے آنے اور لڑنے کی امید لگائے ہوئے تھے تو تمہاری متکبر تمنا نے انہیں تمہاری طرف کھینچ بلایا (اور انہوں نے تم پر خون ریز حملہ کر کے تمہیں ذلیل و خوار کر دیا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ : (تَمْنُونٌ) مصدر تَمَنَّنُ سے امید لگانا، آرزو کرنا (الغُرُورُ) دھوکہ کا ذریعہ، دنیا اور اس کی زوال پذیر دولت۔ (سَاقَتْ) لانا، چلانا۔ (أَمْوِيَّةٌ) تمنا، آرزو، خواہش، جمع مُئِي (أَشْرَاءُ) الشَّرَى کی جمع ہے بمعنی پہاڑ، بہادر اور جانباز لیکن یہاں مرادی معنی متکبر ہیں۔

تَسْنِیْلُ : یعنی جب تم اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں ان کے آنے کی امید لگائے بیٹھے تھے تو تمہارا متکبرانہ تمنا انہیں تمہاری طرف کھینچ لائی اور انہوں نے تم پر ایسا خون ریز حملہ کر دیا کہ تم ذلیل و خوار ہو کر رہ گئے۔

(۳۶) لَمْ يَغُرُّوْكُمْ غُرُورًا وَلَكِنْ رَفَعَ الْآلُ شَخْصَهُمْ وَالصُّحَاءُ
تَرْجُمَةٌ : انہوں نے تمہیں دھوکا نہیں دیا (اچانک حملہ آور نہیں ہوئے) بلکہ سراب اور وقت چاشت نے ان کے (نقش) جسم کو ابھار رکھا تھا (خوب اچھی طرح تم ان کو چڑھتا ہوا دیکھ رہے تھے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ : (لَمْ يَغُرُّوْكُمْ) انہوں نے تمہیں دھوکا نہیں دیا۔ (رَفَعَ) مصدر رَفَعَ بمعنی اٹھانا، نمایاں کرنا (الْ) سراب (الشخصُ) ہر نمایاں اور بلند جسم (الصُّحَاءُ) چاشت کا وقت۔

تَسْنِیْلُ : یعنی انہوں نے تمہیں کوئی دھوکا نہیں دیا بلکہ دن کی روشنی میں وہ سراب کی طرح نظر آرہے تھے اور تم اچھی طرح ان کو

چڑھتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

(۳۷) أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُبَلِّغُ عَنَّا عِنْدَ عَمُرٍ وَهَلْ لِّذَاكَ اِنْتِهَاءٌ؟

ترجمہ: اے باتیں بنانے والے اور عمرو بن ہند کے پاس جا کر ہماری چغلیاں کھانے والے (عمرو بن کلثوم!) کیا اس کی کوئی انتہا بھی ہے (تو کب تک چغلی خوری سے کام لیتا رہے گا)۔

حارث بن عُبَارَت: (ناطق) بولنے والا، باتیں بنانے والا (مُبَلِّغ) تبلیغِ مصدر سے کسی کے پاس خبر وغیرہ پہنچانے والا۔
تشریح: اس شعر میں اس چغلی خوری کا ذکر ہے جو عمرو بن کلثوم نے بادشاہ عمرو بن ہند کے سامنے کیا تھا۔

(۳۸) مَنْ لَنَا عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ آيَاتٌ ثَلَاثٌ فِي كُفْلِهِنَّ الْقَضَاءُ

ترجمہ: عمرو بن ہند ایسا بادشاہ ہے جس کے پاس ہماری بھلائی کی تین دلیلیں ہیں (جن سے وہ واقف ہے اور) جن میں ہمارے لئے فیصلہ ہے (کہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں اور تم بدخواہ یا ہم تم سے افضل و بہتر ہیں)۔

حارث بن عُبَارَت: (آیات) آیت کی جمع: بمعنی ثانی (القضاء) القضيۃ فیملہ مقدمہ جمع: قضایا۔

تشریح: یعنی ہم عمرو بن ہند کے خیر خواہ ہیں اور ہم نے ان کے ساتھ بھلائیاں کی ہیں اور وہ ان سے واقف بھی ہے لہذا اے مخالفین تم ہماری شکایتیں کرتے پھر وہ ہمیں کوئی خوف نہیں ہے۔

(۳۹) آيَةُ شَارِقِ الشَّقِيقَةِ إِذْ جَاءَتْ مَعَدُّ لِكُلِّ حَيٍّ لَوَاءٌ

ترجمہ: ایک دلیل شقیقہ کے شرقی جانب میں ہے جب کہ سب جمع ہو کر (عمرو بن ہند کے اونٹ لوٹنے کے لئے) آئے اور ہر قبیلہ کا ایک (مستقل) جھنڈا تھا۔

حارث بن عُبَارَت: (آیۃ) علامت، نشانی، دلیل جمع: آئی و آیات (شَارِق) مشرقی گوشہ جمع: شُرُوق (الشَّقِيقَةُ) گاؤں کا نام ہے۔ (لَوَاء) جھنڈا، پرچم۔

تشریح: یعنی ہماری ایک دلیل تو شقیقہ کی لڑائی کا دن ہے ہم نے ان کی مدد کی جبکہ دیگر قبائل اپنے اپنے جھنڈے اٹھائے عمرو بن ہند کے اونٹ لوٹنے آئے تھے۔

(۵۰) حَوْلَ قَيْسٍ مُسْتَلَمِينَ بِكَبْشٍ قَرِظِيٍّ كَأَنَّهُ عَبَاءٌ

ترجمہ: قیس کے ارد گرد (آکر جمع ہوئے) درآں حالیکہ وہ سب زرہ پوش تھے ایک ایسے یمنی سردار (قیس) کے بل پر جوخت پتھر (یا ٹیلہ) کی طرح تھا۔

حارث بن عُبَارَت: (حَوْلَ قَيْسٍ) قیس کے ارد گرد، قیس سے قیس بن معدیکرب مراد ہے۔ (مُسْتَلَمِينَ) مصدر اِسْتَلَمَ باب استعمال سے بمعنی ہتھیار بند ہونا۔ (كَبْشٌ) قوم کا سردار جمع: اَكْبَاشٌ و كِبَاشٌ و كُبُوشٌ (قَرِظِيٍّ) یمنی شخص کو کہتے

ہیں۔ (عَبْلَاءُ) سخت اور سفید چٹان، پتھر۔

تَشْبِیْح: یعنی وہ لوگ ذرہ پوش ہو کر ایک ایسے سردار کے معیت میں جو مضبوطی میں پتھر جیسا تھا قیس کے گرد گرد جمع ہو گئے۔

(۵۱) وَصَّيْتُ مِنَ الْعَوَاتِكِ لَا تَنْهَاهُ إِلَّا مُبَيَّضَةً رَعْلَاءُ

تَرْجُمَہ: (دوسری دلیل یہ ہے کہ) شریف ماؤں کے بیٹوں کی بہت سی جماعتیں ہیں جن کو (حملہ آوری سے) کثیر سفید زرہوں والا لشکر ہی روک سکتا تھا۔

حَاقِ عِبَارَات: (الصَّيْتُ) گروہ، بھیڑ، مجمع (العواتك) شریف، اونچی ذات کا یہاں مراد شریف مائیں، مفرد: عَاتِك (مُبَيَّضَةً) مصدر ابیاض سے سفید ہونا لیکن یہاں مرادی معنی سفید زرہوں والی (رَعْلَاءُ) الرَّعْلَةُ بمعنی ہراول دستہ، لشکر، پیش رو، جماعت، اس کی جمع: رَعَالٌ آتی ہے۔

تَشْبِیْح: پچھلے شعر میں عمرو بن ہند کے ساتھ جو تین بھلائیوں کا ذکر کیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ شریف ماؤں کے بیٹوں کی بہت سے گروہ ان پر حملہ آور ہوئے کہ ان کے حملہ کو روکنے کیلئے ایسی لشکر کی ضرورت تھی جو سفید زرہوں والا اور چمکدار خودوں والا ہو اور ایسی لشکر ہماری ہی تھی۔

(۵۲) فَرَكَدْنَاهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا يَخْرُجُ مِنْ خُرْبَةِ الْمَزَادِ الْمَاءُ

تَرْجُمَہ: پس ہم نے انہیں ایسے نیزے مار کر ہٹا دیا (جن کے زخموں سے خون اس طرح بہتا تھا) جس طرح مشکیزے کے دہانے سے پانی نکلتا ہے۔

حَاقِ عِبَارَات: (رَكَدْنَا) رَكَّ، يَرَكُّ، رَكًّا وَتَرَدَادًا وَرَدَّةً سے بمعنی روکنا، ہٹانا (طَعْنٌ) نیزہ زنی، خنجر زنی (الخُرْبَةُ) ہر گول اور کشادہ سوراخ کہتے ہیں۔ ”فِي أُذُنِهِ أَوْ سِقَانِهِ أَوْ أُذِيمَةُ خُرْبَةٍ“ اس کے کان یا اس کے مشکیزہ یا اس کی کھال میں سوراخ ہے۔ (الْمَزَادُ) مُزَادَةٌ کی جمع بمعنی مشکیزہ۔

تَشْبِیْح: یعنی ہم نے ان دشمنوں کے خلاف خوب نیزہ زنی کرتے ہوئے ان کو ایسا زخم دیا۔ جس طرح مشکیزے کے سوراخ سے پانی بہتا ہے اسی طرح ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔

(۵۳) وَحَمَلْنَاهُمْ عَلَى حَرْمٍ ثَهْلَانِ شِلَالًا وَدُمِيَّيَ الْأُنْثَسَاءِ

تَرْجُمَہ: اور ہم نے انہیں متفرق کر کے تھلان کی چوٹی پر چڑھا دیا اس حال میں کہ ان کی رانوں کی رگیں خون دے رہی تھیں۔ حَاقِ عِبَارَات: (حَرْمٌ) پہاڑ کی نگلی ہوئی نوک یعنی چوٹی، جمع: خُرُومٌ (ثَهْلَانِ) چوٹی کا نام ہے۔ (الشَّلَالُ) متفرق سا تھی، بکھرے ہوئے لوگ۔ (دُمِيَّيَ) مصدر دُمِيَّةُ بمعنی خون آلود ہونا (أُنْثَسَاءُ) ٹانگ کے نچلے حصہ کی رگ۔

تَشْبِیْح: بھاگتے ہوئے چونکہ ان پر نیزوں کے وار ہوئے اس لئے ان کی رانوں سے خون بہنے لگا۔

(۵۴) وَجَبْنَا لَهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا تُنْهَزُ فَنِي جَمَّةِ الطَّوِيِّ الْبِلْدَاءُ
ترجمہ: ہم نے انہیں اس طرح نیزہ مار کر لوٹا دیا جس طرح پختہ کنویں کے گہرے پانی میں ڈول ہلائے جاتے ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَبَّهْنَا) جَبَّهْتُ مصدر سے بمعنی سختی سے پیش آنا جَبَّهْتُ، يَجْبُهُ، جَبَّهْتُ سے بری طرح پیش آنا، ضرورت سے روک دینا۔ (تُنْهَزُ) مجہول نُهَزَ، يَنْهَزُ، نُهَزَا سے نُهَزَ بِالذَّلْوِ فِي الْبَنْرِ۔ ڈول کو پانی بھرنے کے لئے کنویں میں ڈال کر ہلانا۔ (الْجَمَّةُ) پانی کی بڑی مقدار، گہرا پانی، جمع: جُمَمٌ وَجَمَامٌ (الطَّوِيُّ) مَنْ ذَا كُنُوَارٍ یعنی پختہ کنواں، جمع: أَطْوَاءُ (دَلَاءٌ) دَلَوُ کی جمع، ڈول، بالٹی (مَوْنَتْ) ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔

تَشْرِیح: ہم نے ان کے ساتھ اس طرح نیزہ بازی کی کہ نیزہ مار کر پھر اس کو بدن میں گھما دیتے تھے تاکہ اس کا زخم کاری اور وسیع ہو جائے۔

(۵۵) وَفَعَلْنَا بِهِمْ كَمَا عَلِمَ اللَّهُ وَمَا إِنْ لِلْحَبَائِثِ نِينَ ذِمَاءُ
ترجمہ: ہم نے ان کے ساتھ ایک (ہولناک) کام کیا جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے (ہم نے ان کو خوب قتل کیا) اس حالت میں کہ مقتولین کا خون بہا نہیں دیا گیا (لہذا ان مقتولین کے خون بالکل ہدر گئے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَعَلْنَا) مصدر فَعَّلٌ سے جب باکے صلہ کے مستعمل ہو تو معنی بری طرح پیش آنے کے ہوتا ہے۔ (حَبَائِثُ) حَائِثُ کی جمع بمعنی ہلاک ہونے والا۔ (ذِمَاءُ) دَمٌ کی جمع بمعنی خون یہاں مراد خون بہا ہے۔
تَشْرِیح: یعنی ہم نے ان پر حملہ نہیں کیا تھا لیکن جب وہ ہم پر حملہ آور ہوئے تو ہم ان کے ساتھ وہ ہولناک کام کیا جو خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اور ہم نے انہیں اچھی طرح قتل کیا۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں ان کا خون بہا نہیں ہوتا۔

(۵۶) ثُمَّ حُجِّرًا أَغْنَى ابْنُ أُمِّ قَطَامٍ وَلَهُ فَارِسِيَّةٌ خَضْرَاءُ
ترجمہ: پھر حجر یعنی ام قظام کا بیٹا (ہم سے برسرِ پیکار ہوا) اور اس کیساتھ (ہتھیاروں کے زنگار کی وجہ سے) سبز فاری لشکر تھا (جو اس کی مدد پر تھا)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (حُجِّرًا) سے مراد امرء القیس کا باپ حجر بن حارث ہے۔ (أُمِّ قَطَامٍ) یہ ام قظام بنت سلمہ ہے جو مشہور شاعر امرء القیس کی دادی ہے۔ (فَارِسِيَّةٌ خَضْرَاءُ) سبز فاری لشکر۔

تَشْرِیح: پھر حجر یعنی ام قظام کا بیٹا ہم سے لڑنے کیلئے آیا، جس کو سبز فاری لشکر کی مدد حاصل تھی۔

(۵۷) أَسَدٌ فِي اللَّقَاءِ وَرَدُّ هُمُوسٌ وَرَبِيعٌ إِنْ شَمَّرَتْ غُبْرَاءُ
ترجمہ: وہ (حجر) لڑائی میں (شجاعت اور بہادری کے اعتبار سے) گلابی رنگ کا شیر تھا جس کے پیر چلنے میں چمکتے ہوں اور اگر قحط پڑ جائے تو وہ (غرباء کی نفع رسانی میں) موسمِ ربیع تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَسَدٌ) شیر (نر اور مادہ دونوں کیلئے) جمع اَسَادُوْ اُسُوْدُ وَاُسُدُ وَاُسُدُ (الْبَقَاءُ) مُدْبِیْہُ، جَنگ (وَرْدُ) گلاب گلاب کا پھول۔ اس کا واحد وَرْدَةٌ ہے گلابی رنگ۔ جمع: وَرْدٌ وَّوَرْدٌ، اب "اَسَدُ وَرْدٌ" کا معنی ہوگا گلابی رنگ کا شیر (ہُمُوسُ) دبے پاؤں چلنے والا شیر، وہ شیر جس کے چلنے سے کچھ آہٹ سنائی دے۔ (شَمَرْتُ) تَشْمِیْرُ مصدر سے بمعنی دامن چڑھانا/ چھا جانا (الغیر آء) قَطْعُ کا سال۔

تَنْبِیْہُ: اس شعر میں حجر کی باوجود مخالفت کے تعریف کی گئی تاکہ مقابل کی بہادری سے اپنی شجاعت ظاہر ہو سکے۔

(۵۸) وَفَكَكُنَا غُلَّ امْرِئِ الْقَيْسِ عَنْهُ بَعْدَ مَا طَالَ حَبْسُهُ وَالْعَنَاءُ تَرْجَمَةً: اور ہم نے امرؤ القیس سے اس کے طوق کو (جو بحالت قید اس کی گردن میں تھا) اتار پھینکا اس کے بعد کہ اس کی قیدو مشقت دراز ہو گئی تھی (وہ ایک عرصہ سے اعداء کے ہاتھوں قید و بند کی مشقتیں جھیل رہا تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (فَكَكُنَا) فَكٌّ، يَفْكُ، فَكًّا سے کھولنا، الگ کرنا، چھڑانا (الْعُلُّ) گلے میں پڑا ہوا لوہے کا طوق، جمع: اَغْلَالُ (الْحَبْسُ) قید، رکاوٹ، جمع: حُبُوسٌ (العناء) کلفت، مشقت، تکان۔

تَنْبِیْہُ: یعنی امرؤ القیس کے اوپر جو مشکل وقت تھا اس مشکل وقت میں ہم ہی اس کے کام آئے۔

(۵۹) وَمَعَ الْجَوْنِ جَوْنِ آلِ بَنِي الْأَوْسِ عَنُوْدٌ كَأَنَّهَا دَفُوءٌ تَرْجَمَةً: اور بنی اوس کے جون (نامی شخص) کے ساتھ ایک زیادہ برسنے والا ابر (کثیر لشکر) تھا جو (تیز روی میں) باز کی طرح تھا۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَوْنٌ) ایک شخص کا نام ہے جو معدیکرب کا چچا زاد بھائی تھا۔ (بنی اَوْسٌ) قبیلہ کا نام ہے۔ (عَنُوْدٌ) موسلا دھار برسنے والا بادل۔ اس کی جمع عُنُوْدٌ آتی ہے (دَفُوءٌ) بمعنی لمبی گردن والی عمدہ نسل کی اونٹنی۔ یہاں اس سے مراد باز ہے۔

تَنْبِیْہُ: یعنی جون نامی شخص غالباً وہ بادشاہ تھا بہت زیادہ برسنے والے بادلوں کی طرح کثیر لشکر جو تیز روی میں باز کی طرح لپک کر اپنے حلیفوں کی مدد کے لئے پہنچا۔

(۶۰) مَا جَزَعْنَا تَحْتَ الْعَجَاجَةِ إِذْ وَلَّوْا شِلَالًا وَإِذْ تَلَطَّي الصَّلَاةُ تَرْجَمَةً: ہم (لڑائی کے) غبار کے نیچے نہیں گھبرائے جب کہ وہ متفرق ہو کر پشت پھیر کر بھاگے اور (لڑائی کی) آگ بھڑک اٹھی۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَزَعْنَا) جَزَعٌ، يَجْزَعُ، جَزَعًا و جُزُوعًا سے کسی آفت و تکلیف سے گھبرا جانا، گھبرا جانا (عَجَاجَةٌ) گردوغبار، دھواں جمع: عَجَاجٌ (شِلَالًا) متفرق (تَلَطَّي) بھڑکی (صَلَاةٌ) آگ، ایندھن۔

تَنْجِيَّاتُ: یعنی ہم اس وقت بھی نہیں گھبرائے جب لڑائی کے میدان میں غبار کے نیچے تھے جبکہ بہت سے لوگ متفرق ہو کر بھاگ رہے تھے ہم اس وقت بھی پوری بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے۔

(۶۱) **وَاقْدُنَاهُ رَبَّ غَسَّانٍ بِالْمُنْدَرِ كَرُّهَا اِذْ لَا تُكَالُ الدِّمَاءُ تَرْجَمَةً:** (ہماری بھلائی کی تیسری دلیل یہ ہے کہ) ہم نے غسان کے بادشاہ کو منذر کے بدلہ میں جبراً مار ڈالا جب کہ خون برابر نہیں کئے جا رہے تھے (اور لوگ قصاص لینے سے عاجز تھے)۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (اقْدُنَاهُ) مصدر اِقَادَةٌ سے مقتول کے بدلے قاتل کو قتل کرنا۔ (رَبَّ غَسَّانٍ) غسان کا بادشاہ، رَبَّ کا استعمال غیر اللہ کے لئے بلا اضافت نہیں ہوتا۔ (كُرُّهَا يَا كُرُّهَا) جبراً، مجبوراً، بادل نا خواستہ (تُكَالُ) مصدر كَيْلٌ سے بمعنی ناپ، مراد بدلہ لینا ہے۔ (الدِّمَاءُ) خون بہا۔

تَنْجِيَّاتُ: یعنی ہماری عمرو بن ہند کے ساتھ خیر خواہی کی تیسری نشانی یہ ہے کہ ہم نے منذر کے بدلے غسان کے بادشاہ کو جبراً قتل کر ڈالا خون برابر نہیں کئے جا رہے تھے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بدلہ لینے سے عاجز تھے۔

(۶۲) **وَأَتَيْنَاهُمُ بِتِسْعَةِ أَمْلَاكٍ كِرَامٍ أَسْلَابُهُمْ أَعْلَاءُ تَرْجَمَةً:** اور ہم نے منذر اور اس کے قبیلہ کو (حجر کی اولاد میں سے) نوشہزادے پکڑ کر لادئے جو شریف تھے اور جن کا غارت کردہ سامان بہت قیمتی تھا۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (أَمْلَاكُ) و مَلُوكٌ جمع مَلِكٌ کے بمعنی بادشاہ، یہاں مراد بادشاہ زادہ یعنی شہزادے ہیں۔ (كِرَامٍ) معزز (أَسْلَابُ) جمع سَلْبٌ کی بمعنی لوٹ کا مال، چھینا ہوا سامان (أَعْلَاءُ) قیمتی۔

تَنْجِيَّاتُ: یعنی ہم نے بنی حجر کے نو معزز شہزادے قصاص میں بنو منذر کو پکڑا دیئے جن کے پاس قیمتی ساز و سامان بھی تھا۔

(۶۳) **وَوَلَّيْنَا عَمْرَو بْنَ أُمِّ إِيَّاسٍ مِنْ قَرِيبٍ لَمَّا أَتَانَا الْحِجَاءُ تَرْجَمَةً:** اور ہم نے ام ایاس کے بیٹے عمرو (بادشاہ کے ماموں) کو حال ہی میں جنا جب کہ ہمارے پاس مہر آگیا (لہذا ہم بادشاہ کے نانہال ہیں)۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (عَمْرُو) ام ایاس کا بیٹا، بادشاہ کے ماموں ہیں (حِجَاءُ) بمعنی عطیہ مراد حق مہر۔

(۶۴) **مِثْلُهَا تُخْرِجُ النَّصِيحَةَ لِلْقَوْمِ فَلَاةٌ مِنْ دُونِهَا أَفْلَاءُ تَرْجَمَةً:** اس جیسی رشتہ داری قوم کے خلوص کا باعث ہوتی ہے۔ یہ ایک تعلق ہے جس کے ورے اور بہت سے تعلقات ہیں۔

حَلَّ عِبَارَتُ: (مِثْلُهَا) میں حاضیر قرابہ کی طرف رائج ہے (النَّصِيحَةُ) بمعنی اخلاص، ہمدردی جمع: نَصَائِحُ

(الفَلَاءُ) بیابان (ایسا ویرانہ، جنگل جہاں دور دور تک سبزہ اور پانی نہ ہو) جمع: فَلَاوَاتٌ (آفلاء) جنگلات یعنی تعلقات۔
تَشْرِیْحُ: یعنی ہمارے درمیان انتہائی قریبی رشتہ داری ہے جو خلوص پر مبنی ہے ایسی قرابت جس سے جنگل سے بھی وسیع قراتیں وابستہ ہیں۔

(۶۵) فَاتَّرُّكُوا الطَّيْخَ وَالتَّعَاشِيَّ وَإِمَّا تَتَعَاشُوا فِيهِ التَّعَاشِيَّ الدَّاءُ تَرْجَمًا: پس (اے بنی تغلب) تم تکبر اور ظلم کو ترک کر دو اور اگر تم بحکف اندھے بنو گے تو پھر اس میں بیماری ہے (جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دے گی)۔

حَلِّ عِبَارَتٍ: (طَيْخٌ) تکبر و غرور (تَعَدَى) ظلم (تَعَاشَى) بے تکلف، اندھے بننا۔ (دَاءٌ) بیماری، مرض۔
تَشْرِیْحُ: یعنی اے بنی تغلب! تم بے جا ظلم و ستم اور متکبرانہ رویہ چھوڑ دو۔ یہ ظلم و ستم اور تکبر ایسی بیماری ہے جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دے گی۔

(۶۶) وَاذْكُرُوا حِلْفَ ذِي الْمَجَازِ وَمَافِيهِ الْعُهُودُ وَالْكَفَلَاءُ تَرْجَمًا: سو ذی المجاز کی قسم اور ان عہدوں اور کفیلوں کو یاد کرو جو اس میں پیش کئے گئے تھے (اور بدعہدی نہ کرو)۔
حَلِّ عِبَارَتٍ: (حِلْفٌ) حاکہ کسرہ کے ساتھ ہو تو معنی معاہدہ، لگہ جوڑا تا ہے اور اس کی جمع اَحْلَافٌ ہے اور حاکہ فتح کے ساتھ ہو تو معنی معاہدہ کے ساتھ قسم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (ذی الْمَجَازِ) جگہ کا نام ہے (عُھودٌ) عہد کی جمع بمعنی معاہدہ (كُفَلَاءٌ) کفیل کی جمع بمعنی ضامن ہے۔

تَشْرِیْحُ: اس شعر کے ذریعے اس عہد و پیمان کو یاد دلانا مقصود ہے جو مقام ذی المجاز میں مخالفین نے باہمی طور پر نہ لڑنے کا کیا تھا۔
 (۶۷) حَذَرَ الْجَوْرِ وَالتَّعَدَّى وَهَلْ يَنْقُضُ مَا فِي الْمَهَارِقِ الْأَهْوَاءُ تَرْجَمًا: (جو عہود) ظلم و زیادتی کے ڈر کی وجہ سے (پیش کئے گئے تھے) اور کیا (تمہاری) نفسانی خواہشات اس تحریر کو کم کر سکتی ہے جو دستاویزوں میں (لکھی ہوئی) ہے (ہرگز نہیں بلکہ وہ تحریر علیٰ حالہ باقی رہے گی)۔

حَلِّ عِبَارَتٍ: (حَذَرَ) حَذَرًا سے ڈرنا اور بچنا (الْجَوْرُ) ظلم و زیادتی، جمع: جَوْرَةٌ وَ جَوْرَةٌ (التَّعَدَّى) زیادتی (مَهَارِقُ) مَهْرَقٌ کی جمع بمعنی تحریر، دستاویز (أَهْوَاءُ) هَوًى کی جمع ہے بمعنی نفسانی خواہش۔
تَشْرِیْحُ: یعنی جو عہد نامے ظلم و تعدی سے بچنے کیلئے لکھے گئے تھے۔ کیا ذاتی خواہشات کیلئے ان کو توڑنا چاہتے ہو؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ تحریر علیٰ حالہ باقی رہے گی۔

(۶۸) وَاعْلَمُوا أَنَّنَا وَإِيَّاكُمْ فِيمَا اشْتَرَطْنَا يَوْمَ اخْتَلَفْنَا سَوَاءُ تَرْجَمًا: اور اس بات کو خوب جان لو کہ ہم اور تم ان شرائط میں جو حلف کے دن قرار پائی تھیں بالکل برابر ہیں (ہم پر کوئی زیادہ

پابندی نہیں اور اگر ہمیں ان کا ایفاء لازم ہے تو تم پر بھی ان کو پورا کرنا ضروری ہے)

حَلَّ عِبَارَتٌ: (اَشْتَرَطْنَا) ہم نے شرطیں طے کی تھیں (اِخْتَلَفْنَا) جب ہم نے آپس میں اختلاف کیا تھا۔ (السَّوَاءُ) برابر، ہموار مانند، جمع: اَسْوَاءُ۔

لَتَشْرِحَ: ان کی پابندی ہم دونوں پر لازم ہے۔ یعنی جن شرائط و قیود کی بنا پر ہمارے درمیان معاہدہ ہوا تھا۔

(۶۹) عَنَّا بِاطْلًا وَظُلْمًا كَمَا تُعْتَرُ عَنْ حَجْرَةِ الرَّيِّضِ الطَّبَاءُ

تَرْجَمَةٌ: تم ہم پر جھوٹا اعتراض اور ظلم کرتے ہو۔ جیسا کہ بکریوں کے باڑے کے (صدقہ کے) عوض میں ہرنیاں ذبح کر دی جاتی ہیں (حالانکہ منت بکری کی تھی اسی طرح تم دوسروں کی بلا ہمارے ذمہ ڈالتے ہو)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (عَنَّا) آڑے آنا، اعتراض کرنا (بِاطْلًا) بے بنیاد، بے حقیقت (تُعْتَرُ) ذبح کر دی جاتی ہے۔ (الحَجْرَةُ) جانوروں کا باڑہ، گھر کا زیرین کمرہ، جمع: حُجُرٌ (الرَّيِّضُ) چرواہوں سمیت باڑے موجود بکریاں اور چوپائے یہاں صرف بکریاں مراد ہیں (طَبَاءُ) طَبِیۃ کی جمع بمعنی ہرنی۔

لَتَشْرِحَ: یعنی تم لوگ بلا وجہ ہم پر اعتراض اور ظلم کرتے ہو حالانکہ تمہیں اعتراض تو دوسروں پر کرنی چاہئے یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص نذر تو بکریاں ذبح کرنے کی مانے اور چھری ہرنوں کی گردن پر چلا دے۔

(۷۰) اَعْلَيْنَا جُنَاحٌ كُنَلَةٌ اَنْ يَغْنَمَ غَاذِيَهُمْ وَمِنَّا الْجَزَاءُ

تَرْجَمَةٌ: کیا بنی کندہ کا یہ گناہ کہ ان کا غازی (تم سے) غنیمت (چھین) لے جائے، ہمارے سر ہے اور کیا اس کا بدلہ ہماری طرف سے ہونا چاہئے۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (الجُنَاحُ) گناہ، جرم (كُنَلَةٌ) ثور بن عقیر نامی شخص کا لقب ہے غالباً یا بنی کندہ قبیلہ کا نام ہے۔ (يَغْنَمُ) غنیمت لے جائے (الْجَزَاءُ) بدلہ، ثواب، سزا۔

لَتَشْرِحَ: تم ان کا تو کچھ نہ بگاڑ سکتے اور ہم پر اس کا غصہ اتارتے ہو۔

(۷۱) اَمَّ عَلَيْنَا جَرًّا اِیَادٍ كَمَا يَنْطُ بِجَوْزِ الْمُحْمَلِ الْأَعْبَاءُ

تَرْجَمَةٌ: کیا ایاد کا گناہ بھی ہم پر ہے؟ یہ تمہارا بہتان ایسا ہی ناقابل برداشت ہے جیسا کہ لدے ہوئے اونٹ کے (کمر کے) وسط پر اور بوجھ رکھ دیئے جائیں (یعنی یہ مصیبت پر مصیبت ہے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَرًّا) جُرَی بمعنی جنابت، گناہ (اِیَادٍ) ایک آدمی کا نام ہے۔ (يَنْطُ) النُّوْطُ، سے جانور پر لدے ہوئے دو جانب کے وزنوں کے ساتھ درمیان کا زائد بوجھ، جمع: اَلْوِطَاطُ وَنِیَاطُ (جَوْزُ) کسی چیز کا درمیانی حصہ، بیچ، وسط۔

(الْمُحْمَلُ) بوجھل، لدہا ہوا، بھاری، وہ اونٹ جس پر سامان لا دیا گیا ہو (اَلْعَبَاءُ) بوجھ، سامان۔

تَنْبِيْهِاتُ: یعنی ایاد کے گناہ کا الزام ہم پر ڈال کر ہمیں ناقابل برداشت بوجھاٹھانے پر مجبور کر رہے ہو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک اونٹ سامان سے لدا ہوا ہواس پر مزید سامان لا دیا جائے یعنی ایک کے بعد دوسرا الزام ہم پر لگا دیا جاتا ہے۔

(۷۲) لَيْسَ مِنَّا الْمُضَرَّبُونَ وَلَا قَيْسٌ وَلَا جَنْدَلٌ وَلَا الْحِذَاءُ
ترجمہ: پٹنے والے یا پٹنے والے ہم میں سے نہیں اور نہ قیس و جندل و حذاء ہم میں سے ہیں۔

حَارِثُ عِبَارَاتُ: (الْمُضَرَّبُونَ) ضَرْبٌ سے مارنا، پیٹنا، یا تو مزید فیہ سے اسم فاعل ہے معنی ہونگے، پٹنے والے یا اسم مفعول ہو تو معنی پٹنے والے ہونگے۔ (قیس اور جندل اور حذاء) تینوں یا تو قبائل کے نام ہیں یا افراد کے نام۔

تَنْبِيْهِاتُ: مضربون اگر بصفیہ مفعول ہے تو بنی تغلب کو عار دلانا مقصود ہے اور اگر بصیغہ فاعل ہے تو اپنی براءت کرنا اور ان کو عار دلانا مقصود ہے۔

(۷۳) اُمَّ جَنْأَيَا بَنِي عَتِيْقٍ فَإِنَّا مِنْكُمْ إِنُ غَدَرْتُمْ لِبَرَاءِ
ترجمہ: کیا بنی عتیق کے گناہ ہمارے ذمہ ہیں؟ پس اگر تم عذر کرو گے تو تمہاری ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں (ہم تمام غداروں سے بیزار ہیں)۔

حَارِثُ عِبَارَاتُ: (جَنْأَيَا) جَنْأِيَّة کی جمع ہے بمعنی قابل سزا جرم، گناہ، قصور، خطا۔ (بَنِي عَتِيْقٍ) قبیلہ کا نام ہے۔ (إِنُ غَدَرْتُمْ) اگر تم عذر کرو گے، یعنی دھوکہ دینا۔ غَدَارِی کرنا، بے وفائی کرنا۔

تَنْبِيْهِاتُ: یعنی بنی عتیق کے گناہ کا بھی ہمیں ذمہ دار ٹھہراتے ہو۔ دوسروں کے گناہ ہمارے سر تھوپتے رہتے ہو لیکن اگر تم نے ہم سے غداری کی۔ تو تمہاری ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ ہم تمام غداروں سے بیزار ہیں۔

(۷۴) وَتَمَانُونَ مِنْ تَمِيمٍ بِأَيْدِهِمْ رِمَاحٌ صُلُورُهُنَّ الْقَضَاءُ
ترجمہ: بنو تمیم کے اسی بہادروں نے (تم سے جنگ کی) جن کے ہاتھوں میں ایسے نیزے تھے جن کی بھالیں موت تھیں (تم ان کا کچھ نہیں لگاؤ گے)۔

حَارِثُ عِبَارَاتُ: (تَمِيمٍ) سے مراد قبیلہ بنو تمیم ہے (رِمَاحٌ) رُمَح کی جمع، بمعنی نیزہ۔ (صُلُورٌ) صُلُور کی جمع ہے بمعنی ہر چیز کا سامنے والا حصہ، پہلا اور ابتدائی حصہ، جیسے صُلُورُ الْكِتَابِ صدر الرِّمَاح یعنی نیزوں کی بھالیں، بھال، نوک (الْقَضَاءُ) فیصلہ، حکم، خداوندی، موت، جمع: اَقْضِيَّة

تَنْبِيْهِاتُ: شاعر اپنے مخالف قبیلہ کے لوگوں کو وہ حملہ یاد دلارہا ہے جو بنو تمیم کے اسی جوانوں نے ان پر کی تھی۔

(۷۵) تَرَكُوهُمْ مُلَحَّجِينَ وَأَبْوَا بِزَهَابٍ يُصَمُّ مِنْهَا الْحُدَاءُ
ترجمہ: ان اسی بہادروں نے ان لوگوں کو (جن پر وہ چڑھ کر گئے تھے) ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑا اور ایسے اموال غنیمت

(اونٹ) لے کر لوٹے کہ جن کی حدی خوانی بہر ابنائے دینی تھی (یعنی وہ اونٹ اور ان کے حدی خوان بہت کثیر تعداد میں تھے)۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (مُلَحِّصٌ) تَلْخِصٌ مصدر از باب تفعیل سے بمعنی نکلے کرنا (أَبُو) أَبٌ، يَابِي، آيَا وَايَا وَايَةُ
 وَايَةُ سے لوٹا (نَهَابٌ) وَ نُهُوبٌ جمع: نَهَبٌ کی بمعنی مال غنیمت، لوٹی ہوئی چیز (يُصَمُّ) بہر ابنادیتی ہے (جَدَاءُ) حدی خوانی،
 اونٹوں کے ہانکنے کا گیت۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی شاعر اس شعر میں ان اسی بہادروں کے کارناموں کا ذکر کرتا ہے۔

(۷۶) اَمْ عَلَيْنَا جَرًّا حَنِيفَةً اَوْ مَا جَمَعْتُ مِنْ مُحَارِبٍ غُبْرَاءُ
تَرْجِمَةٌ: کیا بنوحنیفہ اور ان بنو محارب کا گناہ جن کو (مقام) غمراء نے اپنے اندر جمع کیا تھا ہم پر ہے (اس کا بدلہ کیا تم ہم سے
 لینا چاہتے ہو؟)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (جَوْرًا) بمعنی گناہ، جنایت (حَنِيفَةً اور مُحَارِبٌ) سے مراد قبیلہ بنوحنیفہ اور قبیلہ بنو محارب ہے (غُبْرًا)
 مقام غمراء، جگہ کا نام ہے۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی دوسروں کے گناہ اور جرائم ہمارے کھاتے میں ڈال کر ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہو۔

(۷۷) اَمْ عَلَيْنَا جَرًّا قُضَاعَةً اَمْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِيمَا جَنَوْنَا اِذْءَاءُ
تَرْجِمَةٌ: کیا قضاء کا گناہ (کہ انہوں نے تمہیں لوٹا) ہم پر ہے؟ نہیں بلکہ جو کچھ انہوں نے کیا ہم اس میں ذرا ملوث نہیں۔
حَلَّ عِبَارَتٌ: (قُضَاعَةً) بنو قضاہ قبیلہ کا نام ہے۔ (اِذْءَاءُ) نَذْبٌ کی جمع: تری، آلودگی۔

تَشْرِیْحٌ: یعنی بنی قضاہ نے تمہیں لوٹا۔ وہ الزام بھی ہم پر ڈال دیا۔ لیکن یہ یاد رکھو اس لوٹ مار میں ہم ذرا بھی ملوث نہیں۔

(۷۸) ثُمَّ جَاؤُوا يَسْتَرْجِعُونَ فَلَمْ تَرُ جِيعَ لَهُمْ شَامَةً وَلَا زَهْرَاءُ
تَرْجِمَةٌ: (جب قضاء کے لوگ ان کا مال لوٹ کر لے چلے تو) پھر وہ (تغلب) ان سے اپنا مال واپس لینے آئے لیکن ان کے
 لئے نہ سیاہ اونٹنی واپس ہوئی نہ سفید (یعنی اپنا کوئی مال ان سے واپس نہ لے سکے)۔

حَلَّ عِبَارَتٌ: (يَسْتَرْجِعُونَ) مصدر اِسْتَرْجَعَ باب استفعال سے لوٹانا (شَامَةً) کالی اونٹنی (زَهْرَاءُ) سفید اونٹنی۔
تَشْرِیْحٌ: یعنی بنی قضاہ سے اپنے لوٹے ہوئے واپس لینے کیلئے گئے تو انہوں نے انہیں کچھ بھی واپس نہیں کیا اور یہ ان سے کچھ
 بھی واپس نہ لے سکے۔

(۷۹) لَمْ يُحِلُّوا بَنِي رِزَاحٍ بِبَرْقَاءٍ نَطَاعٍ لَهُمْ عَلَيْهِمْ دُعَاءُ
تَرْجِمَةٌ: انہوں نے بنی رزاح کو (مقام) نطاح کی پتھر ملی زمین میں ایسے حال میں نہیں اتارا کہ وہ (بنی رزاح) ان کے لئے
 بددعا کر سکتے بلکہ ان کو جان سے مار کر چھوڑا۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (يُحِلُّوْا) اِحْلَالٌ مصدر سے بمعنی بسانا/ اتارنا (بَنَى دَرَاجُ) قبیلہ کا نام ہے۔ (بُرُقَاءُ) جمع: بُرَاقِ بمعنی سخت پھریلی زمین (نَطَاح) جگہ کا نام۔

تَنْشِيْخٌ: یعنی ان لیروں نے بنی رزاح کو لوٹنے کے بعد ان کو جان سے مار دیا۔ اور ان میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑا۔

(۸۰) ثُمَّ فَاتَوْا مِنْهُمْ بِقَاصِمَةِ الظَّهْرِ وَلَا يَرْدُّ الْغَلِيلُ الْمَاءُ
تَرْجُمَةً: پھر ان سے ایک ایسی مصیبت لے کر واپس ہوئے جو کمر توڑ دینے والی تھی اور اپنی (کینہ کی) سوزش اندرونی کو نہیں بجاتا ہے (پس یہ بنی تغلب حد و کینہ کی آگ میں جلتے رہے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے)۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (فَاءُ وُ) فِئِیْ مصدر سے بمعنی لوٹنا/ واپس ہونا (قَاصِمَةٌ) قَصَمَ مصدر سے، توڑنا (الظَّهْر) کمر، پیٹھ (يَرْدُّ) از باب نَصَرَ سے بَرَدًا و بُرُوْدًا، بھٹنا، ہونا۔ (غَلِيلٌ) شدت کی پیاس، پیاس کی شدت، جمع: غَلَالٌ
تَنْشِيْخٌ: یعنی بنی تغلب حد و کینہ کی آگ میں جلتے رہے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔

(۸۱) ثُمَّ خَيْلٌ مِنْ بَعْدِ ذَاكَ مَعَ الْغَلَاقِ لَا رَأْفَةً وَلَا اِبْقَاءَ
تَرْجُمَةً: پھر اس کے بعد غلاق کے ساتھ ایک لشکر (تم پر چڑھ آیا) جس میں شفقت کا مادہ تھا اور نہ رحم کا (لہذا اس نے بے دردی سے تم کو مارا)۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (خَيْلٌ) گھوڑے سواروں کی جماعت، لشکر، جمع: اَخْيَالٌ و خِيُولٌ (غَلَاقٌ) ایک شخص یا قبیلہ کا نام ہے (رَأْفَةٌ) مہربانی، شفقت، رحم۔ اِبْقَاءٌ رحم کرنا، شفقت کرنا، ابقی سے۔
تَنْشِيْخٌ: پھر قبیلہ غلاق نے تم پر لشکر کشی کی ایسی بے دردی سے تم پر حملہ ہوا اور تمہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

(۸۲) وَهُوَ الرَّبُّ وَالشَّهِيدُ عَلَى يَوْمِ الْحِجَارِيِّنَ وَالْبُلَاءِ بَلَاءُ
تَرْجُمَةً: وہ (عمر بن ہند) مالک ہے اور حیارین کی جنگ کا گواہ ہے (جس میں ہم کو فتح دی نصیب ہوئی تھی) جب کہ بڑا کٹھن وقت تھا۔

حَارِثُ عِبَارَاتٍ: (الرَّبُّ) مالک (الشَّهِيدُ) گواہ (يَوْمٌ) بمعنی دن لیکن یہاں دن سے مراد لڑائی کے خاص دن ہے۔ (حِيارِین) جگہ کا نام ہے۔ (البلاءُ) آزمائش، مصیبت، کٹھن۔